اسرار غدیر

مولف

محمد باقر انصاری

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں اس کی فنی طورپر تصحیح اور تنظیم ہوئی ہے

کتاب: اسرار غدیر

مولف

محمد باقر انصاری

مقدمہ ناشر

غدیر حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی سب سے بڑی فضیلت

فقال الرجل لامیرالمومنین علیہ السلام: فاخبرنی بافضل منقبۃلکَ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال:

<نَصْبُہُ اِیَّایَ بِغَدِیْرِخُمٍّ، فَقَامَ لِیْ بِالْوِلَایَۃِمِنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ بِاَمْرِاللہِ تَبَارَکَ وَتَعٰالیٰ>

"ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آپ علیہ السلام کےلئے پیغمبر اکرم کی طرف سے عطا کی گئی سب سے بڑی فضیلت کیا ہے ؟

آ پ نے فرمایا:خداوند عالم کے حکم سے مجھ کو غدیر خم کے میدان میں ولایت کا تاج پہنانا۔ (کتاب سلیم صفحہ ۹۰۳ حدیث ۶۰)

اہداء

کیا یہ ناچیز مکتوب باعظمت خاتون کی بارگاہ میں قبول ہو جا ئیگا جس کو میں نے ان کے پر برکت جوار ،ان کی عنایت کے زیر سایہ اور ان کی شفاعت کی امید میں تالیف کیا ہے ؟

کیا کر یمہ آل محمد حضرت فاطمہ معصومہ سلا م اللہ علیہا اس مو لف کے سر کو اپنے آستانہ پر جھکانے کو قبول کریں گی ؟

اس امید کی کرامت میں کتاب حاضر کوان کی بار گاہ میں تقدیم کر تا ہوں ۔

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے حدیث غدیر کی سند

مندرجہ ذیل طریقہ سے نقل کی ہے

۔۔۔حضرت فاطمہ دختر امام مو سی بن جعفر علیہ السلام نے فاطمہ دختر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے انھوں نے فاطمہ دختر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے انھوں نے فاطمہ دختر حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام سے انھوں نے فا طمہ اور سکینہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیٹیوں سے انھوں نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی بیٹی ام کلثوم سے نقل کیا ہے کہ ان کی مادر گرامی

حضرت فاطمہ زہراء دختر رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ :اَنَسِیْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَوْمَ غَدِیْرِخُمٍّ : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ"؟!

"کیا تم نے غدیر خم میں رسول اسلام ﷺ کے اس فرمان کو بھلا دیا ہے : جس کا میں مولا اور صاحب اختیار ہوں یہ علی علیہ السلام اس کے مو لا اور صاحب اختیار ہیں "؟!(1)

مقد مہ

غدیر ہمارا پاک و پا کیزہ عقیدہ

"غدیر "یہ مقدس اورپاک و پا کیزہ نام ہما رے عقیدہ کا عنوان اورہما رے دین کی بنیاد ہے

غدیر خلقت کا ما حصل ،تمام ادیان الٰہی کا نچوڑ اور مکتب وحی کا خلا صہ ہے ۔

غدیر ہمارا عقیدہ ہے صرف ایک تا ریخی واقعہ نہیں ہے ۔

غدیر،نبوت کا ثمر اور رسالت کا میوہ ہے ۔

غدیر،قیامت تک مسلمانوں کے گامزن رہنے کے لئے راستے کو معین کر نے کا نام ہے ۔

غدیر ،کوئی بھلادینے والی یا پرا نی ہو نے والی چیز نہیں ہے ۔

غدیر ،وہ پانی ہے جس سے گلستان توحید کے تمام درختوں اورغنچوں کواپنے رشد و نمو کےلئے سیراب ہونے کی ضرورت ہے ۔

غدیرپل صراط ہے اورغدیر پر ایمان رکھ کر ہی اس صراط سے گذرا جا سکتا ہے ورنہ اس شمشیر کی ایسی تیز دھار ہے جس سے ہر منافق اور ملحد دو ٹکڑے ہو جا ئے گا ۔

غدیر ،اسلام کی تاریخ کا سب سے حساس موڑہے جس نے ابتداء ہی میں دین خدا کو دشمنوں کی طرف تمام اندرونی اور بیرونی یقینی خطرات سے فکری اور معنوی اعتبار سے نجات دی ۔

غدیر، اسلام کے ماضی کا محا فظ اور مستقبل کا ضامن ہے ،جس کا منصوبہ بنانے والا خداوند عالم، اعلان کر نے وا لے رسول خدا ﷺ اورجامہ عمل بنانے والے بارہ امام علیہم السلام ہیں ۔

غدیر پوری انسانیت کی عید ہے ۔اس د ن انسانی تخلیق کا آخری مقصد بیان ہو ااور انسانیت کا مقصد معین ہوا ۔جنھوں نے اس دن کو برباد کیا انھوں نے حق انسانیت کو پا ئمال کر دیا اور ار بوں انسانوں کے حق کو نظرانداز کیا ہے ۔

غدیر ہماری روح اور ہماری سرشت ہے ۔ھم غدیر کے ذریعہ ہی اس دنیا میں آئے ہیں ،اور ہم اسی کے ساتھ ا پنے پسر وردگار سے ملاقات کریں گے ۔

غدیرفکر کا مقام ہے اس لئے کہ اس کا تعلق انسان کی حقیقت سے ہے ،اور انسان کے وجود میں مختلف جہتوں سے مو ثر ہے اور دنیا و آخرت میں اس کی ذمہ داریوں کو معین کر تا ہے ۔

چودہ سو سال سے شیعہ غدیر کے بابرکت نتھرے پانی کو ولایت کے درختوں کی جڑوں پر چھڑ کتے ہیں ،اور اس خشک بیابان سے ، عقائد سے ھرے بھرے پودوں اور محبت کے خوبصورت پھولوں کو پروان چڑھا تے ہیں حضرت علی علیہ السلام سے کینہ و بغض و حسد رکھنے والوں سے برائت اور ان پر لعنت کرکے ان کی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکتے ہیں اور رسول اسلام ﷺ کی عطا کی ہو ئی محکم و مضبوط حجت کے ذریعہ غدیر کی سرحدوں کو مخالفین غدیر کےلئے بند کرکے ان سے ھمت دکھانے کی طاقت و قوت چھین لی ہے ۔غدیر کے شھیدوں نے چودہ سو سال کے عرصہ میں غدیر کے نام پر شھید ہونے والے ،غدیرکے سب سے پہلے شھداء حضرت فا طمہ زھرا سلام اللہ علیھا اور حضرت محسن علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے والے اور کربلا میناس کے با عظمت شھدا کے پیروکار ہیں ۔عاشورا مولود غدیر اور اس کا محا فظ ہے اور ٹھیک سقیفہ کے مد مقابل مو رچہ بنائے ہوئے ہے ۔

غدیر میں پیغمبر اکرم ﷺ کی چشم مبارک بہت دور کا نظارہ کر رہی تھیں جو کشتی اسلام کا بیڑا پار لگا ئے اور اس کے آخری ہدف کو آشکار کرے ،مستقبل کا نظارہ بھی کر رہی تھیں بھیڑیا دھسان عقیدہ رکھنے والے اسلام کو اندر سے کھوکھلا کرنے کی کوشش میں لگے ہیں ۔

اسی سبب کے مد نظر پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں لیکر بلند کیا اور تاریخ کی تمام نسلوں کو دکھلایا اور ان کا اپنے جا نشین کے عنوان سے تعا رف کرایا ۔

ھمارے پاس غدیر کی میراث کے وارث ہیں اور ہمارا وجود اسی کی عظمت کامرہون منت ہے آج غدیر دشمنوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے والا وہ آفتاب ہے جو پوری دنیا کو ضوفشاں کررھا ہے اور اس کی طاقتور کشتی کو وسیع و عریض گیتی میں کھے رہا ہے اور

چودہ سو سال سے سقیفہ کے فتنہ میں غرق ہو نے والوں کو گرمی پہنچا رہا ہے اور اس کو کفر و گمراھی کے گردابوں سے بچاکر اس کی روح کو نئی زندگی عطا کررھا ہے ۔

اے صاحب غدیر

غدیر والے آپ کو اوج غدیریت سے سلام عرض کرتے ہیں ،تعظیم کرتے ہیں ،آپ کے دست مبارک، پیر اورآپ کی خاک پا کو چو متے ہیں آپ علیہ السلام کے بلند و بالا مقام کے با لمقابل خود کو بہت چھو ٹا سمجھتے ہیں !۔۔۔اگر آپ علیہ السلام ان کی اس خاکساری کو قبول فر مائیں ۔!؟

انتظار سے لبریز آنسو کے قطرہ کا ۔۔۔سلام !

اس کتاب کو تحریر کرنے کی وجہ

غدیر سر نوشت ساز واقعات کا مجموعہ ہے کہ 'خطبہ غدیر "ان کی سب سے آشکار اور سب سے زندہ سند ہے ۔یہ خطبہ اسلام کا بنیادی دستور اور اسلام کی ابدی عزت ہے جس کا خلاصہ جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ""جس کا میں مو لا ہوں اس کے علی مو لا ہیں "اور اس کا نتیجہ "امیر المو منین علیہ السلام کی ولا یت "ہے ۔

غدیر کا ایک چھوٹے جملہ یا ایک تفصیلی تقریر میں خلا صہ نہیں کیا جا سکتا ہے اس خطبہ کے ذیل میں بہت سے مطالب اور واقعات ہیں جن کو واقعہ غدیر کے مجمو عہ کے عنوان سے یاد کیا جا سکتا ہے اور اس کی مکمل نقشہ کشی کی جا سکتی ہے ۔

غدیر خم کے خطبہ کے ذیل میں جو کچھ رونما ہوااس سے اس عظیم واقعہ میں پوشیدہ حقائق کو درک کرنے یھاں تک کہ خطبہ غدیر کے بعض جملوں اور عبارتوں کو سمجھنے کے اسباب فر ا ہم کرتا ہے ۔

اگر ہم کو غدیر کے واقعات کا الگ الگ علم ہوجائے لیکن ہم پر ان کا ایک دو سرے سے رابطہ واضح نہ ہو تو ہم پر ایسی حقیقتیں مخفی رہ جا ئیں گی جن کا ایک مسلمان کے عقیدے سے براہ راست تعلق ہے اور ان کے مد نظر اکثر مسلمانوں کے حضرت امیرالمو منین علیہ السلام کی ولایت و امامت سے منحرف ہو نے کے علل واسباب سے پردہ اٹھ جا ئے گا ۔

تا ریخ کے ان فقروں کی جمع آوری ،ان کی تنظیم اور ان کے رابطہ کو درک کرنا ایک مسلمان کو یہ سمجھا تا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے ان مخصوص حالات میں (مسلمانوں کوائمہ معصومین علیھم السلام کے راستہ پر متحد رہنے کے لئے یہ مفصل خطبہ ایک بڑے شان و شوکت والے پروگرام میں ارشاد فر مایا اور قیا مت تک کےلئے اپنے جا نشینوں کاباقاعدہ تعارف کرایا ۔ان تمام باتوں کے با وجود مسلمان ایک دوسرے کیونمتفرق ہیں اور پیغمبر اکرم ﷺ کے معین و مشخص فر ما ئے ہو ئے جانشینوں کے ایک دل و زبان سے پیرو کار کیوں نہیں ہیں ؟

اس مقام پر پیغمبر اکرم ﷺ مسلمانوں سے سوال فر ما سکتے ہیں ۔ہر مسلمان کاضمیراپنے آپ کواس خطبہ کے بالمقابل دیکھتا ہے تو وہ واقعہ غدیر کا دقت سے مطالعہ کرنے پرمجبور ہوجاتاہے ۔

اسی سبب کے مد نظر ہم نے یہ کتاب تا لیف کی ہے اور اسی سبب نے ہمیں موضوع "غدیر "کے تمام جزئیات کو جمع کرنے اور موجودہ کتاب کی صورت میں قا رئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا شوق دلایا ہے ۔

کتاب کے اغراض و مقاصد

اب جبکہ حدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں علامہ مجلسی ،علا مہ میر حا مد حسین ہندی، علا مہ امینی اور دو سرے علماء اعلام کے ذریعہ علمی بحثیں با لکل مکمل اور صاف طور پر بیان ہو چکی ہیں تو ان حضرات کی کا وشوں اور زحمتوں کو مد نظررکھتے ہوئے خطبہ غدیر پر مفصل نظر ڈالنا ضروری ہے ،او ر یہ خطبہ جس کو خا تم الانبیاء نے سب سے اہم اور آخری پیغام کی شکل میں ایک دائمی منشور کے عنوان سے مسلمانوں کےلئے بیان فرمایا ہے لہٰذا اس کامخصوص حالات کے ساتھ جائزہ لینا ضروری ہے ۔

اس اہم مسئلہ کےلئے ہمیں سب سے پہلے اُس وقت کے اسلامی معا شرہ پر حاکم فضا کا مطالعہ اور واقعہ غدیر کی اہمیت کی مختلف جہات کا جا ئزہ لیناہوگا ہم نے کتاب کا پہلا حصہ اسی مطلب سے مخصوص کیا ہے ۔

اس کے بعد واقعہ غدیر کے رونما ہو نے کے تمام جزئیات کو مد نظر رکھیں گے جن کا آغاز پیغمبر اکرم ﷺ کے مدینہ سے سفر کرنے سے ہو تا ہے یہاں تک کہ جو کچھ پیغمبر اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مراسم حج انجام دیتے وقت غدیر کے سلسلہ میں بیان فر مایا ہے ۔لوگوں کے غدیر میں حاضر ہو نے کی دعوت ، حاجیوں کا ایک ساتھ نکلنا اور ان کا غدیر کے بیابان میں حاضر ہونا ،غدیر خم کے ظاہری اور رو حی اسباب کا فرا ہم کرنا ،خطابت کا طریقہ ،خطیب ،مخا طبین اور جو کچھ اس مقدس مقام پر تین دن کے

عرصہ میں وقوع پذیر ہوا جس میں بیعت ،مبارک بادی ،جبرئیل کا ظاہر ہونا اور معجزہ الٰہی شامل ہے یہ سب کتاب کے دوسرے حصہ میں بیان کیا گیا ہے ۔

یہ بات بھی جان لینا ضروری ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے اس عظیم اقدام کے وقت منافقین اور دشمنان اسلام منصوبے بنانے اور خیانت کر نے میں مشغول تھے اور اسلام کے خلاف اپنے پروگرام تشکیل دے رہے تھے ، اور آنحضرت کو قتل کرنے کا منصوبہ بنارہے تھے ۔پیغمبر اکرم ﷺ ان کے ان تمام منصوبوں سے آگاہ تھے اور معاشرہ کے اجتماعی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیتے تھے تیسرے حصہ میں اسی موضوع کو بیان کیا گیا ہے ۔

اس کے بعد چوتھے حصہ میں اس بات کی نوبت آگئی ہے کہ خطبہ غدیر کے مطالب کا مو ضوعی اعتبار سے مطالعہ کیا جا ئے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اسلام کا یہ دائمی منشور کن پیغامات کا حامل ہے اس طرح خطبہ کے عربی متن اور اردو ترجمہ کا دقت سے مطالعہ کیا جائے گا ۔

حدیث غدیر کی سند اور متن کے علمی اور استدلالی ابحاث کے سلسلہ میں کتاب کے پانچویں حصہ میں اشارہ کیا گیا ہے ۔

چھٹے حصہ میں خطبہ غدیر کے عربی متن کا نو نسخوں سے مقابلہ کرکے منظم و مرتب صورت اور اعراب گذاری کے ساتھ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے اور حاشیہ میں نسخوں کے اختلاف اور ضروری توضیحات درج کی گئی ہیں ۔

ساتویں حصہ میں خطبہ کا مکمل اردو ترجمہ اس کے عربی متن سے مطابقت کے ساتھ نقل کیا گیا ہے

خطبہ غدیر سے نتائج اخذ کرنا اور اس کی تفسیر آٹھویں حصہ میں تحریر کی گئی ہے ۔

نویں حصہ میں "عید اور جشن غدیر "،اھمیت غدیر ،اورعید غدیر کس طرح منائی جا ئے کے متعلق مطالب تحریر کئے گئے ہیں تا کہ ہم اسلام کے اس بزرگ شعار کو زندہ کرکے اپنے ائمہ سے تجدید بیعت کرسکیں۔

دسویں حصہ میں تاریخچہ غدیر اور چودہ صدیوں میں اس کے تاریخ اسلام پر ہو نے والے اثرات سے متعلق بحث کی گئی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے اس حساس موڑ پر اقدامات کتنے دقیق تھے جو اتنے طولانی زمانہ تک مسلمانوں کےلئے موثر اور کارساز واقع ہوئے ہیں ۔

اس تالیف میں انہیں اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھا گیا ہے انشاء اللہ ان سب کو اس کتاب میں الگ الگ عنوان سے بیان کیا جائے گا ۔جو نتائج آپ حضرات کی خدمت میں پیش کئے جا ئیں گے وہ سب اہل تشیع کے بڑے بڑے علماء کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ہیں جنھوں نے ہمارے لئے ان اسناد و مدارک کی حفاظت کی ہے اور ان کے حدیثی اور تا ریخی متون کا جائزہ لیا گیاہے ۔

اس بات کا بیان کر دینا بھی لازم و ضروری ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی واقعہ غدیر کو بیان کرنے میں محنت و کوشش کی ہے ان میں فقط مدارک کے اسناد اور متون کی عبارتوں کے جزئیات پر بہت زیادہ غوروفکرکی ہے اور اندازہ ،خیالی اور گڑھی ہو ئی داستانوں کو نقل کرنے سے گریز کیا گیا ہے ۔

کتاب کے منابع و مصادر

غدیر کے سلسلہ میں شیعہ اور سنّی منابع و مصادر کی کتابوں کی دقیق اور جا مع فہرست کتاب کے آخر میں ہر مورد کے سلسلہ میں دقیق حوالہ کے ساتھ درج کی گئی ہے ۔

علاّمہ شیخ حر عاملی ،علامہ مجلسی،علامہ بحرانی اور علامہ امینی رضوان اللہ علیہم نے چا ر کتابوں " اثبات الھدات جلد ۲ ،بحارالانوار جلد ۳۷،عوالم العلوم جلد ۳/۱۵اور الغدیر جلد ۱میں غدیر سے متعلق بطور کامل اور جامع مطالب بیان کئے ہیں ان بزرگوں کی زحمتوں کے مد نظر آسانی سے متعلقہ اسناد و مطالب تک رسائی کی جا سکتی ہے ۔

اس کتاب کی تالیف کے بعد پچاس سے زیادہ اہم کتابوں "جو مستقل طور پر غدیر کے سلسلہ میں تالیف کی گئی ہیں " کا مطالعہ کیا گیا اور ان سے استفادہ کیا گیا ہے ۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ غدیر کے چودہ سو پانچویں ۱۴۱۵ ھ مطابق ۱۳۷۴ ھ ش سالگرہ کے موقع پر اور دوسری ،تیسری اور چوتھی مرتبہ ۱۴۱۷ ھ ،۱۴۱۸ ھ ،اور ۱۴۲۰ ھ میں طبع ہوئی ہے اب یہ چوتھا ایڈیشن مندرجہ ذیل نکات کے اضافہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے :

۱۔نو حصوں سے اخذ شدہ نتائج ۔

۲۔خطبہ کے متن کا دوسرے اور دو نسخوں سے مقابلہ ۔

دسویں حصہ "غدیر قیامت تک کھلی رہنے والی فائل" کا اضافہ ۔

موجودہ کتاب اس دن کے وعدہ کی وفا کےلئے لکھی گئی ہے جس دن پیغمبر اکرم ﷺ نے عہد لیاتھا اور دریائے بیکران غدیر کے سلسلہ میں دقیق تحقیق اور مطالعہ کےلئے پیش کی جا رہی ہے

اس دن کے انتظار میں جس دن ہم صاحب غدیر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنا فداہ وعجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کے ذریعہ "مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "کو عملی طور پر محقق ہو نے کا مشاہدہ کریں،ان کے وجود مبارک کے نزدیک "اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَ الَاہُ " کے معنی کا تہہ دل سے احساس کریںاور ان کی مدد سے "اَللّٰھُمَّ انْصُرْمَنْ نَصَرَہُ"کے اوج کا اظھار کریں اور غدیر کو جس طرح غدیر خم میں بیان کیا گیا اسی طرح مانیں اس سے لذت حاصل کریں اور لطف اٹھائیں ۔

محمد باقر انصاری زنجانی خو ئینی

قم ،

عید غدیر ۱۴۲۱ ھ ،زمستان ۱۳۷۹ ۔

[1]۔عوالم العلوم جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵،اسنی المطالب جزری صفحہ۵۰ ۔

واقعہ غدیر کاپیش خیمہ

غدیر کا عمیق مطالعہ کر نے کےلئے اس عظیم واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے وقت معا شرہ کے سماجی،اعتقادی اور اخلاقی حالات سے آگاہ ہو نا ضروری ہے تا کہ معلوم ہو کہ غدیر خم میں رسول ﷺ کے سا تھ کون لو گ تھے ؟ اور وہ کیسے مسلمان تھے ؟ان کا عقیدہ کیسا تھا ؟اور وہ کتنے گروہوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں ؟

یہ فکری آمادگی واقعہ غدیر کے جزئیات اور اس کی خاص کیفیت کاتجزیہ و تحلیل کر نے میں مدد گار اور نتیجہ خیز ثابت ہو گی ۔

ا.ہجرت کے پہلے عشرہ میں اسلامی معا شرے کی تشکیل

دین اسلام کی تبلیغ میں پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت[1]

دین اسلام آخری دین ہے جو گزشتہ تمام ادیان کو منسوخ کر دینے والا اور معارف الٰہی کے سب سے بلند وبالا مطالب کا حامل ہے جو کسی زمان و مکان میں محدود نہیں ہیں ۔لہٰذا ان معارف کو پوری دنیا میں ہمیشہ کےلئے لوگوں کی فکر و روح کی تعمیر کرنے والی اور انسانیت ساز قانونی دستاویز کے طور پر ہونی چا ہئے

اس عظیم رسالت کی ذمہ داری خا تم الانبیاء حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ کے کاندھوں پرڈالی گئی ہے ۔ آنحضرت ﷺ اسلامی احکام و معارف لوگوں کےلئے آہستہ آہستہ بیان فر ما تے تھے اور ہر اقدام سے پہلے اس کےلئے ماحول کوساز گار بناتے تھے ۔جیسے جیسے اسلام کی قدرت و طاقت اورترقی میں اضافہ ہو تا جاتا تھا پیغمبر اسلام ﷺ بھی سنگین تر اسلامی مطالب کو لوگوں کے سامنے بیان فر ما تے تھے ،اور یہ طریقہ آپ کی حیات طیبہ کے آخری وقت تک جاری و ساری رہا ۔

ہجرت سے پہلے مسلمان(2)

پیغمبر اکرم ﷺ کی تیرہ سال کی تبلیغ کے دوران مکہ معظمہ میں مسلمانوں کی تعدادبہت کم تھی اور اس کی وجہ ظا ہر ی طور پــر اسلام کاکمزور ہوناتھا ،لہذا دنیوی خواہشات کے خواھاں اسلام کی طرف بہت کم ما ئل ہو تے تھے ۔

اگر چہ اس دور میں بھی کچھ منا فقین اپنا مستقبل بنا نے کی غرض سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے ، ا پــنے جاہلیت والے مقاصدکوحاصل کرنے اور آنحضرت ﷺ کے اقدامات کو نابود کر نے کےلئے دل ہی دل میں منصوبہ بنایا کر تے تھــے ،لیکن دوسرے افراد کی نیک نیتی ان کے تمام ارادوں پر پانی پھیر دیتی تھی ۔

ہجرت کے بعد مسلمان (3)

پیغمبر اکرم ﷺکی مدینہ تشریف آوری ،آپ کے استقبال اور مسلمانوں کےلئے امن و امان کی جگہ فراہم ہو جا نے کے بعــدروز بروز مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو تا گیا۔اسلام اس قدر ترقی کی راہ پر گا مزن تھا کہ گروہ گروہ اور کبھی توساراقبیلہ مسلمان ہو جا تا تھا ۔مدینہ کے گرد و نواح سے بھی افراد آنحضرت علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضر ہو تے تھے اور اسلام قبــول کــر تے تھــے ۔اس بنا پر مسلمانوں کی آبادی میں ایک بنیادی تبدیلی ہو رہی تھی ،مشرکین ،یہودی اور عیسائی ایمان لا کرمسلمان معاشرہ میں داخل ہو چکے تھــے اور یہ معاشرہ مختلف قبائل اورمختلف گرو ہوں کو اپنے اندر جگہ دے رہا تھا۔ان لوگوں میں سے بعض لوگ اپنے قبیلہ کے سرداروں کــی اتباع میں ، کچھ جنگو ں میں شرکت کر کے مال غنیمت حا صل کر نے کے قصد و ارادہ سے مسلمان ہوئے اور بعض دوسرے افرادعھــدہ ومنصب وغیرہ حاصل کرنے کی غرض سے اسلام لا ئے ۔

جب پیغمبر اسلام ﷺ کی جنگیں اوج پر پہنچیں اورمسلمانوں کی معاشرتی اور فوجی طاقت بڑھی اور مسلمان جنگوں کو فتح کر نے لگے ،تو کثرت سے لوگ اپنی جان و مال کی حفا ظت کے لئے اسلام قبول کر نے لگے اور کچھ لوگــو ں نے رســوا و ذلیــل نہ ہــونے کــی خاطر خود کو اکثریت کے ساتھ ملحق کر لیا ۔

اگرچہ مخلص اور فدا کار مسلمانوں کی تعدادبھی کم نہیں تھی اور یھی وہ افراد تھے جو منافقین کے منصوبوں اور دنیا پرستوں کــی خــوا ھشات میں رکاوٹ ڈالتے تھے ۔

فتح مکہ کے بعد مسلمان [4]

پیغمبر اسلام ﷺ کے ذریعہ مکہ فتح ہو نے کے بعدیہ صورت حال نے مزیدپیچیدہ ہوگئی۔یہ بڑی فتح جس میں پیغمبر اکرم ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام نے بت پرستی اور شرک کی کمر توڑ دی تھی ، پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف سے عام طور پر در گزرکر نے کے اعلان کے بعد بہت سے وہ افراد جو کل تک جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف تلوار چلاتے تھے ،مسلمانوں کے گروہ میں داخل ہو گئے اس طرح مسلمان معاشرہ نے نئی شکل اختیارکرلی ۔

حجۃالوداع کے سال اسلامی معاشرہ [5]

پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری سال میں جھاں آپ کے ساتھ ایک طرف سلمان ابوذر اور مقداد جیسے مخلص مسلمان تھے تو دو سری طرف وہ نئے مسلمان بھی تھے جو کل تک اسلام کے خلا ف تلواراٹھایا کرتے تھے ۔اس کے علاوہ خواہشات نفسانی کے پابند ہوی و ہوس کے غلام اور دنیا کے خواھاں افراد بھی تھے جن کامقصددنیاحا صل کر نا تھا۔

کچھ افراد کی افکار پر دور جا ہلیت کے تعصبات کا غلبہ ،بدر و احد وحنین اور خیبر کے کچھ باقیماندہ عقدے اور دنیاوی لا لچ نے کچھ لوگوں کے دلوں سے ایمان راسخ کو ختم کر دیا تھااس کے علاوہ مخفی حسد جو روز بروز آشکار ہو تا جا رہا تھا حجۃ الوداع کے وقت سب چیزیں مسلمانوں کے معا شرہ پرحکم فرما تھیں اور اس وقت کی فضا انہیں اسباب کی دین تھی۔

مسلم معا شرے میں منا فقین [6]

مسلم معاشرے کی سب سے بڑی مشکل، نفاق تھاجوان افراد کی مختل کمزوریوں سے فائدہ اٹھاکر ان کے اندر سے روح ایمان کو سلب کرکے انہیں اپنی طرف مائل کر لیتاتھا ۔ منافقین وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تو مسلمان تھے لیکن قانونی طور پر ان سے پیش آنامشکل تھا ۔

یہ گروہ بعثت کی ابتدا ہی سے مسلمانوں کے درمیان مو جودتھا اور بعض تو ابتدا ہی سے منا فقانہ نیت سے مسلمان ہو ئے تھے ،لیکن ان کی تعداد بہت کم تھی ۔جیسے جیسے اسلام کی قوت بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے منا فقین بھی اپنے کو منظم کر تے جا رہے تھے اور اسلام کی ظاہر ی عبا زیب تن کئے ہو ئے اسلام کے نئے پودے پر کفار و مشرکین سے بھی زیادہ مہلک وار کر تے تھے ۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات طیبہ کے آخر ی سالوں میں منا فقین عملی طور پر میدان میں آگئے تھے ،وہ میٹنگیں کیا کر تے تھے ،اسلام اور پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سا زش کر تے اور ماحول خراب کیا کر تے تھے جس کی بہترین گواہ قرآن کریم کی آیات ہیں ۔ اگر ہم قرآن کر یم کی آیات کے نا زل ہو نے کی تر تیب کا جا ئزہ لیں تو منا فقین سے متعلق اکثر آیات پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری سالو ں میں نا زل ہو ئی ہیں ۔(7)

منافقین ظا ہر ی طور پرتو مسلمان تھے لیکن با طنی طور پر کفر والحاد اور شرک کی طرف ما ئل تھے ان کے دل میں یہ آرزو تھی کہ دین اسلام کو ہر اعتبار سے نقصان پہنچا یا جا ئے اورکسی طرح اپنی پرانی حا لت پرپلٹ جا ئےں لیکن وہ یہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ ہم اس ہدف کو آسانی سے نہیں حا صل کر سکتے اور کم سے کم پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں تو ایسا ہو نا نا ممکن ہے ۔لہٰذا انھوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد اپنے ناپاک عزائم کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ بنایا ۔

انھوں نے حجۃالوداع کے سال میں اپنے درمیان کئی عہد نا موں پر دستخط کئے تھے اور ان میں اسلام کے خلاف کئی دقیق اور پیچیدہ سازشیں تیار کی تھیں ۔(8)

غدیر ،سازشوں کی ناکامی کی بنیاد

جو چیزاس ماحول میں منا فقو ں کی سازشوں کو بالکل نیست و نا بود ،اسلام کواس کی اصلیت اور حقیقت کے ساتھ محفوظ رکھ سکتی تھی وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد آپ کے جا نشین کااعلان تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی بعثت کے آغاز سے ہی ہر مناسب مو قع پراس کا اعلان فر ما یا تھا یھاں تک کہ متعدد مر تبہ سند کے طور پرمعاشرہ کی پشت پناھی کے ساتھ بیان فرمایا ،یھاں تک کہ ایک روز امیر المو منین علیہ السلام کو بلایا اسکے بعد اپنے خادم کو حکم فرما یا کہ قریش کے سو افراد ،دیگرعربوں سے اسّی افراد عجم سے ساٹھ افراد اور حبشہ کے چالیس افراد جمع کریں جب یہ افراد جمع ہو گئے تو آپ نے ایک کاغذ لا نے کا حکم دیا ۔

اس کے بعد سب کو ایک دو سرے کے پہلو میں نماز کی طرح صف میں کھڑے ہو نے کا حکم دیا اور فر مایا: "ایھا الناس ، کیا تم اس بات کو تسلیم کر تے ہو کہ خداوند عالم میرا ما لک ہے اور مجھ کو امر اور نھی کر تا ہے اور میںخدا وند عالم کے قو ل کے مقابلہ میں امر و نھی کر نے کا حق نہیں رکھتا"؟

انھو ں نے کہا :ھاں ، یا رسول اللہ ۔آپ نے فر مایا :کیا میں تمھارے نفوس پر تم سے زیا دہ حا کم نہیں ہوں ، تم کو امر و نھی کرتاہوں اور تم کو میرے مقابلہ میں امر و نھی کر نے کا حق نہیں ہے ؟انھوں نے کہا : ھاں ،یا رسول اللہ ۔

فرمایا :جس شخص کا خداوند عالم اور میں صاحب اختیار ہوں یہ علی بھی اس کے صاحب اختیار ہیں یہ تم کو امر و نھی کر نے کا حق رکھتے ہیں اور تمہیں ان کو امر و نھی کر نے کا حق نہیں ہے ۔خدایا علی علیہ السلام کے دوست کو دوست رکھ اور علی علیہ السلام کے دشمن کو دشمن قرار دے ،جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر،جو اس کو ذلیل و رسوا کر ے تو اُس کو ذلیل و رسوا کر۔ خدایا تو اس بات کا شاہد ہے کہ میں نے تبلیغ کی اور ان تک پیغام پہونچا دیا اور ان کے سلسلہ میں پریشان رہا۔

اس کے بعد اس کاغذ(جس میں یہ مطالب تحریر تھے)کو ان افراد کے سا منے تین مر تبہ پڑھنے کا حکم دیا ۔ اس کے بعد تین مر تبہ فر مایا :تم میں کون شخص اس عہد سے پھرجائے گا؟انھوں نے تین مرتبہ کہا : ہم خدا اور اس کے رسول کی پناہ چا ہتے ہیں اگر ہم اپنے عہد سے پھریں۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کاغذکو لپیٹا اور اس پر مجمع میں موجودسب افراد کے دستخط کرائے اور فرمایا: اے علی علیہ السلام اس نوشتہ (تحریر) کو اپنے پاس رکھو،اور اگر ان میں سے کسی نے عہد شکنی کی تو یہ تحریر اس کو پڑھ کر سنا نا تا کہ میں قیامت میں اس کے خلاف مبغوض رہوں ۔(9)

ان تمام اقدامات کے با وجود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو قا نونی طور پر اپناجانشین و خلیفہ معین فر ما نے کے لئے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایا م میں زمان ،مکان اور تا ریخ کے اس عظیم جم غفیر کے منتظر تھے منافقین کو بھی اس چیز کا خطرہ تھا اور متعدد طریقو ں سے اس اعلان میں رو ڑے اٹکا رہے تھے ۔

قانونی طور پر زمان و مکان کے اعتبار سے اعلان کر نے کا سب سے بہترین مو قع 'غدیر خم"تھا جس نے منافقین کو مبہوت کر کے رکھ دیا تھا، ان کی کئی سالو ں سے چلی آرھی سازشوں کوچکنا چور کر دیااور ان کے شیطانی منصوبوں پرپانی پھیر دیا ۔(10)

حضرت فا طمہ زھراء صلی اللہ علیہا اس سلسلہ میں فر ما تی ہیں :

"وَ اللهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ يَوْ مَئِذٍ الْوِلَا ءَ لِيَقْطَعَ مِنْكُمْ بِذٰلِكَ الرَّجَا ءَ "(11)

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے دن عقد ولایت کو حضرت علی علیہ السلام کےلئے محکم و استوار فرما یا تا کہ اس طرح تمھا ری آرزوئیں اس سے منقطع ہو جا ئیں "

غدیر عرصہ دراز کےلئے اتمام حجت

پیغمبر اکرم ﷺ نے اس دین اسلام کے قیامت تک باقی رہنے اور پوری دنیا مینمسلمانوں کے پھیل جا نے کے بعدرقیا مت تک باقی رہنے والے اپنے جانشینوں (یعنی بارہ ائمہ معصومین علیھم السلام) کا اپنے ایک خطبہ میں تعارف کرا یا ۔

اس لئے اگر اس دن اکثر مسلمانوں نے اپنے ھمدرد پیغمبرکے کلام کوتسلیم نہ کیاا ور امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام کی بلا فصل خلافت کو قبول نہیں کیا لیکن مسلمانوں کی بعد میں آنے والی نسلوںکے اکثر افرادنے پیغمبر اکرم ﷺ کے حقیقی وصی کی معرفت حا صل کرلی ۔یھی غدیر کا سب سے اہم اور بنیادی ہدف تھا ۔

اگر چہ منا فقین نے اپنے ارادوں کو عملی جا مہ پہنایا لیکن یہ غدیر کا ہی نور ہے کہ جس نے چودہ صدیا ں گذر جانے کے با وجود دنیا کی اس وسیع و عریض زمین پر تاریخ کے ہر دورمیں کروڑوں شیعوں اور اہل بیت علیھم السلام سے محبت رکھنے والوں کوباقی رکھا اور اسی طرح نور ولایت کودنیا کے مختلف مقامات پر روشن اورتابناک محفوظ رکھا ہے ۔

اسی طرح اگر عر صہ دراز تک مسلمانو ں کے گروہ نے پیغمبر اسلام ﷺ کے حقیقی جا نشینوں کے سا منے سر تسلیم خم نہ کیا اور نہیں کر تے ہیں لیکن شیعوں کی یہ بہت بڑی تعداد فقط علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی نسل سے گیارہ فرزندوں کو پیغمبر اکرم ﷺ کے جا نشین سمجھتی ہے ۔

اس مقدمہ سے یہ بات ظاہر ہو تی ہے کہ خطبہ غدیر کچھ محدود گروہ اور خاص زمانہ کےلئے نہیں بیان کیا گیا تھا ،بلکہ پیغمبر اکرم ﷺ نے خود یہ ارشاد فر مایا کہ حا ضرین غائبین کو ،شھر میں رہنے والے گاوں میں رہنے والوں کو اورباپ اپنی اولاد کوقیامت تک یہ خبر پہنچا تے رہیں اور سب اس پیغام کو پہنچا نے میں اپنی ذمہ داری پر عمل کریں ۔[12]

جب پیغمبر اکرم ﷺ نے لوگوں پر اپنی حجت تمام کر دی ،تو اب یہ صرف لو گو ں کے اوپر ہے کہ وہ چا ہے جنت کو اختیار کر یں یا جہنم کو ،اور ان کا ولایت علی علیہ السلام کو قبول کر نا یا قبول نہ کرنا ایک الٰہی امتحان ہے ۔

اس سلسلہ میں امام علی رضا علیہ السلام فر ما تے ہیں :

(مَثَلُ الْمُومِنِیْنَ فِیْ قَبُوْلِهِمْ وِلَاءَ اَمِیْرِالْمُو مِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلا مُ فِیْ یَوْمِ غَدِیْرِخُمٍّ کَمَثَلِ الْمَلَا ئِکَةِ فِیْ سُجُوْدِهِمْ لِآدَمَ،وَمَثَلُ مَنْ اَبیٰ وِلَایَةَ اَمِیْرِالْمُو مِنِیْنَ یَوْمَ الْغَدِیْرِ مَثَلُ اِبْلِیْسَ)

"غدیر خم کے دن حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کر نیوالے مو منین کی مثال حضرت آدم کو سجدہ کر نےوالے ملا ئکہ جیسی ہے ،اور ولایت امیر المو منین علیہ السلام کا انکار کرنے والوں کی مثال ابلیس جیسی ہے "[13]

اس مختصر سی بحث سے اسلامی معا شرے پر حکم فرما فضااور وہ حالات جن میں واقعہ غدیررونما ہوا اور وہ اھداف و مقاصدجوغدیرکے مد نظر تھے واضح ہو جا تے ہیں ۔

۲.خطبہ غدیر کی اہمیت کے پھلو

پیغمبر اسلا م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری تا ریخ بعثت میں صرف ایک حکم ایسا ہے جو اتنے تفصیلی مقد مات، ایک خاص مقام اور مسلمانوں کے جم غفیر میں ایک طولانی خطبہ کے ذیل میں بیان ہو ا ہے دیگر تمام احکام الٰہی مسجد النبی یا آپ کے بیت الشرف میں بیان ہو تے تھے اور اس کے بعد ان کی اطلاع سب کو دیدی جا تی تھی ، اسی بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلا م کا یہ الٰہی حکم دوسرے تمام الٰہی احکام سے ممتاز اور اہم ہے ۔حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام فر ما تے ہیں :

لَمْ یُنَادِبِشَيء مِثْلَ مَانُوْدِیَ بِالْوِلَایَةِ یَوْمَ الْغَدِیْر

"غدیر کے دن ولایت کے مانند کسی حکم کا اعلان نہیں ہوا "

ہم ذیل میں فھر ست وار خطبہ غدیر کی اہمیت کے اسباب بیان کر رہے ہیں :

جغرافیائی اعتبار سے غدیرکی جگہ جحفہ میں اس مقام سے پھلے ہے جھاں سے تمام راستے الگ الگ ہوتے تھے اورتمام قبائل ا پنے اپنے راستہ کی طرف جانے کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہوتے تھے ۔اسی طرح اس گرم و ریگستانی علاقہ میں تین دن قیام کرنااور وقت کے لحاظ سے حجۃ الوداع کے بعد کا زمانہ اوریہ اس دن تک مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا ۔

خطیب کی جگہ،مخاطبین یعنی حا جیوں کی خاص کیفیت وہ بھی اتمام حج کے بعداور واپسی کے وقت نیزمخاطبین کے سامنے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہو نے کااعلان اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خطبہ کے ستّر دن بعد اس دنیا سے رحلت فر ما گئے ۔

خدا وند عالم کا یہ فرمان "اے پیغمبر اس پیغام کو پہنچا دیجئے جو آپ پر خدا وند عالم کی طرف سے نا زل ہوا ہے اگر آپ نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو گویا رسالت کا کو ئی کام ہی انجام نہیں دیا "یعنی فرامین الٰہی میں سے کسی ایک فرمان کے لئے بھی ایسا حکم نہیں ہوا ۔

پیغمبر اکرم ﷺ کو خوف اورمسلمانوں کے مستقبل کی خاطر ولایت اور امامت کے حکم کو جاری کر نے کےلئے خدا کاقطعی فیصلہ ، اس حکم الٰہی کو پہنچا نے کی خصوصیات میں سے ہے کہ پیغمبر کسی بھی حکم کو پہنچا نے کےلئے اس طرح فکرمند نہ ہو ئے ۔

خدا وند عالم کا دشمنوں کے شر سے پیغمبر اکرم ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری لینا اس پیغام اور اس اعلان کی خصوصیت ہے اور احکام الٰہی میں سے کسی کے لئے بھی ایسی ضما نت نہیں دی گئی ۔

آنحضرت ﷺ کا غدیر خم میں لوگوں سے اقرار لینا ۔

اس دستور الٰہی کو بیان کر نے کےلئے خاص اسباب کا اہتمام، اتنا بڑا مجمع ،بیان کر نے کا خاص انداز اور منبر صرف اسی حکم الٰہی کےلئے تھا ۔خاص طور سے پیغمبر اکرم ﷺ کا لوگوں کو الوداع کہنا جبکہ بیرونی دشمنوں کی طرف سے اب اسلام کونقصان پہنچاناناممکن ہو گیا تھا۔

مسئلہ امامت صرف ایک پیغام اور ایک ہی خطبہ کی صورت میں نہیں پہنچایا گیا بلکہ خدا وند عالم کے حکم وفر مان اور عام مسلمانوں کی بیعت اور ان سے عہد کے ذریعہ سے عمل میںآیا ۔

وہ عظیم ا ور حساس مطالب جو ولایت کوبیان کر تے وقت خطبہ میںذکرکئے گئے ہیں ۔

خطبہ سے پہلے اور بعد واقع ہو نے والے خاص رسم و رسومات مانند بیعت ،عمامہ سحاب اور مبارکباد جو اس واقعہ کی خاص اہمیت پر دلالت کر تے ہیں ۔

خداوند عالم کا یہ خطاب "آج میں نے تمھارا دین کا مل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں"جو اس دن تک کسی بھی مو قع پر نہیں فر مایا گیا ۔

ائمہ علیہم السلام کا پیغمبر کے خطبہ غدیر کو اپنی توجہ کا مر کز قرار دینا ،خاص طور پر حضرت امیرالمو منین اور حضرت زہرا علیہما السلام کا یہ فر مان "پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر میں کسی کےلئے کو ئی عذر باقی نہیں چھو ڑا "[14]نیز علماء کا ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی اتباع میں غدیر سے متعلق موضوعات کا تفصیل سے بیان کر نا کہ یہی ولایت و امامت کی بنیاد ہے ۔

تاریخی ،حدیثی ،کلا می اور ادبی اعتبار سے اس حدیث کی سند اور نقل کر نے کا اندازاسی طرح اس کلام کا لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جا ناجو روایات ولایت میں ممتاز اوربے مثال ہے محققین اس روایت کے تواتر کو ثابت کرچکے ہیں اور تمام مسلمان چا ہے وہ کسی بھی فرقہ اور مسلک کے ہوں اس حدیث کے صحیح ہو نے کااعتراف کرتے ہیں

خطبہ غدیر میں آنحضرت ﷺ کے بلند و بالا مقاصد

۱۔ اپنی تیئس سال کی زحمتوں کانتیجہ اخذکرنے کےلئے اپنا جا نشین معین کر نا جس کے ذریعہ اس راہ کوبرقرار رکھے گا۔

۲۔اسلام کو کفار و منافقین سے ہمیشہ کےلئے محفوظ کرنے کی خاطر ایسے جا نشینوں کا معین فر مانا جو اس ذمہ داری کو نبھا سکیں

۔

۳۔ خلیفہ معین کرنے کےلئے قانونی طور پر اقدام کرنا جوھرقوم کے قوانین کے اعتبار سے ہمیشہ رائج رھاہے اور تاریخ

میںبطورسندثابت ہے ۔

۴۔اپنے تیئس سالہ پروگرام میں گذشتہ اور مسلمانوں کے ماضی اورحال کا بیان کرنا۔

۵۔دنیا کے اختتام تک مسلمانوں کے مستقبل کا راستہ ھموار کر نا ۔

۶۔لوگوں پر حجت تمام کرناجو انبیاء علیھم السلام کی بعثت کاایک اصلی مقصد ہے ۔

پیغمبر اکرم ﷺ کے اس عملی اقدام کا نتیجہ جو اہل بیت علیھم السلام کے حق کو پہچاننے والوںاور اس کا اعتراف کر نے والوں کی کثرت، اور تاریخ میں اربوں شیعوں کا وجود خاص طور سے اس دور میں اس کی اہمیت کا بہترین گواہ ہے ۔

---

[1] بحا ر الانوار جلد :۲۰،۱۹،۱۸۔

[2] بحا ر الانوار جلد :۱۸ صفحہ ۱۴۸۔ ۲۴۳ ، جلد ۱۹ صفحہ ۱۔۲۷۔

[3] بحا ر الانوار جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۴ ۔۱۳۳ ، جلد ۲۰ ،جلد ۲۱ صفحہ ۱ ۔۹۰۔

[4] بحا ر الانوار :جلد۲۱ صفحہ ۹۱۔۱۸۵۔

[5] بحا ر الانوار :جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۵۔۳۷۸۔

[6] بحا رالانوار :جلد ۲۲۔اسی طرح منا فقین سے متعلق آیات ،قرآن کریم میں ملا حظہ فر ما ئیں ۔

[7] اس سلسلہ میں سورہ آل عمران ،نساء ،ما ئدہ، انفال ، تو بہ، عنکبوت ، احزاب ،محمد ، فتح ، مجا دلہ، حدید ، منافقین و حشر میں رجوع کریں۔

[8] منافقوں کی سازشوں کی تفصیل اس کتاب کے تیسرے حصہ میں بیان کی جا ئے گی ۔

[9] فیض الغدیر :صفحہ ۳۹۴۔

[10] اس کتاب کے دوسرے اور تیسرے حصہ میں رجوع فر مائیں ۔

[11] عوالم : جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵ حدیث ۵۸۔

[12] اس سلسلہ میں خطبہ غدیر کے گیا رہویں حصہ میں رجوع کیجئے ۔

[13] عوالم : جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۴ ۔

[14] بحا ر الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۶۔عوالم جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵ حدیث ۵۹۔

غدیر خم کے تین روز کی رسومات

غدیر خم میں رو نما ہو نے والے واقعات ایک ہی مقام پر اور ایک ہی شخص سے نقل نہیں ہو ئے ہیں حاضرین میں سے ہر ایک نے اس باعظمت پروگرام کے بعض پھلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور کچھ مطالب ائمہ معصومین علیھم السلام نے نقل کئے ہیں ۔

ھم نے اخبار و احا دیث کے مطالعہ اور جائزہ سے واقعہ غدیر کی منظر کشی کی ہے جس کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں بیان کیا جاتا ہے :

ابتدا میںخطبہ سے پہلے کے واقعات جوخطبہ کےلئے ماحول کوسازگار بنانے کے لئے رونماہوئے ، اس کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ کے خطبہ کی کیفیت اور وہ عملی اقدامات جو آپ نے منبر پر انجام دئے ،اور تیسرے حصہ میں وہ چیزیں بیان کی جا ئینگی جو خطبہ غدیر کے بعد انجام دی گئیں۔

ا خطبہ سے پہلے کے پروگرام

حجۃ الوداع کی اہمیت(1)

پیغمبر اسلام ﷺ کی ہجرت اور آپ کا مکہ معظمہ سے تشریف لیجانا تاریخ اسلام کا ایک حساس موڑ شمار کیا جا تا ہے اور ہجرت کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ نے مکہ معظمہ کے تین سفر فر ما ئے ۔

پھلی مر تبہ آٹھویں ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعدعمرہ کے عنوان سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور مشرکین کے ساتھ معاہدہ کے مطابق فورا واپس پلٹ آئے ۔

دوسری مر تبہ نویں ہجری میں فتح مکہ کے عنوان سے اس شھر میں داخل ہو ئے ،اور تمام امور کی تکمیل اور کفر و شرک اور بت پرستی کا جا ئزہ لینے کے بعد آپ طائف تشریف لے گئے لوٹتے وقت مکہ تشریف لا ئے اور عمرہ بجالانے کے بعد مدینہ واپس لوٹ آئے ۔

تیسری اور آخری مرتبہ پیغمبر اسلام ﷺ ہجرت کے بعد دس ہجری میں حجۃ الوداع کے عنوان سے مکہ تشریف لا ئے آنحضرت ﷺ نے پہلی مر تبہ رسمی طور پر حج کا اعلان فر مایا تاکہ جھاں تک ممکن ہوسب لوگ اپنے تئیں حا ضر ہوں۔

اس سفر میں آنحضرت ﷺ کے دو بنیادی مقصد اسلام کے دو اہم احکام بیان کرنا تھا جن کو آ نحضرت ﷺ نے ابھی تک لوگوں کے لئے مکمل اور رسمی طور پر بیان نہیں فر مایا تھا :ایک حج اور دوسرے پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد خلافت و ولایت اور جانشینی کا مسئلہ تھا ۔

سفر حج کا اعلان[2]

خدا وند عالم کے حکم کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ نے مدینہ اور اس کے اطراف میں منا دی دینے والوں کو روانہ فرمایا تاکہ آنحضرت ﷺ کے اس سفر کی اطلاع سب تک پہنچا دیں اور یہ اعلان کردیںکہ جو چا ہے وہ آپ علیہ السلام کے ساتھ سفر کر سکتا ہے ۔

عام اعلان کے بعد مدینہ کے اطراف سے متعدد افراد آنحضرت ﷺ ،مھا جرین اور انصار کے ساتھ مکہ جا نے کےلئے شہر مدینہ آئے ۔مدینہ سے مکہ کے درمیان راستہ میں مختلف قبیلوں کے متعدد افراد آ نحضرت ﷺ کے ساتھ شامل ہوتے گئے دور دراز علاقوں میں بھی اس اہم خبر کے پہنچتے ہی مکہ کے اطراف اور یمن وغیرہ شہر وںکے متعدد افراد نے بھی مکہ کےلئے رخت سفر باندھا تاکہ حج کے جز ئی احکام ذاتی طور پر خود پیغمبر اکر م ﷺ سے سیکھیں اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس پہلے رسمی سفر حج میں شریک ہوسکیں ۔مزید یہ کہ آنحضرت ﷺ نے یہ اشارہ فر ما دیا تھا کہ یہ میری زندگی کا آخری سفر ہے جس کے نتیجہ میں چاروں طرف سے لوگوں کے اضافہ ہو نے کاباعث بنا ۔

تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار افراد[3]حج میںشریک ہو ئے جن میں سے صرف سترّہزار افراد مدینہ سے آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ آئے تھے یوں لبیک کہنے والوں کا سلسلہ مکہ سے مدینہ تک جڑاہوا تھا ۔

مدینہ سے مکہ تک سفر کا راستہ

آنحضرت ﷺ نے ھفتہ کے دن ۲۵ ذیلقعدہ کو غسل انجام دیااور احرام کے دو لباس اپنے ھمراہ لیکر مدینہ سے باہر تشریف لائے ، آپ علیہ السلام کے اہل بیت جن میں حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا امام حسن علیہ السلام ،امام حسین علیہ السلام شامل تھے نیز آپ کی ازواج سب کے سب اونٹوں کے کجا ووں اور محملوں میں سوار تھے "مسجد شجرہ " "جو مدینہ کے نزدیک ہے "سے احرام باندھنے کے بعد آپ نے مکہ کی راہ لی اور سوار و پیادہ لوگ آپ کے ھمراہ چل رہے تھے ۔

اگلے دن صبح " عِرْقُ الظَّبْیَه " پہنچے اور اس کے بعدمقام " روحا ء " پر کچھ دیر کےلئے توقف فرمایا

وھاں سے نماز عصر کےلئے مقام "مُنصرَف "پہنچے ۔نماز مغرب و عشاء کے وقت مقام "مُتَعَشّیٰ" پر قیام فرمایارات کا کھانا وہیں نوش فرمایا ، نماز صبح کے لئے مقام "اثَا یَةً" ،پہونچے منگل کی صبح مقام "عرج " پر تھے اور بدھ کے روز " سقیاء " کی منزل پر قدم رکھا ۔

راستے کے دوران پیدل چلنے والوںنے راستہ کی مشکلات کا تذکرہ کیاآنحضرت ﷺ سے سواری کی درخواست کی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ابھی سواری مھیانہیں ہے آپ نے حکم دیا کہ آسانی کےلئے سب اپنی کمریں باندھ لیں اورتیز رفتاراور دوڑ دوڑ کر سفر طے کریں ۔اس حکم پر عمل پیرا ہو ئے تو کچھ راحت و آرام ملا ۔

جمعرات کے دن مقام" ابواء"پہونچے ،جھاں پر آنحضرت ﷺ کی مادر گرامی جناب آمنہ کی قبر ہے ،آپ علیہ السلام نے اپنی والدہ گرامی کی قبر کی زیارت فرما ئی ۔ جمعہ کے دن مقام " جحفه " اور" غدیر خم "سے گذر نے کے بعد مقام " قُدَیْد " کےلئے عا زم ہو ئے اور ھفتہ کے دن وہاں پہنچے۔اتوار کے دن مقام " عسفان " پہنچے اور "پیر کے دن مقام " مرّالظهران "پر پہنچے اور رات تک وہیں پر قیام فرمایا ۔رات کے وقت مقام " سیرف " کی طرف حرکت کی اور وہاں پہونچے اوراس کے بعد کی منزل مکہ معظمہ تھی ۔دس دن کا سفر طے کر نے کے بعد منگل کے روز پانچ ذی الحجہ کو مکہ پہنچے ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا مدینہ سے یمن اور یمن سے مکہ کا سفر

دو سری طرف حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلام کی طرف سے ایک لشکر کے ھمراہ نجران اور اس کے بعد یمن تشریف لے گئے اس سفر میں آپ کا مقصد خمس زکوۃ اور جزیہ وصول کرنا اور نیز اسلام کی دعوت دینا تھا ۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے مدینہ سے چلتے وقت حضرت علی علیہ السلام کےلئے ایک خط تحریر فر مایا اورآپ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بھی یمن سے مکہ چلے آئیں ۔نجران اور یمن کے امور انجام دینے کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا لشکر نیز اہل یمن کے کچھ افراد (جن کی تعداد بارہ ہزار تھی) کے ساتھ میقات سے احرام با ندھنے کے بعد عازم مکہ ہو ئے ۔پیغمبر اسلام ﷺ مدینہ کی طرف سے مکہ کے نز دیک پہنچے تواِدھرسے حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام بھی یمن سے مکہ کے نزدیک پہنچے ۔آپ علیہ السلام نے لشکر میں اپنا جا نشین مقرر فر مایا اور خود آنحضرت ﷺ کی ملا قات کےلئے تشریف لے گئے اور مکہ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی خد مت میں پہنچے اور روداد سفر سنا ئی ۔

پیغمبر اکرم ﷺ مسرور ہوئے اور حکم دیا کہ جتنا جلدی ممکن ہو آپ علیہ السلام کے لشکر کو مکہ لا یا جا ئے ۔

حضرت علی علیہ السلام پھر اپنے لشکر کے پاس آئے اور آنحضرت ﷺ کے قافلہ کے ساتھ منگل کے دن پا نچ ذی الحجہ کو مکہ پہنچے ۔

ایام حج آنے کے بعد آنحضرت ﷺ نویں ذی الحجہ کے دن عرفات تشریف لے گئے اس کے بعد مشعر اور منیٰ پہنچے ۔اس کے بعدیکے بعد دیگرے اعمال حج انجام دئے اورحج کے واجب و مستحب اعمال لو گوں کےلئے بیان فر مائے۔

غدیر سے پہلے خطبے(4)

آنحضرت ﷺ نے مقام غدیر سے پہلے دو حساس مقامات پر دو خطبے دئے جن کا مقصد حقیقت میں خطبہ غدیر کے لئے ماحول فراہم کر نا تھا ۔

آپ ﷺ نے پہلا خطبہ منیٰ میں دیا تھا ۔ اس خطبہ کے آغاز میںآپ علیہ السلام نے معاشرہ میں مسلمانوں اور عوام الناس کی جان ،مال ،عزت اور آبرو کی حفاظت ،اس کے بعددور جا ہلیت میں نا حق خون ریزی اور نا حق لئے گئے اموال کو رسمی طور پر معاف فرمایا تاکہ لوگوں کے مابین ایک دوسرے سے کینہ ختم ہو جائے تاکہ معاشرے میں پوری طرح امنیت کا ماحول پیدا ہو جا ئے اور اس کے بعد لوگوں کو اپنے بعد اختلاف کر نے اور ایک دوسرے پر تلواراٹھانے سے خوف دلایا ۔

اس مقام پر آ پ نے واضح طورپر فر مایا:

"اگر میں نہ رہوں تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام خلاف ورزی کر نے والوں کے سا منے اٹھ کھڑے ہو ں گے "

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے حدیث ثقلین بیان کی اور فرمایا:

"میں تمھارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑکر جا رہا ہوں اگر ان دونوں سے متمسک رہوگے تو ہر گز گمراہ نہ ہو گے :کتاب خدا اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت علیہم السلام "

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ میرے ان اصحاب میں سے بعض کوقیامت کے دن جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائیگا ۔

اھم بات یہ ہے کہ اس خطبہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی لوگوں کے لئے تکرار فرما رہے تھے تا کہ دور بیٹھنے والے افراد بھی سن لیں۔

منیٰ کی مسجد خیف میں دوسرا خطبہ(5)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرا خطبہ منیٰ کی مسجد خیف میں ارشاد فرمایا ۔منیٰ میں قیام کے تیسرے روز آپ علیہ السلام نے لوگوں کے مسجد خیف میں جمع ہونے کا حکم صادر فرمایا۔وھاں پر بھی آپ نے خطبہ دیا جس میں صاف صاف یہ اعلان فرمایاکہ اس خطبہ کو یاد رکھیں اور حاضرین غائبین تک پہنچائیں۔

اس خطبہ میں آپ علیہ السلام نے اخلاص عمل ،مسلمانوں کے امام سے متعلق ھمدردی اور تفرقہ نہ ڈالنے پر زور دیا اور تمام مسلمانوں کے حقوق اور قوانین الٰہی میں برابرہونے کا اعلان فرمایا اس کے بعد مسئلہ خلافت بیان فرمایا پھر آپ علیہ السلام کی زبان مبارک پر حدیث ثقلین جاری ہوئی اور دوسری مرتبہ غدیر کے لئے زمینہ فراہم کیا ۔

اس موقع پر منافقوں نے مکمل طور پر خطرہ کا احساس کیا اور واقعہ کوسنجیدگی سے لیا انھوں نے عہد نامہ لکھا اور قسمیں کھائیں اور اپنے پروگراموں کا آغاز کیا ۔(6)

غدیر سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی میراث کا حوالہ کرنا(7)

مکہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الٰہی قانون اس طرح نازل ہوا :"آپ کی نبوت مکمل ہو گئی اورآپ کا زمانہ ختم ہو گیا ۔اسم اعظم اور آثار علم و میراث انبیاء علیہم السلام، علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حوالہ کر دیجئے جو سب سے پہلے ایمان لائے ہیں ۔میں زمین

کو اس عالم کے بغیر ایسے ہی نہیں چھوڑ دوں گا کہ جس کے ذریعہ میری اطاعت اور ولایت سے لوگ متعارف ہوں اور وہ میرے پیغمبر کے بعد لوگوں کے لئے حجت ہو "

انبیاء علیھم السلام کی یادگاریں حضرت آدم و نوح و ابراھیم علیھم السلام کے صحیفے،توریت و انجیل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ،حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری اور دوسری تمام میراث صرف اور صرف حجج الٰہی کے ھاتھوں میںرہتی ہیں ۔اس دن خاتم الانبیاء ﷺ اس پوری میراث کے محافظ تھے اور اب حکم الٰہی حضرت امیر المومنین کےلئے آگیا ہے۔ تمام چیزیں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے یکے بعد دیگرے ائمہ علیھم السلام تک منتقل ہو تی رہیں اور اب یہ تمام چیزیں خدا وند عالم کی آخری حجت پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو طلب فر مایا اور ایک مخصوص میٹینگ کی جس میں خداوند عالم کی اما نتیں حضرت علی علیہ السلام کے حوالہ کر نے میں ایک رات دن لگ گیا ۔

لقب امیر المو منین علیہ السلام

لقب امیر المو منین علیہ السلام(8) مکہ میں جبرئیل علیہ السلام خدا وند عالم کی طرف سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے خاص طور سے لقب (امیر المو منین)لیکر نا زل ہو ئے اگر چہ اس سے پہلے بھی یہ لقب آپ ہی کےلئے معین ہو چکاتھا ۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے تمام اصحاب کو حکم دیا کہ ایک ایک صحابی حضرت علی علیہ السلام کے پاس جا ئے اور آپ علیہ السلام کو "السلام علیک یا امیر المومنین " کھکر سلام کرے ۔اس طرح پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے دور حیات میں ہی اصحاب سے حضرت علی علیہ السلام کے امیر ہو نے کا اقرار کرا لیا تھا ۔

اس مقام پر ابو بکر اور عمر نے پیغمبر اکرم ﷺ پر اعتراض کرتے ہوئے کھا: کیا یہ حق خدا وند عالم اور ان کے رسول کی طرف سے ہے ؟آنحضرت ﷺ غضبناک ہو ئے اور فرمایا:"یہ حق خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہے ،خدا وند عالم نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے "

غدیر میں حاضر ہونے کے لئے قانونی اعلان[9]

لوگ اس چیز کے منتظر تھے کہ پیغمبر اکرم ﷺ اپنے اس آخری سفرحج میں کچھ ایام مکہ میں قیام فرمائیں،لیکن اعمال حج تمام ہونے کے فوراً بعد آپ نے اپنے منادی بلال کولوگوں کے لئے اس بات کا اعلان کرنے کا حکم دیا :کل محتاجوں کے علاوہ سب کو چلنا ہے کوئی بھی مکہ میں نہ رہنے پائے تاکہ وقت معین پر "غدیر خم "میں حاضر ہو سکیں ۔

"غدیر " کے علاقہ کا انتخاب جو خاص حکم الٰہی کی وجہ سے تھا کئی اعتبار سے قابل غور ہے :

ایک یہ کہ مکہ سے واپس آتے وقت غدیراس جگہ سے پہلے ہے جہاں پر لوگوں کے راستے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں ۔

دوسرے یہ کہ مستقبل میں مسلمانوں کے حج کرنے والے قافلے مکہ آتے اور جاتے وقت جب اس مقام سے گذریں تووادی غدیر اور مسجد النبی ﷺ میں نماز پڑھیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق تجدید بیعت کریں تاکہ اس واقعہ کی یاد دلوں میں دوبارہ زندہ ہو جائے ۔[10]

تیسرے یہ کہ "غدیر " جحفہ سے پہلے وہ وسیع و عریض میدان تھا جہاں پر سیلاب اور شمال مغرب کی طرف سے بہنے والے چشمہ کا پانی آکرجمع ہوتا تھا اور اس میدان میںکچھ پرانے اور مضبوط درخت بھی تھے لہٰذا یہ میدان پیغمبر اسلام ﷺ کے تین دن کے پروگرام اورخطبہ ارشاد فرمانے کےلئے بہت ہی مناسب تھا لوگوں کےلئے بھی یہ بڑے تعجب کی بات تھی کہ پیغمبر (دس سال مکہ سے دور رہنے کے باوجود) مکہ میں قیام نہیں فرماتے تاکہ ان کی خدمت بابرکت میں لوگ حاضر ہوں اور ان سے اپنے مسائل بیان کریںبلکہ اعمال حج تمام ہونے کے بعد فوراً وہاں سے رخت سفر باندھ لیتے ہیں اور لوگوں کو بھی مکہ سے چلنے اور " غدیر خم "میں حاضر ہونے کا حکم فرماتے ہیں ۔

جس صبح کو آنحضرت ﷺ نے مکہ سے کوچ فرمایا آپ کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار[11]سے زیادہ افراد تھے یہاں تک کہ مکہ کے پانچ ہزارافراد اور یمن کے تقریبابارہ ہزار افراد"جن کا ادھر سے راستہ بھی نہیں تھا "بھی غدیر کے پروگرام میں شریک ہونے کےلئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ آئے تھے ۔

۲ خطبہ کی کیفیت اور اس کے جزئیات

غدیر میں لوگوں کا اجتماع [12]

پیر [13] کے دن ظھر کے وقت جیسے ہی ''کراع الغُمَیم ''[14](وہ علاقہ جھاں پر "غدیر خم " واقع ہے)پر پہنچے ،آنحضرت ﷺ نے اپنا راستہ دائیں طرف اور غدیر کی جانب بدلتے ہو ئے فرمایا :

''اَیُّھاالنَّاس،اجیبواداعیَ اللّٰہ ،انارَسُول اللّٰہ ''

"ایھا الناس خدا کی طرف دعوت دینے والے کی دعوت پر لبیک کہو ،میں خدا کا پیغام لانے والا ہوں " یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اہم پیغام کے پہنچا نے کا وقت آگیا ہے ۔

اس کے آنحضرت ﷺ نے منادی کو یہ ندا لگا نے کا حکم دیا :"تمام لوگ ٹھہر جا ئیں جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں وہ پیچھے پلٹ آئیں اور جوپیچھے رہ گئے ہیں وہ ٹھہر جا ئیں "تاکہ تمام لوگ پہلے سے معین شدہ مقام پر جمع ہو جا ئیں ۔اسی طرح یہ حکم بھی صادر فر مایا :کوئی شخص قدیم درختوں کےنیچے نہ جا ئے اور وہ جگہیں اسی طرح خالی رہیں ۔

اس حکم کے صادر ہو نے کے بعد تمام مرکب رک گئے ،اور جو لوگ بڑھ گئے تھے وہ واپس پلٹ آئے ، تمام لوگ غدیر خم کے مقام پر اترگئے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ تلاش کی ،اور آہستہ آہستہ سکون و اطمینان کاسانس لیایہ صحرا پہلی مرتبہ ایسے عظیم انسانی مجمع کا شاہد تھا ۔

گرمی کی شدت اور گرم زمین اتنی تکلیف دہ تھی کہ لوگ یھاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی عبا کا ایک حصہ اپنے سر اقدس پر اور دوسرا حصہ اپنے پیروں کےنیچے بچھا رکھا تھا اور کچھ لوگ گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنی عبا اپنے پیروں پر لپیٹے ہو ئے تھے !

خطبہ اور منبر کی جگہ کی تیاری[15]

دوسری طرف پیغمبر اسلام ﷺ نے مقداد ،سلمان ،ابوذر اور عمار کو بلاکر یہ حکم صادر فر مایا کہ ان پانچ پرانے درختوں (جوتالاب غدیر کے کنا رے ایک لائن میں کھڑے ہو ئے تھے)کےنیچے جگہ تیار کریں انھوں نے درختوں کےنیچے سے کا نٹوں کو صاف کیا

پتھروں کو جمع کیا ،درختوں کے نیچے صفائی کی اور پا نی کا چھڑ کا و کیا ۔اس کے بعد درختوں کی زمین تک لٹکنے والی شاخوں کو کا ٹا ۔پھر دھوپ سے بچنے کی غرض سے دو نزدیک کھڑے ہو ئے درختوںکی شاخوں پر کپڑا ڈال کر سائبان بنایا،اوراس طرح وہ جگہ تین دن کے پروگرام کیلئے بالکل تیار ہوگئی۔

اس شا میانہ کے نیچے پتھروں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا اور پالان شتر کا آنحضرت علیہ السلام کے قد کے برابر منبر تیار کیا اور اس پر کپڑا ڈالا منبر کو مجمع کے درمیان بنایا تھا تاکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما تے وقت سب کو دیکھ سکیں، اور آپ علیہ السلام کی آواز سب تک پہنچ سکے اور سب لوگ آپ کا دیدار کرسکیں ،اور جیساکہ غدیر کے واقعہ میں آیا ہے کہ:غدیر خم میں کو ئی ایسا شخص نہیں تھا جس نے آپ علیہ السلام کا دیدار نہ کیا ہو اور اپنے کا نوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ سنی ہو ۔

البتہ ربیعہ بن امیہ بن خلف لوگوں کے لئے آپ علیہ السلام کے کلام کی تکرار کر رہے تھے تاکہ دور بیٹھنے والے افراد بہتر طریقہ سے مطالب سمجھ سکیں ۔

پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام منبر پر [16]

ظہر کے وقت انتظار کی گھڑیاں تمام ہوئی یہاں تک کہ منادی نے نماز جما عت کے لئے آواز لگا ئی لوگوں کے اپنے خیموں سے باھر آنے اور نماز کی صفیں مرتب کر نے کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خیمہ سے با ہر تشریف لائے اور نماز با جماعت بجالائے ۔

اس کے بعد مجمع مشاہدہ کر رہا تھا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہو ئے اور آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور حکم دیا کہ آپ منبر پر آئیں اور میرے پاس دائیں طرف کھڑے ہو جائیں ،خطبہ شروع ہو نے سے پہلے امیر المومنین علیہ السلام آپ علیہ السلام سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہو ئے تھے اور آنحضرت علیہ السلام اپنادست مبارک آپ علیہ السلام کے دوش پر رکھے ہو ئے تھے ۔

اس کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجمع پر دائیں اور با ئیں طرف نظر ڈالی اور مجمع کا پوری طرح جمع ہو نے کا انتظار کیاجلسہ میں ایک طرف عورتیں بھی بیٹھی ہو ئیں تھیں جو پیغمبر کو اچھی طرح دیکھ رہیں تھیں ۔مجمع کے تیار ہو جا نے کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیائے اسلام کے لئے اپنے آخری اور تا ریخی خطاب کا آغاز فر مایا ۔

منبر اور خطبہ کے اس دلچسپ انداز کو مد نظر رکھ کرکہ دو آدمی منبر پر ہیں اور ایک لاکھ بیس ہزار افراد اس انو کھے منظر کا نظارہ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کے خطبہ پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں ۔

ھم یہ بات بیان کر تے چلیں کہ ایک تقریر کےلئے ایک لاکھ بیس ہزار افراد کا مجمع اس عالم میں کہ ایک خطیب کو تمام لوگ دیکھ رہے ہوں آج کی دنیا میںبھی یہ ایک غیر معمولی مسئلہ ہے چہ جائیکہ عصر بعثت میں گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے چھ ہزار سالہ دور میں کسی تقریر کےلئے اتنابڑا مجمع جمع ہوا ہو ۔

پیغمبر اسلام ﷺ کاخطبہ[17]

پیغمبر اسلام ﷺ کاغدیر خم میں تاریخ ساز خطبہ جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا اس کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔

آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے خدا وند عالم کی حمد و ثنا اور اس کی قدرت و رحمت کا تذکرہ فر مایا اور اس کے بعد خدا وند عالم کے سامنے اپنی بندگی کا اقرار فر مایا ۔

دوسرے حصہ میں آپ نے مجمع کو اصل مطلب کی طرف متوجہ کرتے ہو ئے فر مایا کہ مجھے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سلسلہ میں ایک اہم پیغام پہنچا نا ہے اگر میں نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو گو یا رسالت الٰہی کا کوئی کام انجام نہیں دیا اور میں خدا کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۔

تیسرے حصہ میں آپ نے اپنے بعدقیامت تک کےلئے بارہ اماموں کا اعلان فر مایاتاکہ اقتدار کی تمام امیدیں ایک دم قطع ہو جائیں ۔ آنحضرت ﷺ کی تقریر میںسب سے اہم بات یہ تھی کہ ائمہ معصومین علیہم السلام قیامت تک کےلئے تمام انسانوں پر ولایت رکھتے ہیں اور ہر زمانہ میں اور ہر جگہ ہر معاملہ میں ان ہی کے کلمات و ارشادات کا بول بالا ہوگا اور خداو رسول کی جا نب سے حلال و حرام میں حضرات ائمہ علیہم السلام کی مکمل نیابت اور ان کے تام الاختیار ہو نے کا اعلان فر مایا ۔

خطبہ کے چو تھے حصہ میں پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے ھا تھوں کو بلند کر کے فرمایا :<مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھَذَاعَلِیٌّ مَوْ لَاہُ،اَللَّھُمّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ>

”جس کا میں مو لا ہوں اس کے یہ علی مو لا ہیں پر ور دگارا جو علی کو دوست رکھے اس کو تو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے اس کو دشمن رکھ اور جو ان کی مد د کرے اس کی تو مدد کراور جو ان کو رسوا کرے اس کو تو رسوا و ذلیل کر“

اور اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کے ذریعہ اکمال دین اور نعمتوں کے تمام ہو نے کا اعلان فر مایا اور اس کے بعد خدا ،ملائکہ اور لوگوں کو اپنے اس پیغام کے پہونچا نے پر شاہد قرار دیا ۔

پا نچویں حصہ میں آپ ﷺ نے صاف صاف یہ اعلان فر مایا :جو ائمہ علیہم السلام کی ولایت سے سر پیچی کر ے گا اس کے تمام نیک اعمال حبط ہو جا ئیں گے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے "اس کے بعد امیر المو منین علیہ السلام کے کچھ فضا ئل بیا ن فر ما ئے ۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے چھٹے حصہ میں غضب الٰہی کے کچھ گو شوں پر رو شنی ڈالی ،آنحضرت ﷺ نے عذاب اور لعنت کے متعلق آیات کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا :" ان آیات سے مراد میرے بعض اصحاب ہیں کہ جن سے میں اغماض نظر کرنے پر ما مور ہوں ،لیکن جان لو! خدا وند عالم نے مجھے دشمنوں ، مخا لفین ،خائنین اور مقصرین پر حجت قرار دیا ہے اور دنیا میں اغماض نظر کرنا آخرت میں ان کے عذاب سے مانع نہیں ہے "

اس کے بعد جہنم کی طرف لے جانے والے گمراہ راہنماوںکے با رے میں اشارہ کرتے ہو ئے فر مایا"میں ان سب سے بیزار ہوں " رمزی طورپر"اصحاب صحیفہ ملعونہ " کی طرف اشارہ کیا اور صاف طور پر فر مایاکہ میرے بعد کچھ لوگ مقام امامت کو غصب کریں گے اور اس کے غاصبین پر لعنت فرمائی ۔

ساتویں حصہ کو آنحضرت ﷺ نے اہل بیت علیہم السلام کی محبت و ولایت اور ان کے اثرات کاذکر کرتے ہو ئے فر مایا : سورہ حمدمیں صراط مستقیم والونسے مراد اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ ہیں ۔

اس کے بعد اہل بھشت کے با رے میں کچھ آیات کی تلاوت فر مائی اور ان کی تفسیر شیعہ اور آل محمد علیہم السلام کی اتباع کر نے والوں سے فر ما ئی ۔اھل جہنم سے متعلق بھی کچھ آیات کی تلا وت فر ما ئی اور ان کی تفسیر میں دشمنان آل محمد علیہم السلام کا تذکر ہ فر مایا ۔

آٹھویں حصہ میں" حضر ت بقیة الله الاعظم حجة بن الحسن المهدی ارواحنا فداہ "کا تذکرہ فر مایا اور ان کے مخصوص اوصاف بیان فر مائے اور مستقبل میں آپ کے وجود مبارک کے ذریعہ دنیا کے عدل و انصاف سے پرہونے کی خوشخبری سنائی ۔

نویں حصہ میں فرمایا:خطبہ تمام ہو جا نے کے بعد میں تمہیں اپنی بیعت اور اس کے بعدعلی بن ابی طالب علیہ السلام کی بیعت کی دعوت دیتا ہوں ۔اس بیعت کاسرچشمہ یہ ہے کہ میں نے خدا وند عالم کی بیعت کی ہے اور علی علیہ السلام نے میری بیعت کی ہے ،نتیجتاً یہ بیعت جو میں تم سے لے رہا ہوں یہ خداوند عالم کی جانب سے ہے اور خدا وند تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیعت ہے ۔

دسویں حصہ میں آنحضرت ﷺ نے احکام الٰہی کے سلسلہ میں گفتگو فر مائی جس کا مقصد چند بنیادی عقائد اور اہم مسائل بیان کرنا تھا : منجملہ یہ کہ چونکہ تمام حلال و حرام بیان کرنا میرے امکان میں نہیں ہے لہٰذا میں نے تم سے ائمہ علیہم السلام کی بیعت لے کرقیامت تک کےلئے تمام حلال و حرام کو بیان فر ما دیاہے چونکہ ان کا علم و عمل حجت ہے ،دوسرے یہ کہ امر بالمعروف و نھی عن المنکر کا سب سے اہم مر حلہ ائمہ علیہم السلام کے سلسلہ میں پیام غدیر کی تبلیغ ،انکی اطاعت کا حکم اور ان کی مخا لفت سے روکنا ہے ۔

اپنے خطبہ کے آخری حصہ میںزبانی بیعت انجام پا ئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: "خدا وند عالم کا یہ حکم ہے کہ ہاتھ کے ذریعہ بیعت لینے سے پہلے تم سے زبانوں کے ذریعہ اقرار لوں "اس کے بعد جس مطلب کی تمام لوگوں کو تا ئید کرنا تھی وہ معین فرمایا جس کا خلاصہ بارہ اماموں کی اطاعت دین میں تبدیلی نہ کرنے کاعھد وپیمان ،آئندہ نسلوں اور غائبین تک پیغام غدیر پہنچا نا تھا ۔ضمناً یہ بیعت ہاتھ کی بیعت بھی شمارہو تی تھی چونکہ آنحضرت ﷺ نے فر مایا :کہو کہ ہم اپنی جان و زبان اور ھاتھوں سے بیعت کرتے ہیں "

پیغمبر اکرم ﷺ کے خطبہ کے آخری کلمات آپ کے فرامین کی اطاعت کرنے والوں کے حق میں دعا اور آپ کے فرامین کا انکار کر نے والوںپر لعنت تھی اور خداوند عالم کی حمد و ثنا پر آپ نے خطبہ تمام فر مایا ۔

منبر پر دو عملی اقدام

پیغمبر اکرم ﷺ نے خطبہ کے دوران منبرپر دو عملی اقدام انجام فر ما ئے جو اب تک بے نظیر اور بہت ہی جا ذب نظر تھے :

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام منبرپرپیغمبر اکرم ﷺ کے ھا تھوں پر[18] پیغمبر اکرم ﷺ نے تمام مقدمات فراہم کرنے اور امیر المو منین علیہ السلام کی خلافت و ولایت کا تذکرہ کرنے کے بعد اس غرض سے کہ قیامت تک ہر طرح کا شک و شبہ ختم ہو جائے اور اس سلسلہ میں ہر طرح کا مکر و فریب غیرموثر ہو جا ئے ابتدا میں آپ نے زبانی طور پر اشارہ فرمایا اور اس کے بعد لوگوں کے لئے عملی طور پر بیان کرتے ہوئے ابتدا میں اس ترتیب کے ساتھ بیان فر مایا :

"قرآن کا باطن اور تفسیر تمھارے لئے کو ئی بیان نہیں کر سکتا مگر یہ شخص جس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اور اس کو بلند کر رہا ہوں "

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے قول کو عملی صورت میں انجام فرمایا اور امیر المو منین علیہ السلام سے جو منبر پر آپ کے پاس کھڑے ہوئے تھے فرمایا :"میرے اور قریب آو "حضرت علی علیہ السلام اور قریب آئے ،اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے دونوں بازوونکو پکڑا اس وقع پرحضرت علی علیہ السلام نے اپنے دونوں ھا تھوں کو آنحضرت ﷺ کے چھرہ اقدس کی طرف بڑھا دیا یھاں تک کہ دونوں کے دست مبارک آسمان کی طرف بلند ہو گئے ۔اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو "جوآپ سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہو ئے تھے "ان کی جگہ سے اتنا بلند کیا کہ ان کے پا ئے اقدس آنحضرت ﷺ کے زانو کے بالمقابل آگئے اورسب نے آپ ﷺ کی سفیدی بغل کا مشاہدہ کیا جو اس دن تک کبھی نہیں دیکھی گئی تھی اس حالت میں آپ نے فر مایا :

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ""جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مو لا ہیں "

۲۔دلوں اور زبانوں کے ذریعہ بیعت[19]

آنحضرت ﷺ کا دوسرا اقدام یہ فرمایا کہ چونکہ اس انبوہ کثیر کے ایک ایک فرد سے بیعت لینا غیر ممکن تھا اور دوسری جانب ممکن تھا لوگ بیعت کر نے کےلئے مختلف قسم کے بھانے کریں اور بیعت کرنے کےلئے حاضر نہ ہوں ،جس کے نتیجہ میں ان سے عملی طور پر پابند رہنے کا عہد اور قا نونی گواھی نہ لی جا سکے ،لہذا آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فر مایا :ایھا الناس !ایک ہاتھ پر ،اتنے کم وقت میںاس انبوہ کثیر کابیعت کر نا سب کےلئے ممکن نہیں ہے لہذا جو کچھ میں کہنے جا رہا ہوں سب اس کی تکرار کر تے ہو ئے کہیں :ھم آپ کے اس فر مان کی جو آپ نے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کی اولا د سے ہونے وا لے اماموں کے متعلق فرمایا اس کو قبول کر تے ہیں اور اس پر راضی ہیں ،ھم اپنے دل ،جان ،زبان اور ھاتھوں سے اس مدعاپر بیعت کر تے ہیں ۔۔۔ان کےلئے ہم سے اس بارے میں ہما رے دل و جان ،زبانوں، ضمیروں اور ھاتھوں سے عہد وپیمان لے لیا گیا ہے جو شخص ہاتھ سے بیعت کر سکا ہاتھ سے اور جو ہاتھ سے بیعت نہ کر سکا وہ زبان سے اس کا اقرار کر چکا ہے "

ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ جس کلام کی بعینہ تکر ار کرانا چا ہتے تھے وہ آپ نے ان کے سامنے بیان کیااوراس کی عبارت معین فرمادی تاکہ ہر انسان اپنے مخصوص طریقہ سے اس کا اقرار نہ کرے بلکہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایاہے سب اسی طرح اسی کی تکر ار کریں اور بیعت کریں ۔

جب آنحضرت ﷺ کا کلام تمام ہوا سب نے اس کو اپنی زبانوں پر دھرایا اس طرح عمومی بیعت انجام پائی ۔

۳ خطبہ کے بعد کے مراسم

مبارکباد ی[20]

خطبہ تمام ہو نے کے بعد ،لوگ ہر طرف سے منبر کی طرف بڑہے اور حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی ،آنحضر ت ﷺاور حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام کو مبارک باد پیش کی اور آنحضر ت ﷺ فر ما رہے تھے :"اَلْحَمْدُ لِلہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَاعَلیٰ جَمِیْعِ الْعٰا لَمِیْنَ"

تاریخ میں عبارت اس طرح درج ہے :خطبہ تمام ہو جا نے کے بعد لوگوں کی صدائیں بلند ہوئیں کہ: ھاں ،ھم نے سنا ہے اور خدا و رسول کے فر مان کے مطابق اپنے دل و جان ، زبان اور ھا تھوں سے اطاعت کر تے ہیں "اس کے بعد مجمع پیغمبر اکرم ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام کی طرف بڑھا اور بیعت کےلئے ایک دوسرے پر سبقت کر تے ہو ئے ان کی بیعت کی ۔

مجمع سے اٹھنے والے اس احساساتی اور دیوانہ وار شورسے اس بڑے اجتماع کی شان و شو کت دوبالا ہو رہی تھی۔

جس اہم اور قابل توجہ مطلب کا پیغمبر اسلام ﷺ کی کسی بھی فتح و پیروزی (چا ہے جنگوں میں ہو یادوسرے مقامات پرہوحتی کہ فتح مکہ بھی)میں مشاہدہ نہ کیا گیا وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے غدیر خم میں فر مایا :مجھے مبارکباد دو مجھے تہنیت کہو اس لئے کہ خدا نے مجھ سے نبوت اور میرے اہل بیت علیھم السلام سے سے امامت مخصوص کی ہے "

یہ بڑی فتح و پیروزی اور کفرو نفاق کی تمام آرزووں کا قلع و قمع کر دینے کی علامت تھی ۔

دوسری طرف پیغمبر اسلام ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ مجمع کے درمیان گھوم گھوم کر غدیر کے خلاصہ کی تکرار کرے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَاعَلِیٌ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وٰالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"تاکہ غدیر کا مرقع لوگوں کے ذہن میں منقش ہو جا ئے ۔

لوگوں سے بیعت[21]

مسئلہ کو رسمی طور پر مستحکم کرنے کیلئے اوراس لئے کہ پورا مجمع منظم و مرتب طریقہ سے بیعت کر سکے لہٰذا پیغمبر اکرم ﷺ نے خطبہ تمام کر نے کے بعد دو خیمے لگا نے کا حکم صادر فرمایا ۔ایک خیمہ اپنے لئے مخصوص قرار دیا اور آپ اس میں تشریف فر ما ہو ئے اور حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ دوسرے خیمہ کے دروازہ پر تشریف فر ماہوں اور لوگوں کو جمع ہو نے کا حکم دیا ۔

اس کے بعد لوگ گروہ گروہ کر کے آنحضرت ﷺ کے خیمہ میں آتے اورپ کی بیعت کرتے اور آپ کو مبارکباد پیش کر تے ،اس کے بعدحضرت امیر المو منین علیہ السلام کے خیمہ میں آتے اور آپ کو پیغمبر اکرم ﷺ کے خلیفہ اور امام ہو نے کے عنوان سے آپ کی بیعت کر تے اور آپ پر (امیر المو منین)کے عنوان سے سلام کرتے اور اس عظیم منصب پر فائز ہونے کی مبارکباد پیش کرتے تھے ۔

بیعت کا یہ سلسلہ تین دن تک چلتا رہا ،اور تین دن تک آنحضرت ﷺ نے غدیر خم میں قیام فرمایا ۔یہ پروگرام اس طرح منظم و مرتب تھا کہ تمام لوگ اس میں شریک ہو ئے ۔

یھاں پراس بیعت کے سلسلہ میں تاریخ کے ایک دلچسپ مطلب کی طرف اشارہ کرنا منا سب ہو گا: سب سے غدیر میں جن لوگوں نے امیر المو منین علیہ السلام کی بیعت کی وہ وھی لوگ تھے جنھوںنے سب سے پھلے یہ بیعت توڑی اور اپنا عہد وپیمان خود ہی ا پنے پیروں تلے روند ڈالا ۔وہ افراد :ابو بکر، عمر،عثمان ، طلحہ ا ور زبیر تھے جو آنحضرت ﷺ کے بعدیکے بعد دیگرے آپ علیہ السلام کے مد مقابل آئے ۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ عمر نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کے بعد اپنی زبان سے یہ کلمات ادا کئے :

"مبارک ہو مبارک اے ابو طالب علیہ السلام کےبیٹے ،مبارک اے ابو الحسن آج آپ میرے اور ہر مو من مرد اور ہر مو منہ عورت کے مو لا ہو گئے "!

دو سری بات جس نے ان دورخے چھروں کو اجاگرکیا یہ تھی کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے حکم صادر ہو جا نے کے بعد تمام لو گوں نے چون و چرا کے بغیر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی ،لیکن ابو بکر اور عمر (جنھوں نے سب سے پھلے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی تھی)نے بیعت کر نے سے پھلے اعتراض کر تے ہو ئے سوال کیا : کیا یہ حکم خدا وند عالم کی جا نب سے ہے یا اس کے

رسول کی جانب سے ہے (یعنی آپ یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں)؟آنحضرت ﷺ نے فرمایا :خدا اوراس کے رسول کی طرف سے ہے ۔کیا اتنا بڑا مسئلہ خدا وند عالم کے حکم کے بغیر ہو سکتا ہے ؟نیز فرمایا :"ھاں یہ حق ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خدا اور اس کے رسول کی طرف سے امیر المو منین ہیں "

عورتوں کی بیعت [22]

پیغمبر اسلام ﷺ نے عورتوں کو بھی حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر نے کا حکم دیا اوران کوامیر المو منین کہہ کر سلام کریں اور ان کو مبارکباد پیش کریں اور اس حکم کی اپنی ازواج کےلئے تا کید فر مائی ۔

اس عمل کو انجام دینے کےلئے آنحضرت ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگایااوراسکے اوپر ایک پردہ لگایا اس طرح کہ عورتیں پردہ کے ایک طرف پانی کے اندر ہاتھ ڈالیں پردہ کے ادھر سے مولائے کائنات کا ہاتھ پانی کے اندر رہے اور اس طرح عورتوں کی بیعت انجام پائے۔

یہ بات بھی بیان کر دیں کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی غدیر خم میں حا ضر تھیں ۔ اسی طرح پیغمبر اکرم ﷺ کی ازواج ،حضرت علی علیہ السلام کی بہن ام ھانی ،حضرت حمزہ علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ اور اسماء بنت عمیس بھی اس پرو گرام میں مو جود تھیں ۔

عما مہ " سحاب" [23]

عرب جب کسی کو کسی قوم کا رئیس بنا تے تھے توان کے یھاں اس کے سر پرعمامہ با ندھنے کی رسم تھی ۔عربوں کے یھاں اس بات پر بڑا فخرہوتا تھا کہ ایک بڑی شخصیت اپنا عمامہ کسی شخص کے سر پر باند ھ دے کیونکہ اس کامطلب ا س پر سب سے زیادہ اعتماد ہو تا تھا۔[24]

پیغمبر اکرم ﷺ نے اس رسم و رواج کے مو قع پر اپنا عمامہ جس کو "سحاب " کہا جاتا تھا تاج افتخار کے عنوان سے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے سر اقدس پر با ندھا اور تحت الحنک کو آپ کے دوش پر رکھ کر فرمایا :"عمامہ تاجِ عرب ہے "

خود امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام اس سلسلہ میں یوں فر ما تے ہیں :

"پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن میرے سر پر عمامہ باندھا اور اس کا ایک کنا رہ میرے دوش پر رکھتے ہو ئے فرمایا:خدا وند عالم نے بدر و حنین کے دن اس طرح کا عمامہ باندھنے والے ملا ئکہ کے ذریعہ میری مدد فر ما ئی "۔

غدیر کے موقع پر اشعار[25]

غدیر کے پروگرام کا دوسرا حصہ حسان بن ثابت کا اشعار پڑھنے کی درخواست تھی ۔اس نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی :یا رسول اللہ اجازت مر حمت فرمائیے میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سلسلہ میں جو شعر اس عظیم واقعہ کی مناسبت سے کہے ہیں ان کو پڑھوں ؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :پروردگار عالم کے نام اور اس کی بر کت سے پڑھو۔

حسان ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو ئے اور اس کا کلام سننے کےلئے جم غفیر اکٹھا ہوگیا ۔حسان نے کہا: "اے قریش کے بزرگو! میری بات رسول اکرم ﷺ کی گواھی اور اجازت سے سنو"

اس کے بعد اس نے اسی مقام پر کہے ہوئے اشعار کوپڑھنا شروع کیا جو غدیر کی تا ریخی سند کے اعتبار سے ثبت ہو ئے اور یادگاری کے طور پر باقی رہے ۔ھم ذیل میں حسان کے عربی اشعار کا متن اور ان کا تر جمہ پیش کر تے ہیں :

اَلَمْ تَعْلَمُوْا ا نَّ النَّبِیَّ مُحَمَّداً لَدیٰ دَوْحِ خُمٍّ حِیْنَ قَا مَ مُنَا دِیاً

کیا تم نہیں جا نتے کہ محمد پیغمبر خدا ﷺ نے غدیر خم کے درختوں کے پاس منادی کی حیثیت کھڑے ہوئے:

وَقَدْ جَا ءَ ھُ جِبْرِیْلُ مِنْ عِنْدِ رَبِّہِ بِاَ نَّکَ مَعْصُوْمٌ فَلَا تَکُ وَا نِیاً

اور ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام خدا وند عالم کی طرف سے یہ پیغام لے کر آئے کہ اے رسول اس پیغام کو پہنچا نے میں سستی نہ کیجئے آپ محفوظ رہیں گے ۔

وَبَلِّغْھُمْ مَااَنْزَلَ اللّٰہُ رَبُّھُمْ وَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ وَحَاذَرْتَ بَا غِیاً

جو کچھ آپ پر خداوند عالم کی طرف سے نا زل ہوا ہے اس کو پہنچا دیجئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا اور سر کشوں سے خوف کہا گےئے

"

عَلَیْکَ فَمَا بَلَّغْتَھُمْ عَنْ اِلٰھِھِمْ رِسَا لَتَہُ اِنْ کُنْتَ تَخْشیٰ اِلَّا عَا دِیًا

"اگر آپ ظالموں سے خوف ڈرگئے اور دشمنوں سے ڈر گئے تو گو یا آپ نے اپنے پروردگار کی رسالت کا کوئی کام ہی انجام نہیں دیا "

فَقَامَ بِهِ اِذْ ذَاکَ رَافِعُ کَفِّهِ بِیُمْنیٰ یَدَیْهِ مُعْلِنُ الصَّوْتِ عَا لِیاً

"اس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک کو بلند کیا اور بلند آواز میں فر مایا :

فَقَالَ لَهُمْ :مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاهُ مِنْکُمْ وَکَانَ لِقَوْ لِیْ حَا فِظاً لَیْسَ نَا سِیاً "

میں تم میں سے جن لوگوں کا مو لا ہوں اور جو میری بات یاد رکھے گا اور فراموش نہیں کرے گا

فَمَوْ لَاهُ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیٌّ وَاِنَّنِیْ بِهِ لَکُمْ دُوْ نَ الْبَرِ یَّةِ رٰا ضِیاً

"میرے بعد علی علیہ السلام اس کے مو لا ہیں اور میں صرف علی کےلئے ،کسی اور کےلئے نہیں ،اپنے جا نشین کے عنوان سے راضی ہو ں "

فَیَا رَبِّ مَنْ وَالیٰ عَلِیّاً فَوَالِهِ وَکُنْ لِلَّذِیْ عَا دیٰ عَلِیّاً مُعَادِیاً

"پروردگار ا!جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو اس کو دشمن رکھ"

وَ یَارَبِّ فَا نْصُرْنَاصِرِیْهِ لِنَصْرِهِمْ اِمَامَ الْهُدیٰ کَالْبَدْرِیَجْلُو الدَّیَاجِیَا

"پروردگارااس کی مدد کرنے والوں کی مدد کر اس لئے کہ وہ اس ہدایت کر نے والے امام کی مدد کر تے ہیں جو شب کی تاریکیوں میں چو دہویں رات کے چاند کی مانندروشنی بخشتا ہے "

وَیَارَبِّ فَاخْذُلْ خَا ذِلِیْهِ وَکُنْ لَهُمْ اِذَا وَقَفُوْایَوْ مَ الْحِسَا بِ مُکَافِیاً

"اس کو رسوا کرنے والے کو رسوا کر اور قیامت کے دن جب وہ حساب کےلئے کھڑا ہو تو خود اس کو جزا دینا"

حسان کے اشعار ختم ہو نے کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ نے فر مایا :جب تک اپنی زبان سے ہمارا دفاع کر تے رہو گے روح القدس کی طرف سے تمھاری تائید ہو تی رہے گی ۔

غدیر میں جبرئیل کا ظا ہر ہو نا (26)

پیغمبر اسلام ﷺ کے خطبہ کے بعد ایک اور یہ مسئلہ پیش آیا اور دوسری مرتبہ لوگوں پر حجت تمام ہو گئی کہ ایک خوبصورت شخص لوگوں کے پاس کھڑا ہوا کہہ رہا تھا :

"خدا کی قسم آج کے دن کے مانند میںنے کوئی دن نہیں دیکھا ۔کس طرح پیغمبر نے اپنے چچا زاد بھا ئی کے سلسلہ میں تاکید فرمائی ،اس کے لئے یوں عہد لیا کہ خداوند عالم اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑسکتا وائے ہو اس پر جو اپنا باندھا ہواپیمان و عہد توڑے"

اس وقت عمر نے پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا :آپ نے اس مرد کی باتیں سنیں؟آنحضرت ﷺ نے فر مایا :کیا تم نے اس شخص کو پہچان لیا ہے ؟عمرنے کہا :نہیں آپ ﷺ نے فرمایا :

"وہ روح الامین جبرئیل ہے ۔تم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا کہ کہیں عہد شکنی نہ کر بیٹھو،اگر تم نے ایسا کیا تو خدا ،رسول ،ملائکہ اور مو منین تجھ سے بیزار ہو جا ئیں گے "

معجزۂ غدیر،تائید الٰھی(27)

معجزہ کے عنوان سے ایک واقعہ جو غدیر کے پروگرام کے اختتام پر پیش آیا وہ "حارث فہری ' ' کا ما جرا تھایہ شخص تیسرے دن پروگرام کی آخری گھڑیوں میں اپنے بارہ ساتھیوں کو لیکر آیا اور پیغمبر اکرم ﷺ سے عرض کیا :

"اے محمد ﷺ میں آپ سے تین سوال پوچھنا چا ہتا ہوں :خدا وند عالم کی وحدانیت کی گواھی اور اپنی رسالت کا اعلان آپ نے پرور دگار عالم کی جانب سے یا اپنی طرف سے کیا ہے ؟کیا نماز و زکات و حج اورجھاد کا حکم پروردگار عالم کی جا نب سے آیا ہے یا آپ نے اپنی طرف سے ان کا حکم دیا ہے ؟ آپ نے جو حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے با رے میں یہ فرمایا ہے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَا ھُ فَعَلِیٌ مَوْلَاہُ" یہ آپ نے پر وردگار عالم کی جا نب سے فر مایا ہے یا آپ کی طرف سے ہے ؟

تو آپ نے تینوں سوالوں کے جواب میں فرمایا :

خدا وند عالم نے مجھ پر وحی کی ہے میرے اور خدا کے درمیان جبرئیل واسطہ ہیں ،میں خدا وند عالم کے پیغام کا اعلان کرنے والاہوں اور خداوند عالم کی اجازت کے بغیر میں کو ئی اعلان نہیں کرتا "

حارث نے کہا :

"پروردگارا محمد ﷺ نے جو کچھ بیان فرمایاہے اگر وہ حق ہے اور تیری جانب سے ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر یا دردناک عذاب نازل فرما "

حارث کی بات تمام ہو گئی اور اس نے اپنی راہ لی تو خداوند عالم نے اس پر آسمان سے ایک پتھر بھیجا جو اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا اور اس کا وہیں پر کام تمام ہو گیا ۔

اس واقعہ کے بعد آیت:

(سالَ سَائلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ) [28] نازل ہوئی پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فر مایا :کیا تم نے دیکھا اور سنا ہے ؟ انھوں نے کھا: ھاں ۔

اس معجزہ کے ذریعہ سب کو یہ معلوم ہو گیا کہ "غدیر" منبع وحی سے معرض وجود میں آیا اور ایک الٰہی فر مان ہے ۔

دوسری جانب ،اس دن کے تمام منافقین اور طول تاریخ میں حارث فہری کے مانند فکر رکھنے والے افراد کےلئے جو اپنی دانست میں خدا و رسول کو تو قبول کر تے ہیں اور یہ جانتے ہوئے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت خداوند عالم کی جانب سے ہے صاف طور پر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ برداشت نہیں ہے !!خدا کے اس دندانشکن اور فوری جواب نے یہ ثابت کردیا کہ جس نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول نہیں کیا اس نے خدا و رسول کا انکار کیا اور وہ کافر ہے ۔

تین دن کے پروگرام میں پیغمبر اسلام ﷺ کے دیگر فرامین[29]

تین دن تک بیعت کا سلسلہ چلتا رہا ،اور مختلف طبقوں کے افراد گروہ گروہ میں آنحضرت ﷺ کی خد مت میں حا ضر ہو تے رہے ۔ان چھوٹے چھوٹے اجتماعات میں(خطبہ اور مسئلہ بیعت کی اہمیت کے پیش نظر کچھ سوالات ابھر کر سامنے آئے جن کی وضاحت کی ضرورت تھی ۔آنحضرت ﷺ نے بھی خطبہ کے مطالب مختصر اور مختلف عبارتوںمیں بیان فر ماتے اور بعض موارد میں وضاحت کے طور پر دیگر مطالب کا بھی اضافہ فر ماتے اور کبھی سوال و جواب کی صورت میں بیان فر ماتے ۔ان میں سے بعض مطالب آپ ﷺ مفصل خطبے سے پہلے بیان فر مائے جو لوگوں کے آمادہ ہو نے کےلئے تھے ہم نمونہ کے طور پر ذیل میں چند فرامین کا تذکرہ کر رہے ہیں :

اپنے انتقال کی خبر

ایھاالناس !مجھ سے پہلے آنے والے تمام انبیاء نے اس دنیا میںزندگی بسر کی اور جب خدا نے ان کی اجل بھیجی تو انھو ں نے اس پر لبیک کھی ۔میں بھی عنقریب داعی اجل کو لبیک کہنے والا ہوں خدوند لطیف و خبیر نے مجھ کو خبر دی ہے کہ (اِنَّکَ مَیّتٌ وَاِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ) گویا مجھ کو بھی دعوت اجل دی گئی ہے اور میں اس پر لبیک کہہ چکاہو ں ۔اے لوگو !ھر پیغمبر اپنی قوم میںاپنے سے پہلے پیغمبر کی نسبت آدھی مدت رہتا ہے ۔

حضرت عیسیٰ بن مریم اپنی قوم کے درمیان چالیس سال رہے اور میں بیس سال کے بعد اس دنیا سے جا نے کےلئے تیار ہوں اور نزدیک ہے کہ تم سے مفارقت کر جا وں ۔

رسالت کے پہنچا نے پر اقرا ر

آگاہ ہو جا و کہ مجھ سے بھی سوال ہو گا اور تم سے بھی باز پُرس ہو گی ۔میں جو کچھ رسالت کے عنوان سے تمھارے لئے لیکر آیا ہوں ،کتاب خدا اور اس کی حجت جس کو میں نے یاد گاری کے طور پر تمھارے درمیان چھوڑا ہے اس کا مسؤل ہوں اور تم بھی (ان کے سلسلہ میں) مسؤل ہو ۔کیا میں نے پہنچا دیاہے ؟تم اپنے پروردگار کے سامنے کیا کہوگے ؟

ھر طرف سے آوازیں بلند ہو ئیں : ہم گواھی دیتے ہیں کہ آپ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔آپ نے اس کی رسالت کو پہنچایا اور اس کی راہ میں جھاد کیا آپ ﷺ نے اس کا امر پہونچا دیا،آپ خیر خواہ تھے اور جو کچھ آپ ﷺ کے ذمہ تھا آپ ﷺ نے وہ پہونچا دیا ،خدا وند عالم آپ کو ہماری طرف سے وہ بہترین جزا دے جو کسی پیغمبر کو اس کی امت کی طرف سے دی جا تی ہے ۔

آنحضرت ﷺ نے فر مایا :خدا یا گواہ رہنا ۔

دوسرے انداز سے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا بیان

ایھا الناس میرا شجرۂ طیبہ بیان کرو ۔لوگوں نے کہا :آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف ہیں ۔

آپ ﷺ نے فرمایا :خدا وند عالم جب مجھ کو معراج پر لے گیا تو اس نے مجھ پر اس طرح وحی نازل کی: اے محمد ،میں محمود ہوں اور تو محمد ہے !میں نے تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا جو شخص تیرے ساتھ نیکی کرے گا میں اس کے ساتھ نیکی کروں گا اور جو شخص تجھ سے دور رہے گا میں اس سے دور رہوں گا ، میرے بندوں کے پاس جانا اور اپنی نسبت میری کرامت کی ان کو خبر دینا ۔میں نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کا وزیر قرار دیا ۔تم میرے پیغمبر ہو اور علی علیہ السلام تمھارے وزیر ہیں !

آگاہ ہو جاو : میں تم کو اس چیز کا گواہ بناتا ہوں کہ میں گواھی دیتا ہوں: خدا وند عالم میرا صاحب اختیار ہے اور میں ہر مومن کا صاحب اختیار ہوں کیا تم اس بات کا اقرار کر تے ہو اوراس کی گواھی دیتے ہو؟ انھوں نے کھا: ھاں ،ھم اس بات کی آپ کے لئے گواھی دیتے ہیں ۔آنحضرت ﷺ نے فر مایا :"آگاہ ہو جاو مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْ لَاہُ ،جس کا میں مو لا ہوں یہ علی اس کے مو لا ہیں "اور امیر المو منین کی طرف اشارہ فرمایا ۔

اے مسلمانو!حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں :جو لوگ مجھ پر ایمان لائے اور انھوں نے میری تصدیق کی ہے میں ان کو ولایت علی علیہ السلام کی وصیت کر تا ہوں ۔ جان لو کہ علی کی ولایت میری ولایت،اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے ۔یہ وہ عہد وپیمان ہے جوخدا وند عالم نے مجھ سے لیاہے اور مجھے تم تک پہنچا نے کا حکم دیا ہے اس کے بعد تین مر تبہ فر مایا :کیا تم نے سنا ؟ انھوں نے کہا : یا رسول اللہ ہم نے سن لیا ۔

ایھا الناس کس چیز کی گواھی دو گے ؟انھوں نے کہا :ھم گواھی دیتے ہیں کہ خدا کے علاوہ اور کو ئی خدا نہیں ہے ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد کس چیز کی گو اھی دیتے ہو ؟انھوں نے کہا :محمد اللہ کے بندے اوراسکے رسول ہیں ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا :تمھارا صاحب اختیار کون ہے : انھوں نے کھا: خدا اور اس کا رسول ہمارے صاحب اختیار ہیں ۔آنحضرت ﷺ نے فر مایا: جس شخص کے خدا اور رسول صاحب اختیار ہیں یہ شخص(علی علیہ السلام) اس کے صاحب اختیار ہیں

کیا میں ہر مو من پر ا س کے نفس سے زیادہ حق نہیں رکھتا ؟

انھوں نے کہا :ھاں یا رسول اللہ ۔

آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظریں اٹھا کرتین مرتبہ فرمایا:اے خدا گواہ رہنا! اس کے بعد فرمایا : آگاہ ہو جا و !جس شخص کا میں صاحب اختیار ہوں اور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہوں یہ علی علیہ السلام اس کے صاحب اختیار اور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتے ہیں ۔

سلمان نے سوال کیا :حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کس طرح ہے اور اسکا نمونہ کیا ہے ؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :علی علیہ السلام کی ولایت میری ولایت کے مانند ہے ۔جس شخص پر میں اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتے ہیں ۔

دوسرے شخص نے سوال کیا :حضرت علی علیہ السلام کی ولایت سے کیا مراد ہے ؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:جس شخص کا میں پیغمبر ہوں اس شخص کے یہ علی علیہ السلام امیر ہیں ۔

قیامت کے دن ولایت کا سوال

کیا تم اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور میں تمھاری طرف اس کا رسول ہوں ،جنت و جہنم اور مرنے کے بعد زندہ ہو نا حق ہے ؟

انھوں نے کہا :ہم ان باتوں کی گواھی دیتے ہیں ۔

آپ ﷺ نے فرمایا :خدایا یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر گواہ رہنا ۔

آگاہ ہو جاو کہ تم لوگوں نے مجھ کو دیکھا ہے اورمیرا کلام سنا ہے ۔ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہے ۔آگاہ ہوجاو کہ میں حوض کوثر پر تمھارا منتظر ہونگااور قیامت کے دن دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا ۔تم وہاں پر آنا لیکن دوسری امتوں کے مقابل میں مجھ کو شرمندہ نہ کرنا !!

آگاہ ہو جاو میں تمھارا انتظار کروں گا اور تم قیامت کے دن میرے پاس حوض کوثر پر آو گے وہ حوض جس کی چوڑائی بُصریٰ سے لیکر صنعا تک[30] ہے ،اس میں آسمان کے ستاروں کی تعدادسے برابر پیالے ہیں ۔

آگاہ ہو جاو کہ قیامت کے دن جب تم میرے پاس حوض کوثر پر حا ضر ہو گے تو میں نے جس چیز پر آج تم سے شہادت لی ہے اس کے سلسلہ میں اور ثقلین سے متعلق سوال کروں گا کہ تم نے ان کے ساتھ کیسا برتاو کیا ؟دیکھو جس دن مجھ سے ملاقات کروگے دیکھوں گا کہ تم نے میری عدم مو جود گی میں ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔

سوال کیا گیا : یا رسول اللہ ثقلین کون ہیں ؟آپ ﷺ نے فرمایا :ثقل اکبر خدا وند عز و جل کی کتاب ہے جو خدا اور مجھ سے تمھارے ھاتھوں میں ایک متصل واسطہ ہے اس کا ایک طرف خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے اور دوسری طرف تمھارے ھاتھوں میں ہے اس میں ماضی میناورروز قیامت تک مستقبل کے علوم موجودہیں ۔

ثقل اصغر قرآن کا همتا ہے اور وہ علی بن ابی طالب اور ان کی عترت ہے اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو نگے یہاں تک کہ قیامت کے دن حو ض کوثر پر میرے پاس حا ضر ہوں ۔

ان سے سوال کر نا اور ان کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جا و گے ۔میں نے ان دونوں کے لئے خدا وند عالم سے درخواستیں کیں وہ خدا وند لطیف و خبیر نے مجھے عطا کی ہیں ،ان کی مدد کرنے والا میری مدد کرنے والااور ان کو رسوا کرنے والا مجھے رسوا کرنے والا ہے ،ان دونوں کا دوست میرا دوست اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے ۔تم سے پہلے کو ئی امت ھلاک نہیں ہو ئی مگراس وقت جب انھوں نے اپنے دین کو اپنی خواہشات نفسانی کے تحت قرار دے لیا، ایک زبان ہو کر اپنے پیغمبر کی مخالفت کی اور اپنے درمیان عدالت سے فیصلہ کر نے والوں کو قتل کر ڈالا۔

آگاہ ہو جا وکہ میں بہت سے لوگوں کوآتش جہنم سے نجات دلاو ں گا اور لیکن بعض کو مجھ سے لے لیا جا ئے گا میں خدا سے عرض کروں گا پروردگارا یہ میرے اصحاب ہیں ؟!مجھ کو جواب ملے گا :آپ کو نہیں معلوم کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا کارنامے انجام د ئے ہیں !!

غدیر کے پروگرام کا اختتام[31]

اس طرح غدیر کا تین دن کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچااور وہ روز "ایام الولایۃ"کے نام سے ذہنوں میں بیٹھ گئے،مختلف گروہ اور عرب کے قبیلونمیں سے ھرایک نے دنیائے معارف اسلام ،اپنے پیغمبرسے الوداع کہنے اور آنحضرت ﷺ کے جا نشین کی کامل معرفت کے ساتھ اپنے اپنے شہر و دیار کی راہ لی ۔مکہ اور یمن کے رہنے والے جنوب کی طرف جس را ستے سے آئے تھے اسی راستے سے واپس پلٹ گئے ،اور مختلف قبیلے راستے میں اپنے اپنے وطنوں کی طرف چلے گئے آپ ﷺ نے بھی مدینہ کا رخ کیادر حا لیکہ کاروان بعثت کو اس کے منزل مقصود تک پہنچا دیا تھا۔

واقعہ غدیر کی خبر شہروں میں منتشر ہو ئی، بہت جلدی شائع ہو ئی اور سب کے کانوں تک پہنچ گئی، اور بیشک مسافروں ،ساربانوں اور تاجروں کے ذریعہ اس وقت کے سب سے دور ممالک یعنی ایران، روم اور چین تک پھیل گئی ،اور غیر مسلم بھی اس سے با خبر ہوئے ۔دوسری جانب ،ملکوں کے بادشاہ جو اسلام کی نئی قدرت و طاقت کے مخالف تھے اور آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد کے ایام کے منتظرتھے ان کے ارادے و منصوبے بھی حضرت علی علیہ السلام کے آپ ﷺ کے جانشین ہو نے کی خبر سن کر پاش پاش ہو گئے ۔ اسلامی معا شرہ دوبارہ نئی طاقت بن کر سامنے آیا ،اور اغیار کے احتمالی حملوںسے محفوظ ہو گیا ،اس طرح خدا وند عالم نے لوگوں پر اپنی حجت تمام کی: حضرت امیر المو منین علیہ السلام فر ما تے ہیں :

"مَاعَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَرَکَ یَوْمَ الْغَدِیْرِلِاَحَدٍ حُجَّةً وَلَالِقَائِلٍ مَقَا لاً"(32)

"پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر کے دن کسی کےلئے کوئی حجت اور کوئی بھانہ باقی نہیں چھوڑا ' '

یہیں سے خدا وند تبارک و تعالی کے کلام کے عمیق و دقیق ہو نے کو پہچانا جا سکتا ہے جو یہ فر ماتا ہے :

"لَوْ اِجْتَمَعَ النَّاسُ کُلُّهُمْ عَلیٰ وِلَایَةِ عَلِیٍّ مَاخَلَقْتُ النَّارَ "(33)

"اگر تمام لوگ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت پر متفق ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا نہ کر تا "

---

[1] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ۲۰۱۔

[2] عوالم العلوم جلد۳/۱۵صفحہ۲۹۷،۱۶۷۔الغدیر جلد۱صفحہ۹،۱۰۔بحارالانوار جلد ۱صفحہ۳،۳۶۰ ۳۸،۳۸۴ ، ۳۹۰ جلد ۲۸ صفحہ ۹۵ ۔

[3] بعض روایات میں ایک لاکھ اسّی ہزار افراد نقل ہوئے ہیں ۔

[4] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۳،جلد ۲۱صفحہ ۳۸۰۔

[5] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۴۔

[6] منافقین کے اقدامات کی تفصیل کااس کتاب کے تیسرے حصہ میں تذکرہ ہو گا ۔

[7] بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۹۶،جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۳،جلد ۴۰ صفحہ ۲۱۶۔

حضرت بقیة اللہ الاعظم علیہ السلام کے پاس ہیں ۔

[8] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۰، ۱۱۱ جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۳، جلد ۴۰ صفحہ ۲۱۶۔ عوالم ۱۵/۳ صفحہ ۳۹، کتاب سلیم بن قیس صفحہ ۳۰۷۔

[9] بحارالانوار جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۵، جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۱۔ ۱۵۸۔ اثبات الھدات: جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ حدیث ۵۹۳۔ الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۶۸، ۱۰۔

[10] غدیر میں مسجد نبی ﷺ "جو اس تاریخی واقعہ کی یادگار ہے "نے دوست و دشمن کی طرف سے عجیب دن دیکھے ہیں ہم اس کتاب میں اس بات کی طرف اشارہ کریں گے ۔

[11] ایک قول کے مطابق ایک لاکھ چالیس ہزار اور دوسرے قول کے مطابق ایک لاکھ اسّی ہزارافراد تھے ۔

[12] بحار الانوارجلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷ ،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۳، ۱۷۳، جلد ۹۸ صفحہ ۲۹۸، عوالم :جلد ۱۵/۳ صفحہ ۷۵، ۶۰، ۵۰، ۳۰۱، ۸۰، ۷۹۔ جلد ۱ صفحہ ۱۰ ،۲۲ ۔مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۲۸۔الفصول المھمۃ صفحہ ۲۵، ۲۴۔

[13] گذشتہ حصہ میں بیان شدہ روایتوں کے مطابق آنحضرت ﷺ مدینہ سے ۲۵ ذیقعدہ ھفتہ کے روز چلے اور ۵ /ذی الحجہ منگل کے روز مکہ پہنچے ۔اس بنا پر ۱۸ ذی الحجہ پیر کے روزہو تی ہے ۔اور پندرہ سو سالہ ہجری قمری اور عیسوی (تحقیق:حکیم قریشی) ڈائری کے مطابق دس ہجری میں ۱۸ ذی الحجہ دس ہجری مطابق ۱۵ مارچ ۶۳۲ ء پیر کے روز تھی ۔

[14] کُراع : اس جگہ کو کہا جاتا ہے جھاں پر جا کر پانی کاراستہ ختم ہو جاتا ہے ۔" غُمیم " اس علاقہ کا نام ہے غدیراس تالاب کو کہتے ہیں جس میں سیلاب کے بعدپانی باقی رہ جائے ۔"خم "اس آبگیر کو کہتے ہیں ۔"غدیر خم" کا علاقہ وادی جحفہ میں ہے اور اسی نام سے مشہور ہے '

[15] بحارالانوار جلد۱ ۲ صفحہ ۳۸۷،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۳، ۱۷۳، جلد ۹۸ صفحہ ۲۹۸۔ عوالم:جلد ۱۵/۳ صفحہ ۵۰، ۶۰، ۷۵، ۳۰۱، ۸۰، ۷۹۔ احقاق الحق جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۔

[16] بحا رالانوار جلد ۱ ۲ صفحہ ۳۸۷ ،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۹۔ عوالم :جلد ۱۵/۳ صفحہ ۳۰۱، ۷۹، ۴۴۔ اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ حدیث ۳۸۷ ،۳۹۱۔ احقاق الحق جلد ۲۱ صفحہ ۵۳۔ ۵۷۔

[17] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۱ ۔۲۰۷۔ اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ ،جلد ۳ صفحہ ۵۵۸۔

[18] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ /۲۰۹، ۱۱۱۔ عوالم :جلد ۱۵/۳ صفحہ ۷۴۔ کتاب سلیم :صفحہ ۸۸۸ حدیث/۵۵۔

[19] ا۔بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ /۲۱۹، ۲۱۵۔ بیعت غدیر کے سلسلہ میں اس کتاب کے آٹھویں حصہ کی چوتھی فصل میں رجوع فرمائیں ۔

[20] بحار الانوار:جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷۔ امالی شیخ مفید:صفحہ ۵۷۔

[21] بحار الانوار جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷، جلد ۲۸ صفحہ ۹۰، جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۷ ۔ ۱۲۶ ا لغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۷۴، ۲۷۱، ۵۸۔ عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۳، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۳۶، ۱۳۴، ۶۵، ۶۰، ۴۲۔

[22] بحارالانوار جلد ۲۱صفحہ/ ۳۸۸۔عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۳۰۹۔

[23] الغدیر جلد ۱صفحہ/ ۲۹۱۔عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۱۹۹۔اثبات الھداۃ جلد۲صفحہ۲۱۹حدیث ۱۰۲۔

[24] تاج العروس جلد ۸ صفحہ ۴۱۰۔

[25] بحا رالانوار :جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۸،جلد ۳۷ صفحہ ۱۹۵،۱۶۶،۱۱۲۔عوالم :جلد۱۵/۳ صفحہ ۲۰۱،۱۴۴،۹۸،۴۱۔کفا یۃ الطالب صفحہ ۴۔اشعار کاعربی مـتن کتـاب سـلیم بـن قـیس صفحہ۲۸۲ سے نقل کیا گیا ہے جوتھوڑے فرق کے ساتھ دوسروں کتابوں میں بھی موجود ہے ۔

[26] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۱،۱۲۰۔عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۸۵ ،۱۳۶۔

[27] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۶ ،۱۶۷،۱۶۲۔عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۱۴۴،۱۲۹،۵۷،۵۶۔الغدیر:جلد ۱ صفحہ ۱۹۳۔یہ بات بیان کر دینا ضروری ہے کہ روایات میں "حارث فھری "کا نام مختلف ناموں سے ذکر ہوا ہے ، احتمال ہے کہ بعض نام اس کے بارہ ساتھیوں کے ہوں ۔

[28] سورہ معارج آیت /۲۱۔

[29] عوالم العلوم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۶۱،۲۳۹،۱۹۹،۱۹۶،۹۷،۷۵،۵۴،۴۹،۴۶،۴۴،۴۳۔

[30] "بصری "ملک شام کا ایک شہر ہے اور"صنعا "ملک یمن کا ایک شہر ہے ،لیکن یھاں پر اس سے حوض کوثر کا وسیع ہونا مراد ہے "

[31] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۶،جلد ۳۹صفحہ ۳۳۶،جلد ۴۱صفحہ۲۲۸۔عوالم :جلد۱۵/۳صفحہ ۶۸۔کشف المھم :صفحہ ۱۰۹۔بصا ئرالدرجات صفحہ۲۰۱۔

[32] اثبات الھداۃ :جلد ۲ صفحہ ۱۵۵حدیث۴۷۶۔

[33] بحارالانوار جلد ۳۹صفحہ۲۴۷۔

غدیر میں شیاطین و منافقین

ابلیسی شیاطین اور انسانی شیاطین کے رد عمل کا افشا اوران کے اقدامات پر روشنی ڈالناغدیر کی اہم ابحاث میں سے ہے ،چونکہ اس کے پس منظر میں پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد جو کچھ واقع ہوا اس کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کی ایک پوری زندگی کی زحمات اور غدیر کے عظیم خطبہ کوکوئی اہمیت نہ دیتے ہو ئے بھلادیا ، یہ سب کچھ قطعاً ان کی پہلے سے بنائی ہوئی سازشوںکے تحت تھا شیطانوںاور منافقوں نے اپنی تمام تر کو ششوں کو اس سلسلہ میں صرف کر دیا تھا ۔

غدیر میں ابلیس اور اس کے گروہ پر مصائب کے پہا ڑ ٹوٹ گئے ،اور منافقین بھی نا امید ی و افسوس میں بسر کر رہے تھے ،ان کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا تھا ۔

شیطان اور اس کے تابعین امت اور مسلمانوں کو گمراہ کر نے اور جہنم رسید کر نے کی نئ فکر کر نے میں لگے تھے ،اور بظاہر مسلمان نما کفار دوران جا ہلیت اور کفر وشرک و الحاد کو دوبارہ زندہ کر نے کی فکر میں لگے ہو ئے تھے ۔

تاریخ کے اس حصہ میں یہ بات ھلا دینے والی ہے کہ غدیر میں شیاطین اپنے دل منافقین سے لگا ئے ہو ئے تھے اور وہ اپنی انکھوں سے ٹکٹکی باندہے ہو ئے ان کے ھاتھوں اور ان کے پروگراموںکو دیکھ رہے تھے ،اور خود کو ہر طرح سے بے سروپا سمجھ رہے تھے یہ مشرک و کافر منافقین تھے جنھوں نے شیطان اور اس کے تابعین کو سرخرو کر دیا تھا ،اور انھوں نے اپنے فرزندان خلف کو جواں سے کسی طرح کم نہیں تھے وحی نبوت سے مقابلہ کا درس دیااور ایسا نقشہ کھینچا کہ نہ صرف وہ اپنے برے مقاصد میں کامیاب ہو ئے بلکہ قیامت تک اکثر مسلمانوں کو صراط مستقیم اور پیغمبر ﷺ کے برحق بارہ جا نشینوں سے منحرف کردیا اور اسلامی خلافت کودنیا کے سامنے مخدوش بھی کردیا ۔

اس حصہ میں پہلے ہم غدیر کے دن ابلیس اور شیطانوں کے درمیان رو نما ہو نے والے واقعات بیان کریں گے اس کے بعد منافقین کے اقدامات اور رد عمل کو بیان کریں گے۔

ا غدیر میں ابلیس اور شیاطین

ابلیس اور اس کے شاگرد" انسان کے سخت ترین دشمن "غدیر کواپنے لئے سب سے خطرناک موقع سمجھ رہے تھے ۔ان کا یہ خیال تھا کہ غدیر کے بعد مسلمانوں کے گمراہ ہو نے کا راستہ بند ہو جا ئے گا اسی وجہ سے وہ سب اس دن بڑے غمگین و رنجیدہ تھے اور وہ بلند آواز سے فریاد کر رہے تھی ۔

لیکن انسانی شیطانوں نے ابلیس کی آواز پر لبیک کھی اور وہیں غدیر میںھی اس سے وعد ے کئے، منصوبے بنائے ،جس سے اس کے تمام رنج و غم دور ہو گئے اور وہ خوش و خرم و مسرور ہو گیا ۔

جب اس نے سقیفہ میں ان تمام پر وگراموں کو عملی جامہ پہنتے دیکھا تو وہ پھولا نہیں سما رہا تھا ،اس دن ابلیس(سب سے بڑا شیطان) نے ان کی تاج پوشی کی اور ا پنے گروہ کو رسمی طور پر خوش وخرم ہو نے کا حکم دیا ۔

ھم ذیل میناس مدعا سے متعلق چند احا دیث نقل کر رہے ہیں :

غدیر میں شیطان کی فریاد

امام محمد با قر علیہ السلام نے فرما یا ہے :ابلیس کی چار مر تبہ فریادبلند ہوئی :جس دن وہ خدا وند عالم کی لعنت کا مستحق قرار پایا ،جس دن آسمان سے زمین پر بھیجا گیا ،جس دن پیغمبر اکرم ﷺ مبعوث ہو ئے اور غدیر خم کے دن (جب امیر المو منین علیہ السلام جانشین رسول بنے)۔[1]

منافقین کے شیطان کے ساتھ وعدے

امام محمد باقر علیہ السلام کافرمان ہے :جب پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑکر فرمایا <مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ>ابلیس اور اس کے گروہ کے بڑے بڑے شیاطین مو جود تھے ۔

ان شیاطین نے اس سے کہا :تو نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا !بلکہ تم نے تو یہ خبر دی تھی کہ جب پیغمبر دنیا سے رحلت کریں گے تو ان کے اصحاب متفرق ہو جا ئیں گے !لیکن آنحضرت کے بیان سے تو یہ واضح ہو رہا ہے کہ انھوں نے ایک محکم پروگرام کی پیش گوئی کی ہے کہ جب ان کے جانشینوں میں سے ایک کا انتقال ہو جا ئیگا تو دوسرا اس کا قائم مقام ہو گا !

ابلیس نے جواب دیا :جاو ، ان کے اصحاب نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کی کسی بات کا اقرار نہ کریں ،اور وہ اپنے اس وعدے سے ہر گز سر پیچی نہیں کر یں گے ![2]

مسلمانوں کے مرتد اور کافر ہو جانے سے شیطان خوش

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایاہے :جب پیغمبر اکرم ﷺ نے امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو ابلیس نے ایک چیخ ماری جس سے خشکی اور تری کے تمام شیطانوں نے اس کو اپنے گھیرے میں لے کر کہا :اے ہمارے آقا ،اور اے ہمارے مولا آپ کو کس مشکل نے گھیر لیا؟ ہم نے آج تک تمھاری اس سے زیادہ بھیانک آواز نہیں سنی !

ابلیس نے کہا :

اس پیغمبر اکرم ﷺ نے وہ کام انجام دیا ہے کہ اگر نتیجہ بخش ثابت ہو گیا تو ہر گزکوئی خدا وند عالم کی معصیت نہیں کرے گا ۔

شیطانو ں نے کہا :اے ہمارے آقا ،اے ہمارے مولا تم نے تو آدم علیہ السلام تک کو گمراہ کردیا!

جب منافقین نے آپس میں باتیں کیںکہ:"پیغمبر اپنی خواہشات نفسانی سے بات کررہے ہیں " اوران دو آدمیوں (ابو بکر اور عمر)میںسے ایک نے دوسرے سے کہا :نہیں دیکھ رہے ہو کہ ان کی آنکھیں ان کے سر میں دیوانوں کی طرح گردش کر رہی ہیں "،جب ان دونوں نے یہ باتیں کیں تو ابلیس نے خوشی سے نعرہ لگایا اور اس نے اپنے تمام دوست و احباب کو جمع کر کے کہا :کیا تم جا نتے ہو کہ میں نے آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا ؟انھوں نے کہا :ھاں ،تو ابلیس نے کھا:آدم علیہ السلام نے اپنا عہد و پیمان توڑالیکن وہ منکر خدا نہیں ہو ئے لیکن ان لوگوں نے اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا اور پیغمبر کا انکار کر بیٹھے "!!

جب پیغمبر اکرم ﷺ نے انتقال فر مایا اور لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کوچھوڑکر غیر کو اپنا خلیفہ بنا لیاتو ابلیس نے بادشاہت کا تاج سر پر رکھا اور ایک منبر رکھ کر اس پر بیٹھا اپنے تمام شیطانوں کو جمع کر کے کھا:

"خوشی مناو اس لئے کہ جب تک امام قیام نہیں کرے گا اس وقت تک خدا وند عالم کی اطاعت نہیں ہو سکتی "[3]

شیعو ں کو گنا ہ میں ملوث کر نے کی شیطان کی کو شش

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فر مایا :جب پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر خم میں خطبہ دیا اور امیر المو منین علیہ السلام کولو گوں کے لئے اپنا خلیفہ و جانشین معین فرمایا تو شیطان نے ایک چیخ ماری جس سے اس کے تمام دوست و احباب اس کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے اے ہمارے سردار تم نے یہ چیخ کیوں ماری ؟!ابلیس نے کہا :وائے ہو تم پر آج کا دن عیسی کے دن کے مانند ہے !

خدا کی قسم ،اس سلسلہ میں لوگوں کو گمراہ کروں گا ۔۔۔

ابلیس نے دوسری مرتبہ چیخ ماری تو اس کے گروہ کے بڑے بڑے لیڈر اس کے پاس جمع ہو کرکہنے لگے : اے ہمارے سردار یہ دوسری چیخ کیوں ماری ؟!ابلیس نے کہا :

خدا وند عالم نے میرے قول کے سلسلہ میں آیت نازل فر مائی ہے (وَلَقَدْصَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهُ) (4)

"اور ان پر ابلیس نے اپنے گمان کو سچ کر دکھایا"

اس کے بعد ابلیس نے آسمان کی طرف متوجہ ہو کر کہا :

خداوندا تیری عزت و جلال کی قسم ہدایت یافتہ گروہوں کو بھی دوسرے گروہوں سے ملا دوں گا !

اس مقام پر پیغمبر "جو ابلیس کے کردار ورفتار سے واقف تھے "نے خداوند عالم کی جانب سے اس آیت کی تلاوت فرمائی: (اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ) (5)

"میرے بندوں پر تیرا کو ئی اختیار نہیں ہے "

پھر ابلیس نے چیخ ماری اور اس گروہ کے بڑے سردار نے اس کے پاس واپس آکر اس سے سوال کیا یہ تیسری چیخ کیوں ماری؟ابلیس نے کہا :

خدا کی قسم ،میں علی علیہ السلام کے اصحاب پر (تسلط نہیں رکھتا ہوں)!لیکن خدوند عالم تیری عزت و جلال کی قسم ،گنا ہوں کو ان کے لئے (یعنی علی علیہ السلام کے شیعہ)اچھا بناکر پیش کروں گا ہتاکہ ان کوان کے ارتکاب کرا کے تیری بارگاہ میں مبغوض کروں ۔(6)

غدیر میں شیطان کی پیغمبر اکرم ﷺ سے گفتگو

غدیر میں شیطان نے ایک بوڑھے خوبصورت مرد شکل میں پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا :اے محمد،کتنے کم افراد ہیں جو آپ کی گفتگو کے مطابق آپ کی واقعی بیعت کر نے والے ہیں !![7]

غدیر میں شیطان کا حزن اور سقیفہ میں خو شی

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فر مایا :پیغمبر اکرم ﷺ نے مجھے خبر دی ہے :

ابلیس اور اس کے گروہ کے بڑے بڑے لیڈر میرے جانشین بننے کے وقت غدیر میں مو جود تھے اس دن ابلیس کے اصحاب نے اس کی طرف منھ کر کے کہا : یہ امت رحمت کے لائق قرار پائی اور گمراھی سے محفوظ ہو گئی ،اب ہمارے اور تمھارے لئے ان کو بھکا نے کا کوئی موقع نہیں ہے ،چونکہ انھوں نے پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد اپنے امام اورپناہ گاہ کی معرفت حا صل کر لی ہے ۔

ابلیس غمگین و رنجیدہ ہو کر ان سے جدا ہو گیا ۔

امیر المو منین علی علیہ السلام نے مزید فرمایا :پیغمبر اکرم ﷺ نے مجھ کو خبر دی ہے :

میری رحلت کے بعد جب لوگ تمھاری بیعت توڑ لیں گے ابلیس اپنے اصحاب کو جمع کر ے گا اور وہ اس کو سجدہ کر تے ہوئے سوال کریں گے :

اے ہما رے سرپرست ،اے ہمارے بڑے سردار ،تونے ہی نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے باھر کیا تھا !

ابلیس کہتا ہے :

کو نسی امت اپنے پیغمبر کے بعد گمراہ نہیں ہو ئی ؟!تم یہ گمان کر تے ہو کہ میں ان پر کو ئی تسلط نہیں رکھتا ہوں ؟!تم نے مجھ کو کیسا پایا کہ میں نے ایسا کام کیا جس سے انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کے سلسلہ میں خدا اور پیغمبر کے امر کو ترک کر دیا ؟[8]

۲ غدیر میں منافقین

غدیر میں منافقین کے رفتار و کردار کا تین طرح سے جا ئزہ لیا جا سکتا ہے :

۱۔غدیر کے خلاف ان کے عملی اقدامات اور سازشیں ۔

۲۔غدیر کے سلسلہ میں ان کا حسد،کینہ اور منافقانہ اقوال۔

۳۔غدیر میں ان کے عکس العمل کے واضح نمونے ۔

غدیر میں منا فقوں کی سازشیں

غدیر سے مدتوں پہلے منافق پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اپنی صفوف مستحکم کر رہے تھے اور بعض حساس موقعوں پر تھوڑا بہت اپنی منافقت کا اظہار بھی کرتے رہتے تھے ۔

حجۃ الوداع میںجب منافقین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے نزدیک اوراپنے بعد رسمی طور اپنا جانشین معین فرمانے سے واقف ہوئے تو منافقین بنیادی اقدامات کاآغاز کیا اور خود کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعدکے دنوں کےلئے آمادہ و تیار کرلیا ،اس مقام پر کفر و نفاق متحد ہوگئے ،ان کے جاسوس پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارادوں کے جزئیات کو ان تک پہنچا نے لگے ۔

پھلی سازش(9)

منافقوں کی سازشوں کا نطفہ اس وقت منعقد ہوا جب دو آدمیوں نے اس بنیادی کام کے سلسلہ میںآپس میں عہد وپیمان کیاکہ :

"اگر محمد اس دنیا سے کوچ کر گئے یا قتل ہو گئے تو ہر گز ان کی خلافت اور جا نشینی ان کے اہل بیت علیھم السلام تک نہیں پہنچنا چا ہئے "

ان کے اس عہد میں تین آدمی اور شریک ہو گئے اور سب سے پہلا معاہدہ کعبہ کے پاس لکھاگیا، دستخط کر نے کے بعد اس کو کعبہ کے اندر زیر خاک چھپا دیا گیا تاکہ اس پیمان کو ہر حال میں عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سند رہے ۔

ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص معاذ بن جبل کا کہنا ہے :

"آپ اس مسئلہ کو قریش کے ذریعہ حل کریں انصار کا ذمہ دار میں ہوں "

انصار کے رئیس کل" سعد بن عبادہ" تھے ،وہ ابو بکر و عمر کے ساتھ ہم عہد بھی نہیں تھے لہٰذامعاذ بن جبل، بشیر بن سعید اور اسید بن حضیر جو آدہے انصار یعنی ان کے دو قبیلے" اوس" اور" خزرج"میں سے ایک کا حاکم تھا، کسی تلاش میں نکلے اور ان کو خلافت غصب کر نے کےلئے اپنا ہم عہد بنالیا۔

پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کر نے کی سازش[10]

پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کر نے کی سازش ایک مرتبہ جنگ تبوک میں اور کئی مرتبہ زھر اور دوسرے حربوں سے کی گئی مگر ہر بار ناکامی ہو ئی ۔

لیکن حجۃ الوداع کے موقع پر انہیں پانچ ہم پیمان منافقوں نے دوسرے نو افراد کے ساتھ مل کرآخری مرتبہ مکہ سے مدینہ واپس آنے کے راستہ میں پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کرنے پر وگرام بنایا اور اس پروگرام کی ایک وجہ حضرت علی بن ابی طالب کے اعلان خلافت سے پہلے پیغمبر ﷺ کو قتل کرکے آسانی سے اپنے مقاصد تک پہنچنا تھی لیکن محل سازش تک پہنچنے سے پہلے ہی حکم خدا نازل ہوگیااور غدیر کے مراسم انجام پاگئے۔اگر چہ وہ اپنے منصوبے سے پیچھے نہیں ہٹے۔

ان کا پروگرام یہ تھاکہ کوہ ھر شی کی چوٹی پر کمین میں بیٹھاجائے چونکہ اکثرلوگ ،پھاڑ کے دامن سے گذرجاتے ہیں اور چوٹی پر نہیں آتے لہٰذاجیسے ہی پیغمبر اکرم ﷺ کا اونٹ پھاڑکی چوٹی سے گذر کر اترنے لگے گا تو بڑے بڑے پتھر آپ ﷺ کے اونٹ کی طرف پھینک دئے جائےنجو آپ علیہ السلام کے اونٹ کو جاکر لگیںجس سے آپ علیہ السلام کااونٹ یا گر جائے یا اچھل کر پیغمبر اکرم ﷺ کو گرادے اور وہ رات کی تاریکی میں آ پ علیہ السلام پر حملہ کردیںاور یقینی طورپر پیغمبر ﷺ کا خون ہوجائے۔

اور اسکے بعد فرار ہوکر دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جائیں تاکہ قاتل کا پتہ نہ چل سکے ۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے قتل کی سازش ناکام

خداوندعالم نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس پرو گرام سے آگاہ کیا اور ان کی حفاظت کاوعدہ دیا۔چودہ افراد پر مشتمل منافقین کا گروہ "رات کی تاریکی میں اپنی وعدہ گاہ کو ہ ھرشی کی چوٹی کا اختتام اور اس کے نشیب کی ابتدا "پر پہنچا اور اپنے اونٹوں کو ایک کنارے پر

بٹھادیااور سات سات آدمی پھاڑکے دائیں بائیں چھپ کر بیٹھ گئے۔ انھوں نے اپنے پاس کے بڑے بڑے برتن ریت اور کنکریوں سے بھر کر رکھے ہوئے تھے تاکہ پیغمبر ﷺ کے اونٹ کی طرف ان کو پھینک کر اسکو دوڑادیں۔

جیسے ہی پیغمبر اسلام ﷺ کی سواری پھاڑکی چوٹی پر پہنچی اور پھاڑسےنیچے اترنا چاہتی تھی منافقوںنے بڑے بڑے پتھر اور ریت اور کنکریوں سے بھرے برتنوں کو ان کی طرف چھوڑ دیا۔قریب تھاکہ اونٹ کو جاکے لگتے یا اونٹ دوڑنے بھاگنے لگتا۔پیغمبر اسلام ﷺ نے اونٹ کو رک جانے کا حکم دیا۔یہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب حذیفہ اورعمار میں سے ایک آنحضرت کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے اور دوسرا اسکو پیچھے سے ھانک رہا تھا۔

اونٹ کے رک جانے سے پتھرگذرکر پھاڑسےنیچے کی طرف چلے گئے اور آنحضرت ﷺ صحیح وسالم بچ گئے۔منافقین کو جو اپنے اس دقیق پروگرام سے مطمئن تھے فوراً تلواریں لے کر کمینگاھوں سے باھر نکل آئے اور آنحضرت ﷺ کی طرف حملہ کرنے کےلئے بڑھے ۔

لیکن عمار اور حذیفہ نے بھی تلوار یں کھینچ لیں اور جوابی کاروائی شروع ہوگئی۔آخر کار وہ بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔

منافقوں نے پھاڑوں کے پیچھے پناہ لی تاکہ پیغمبر کے تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد رات کی تاریکی سے استفادہ کر تے ہو ئے قافلہ کے ساتھ ملحق ہو جا ئیں ۔

اس لئے کہ آنے والی نسلوں کو یہ معلوم ہو جا ئے کہ اس زمانہ میں منافقین کے سردار کون لوگ تھے اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد ہو نے والی سازشوں کی تحلیل آسانی سے ہو سکے ،آپ ﷺ نے اسی رات ان کے چھروں سے نقاب الٹ دی اور اچانک چند لمحوں کےلئے فضا میں نور چمکا جس سے عمار اور حذیفہ نے بھی ان چودہ افراد کے چھروں کو بخوبی پہچان لیاحتی ان کی سواریوں کو بھی دیکھ لیا جن کو انھوں نے ایک طرف بٹھا رکھا تھا اور وہ چودہ آدمی یہ تھے :

ابو بکر ،عمر ،عثمان ،معاویہ ،عمرو عاص ،طلحہ،سعد بن ابی وقاص ،عبد الرحمن بن عوف ،ابو عبیدہ بن جراح ،ابو موسیٰ اشعری ،ابو ھریرہ ،مغیرہ بن شعبہ ،معاذ بن جبل اور سالم مو لی ابی حذیفہ۔

پیغمبر اسلام ﷺ کو یہ حکم تھا کہ اس وقت آپ ان سے کو ئی بات نہ کریں اس لئے کہ ان حساس حالات میں فتنہ و فساد پھیلنے اور گزشتہ تمام زحمتوں کے بر باد ہو نے کا خطرہ تھا ۔

دوسرے روز جب صبح کی نماز با جماعت قائم ہو ئی تو یہ چودہ لوگ سب سے پہلی صف میں تھے !! اور آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کر تے ہو ئے چند باتیں بیان کیں اور فرمایا :

"کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انھوں نے کعبہ میں یہ قسم کہا ئی ہے کہ اگر محمد ﷺ دنیا سے چلے گئے یا قتل ہو گئے تو ہر گز خلافت ان کے اہل بیت علیہم السلام تک نہیں جانے دیں گے ۔

مدینہ میں دوسری سازش(11)

وہ منافق جو پہلے شکست کہا چکے تھے انھوں نے ہی مدینہ پہنچتے ہی ایک میٹنگ کی جس میں وہ چونتیس افراد شریک ہوئے جو پیغمبراکرم ﷺ کی رحلت کے بعد اس طرح کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے ۔

اس میٹنگ میں آئندہ کے پروگرام کا منصوبہ بنایا گیااور سب نے اس پر دستخط کئے۔دستخط کرنے والوں میں گذشتہ چودہ افراد کے علاوہ بعض قبیلوں کے سردار تھے کہ جن میں سے ہر ایک کے ساتھ لوگوں کا ایک گروہ تھا۔منجملہ ان میں سے :ابوسفیان، ابوجہل کابیٹا عکرمہ،سعید بن عاص،خالد بن ولید، بشیر بن سعید، سھیل بن عمرو ،ابوا لاعور اسلمی،صھیب بن سنان اور حکیم بن حزام تھے ۔

پیمان نامہ کا لکھنے والا سعید بن عاص اورمیٹنگ کی جگہ ابوبکر کا گھر تھا۔دستخط کے بعد پیمان نامہ کو بند کرکے ابو عبیرہ جراح کو بعنوان امانت دےدیا تاکہ اسکو مکہ لے جائے اور کعبہ کے اندر پہلے صحیفہ کے ساتھ دفن کردے تاکہ سند کے طور پر محفوظ رہے ۔

اسکے دوسرے دن پیغمبر اسلام ﷺ نے نماز صبح کے بعد منافقوں کے اس اقدام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

میری امت کے بعض لوگوں نے ایک معاہدہ لکھا ہے جو زمان جاہلیت کے اس معاہدہ سے مشابہ ہے جو کعبہ میں لٹکایا ہواتھا لیکن میناس راز کو فاش نہ کرنے پر مامور ہوں"

اسکے بعد ابو عبیدہ جراح کی طرف رخ کرکے فرمایا"اب تم اس امت کے امین بن گئے ہو؟"

اسامہ کا لشکر(12)

پیغمبر اکرم ﷺ نے منافقین کے اقدامات کے ساتھ آخری مقابلہ کرنے اور اپنی وفات کے بعد مدینے کو ان کے وجود سے خالی کرنے کی غرض سے اسامہ بن زید کی حکمرانی میں ایک لشکر تشکیل دیااور منافقین میں سے چار ہزار افراد کو ان کے نام کے ساتھ معین

کرکے حکم دیا کہ یہ گروہ حتماًاس لشکر میں حاضر ہواور جلدازجلدسرزمین شام میں رومیوں کی طرف حرکت کریں۔اس گروہ میں سے ابوبکراور عمر کے لشکر میں حاضرہونے پر زیادہ زور دے رہے تھے آنحضرت ﷺ کا اس میں شامل نہ ہونے والوںپرلعنت کرنا اور لشکرکے جلدی حرکت کرنے والوں پر لعنت کرنے پر زیادہ زور دینا قابل دید تھا۔

لیکن آنحضرت کے اس اقدام کی منافقوں نے سخت مخالفت کی اور کسی نہ کسی بھانے سے مدینہ واپس لوٹ آنے اور لشکر کے حرکت کرنے میں اتنی تاخیر کی کہ پیغمبراسلام ﷺ دنیا سے رحلت فرماگئے اور انھوں نے اپنے پروگراموںکو آسانی سے عمل میں لاناشروع کردیا۔

غدیر کا نور ولایت کا محافظ

یہ واقعہ غدیر کے زمانے میں منافقین کے اقدامات اور نیز ان کے مقابلے میں ان کی سازشوں کو ناکام کرنے ،تیئیس سالہ زحمات کی حفاظت کرنے، اور مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کی ہدایت کے لئے پیغمبر اکرم ﷺ کے اقدامات کا خلاصہ تھا۔

لیکن منافقین نے اپنی سازشوں کو عملی جامہ پہنادیااور پیغمبر اکرم ﷺکی رحلت کے بعدمسلمانوں کو پچھلے پاؤں پلٹنے پر مجبورکردیا اور مسلمان بھی پیغمبر ﷺکی زحمات اور واقعہ غدیر کو نظر انداز کرکے جاہلیت کی طرف پلٹ گئے۔اور اس کام میں انھوں نے اتنی جلدی کی کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے غسل ودفن ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا !!

امام صادق علیہ السلام سے اس آیۃشریفہ کے بارے میں سوال ہوا (یعرفون نعمةاللهثم ینکرونها) تو آپ نے فرمایا:

"غدیر کے دن اسکو پہچانتے ہیں اور سقیفہ کے دن اسکا انکار کرتے ہیں "[13]

طول تاریخ میں امیر المومنین علی علیہ السلام کے مقابلے میں منافقوں کے اقدامات کو مد نظر رکھ کر خداوند متعال کے اس کلام کی گھرائی کو معلوم کیا جاسکتاہے :

(لَوْاجْتَمَعَ النَّاسُ کُلُّهُمْ عَلیٰ وِلَایَةِ عَلِیٍّ مَاخَلَقْتُ النَّارَ)

"اگر تمام لوگ ولایت علی پر متفق ہو جا تے تو میں آتش جہنم کو پیدا نہ کر تا "[14]

غدیر میں منافقین کے اقوال

منافقوں نے غدیر کے دن کینہ اور حسد کی وجہ سے جو الفاظ کہے ان میںسے بعض اس وقت سے مر بوط ہیں جب آنحضرت ﷺ خطبہ ارشاد فر ما رہے تھے ،خاص طور سے جس وقت آ پ امیر المومنین علیہ السلام کے ھاتھوں کو بلند کرکے ان کا تعارف کرا رہے تھے ،بعض الفاظ اس پروگرام کے ختم ہوجانے کے بعد سے متعلق ہیں جب منافقین آپس میں جمع ہوکر ایک دوسرے کو اپنا درد دل سنا رہے تھے

خطبہ کے دوران ان کی گفتگوکے چند نمونے[15]

وہ اپنے چچا زاد بھائی کے گرویدہ ہو گئے ہیں ۔

وہ اس جوان کے سلسلہ میںدھوکہ کھاگئے ہیں ۔

وہ اپنے چچازاد بھائی کے معاملہ کوعجب محکم اور مضبوط کر رہے ہیں ۔

ھم راضی نہیں ہیں ،اور یہ ایک تعصب ہے !

ھم ہر گز ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو ں گے ۔

یہ امر خدا نہیں ہے وہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں !

ان کی آنکھوں کودیکھو(معاذاللہ)مثل دیوانوں کے گھوم رہی ہیں ۔

اگر اس میں طاقت و قدرت ہو تی تو قیصر و کسریٰ کی طرح کام کر تا !

خطبے کے بعد کی گفتگو کے چند نمونے[16]

ھمارے سب منصوبے خاک میں مل گئے!

ھم ہر گز محمد ﷺ کی بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہیں کریں گے۔

ھمیں بھی علی کی ولایت میں شریک کرے تاکہ ہمارا بھی کچھ حصہ رہے ۔

وہ ابھی علی علیہ السلام کو ہمارے اوپر مسلط کررہے ہیں لیکن خدا کی قسم بعد میں انکو معلوم ہوگا(کہ ہم نے کیا منصوبے بنا رکھے ہیں

)۔

۳ غدیر میںمنافقین کے عکس العمل کے واضح نمونے

منافقین کی مذکورہ گفتگو کے علاوہ ان کی رفتار وگفتار کے بعض دوسرے نمونہ درج ذیل ہیں

اب کہتاہے :میرے خدا نے ایسا کہا ہے !!

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امیر المومنین کو غدیر کے دن (عھدہ امامت پر)منصوب کیااور ان کا تعارف کرایا تو ان کے سامنے منافقوں کے یہ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے : ابوبکر،عمر، عبدالرحمن بن عوف،سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح ،سالم مولی ابی حذیفہ اور مغیر ہ بن شعبہ۔

ان میں سے عمر نے کہا:

اسکو نہیں دیکھتے کہ اس کی آنکھیں مجنون کی طرح گھوم رہی ہیں ؟!اب وہ کہتا ہے :

میرے خدا نے ایسا کہا ہے ![17]

ھم تصدیق نہیں کرینگے ۔۔۔اقرار نہیں کریں گے!

حذیفہ کا بیان ہے :معاویہ غدیر کے دن امیرالمومنین علی علیہ السلام کے منصوب ہونے کے بعد غضب و غصّہ کی حالت میں اٹھا اور تکبر سے اپنادایاں ہاتھ ابوموسی اشعری اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شعبہ کے کاندھے پر رکھ کر آگے بڑھتے ہوئے کہنے لگا:

"ھم محمد کی اس بات کی تصدیق نہیں کرتے اورعلی کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے۔۔۔"

خداوند متعال نے یہ آیت اسکے بارے میں نازل کی:

(فَلَاصَدَّقَ وَلَاصَلیّٰ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّیٰ ثُمَّ ذَهَبَ اِلیٰ اَهْلِهِ یَتَمَطّیٰ) [18]

"اس نے نہ کلام خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ۔بلکہ تکذیب کی اور منھ پھیر لیا۔پھر اپنے اہل کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو واپس بلا کر قتل کرنا چاہتے تھے کہ آیت نازل ہوئی:

(لَاتُحَرِّکْ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهِ) [19]

"دیکھئے آپ قرآن کی تلاوت میںعجلت کے ساتھ زبان کو حرکت نہ دیں"

اور آپ ﷺ صبر کرنے پر مامور ہوئے۔[20]

کاش اس سوسمار کو۔۔۔؟

جب غدیر کا واقعہ رونماہوا تومنافقین لگے"ہماری ساری تدبیر بے نفیل ہوگئیں"جب سب لوگ متفرق ہوگئے تو منافقین جمع ہوئے اور اس واقعہ پر افسوس کرنے لگے اتنے میں ایک (سوسمار) ان کے پاس سے گزرا تو آپس میں کہنے لگے:

کاش محمد نے اس سوسمار کو ۔۔۔ہماراامام بنادیا ہوتا!!

ابوذر نے اس بات کو سن لیا انھوں نے پیغمبر کو بتایا ۔جب آپ ﷺ نے ان منافقین کو حاضر کیا تو سب جھوٹی قسمیں کھانے لگے تو آپ نے فرمایا:

"جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم کو لایا جائے گا جس کا امام سوسمار ہوگا:خبردار کہ وہ تم نہ ہو!![21]

---

[1] بحا رالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۱۔

[2] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۰ ،۱۶۸۔عوالم :جلد۱۵/۳صفحہ ۱۳۵،۱۲۵۔

[3] روضہ کافی صفحہ ۳۴۴ حدیث ۵۴۲۔اس آخری حدیث کا عربی متن اس طرح ہے :لَا یُطَاعُ اللہُ حتیٰ یَقُوْمَ الْاِمَامُ"اس جملہ کے معنی میں دو احتمال پائے جاتے ہیں :

الف:جب تک امام حق امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں نہ لے خدا کی اطاعت نہیں ہو سکتی ہے ۔

ب:جب تک امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام نہ کریں خدا کی مکمل طور پر اطاعت نہیں ہو سکتی ۔

[4] سورہ سباآیت/۲۰۔

[5] سورہ حجر آیت/۴۲۔

[6] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ۱۶۵،۱۶۴۔

[7] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۵۔ عوالم :جلد ۱۵/۳ صفحہ ۳۰۳۔

[8] کتاب سلیم حدیث ۵۷۹۔ روضہ کافی صفحہ ۳۴۳ حدیث ۵۴۱۔

[9] بحار الانوار جلد ۱۷ صفحہ ۲۹، جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۶، جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۳، جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۵، ۱۱۴۔ کتاب سلیم: ۸۱۷ حدیث ۳۷۔ عوالم ۱۵/۳ صفحہ ۱۶۴۔

[10] بحا رالانوار جلد ۲۸ صفحہ ۹۹۔۱۰۰، جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۵، ۱۱۵۔ عوالم: جلد ۱۵/۳ صفحہ ۳۰۴۔ اقبال الاعمال: صفحہ ۴۵۸ ۔ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے قتل کی سازش کے سلسلہ میں :بحارالانوار جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۵تا ۲۵۲۔

[11] بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۲۔۱۱۱

[12] بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۷۔ ۱۰۸

[13] اثبات الھدات جلد صفحہ ۱۶۴ حدیث ۷۳۶۔

[14] بحارالانوار جلد ۳۹ صفحہ ۲۴۷۔

[15] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۶۰، ۱۵۴، ۱۳۹، ۱۱۱۔

[16] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۴۔

[17] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۱۳۴۔

[18] سورہ قیامت آیت /۳۱۔۳۴۔

[19] سورہ قیامت آیت/ ۱۶۔

[20] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۱۲۵، ۹۷، ۹۶۔

[21] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۱۶۳۔ بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۳۔

خطبہ غدیر کا خلاصہ

اگر چہ خطبہ غدیر کا عربی متن اور اس کا اردو ترجمہ اس کتاب کے چھٹے اور ساتویں حصہ میں بیان ہو گا لیکن خطبہ کا خلاصہ ،اس کی مو ضوعی تقسیم اورمطالب کا جدا جدا بیان کرنا قارئین کرام کےلئے خطبہ کے متن کا دقیق طور پر مطالعہ کرنے کا ذوق بڑھاتا ہے ۔لہذاھم اس اہم مطلب کو دو حصوں میں بیان کرتے ہیں ۔

ا خطبہ غدیر کے چند اہم نکات

خطبہ غدیر پر ایک سرسری نگاہ کرنے سے کچھ مھم نکات نظر آتے ہیں جن کو ہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں :

۔پیغمبر اسلام ﷺ کے خطبہ کے مختلف موارد میں اپنی تبلیغ پر خداوند عالم کو گواہ بنانا۔

۔پیغمبر اسلام ﷺ کامختلف مواقع پر اپنے پیغام کو پہنچانے پر لوگوں کو گواہ بنانا۔

۔خطبہ کے دوران قرآن کی آیتوں کو بطور شاہد پیش کرنا۔

۔خطبہ کے دوران کئی جگہوں پر اپنے بعدبارہ اماموں علیہ السلام کی امامت کے مسئلہ پرتاکید کرنا۔

۔حرام وحلال کے تبدیل نہ ہونے اور اماموں کے ذریعے ان کے بیان ہونے پر تاکیدکرنا

۔خطبہ میں بہت ساری آیتوں کی اہل بیت علیھم السلام کے ذریعے تفسیر کرنا۔

۔کئی مقامات پر منافقین کے گذشتہ اور آئندہ اقدامات کی طرف کبھی صاف طور پراور کبھی تلویحاً اشارہ کرنا۔

۔خطبہ کے پہلے آدہے حصہ کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کے رسمی اعلان سے مخصوص کرنا اور اس بنیادی مطلب اوراصل مو ضوع کو بیان کر نے کے بعداس کے سلسلہ میں وضاحت نیز دوسرے مطالب جیسے نماز۔زکات ،حج وغیرہ کا بیان کرنا۔

۲ خطبہ غدیر کے مطالب کی موضوعی تقسیم

وہ مطالب جو ذیل میں ۲۱ عنوان کے تحت ذکر ہوئے ہیں خطبہ غدیر جو انشاء اللہ چھٹی اور ساتویں فصل میں ذکر ہوگا کے متن سے لئے گئے ہیں ان کو ذکر کرنے سے پہلے چارنکات کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے :

۱۔وہ موضوعات جو ہم نے مد نظر رکھے ہیں اور ان کاذکر کیا ہے خطبہ کے مھم مطالب سے مربوط ہیں اور پیغمبر اسلام ﷺ نے ان پر زیادہ زوردیا ہے اگر خطبہ کے تمام مطالب کا ذکر کیا جائے توایک مفصل مو ضوعی فہرست در کار ہے ۔

۲۔اختصار کی وجہ سے ہم نے خطبہ کی عبارتوں کو مختصر تلخیص کے ساتھ ذکر کیا ہے علاقہ مند حضرات زیادہ توضیحات کے لئے متن خطبہ کی طرف مراجعہ کرسکتے ہیں ۔

۳۔ہر عبارت کے آخر میں بریکٹ کے اندر خطبہ کے گیارہ حصوںمیں سے جس کے اندر وہ عبارت ذکر ہوئی ہے اسکا ایڈرس نیچے دیا گیاہے ۔

۴۔اس موضوعی تقسیم کے عناوین درج ذیل ہیں :

۱۔توحید۔

۲۔پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت۔

۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت۔

۴۔بارہ معصوم اماموں کا تذکرہ۔

۵اہل بیت علیہم السلام کے فضائل۔

۶۔امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل۔

۷۔ امیرالمومنین ہونے کا لقب۔

۸۔اہل بیت علیہم السلام کا علم ۔

۹۔حضرت مھدی (عج)۔

۱۰۔اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ اور محبّین۔

۱۱۔اہل بیت علیہم السلام کے دشمن۔

۱۲۔گمراہ کرنے والے امام۔

۱۳۔اتمام حجت۔

۱۴۔بیعت۔

۱۵۔قرآن۔

۱۶۔تفسیر قرآن۔

۱۷۔حلال و حرام۔

۱۸۔نمازاور زکات۔

۱۹۔حج اور عمرہ۔

۲۰۔امر بالمعروف ونھی عن المنکر۔

۲۱۔قیامت ۔

۱۔توحید

خطبہ کا پہلا حصہ ، توحید کے متعلق اعلیٰ اور معنی عبارت پر مشتمل ہے کہ جسکی طرف اجمالی طور پر اشارہ کیا جاتا ہے :خداوند عالم کی عظمت اور بزرگی،اسکا علم ،قدرت اورخالقیت،اسکا سمیع وبصیر ہونا،اسکا ازلی اور ابدی ہونا،اسکا بے نیاز ہونا،اس کا ارادہ،اس کی ضداور شریک کا نہ ہونا،پروردگارکا حکیم وکریم ہونا، اسکا قدوس اورمنزہ ہونا،تمام امور کاخدا کی طرف پلٹنا،بندوں سے اسکاقریب ہونا۔خدا کی رحمت ونعمت کا وسیع ہونا،انسان اورافلاک کے اندر اسکی قدرت کے آثار، خدا کا انتقام اورعذاب،خدا کی حمد وثناکا ضروری ہونا، اسکی صفات کو درک کرنے سے عاجز ی کا اظھار کرنا۔اسکی عظمت کے مقابلے میں تواضع اور انکساری کرنا۔(۱)

۲۔پیغمبر اکرم کی نبوت

۔میں زمین وآسمان کی تمام مخلوقات پر خداکی حجت ہوں جو بھی اس بارے میں شک کرے وہ کافرہے ۔(۳)

۔جس نے میری ایک بات میں شک کیا گویا اس نے میری ساری گفتگومیں شک کیا اور جو میری گفتار میں شک کرے اسکا ٹھکانہ جہنّم ہے ۔(۳)

۔خدا کے حکم کے بغیرمیرے کلام میں تغیر وتبدیلی نہیں آسکتی۔(۴)

۔مجھ سے پہلے والے انبیاء اور مرسلین نے میرے آنے کی بشارت دی ہے ۔ (۳)

۔کوئی ایسا علم نہیں ہے جس کی خدا نے مجھے تعلیم نہ دی ہو(۳)

۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت

خداوند عالم نے علی کو صاحب اختیار اور تم لوگوں پر امام بنایا ہے (۳)

علی علیہ السلام کی اطاعت شھری ، دیھاتی ،عربی، عجمی ،آزاد، غلام ،چھوٹے بڑے سب پر واجب ہے ۔

علی علیہ السلام کام حکم ھرموحد(موجود) پرقابل اجراء اور ان کا کلام مورد عمل اورامر نافذ ہے ۔(۳)

جس جس پر میں اختیار رکھتا ہوں یہ علی علیہ السلام بھی اس پر اختیار رکھتے ہیں ۔(۳)

علی علیہ السلام کی ولایت خدا کی طرف سے ہے اور اس کا حکم بھی خدا کی طرف سے ہوا ہے (۳)

خدایا ! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ ۔(۴)

خدا نے تمھارے دین کو حضرت علی علیہ السلام کی امامت کے ذریعے کا مل کیا ہے ۔(۵)

علی علیہ السلام کے حکم کو غور سے سننا تا کہ سالم رہو ،ان کی اطاعت کر نا تا کہ ہدایت پا سکو ،ان کے روکنے سے باز رہنا تاکہ صلاح و بھبودی تک پہونچ سکو ،اور اس کے ارادہ کے پیچھے پیچھے چلنا تاکہ مختلف راستے تم کو گمراہ نہ کر سکیں ۔(٦)

علی علیہ السلام کے راستے کو چھو ڑ کر گمراھی کی طرف مت چلے جانا ،ان سے دور نہ ہوجانا اور ان کی ولایت سے سر پیچی نہ کر نا ۔

اگر طویل عر صہ گزرنے کے بعد تم نے کو تا ہی کی یاان کوبھول گئے تو یاد رکھو کہ تمھارے نفسوں پر اختیار رکھنے وا لے اور تمھارے دین کو بیان کرنے والے علی ہیں جس کو خدا نے میرے بعد اپنی مخلوق پر امین قرار دیا ہے ۔وہ تمھارے ہر سوال کا جواب دیں گے اور جس چیز کو تم نہیں جانتے اس کو بیان کریں گے(۱۰)

۴۔ بارہ ائمہ معصومین علیہم السلام کا تذکرہ

میں خدا کا وہ صراط مستقیم ہوں جس کی پیروی کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے اور میرے بعد علی علیہ السلام اور ان کی نسل سے میرے فرزند ہیں جو حق کی طرف ہدایت کر نے والے امام ہیں ۔(۷)

میری نسل میں امامت علی علیہ السلام کی اولاد سے ہو گی جب تک کہ قیامت کے دن خدا اور اس کے رسول سے ملاقات نہ کر لو ۔(۳)

جس شخص نے خدا ،رسول ،علی اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی اطاعت کی یقیناً وہ بڑا کامیاب ہوگا ۔(۱۱)

امیر المو منین علی علیہ السلام ،حسن ،حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام کی کلمہ باقی اور طیب و طاھر کے اعتبار سے بیعت کرو (۱۱)

قرآن تم کو دعوت دے رہا ہے کہ علی علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند امام ہیں اور میں نے بھی تم لوگو ں کو آگاہ کر دیا ہے کہ باقی امام میری اور ان کی نسل سے ہیں ،قرآن کہہ رہا ہے : (وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ) اور میں کہہ رہا ہوں (۱۰) لَنْ تَضِلُّوْامَااِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا> (۱۰)جو لوگ قیامت تک علی علیہ السلام اور ان کی نسل اور میری اولاد سے ہو نے والے اماموں کو امام کے عنوان سے قبول نہیں کریں گے ان کے اعمال حبط ہو جا ئیں گے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہینگے(۵)

میں خلا فت کو امامت کے عنوان سے اپنی نسل میں قیامت تک کےلئے چھو ڑے جا رہا ہوں ۔(۶)

حلا ل و حرام اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں ان کو ایک مجلس میں بیٹھ کر شمار کروں پس مجھ کو خدا کی جانب سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ علی امیر المو منین اور ان کے بعدقیامت تک اماموں کے بارے میں جو میری اولاداور ان کی نسل سے ہیں اور ان کا قائم مھدی ہے ان کے سلسلہ میں جو کچھ خدا کی جانب سے نازل ہوا ہے اس پر تم لوگوں سے بیعت لوں ۔(۱۰)

حلال وہ ہے جس کو خدا ،رسول اور بارہ امام حلال قراردیں اور حرام وہ ہے جس کو خدا ،رسول اور بارہ امام حرام قرار دیں ۔(۳)

۵۔اہل بیت علیہم السلام کے فضائل

تمھارا پیغمبر بہترین پیغمبر ،تمھارے پیغمبر کاجانشین بہترین جا نشین اور ان کی اولاد بہترین جا نشین ہیں ۔

حضرت علی علیہ السلام صبر اور برد باری کا بہترین نمونہ ہیں اور ان کے بعد ان کی نسل سے میرے فرزند ۔

خدا وند عالم نے اپنا نور مجھ میں پھر علی علیہ السلام میں ان کے بعد ان کی نسل میں مھدی مو عود تک قرار دیا ہے ۔ (۶)

۶۔امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل

علی علیہ السلام امام مبین اور امام المتقین ہیں ۔(۳)

علی علیہ السلام حق کی طرف ہدایت کر تے ہیں ،اور اس پر عمل کر تے ہیں باطل کو نیست و نا بود کر نے والے اور اس سے منع کر نے والے ہیں اور راہِ خدا میں کسی ملا مت کر نے والے کی ملامت ان کے لئے رکا وٹ نہیں ہوسکتی ۔(۳)

علی علیہ السلام خدا وند عالم پر ایمان لا نے والے سب سے پہلے شخص ہیں ۔(۳)

علی علیہ السلام کو سب سے افضل مانو اس لئے کہ وہ میرے بعد ہر مرد و عورت سے افضل ہیں ۔(۳)

علی علیہ السلام جنب خدا ہیں قرآن میںآیا ہے : (یَاحَسْرَتَا عَلیٰ مَافَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللهِ) (۳)

یہ علی علیہ السلام ہیں جس نے تم سب سے زیادہ میری مدد کی ،تم میں سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب اور عزیز ہیں اور میرا خدا اس سے راضی ہیں ۔(۵)

خدا وند عالم کی رضا کے با رے میں کوئی آیت نازل نہیں ہو ئی مگر علی علیہ السلام کے بارے میں ۔(۵)

خداوند عالم نے قرآن میں جب بھی مو منین سے خطاب کیاتو ان میں سب سے پہلے علی علیہ السلام کومخاطب قراردیا ۔(۵)

خدا وند عالم نے سورہ "ھل اتیٰ "میں جنت کی گوا ہی صرف علی علیہ السلام کے لئے دی ہے (۵)

سورہ " ھل اتیٰ"فقط علی علیہ السلام کے سلسلہ میں اور علی علیہ السلام کی مدح میں نازل ہوا ہے ۔(۵)

علی علیہ السلام دین خدا کے یاور ومدد گاراور رسول کے محافظ ہیں ۔(۵)

علی علیہ السلام تقی ،نقی ،ھادی اور مھدی ہیں ۔(۵)

علی علیہ السلام وعدہ گاہ الٰہی ہیں (۶)

علی علیہ السلام مبشر ہیں ۔۔۔علی علیہ السلام ھادی ہیں ۔(۷)

علی علیہ السلام وہ شخصیت ہیں جن کو خدا وند عالم نے مجھ سے خلق فرمایا اور مجھ کو علی علیہ السلام سے خلق فرمایا ۔(۱۰)

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و کمالات صرف خدا جانتا ہے اور خداوند عالم نے ان کو قرآن میں بیان فرمایا ہے ،علی علیہ السلام کے فضائل اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں ان کو ایک مجلس میں بیان کروں ۔پس جو بھی علی علیہ السلام کے فضائل تمھارے سامنے بیان کرے (بشر طیکہ ان کی معرفت بھی رکھتا ہو)اس سے قبول کر لو ۔

۷۔"امیر المو منین علیہ السلام "کے القاب

میرے بھا ئی (علی علیہ السلام) کے علاوہ کو ئی" امیر المو منین "نہیں ہے اور میرے بعد مو منین کا امیر بننا علی علیہ السلام کے علاوہ کسی کے لئے جا ئز نہیں ہے ۔(۳)

علی علیہ السلام کو امیر المو منین کہہ کر سلام کیا کرو ۔(۱۱)

جو لوگ علی علیہ السلام کو امیر المو منین کہہ کر سلا م کر نے میں سبقت کریں گے وہ کامیاب ہیں ۔(۱۱)

۸۔اہل بیت علیہم السلام کا علم

کو ئی ایسا علم نہیں ہے جس کی خدا نے مجھے تعلیم نہ دی ہو اور کوئی ایسا علم نہیں ہے جس کی میں نے علی علیہ السلام کو تعلیم نہ دی ہو ۔(۳)

خدا وند عالم نے مجھ کو امر و نہی کیا ہے اور میں نے علی علیہ السلام کو امر ونہی کیا ہے پس علی علیہ السلام نے امر و نہی خدا کی جانب سے سیکھا ہے ۔(۶)

ایھا الناس !میں نے تمھارے لئے (احکام) بیان کئے اور تمہیں تعلیم دی ہے اور میرے بعد تمہیں یہ علی علیہ السلام تعلیم دیں گے (۹)۔

۹۔حضرت مھدی عج

خدا وند عالم نے اپنا نور میرے اور علی علیہ السلام کے صلب میں اور اور ان کی نسل میں مھدی قائم تک قرار دیا ہے (۶)

مھدی ،حق خدا اور ہمارے ہر حق کا بدلہ لیں گے ۔(۶)

کو ئی ایسی سر زمین نہیں ہے مگر خدا وند عالم اس کے باشندوں کو ان کی تکذیب کی وجہ سے ھلاک کرے گا اور ان کو مھدی کے اختیار میں قرار دے گا ۔(۶)

خاتم الا ئمہ ،قائم آل محمد ہم سے ہیں ۔(۸)

مھدی وہ ہیں جو تمام ا دیان پر غالب آنے والے ،ظالموں سے انتقام لینے والے دین خدا کے مدد گار ،ناحق بہنے وا لے خون کے منتقم،قلعوںکوفتح کرنے والے،دریائے عمیق سے نشات پانے والے انسانوں کو ان کی حیثیت کے مطابق نشاندھی کرانے والے،علوم کے وارث اور آیات الٰہی کو استحکام بخشنے والے ہیں ۔(۸)

مھدی وہ ہیں جن کے سپرد امور کئے گئے ہیں گزشتہ انبیاء و ائمہ نے ان کے آنے کی بشارت دی ہے وہ زمین پر باقی ر ہنے والی خدا کی حجت اوراس کے ولی ہیں اور وہ خداوند عالم کے سرّ اور آشکار کے امانتدار ہیں ۔(۸)

۱۰۔اہل بیت علیہم السلام کے دوستدار اور شیعہ

خدا وند عالم ہر اس شخص کو بخش دے گا جو علی علیہ السلام کا کلام سنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا ۔(۳)

خدایا جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ ۔(۴)

متقی شخص کے علاوہ کوئی خدا کو دوست نہیں رکھ سکتا ،اور مخلص مو من کے علا وہ کوئی علی پر ایمان نہیں لا سکتا ۔(۷)

علی علیہ السلام کے دوست وہ لوگ ہیں جن کا تذکرہ خدا وند عالم نے قر آن میں کیا ہے (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سلسلہ میںقر آن کریم کی چند آیات کی تلاوت فر ما ئی)(۷)

ہمارا دوست وہ شخص ہے جس کی خدا نے تعریف کی ہے اور جس کو خدا دوست رکھتا ہے (۷)

جو شخص خدا ،اس کے رسول اوربارہ اماموں کی اطاعت کر ے گا وہ عظیم کا میابیاں حاصل کرے گا (۱۱)

وہ لوگ جو علی علیہ السلام کی بیعت ،ولایت اور "امیر المو منین " کے عنوان سے سلام کر نے میں سبقت کرینگے وہ کامیاب ہیں اور ان کا ٹھکا نا جنت ہے ۔(۱۱)

۱۱۔اہل بیت علیہم السلام کے دشمن

علی علیہ السلام کی مخالفت کر نے والا ملعون ہے ۔(۳)

خدا وند عالم علی علیہ السلام کی ولایت کا انکار کر نے والے کی توبہ ہر گز قبول نہیں کرے گا اور اس کو نہیں بخشے گا ۔(۳)

علی علیہ السلام کی مخالفت سے بچو ورنہ ایسی آگ کے حوالے کئے جا و گے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اور وہ کافروں کے لئے بنا ئی گئی ہے ۔(۳)

خدا وند عالم فرماتا ہے (جو شخص علی علیہ السلام کے ساتھ دشمنی رکھے اور ان کی ولایت قبول نہ کرے اس پر میری لعنت اور غضب نا زل ہو ۔(۳)

ملعون ہے ،ملعون ہے ،مغضوب ہے ،مغضوب ہے وہ شخص جو (علی کے بارے میں)میری اس بات کو قبول نہ کرے اور اس سے متفق نہ ہو ۔(۳)

خدایا علی کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دے ،علی علیہ السلام کے منکر پر اپنی لعنت بھیج اورحق علی علیہ السلام کے منکر پر اپنا غضب نازل فرما ۔(۴)

جو لوگ علی علیہ السلام اور ان کے جا نشینوں کی امامت کے منکر ہیں قیامت کے دن ان کے اعمال حبط ہو جا ئیں گے اور وہ ہمیشہ آتش جہنم میں جلیں گے ان کے عذاب میں کو ئی کمی نہیں ہو گی اور ان کو مہلت نہیں دی جا ئے گی ۔(۵)

شقی انسان کے علاوہ کو ئی علی سے دشمنی نہیں کرے گا ۔(۵)

خدا وند عالم نے ہمیں دنیائے عالم کے تمام مقصروں ،معاندوں ،مخالفوں ،خائنوں، گناہگاروں ظالموں اور غاصبوں پر حجت قرار دیا ہے ۔(۶)

گمراہ کرنے والے پیشوا ،ان کے دوست ،ان کی اتباع کر نے والے اور ان کی مد د کرنے والے جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہو ں گے ۔(۶)

علی علیہ السلام کے دشمن ،اھل شقاوت اہل نفاق اور اپنے نفسوں پر ظلم کر نے والے ہیں ،وہ شیطانوں کے بھا ئی ہیں جو آپس میںبظاہر خوبصورت اور تکبر آمیز باتیں کیا کرتے ہیں ۔(۷)

خداوند عالم نے قرآن کریم میں علی علیہ السلام کے دشمنوں کا تذکرہ کیا ہے (اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت فرمائی)(۷)

ہمارا دشمن وہ شخص ہے جس پر خدا وند عالم نے لعنت و ملامت کی ہے ۔(۷)

۱۲۔گمراہ کرنے والے پیشوا

عنقریب میرے بعد ؛کچھ افراد اپنے آپ کو امام کھلائیں گے اور لوگوں کو آتش جہنم کی طرف دعوت دیں گے ،قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائیگی ،خدا وند عالم اور میں ان سے بیزار ہیں ،وہ ان کے اعوان و انصار اور ان کی اتباع کرنے والے جہنم کے سب سے آخری درجہ میں ہوں گے ،آگاہ ہو جاو وہ اصحاب صحیفہ ہیں لہذا تم میں سے ہر کوئی اپنے صحیفہ پرغور کرلے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ذریعہ اصحاب صحیفہ ملعونہ کی طرف اشارہ فرمایاہے)۔(۲)

عنقریب میرے بعد کچھ لوگ خلافت کو بادشاہت کے عنوان سے غصب کر لیں گے ۔خدا ان غاصبوں پر لعنت کرے ۔(۲)

۱۳ ۔اتمام حجت

خدا وند عالم نے ہمیں دنیا کے تمام مقصروں ،دشمنوں ،مخالفوں ،خائنوں ،گناہگاروں ،ظالموں اور غاصبوں پر حجت قرار دیا ہے ۔(۲)

مجھے خدا نے جس چیز کے پہنچانے کا حکم دیا تھا میں نے پہنچا دیا تاکہ ہر حاضر و غائب اور ہر اس شخص پر جو دنیا میں آیا ہے یا ابھی نہیں آیا حجت تمام ہو جائے ۔(۲)

حاضرین غائبین کو اور باپ اپنی اولاد کو قیامت تک اس(واقعہ غدیر) پیغام کو پہنچائیں ۔(۲)

ایھا الناس ،خدا تم لوگوں کو تمھارے حال پر نہیں چھوڑے گا یھاں تک کہ خبیث لوگوں کوپاک لوگوں سے الگ کرلے (۲)

سب سے بڑا امر با لمعروف یہ ہے کہ تم میری باتوں کو غور سے سنو اور جو حاضر نہیں ہیں ان تک پہنچاو،ان کو ان باتوں کے قبول کرنے پر زور دو اور ان کی مخالفت کرنے سے روکو۔(۱۰)

حضرت آدم علیہ السلام ایک معمولی سے ترک اولی کی وجہ سے زمین پر بھیج دئے گئے، حالانکہ خدا کے منتخب بندے تھے تو تمھارا کیا حشر ہو گا حالانکہ تم ہو !(یعنی تم میں اور حضرت آدم علیہ السلام بہت میں فرق ہے)اور تمھارے درمیان خدا کے دشمن بھی مو جود ہیں ۔(۵)

ایسی باتیں کروکہ خداتم سے راضی ہو ،اس لئے کہ اگرتم اور تمام روئے زمین کے لوگ کافر ہو جائیں تو خدا کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔(۱۰)

تم میں سے ہر ایک علی علیہ السلام کی نسبت جتنی دل میں محبت اور نفرت رکھتا ہے اسی کے مطابق پر عمل کرے۔(۲)

۱۴۔بیعت

میں خطبہ کے بعد تم لوگوں کو دعوت دونگا کہ میرے ساتھ علی علیہ السلام کی بیعت اور ان کے بلندو بالامقام کے اقرارکے عنوان سے ہاتھ ملائیں اور میرے بعد علی علیہ السلام سے ہاتھ ملا ئیں ۔آگاہ ہو جا ؤ !میں نے خدا کی بیعت کی ہے اور علی علیہ السلام نے بھی میری بیعت کی ہے اور میں خدا کی نیابت میں علی علیہ السلام کےلئے بیعت لے رہا ہوں،پس جو بھی اپنی بیعت سے منھ موڑے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا (۹)

میں تم لوگوں سے بیعت لینے پر مامو ر ہوں اور امیر المومنین علی علیہ السلام اور ان کے بعد ائمہ جو مجھ سے ہیں اور ان کا آخری قائم ہے ان کے سلسلہ میں جو کچھ خدا کی جانب سے لا یا ہوں اس کی قبولیت پر تمھارے ساتھ ہاتھ ملاوں۔(۱۰)

ایھا الناس !تمھاری تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے کہ میں تم سے اس مختصر سے وقت میں بیٹھ کر بیعت لوں ،لہٰذا خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں علی علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی خلافت اورمقام کے بارے میں تمھاری زبانوں سے اقرار لوں ۔(۱۱)

امیر المو منین علی علیہ السلام ،حسن ،حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام کی بیعت کرو۔(۱۱)

جو کچھ میں کہوں تم اس کو اپنی زبان سے دھراو۔۔۔کہو "ھم نے سنا اور ہم اطاعت کرینگے"(۱۱)

علی علیہ السلام کی بیعت کرنے میں سبقت کر نے والے افراد کا میاب ہیں ۔(۱۱)

۱۵۔قرآن

قرآن میں تدبر کرو ،اس کی آیات کو سمجھو ،اس کے محکمات میں دقت کرو اور متشابھات کے پیچھے مت جا و ۔(۳)

خدا کی قسم علی بن طالب علیہ السلام کے علاوہ کو ئی قرآ ن کے باطن اور اس کی تفسیر بیان نہیں کر سکتا ہے کہ جن کے ھاتھو ں کو میں نے تمھارے سامنے بلند کر رکھا ہے ۔(۳)

۱۶ ۔تفسیر قرآن

رضا ئے خدا کے بارے میں نازل ہو نے والی آیت، علی علیہ السلام کے بارے میں ہے (۵)

خدانے قرآن میں مومنین کو مخاطب نہیں قرار دیا مگران میں سب سے پہلے شخص علی علیہ السلام ہیں ۔(۵)

خدانے سورہ (ھل آتی)کو فقط علی کے بارے میں نازل کیا ہے اور اسمیں صرف علی کی مدح کی ہے ۔(۵)

خدا کی قسم سورہ "والعصر"علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوا ہے ۔(۵)

قرآن تم سے کہہ رہا ہے کہ علی علیہ السلام کے بعد امام ان کی اولاد میں سے ہوں گے۔۔لہذا خدا فرماتاہے :

(وجعلهاكلمة باقية فى عقبه) (۱۰)

خدا نے علی کے فضائل کو قرآن میں نازل کیا ہے ۔(۱)

یہ علی علیہ السلام ہے جس نے نمازکو قائم کیا،حالت رکوع میں زکات دی اور ہر حال میں خدا کو یاد رکھتا ہے ۔(آیت"انماولیکم واللہورسولہ و۔۔۔کی تفسیر(۲)

خدا کا یہ قول:<۔۔۔من قبل ان نطمس وجوھافنردھاعلی آدبارھا> سورہ نساء آیت/۴۷۔"۔۔۔قبل اس کے کہ ہم تمھارے چہروں کو بگاڑکر پشت کی طرف پھیر دیں"میرے اصحاب میں سے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوا ہے جن کو میں نام ونسب سے جانتا ہوں مگرمجھے ان کے نام نہ لینے کا حکم دیا گیا ہے ۔

۱۷۔حلال اور حرام

ھر وہ حلال جس کی طرف میں نے تمھاری ہدایت کی ہے اور ہر وہ حرام جس سے میں نے منع کیا ہے ہمیشہ وھی رہے گا کبھی بھی اس میں تبدیلی واقع نہیں ہوسکتی۔یہ بات ہمیشہ یاد رہے اور دوسروں کو بھی اس بات کی تلقین کر دیجئے کہ ہر گز میرے حلال وحرام میں تغیّرو تبدل نہ کریں۔(۱)

حلال وحرام اس سے زیادہ ہیں کہ میں سب کوتم لوگونکے سامنے گنوادوں اور ایک ہی مجلس میں تمام حلال کاموں کاامر کروں اور تمام حرام کاموں سے نھی کروں پس میں مامور ہوں کہ تم سے بیعت لوںاوراس بات پرھاتھ ملاؤنکہ جو کچھ میں خدا وند عالم کی طرف سے علی علیہ السلام اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے بارے میں لیکر آیا ہوںتم اسے قبول کرو۔(۱۰)

حلال کام فقط وھی ہے جسکو خدا ،اسکے رسول اور اماموں نے حلال کیا ہو،اور حرام کام فقط وھی ہے جسکو خدا،اسکے رسول اور اماموں نے حرام کیا ہو۔(۳)

۱۸۔نماز اور زکات

نماز کو قائم رکھو اور زکات دیتے رہو جیسا کہ خدا نے تمہیں حکم دیا ہے ۔(۱۰)

میں دوبارہ اپنی بات کی تکرار کر رھاہوں ۔"نماز کو قائم رکھو اور زکات ادا کرو۔"

۱۹۔حج اور عمرہ

حج اور عمرہ شعائر الٰہی ہیں ۔(۱۰)

خانہ خداکے حج کےلئے جاؤ،کوئی انسان خانہ خداکی زیارت نہیں کرے گا مگریہ کہ غنی ہو جائیگا اور (ممکن ہونے کے باوجود) کوئی خانہ خدا کی زیارت سے انکار نہیں کرے گا مگر یہ کہ فقیرہوجائے گا۔(۱۰)

دین کامل اور معرفت کے ساتھ خانہ خدا کی زیارت کے لئے جاؤ ،اور گناہوںسے دوری اور توبہ کئے بغیر مقدس مقامات سے واپس نہ لوٹو۔

حاجیونکی مدد کی جائے گی جو کچھ وہ خرچ کریں گے دوبارہ انکو دے دیاجائے گا۔خدا احسان کرنے والوں کا اجر ضایع نہیں کرتا۔(۱۰)

کوئی مومن موقف پہ توقف نہیں کرتا مگر خدا اس وقت تک کے اسکے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور جب اسکا حج تمام ہوجاتا ہے تو اسکے نامہ اعمال کانئے سرے سے آغاز ہوتا ہے ۔(۱۰)

۲۰۔امر بالمعروف و نھی عن المنکر

میں اپنی بات کی تکرار کرتا ہوں۔"امر با لمعروف ونھی عن المنکر کرو۔"(۱۰)

بہترین امر با لمعروف اور نھی عن المنکر یہ ہے کہ میری بات کو غور سے سنواور جو لوگ حاضر نہیں ہیں ان تک پہنچاؤ اوران کو قبول کرنے کا حکم دو۔

اور اسکی مخالفت سے بچو،اس لئے کہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے ۔(۱۰)

کوئی امر بہ معروف ونھی ازمنکر نہیں ہے مگر معصوم امام(کی راہنمائی) کے ساتھ۔(۱۰)

۲۱۔قیامت اور معاد

تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔روز قیامت سے ڈرو۔موت،حساب و کتاب۔ میزان،اور خدا کی بارگاہ میںمحاسبہ اورثواب وعقاب کو یاد کرو۔(۱۰)

جواپنے ساتھ نیکی لے کرآئے گااسکو ثواب دیا جائے گا اور جو گناہ لے کرآئے گاوہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔(۱۰)

اس مقام پر خطبہ غدیر کے مطالب کا خلاصہ اور اس کی مو ضوعی تقسیم تمام ہوجاتی ہے ۔

حدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں تحقیق

اگرچہ حدیث غدیرکی سند اورمتن کے سلسلہ میں مفصل علمی بحثیں ہیں لیکن پھر بھی ہم ان پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں ۔

علماء کرام نے ان دونوں مطالب کے سلسلہ میں کافی اور وافی بحثیں کی ہیں مطالعہ کرنے والے افراد اسی حصہ میں جن کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کی طرف رجوع کریں ۔

ا حدیث غدیر کی سند

غدیر کے عظیم واقعہ میں خطبہ سے پہلے جو مقدماتی مراحل انجام پائے،خطبہ کامتن،اور وہ واقعات جو خطبہ کے ساتھ یا خطبہ کے بعد رونما ہوئے سب ایک روایت کی شکل میں ہمارے ھاتھوں تک نہیں پہنچ پائے۔بلکہ غدیر میں موجود افراد میں سے ہر ایک نے مراسم کے ایک گوشہ یا آنحضرت ﷺ کی باتوں کے ایک حصے کو نقل کیا ہے ۔البتہ اس واقعہ کا کچھ حصہ متواتر طریقے سے بھی ہم تک پہنچاہے اور خطبہ غدیر بھی مکمل طورپر کتابوں میں محفوظ ہے ۔

حساس دور میں حدیث غدیرکی روایت

غدیر کے میدان میں اس جمع غفیر میں پیغمبر اسلام ﷺ نے جو باتیں کینوہ اس طریقے سے شھروں میں منتشر ہوگئیں کہ حتی غیر مسلم بھی ان سے باخبر ہوگئے۔

بجا ہوتا اگر غدیرمیںایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ حاضرمسلمانوں میں سے ہر ایک اپنے سھم کے مطابق خطبہ غدیر کے ایک حصہ کو حفظ کرتااوراسکے متن کو اپنی اولاد ،اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک پہنچاتا۔

افسوس کا مقام ہے کہ اس وقت کی مسلمانونکی اجتماعی حالت اور رحلت پیغمبر کے بعدکی تاریک فضا کہ جس میں کئی سال تک حدیث سنانا اور لکھنا ممنوع تھا۔اس بات کا سبب بنی کہ لوگ پیغمبر اسلام ﷺ کی تقدیر ساز باتوں کو بھی بھول جائیں،اور ان کی اہمیت کو کھوبیٹھیں ۔

طبیعی طور پر ایسا ہی ہونا چاہیے تھا اسلئے کہ مسئلہ غدیر کو چھیڑنا ،غاصبین خلافت کی جڑوں کو اکھاڑپھینکنے کے مترادف تھا اور وہ ہر گزاس کام کی اجازت نہیں دے سکتے تھے لیکن اسکے باوجود واقعہ غدیر یوں لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھا کہ اکثر لوگوں نے غطبہ غدیر یا اس کا کچھ حصہ حفظ کیااور اس کوآنے والی نسلوں تک پہنچایا اور کسی کے بس میں نہیں تھا کہ اس پر کنٹرل کرسکے اور اس مھم خبر کو منتشرہونے سے روک سکے۔

خود امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ زھرا سلام اللہ علیہاجو غدیر کا رکن تھے اور ائمہ یکے بعد دیگرے اس حدیث کو محفوظ رکھتے رہے اور کئی بار دوستوں اور دشمنوں کے مقابلے میں اس کے ذریعے استدلال پیش کرتے رہے ۔[1]ھم دیکھتے ہیں کہ اس خطرناک ماحول میں امام باقر علیہ السلام خطبہ غدیر کے مکمل متن کو اپنے اصحاب کےلئے بیان کرتے تھے ۔

اسی طرح صحابہ میں سے دو سو آدمیوں نے اور تابعین کے ایک گروہ نے اس تقیہ کے ماحول میں کہ جھاں ایک حدیث کا نقل کرنا ایک جان دینے کے برابر تھا اسکو نقل کیا۔کتاب عوالم العلوم:ج۳/۱۵ صفحات ۴۹۳۔۵۰۸میں حدیث غدیر کے راویوں کی چودہ سو سال سے اب تک کی زمانہ کے لحاظ سے ایک فھرست ذکر ہوئی ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ یہ نقل خلف از سلف اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر انقطاع کے حدیث غدیر کے نقل کاسلسلہ مستحکم ہے ۔صفحات۵۰۱۔ ۵۱۷ میں غدیر کے راویوں کو الف، با ،کی ترتیب سے ذکر کیا ہے ، صفحہ۵۲۲ میں وہ مو لفین جنھوںنے حدیث غدیر کو ضبط(لکھا) کیا ہے کاتذکرہ کیا ہے ۔صفحات۵۲۹ ۔ ۵۳۴ میں حدیث غدیر کے نقل کرنے والے صحابہ تابعین اور دوسرے لوگوں کی وثاقت کو بیان کیا ہے ۔اسی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان "حدیث غدیر"برابرکسی حدیث کے راوای نہیں ہیں اوراس کے تواترکے علاوہ علم رجال اور درایت اسناد کے اعتبار سے بھی یہ حدیث فوق العادہ ہے ۔

حدیث غدیر کی سند کے سلسلہ میں کتابوں کی شناخت

حدیث غدیر کی سند سے مربوط تاریخی اور رجالی بحثوں کے اعتبار سے بہت سی مفصل کتابیں تالیف ہوئی ہیں ۔

ان کتابوں میں ،حدیث غدیر کے راویوں کے نام جمع کئے گئے ہیں اور راویوں کے موثق ہونے کے بارے میں رجالی بحثیں ہوئی ہیں راویوںاور اسنادکے بارے میں مفصل تاریخ بیان ہوئی ہے اور اس کے اسناد و رجال کے بارے میںتعجب خیز باتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ذیل میں دو نمونوں کی طرف اشارہ کیا جاتاہے :

ابوالمعالی جوینی کہتے ہیں :میں نے بغداد میں ایک جلد ساز کے پاس ایک کتاب دیکھی کہ جس کی جلد پر یہ لکھا ہوا تھا۔"من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ"کی اسنادکے بارے میں اٹھائیسویں جلد اور اس جلد کے بعد انتیسویںجلدہے "[2]

ابن کثیر کہتے ہیں :میں نے دو ضخیم جلدوں میں ایک کتاب کو دیکھا جس میں طبری نے غدیر خم کی احادیث کو جمع کیا ہے ۔[3]

اھل سنت کی بہت سی بڑی بڑی کتابوں میں حدیث غدیر کو مسلمات کے عنوان کے تحت ذکر کیا گیاہے ۔منجملہ ان کے مـولفین یہ ہیں :اصمعی ،ابن سکیت ،جاحظ،سجستانی، بخاری اندلسی ، ثعلبی، ذھبی، مناوی، ابن حجر،تفتازانی،ابن اثیر،قاضی عیاض،باقلانی۔[4]

اگر چہ اس سلسلے میں کتابوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہم یھانپر اختصار کے ساتھ چند ایک کتابوںکاتعارف کراتے ہیں :

۱۔عبقات الانوار۔میر حامد حسین ہندی۔(غدیر سے مربوط جلدیں)

۲۔الغدیر:علامہ امینی؛ج۱ص۱۲۔۱۵۱۔۲۹۴۔۳۲۲۔

۳۔نفحات الازھارفی خلاصۃ عبقات الانوار:علامہ سید علی میلانی؛ج۶۔۹۔

۴۔عوالم العلوم:شیخ عبداللہبحرانی؛ج۳/۱۵ص۳۰۷۔۳۲۷۔

۵۔بحار الانوار ،علا مہ مجلسی :جلد /۳۷ ،صفحہ /۱۸۱۔۱۸۲۔

۶۔اثبات الھدات ،شیخ حر عا ملی جلد ۲ صفحہ ۲۰۰۔۲۵۰۔

۷۔کشف المھم فی طریق خبر غدیر خم سید ھاشم بحرانی ۔

۸۔الطرائف سید ابن طا وس صفحہ /۳۳۔

خطبہ غدیرکے مکمل متن کے مدارک

اسلامی کتابوں کی تاریخ میں:خطبہ غدیر کو مستقل طور پر نقل کرنے میں سب سے پہلی کتاب کہ جس کو شیعہ عالم ،علـم نحـو کـے استاد،شیخ خلیل بن احمد فراھیدی متوفی ۱۷۵ ہجری نے تالیف کیا ہے ملتی ہے ۔کہ جو عنوان"جـزء فـی خطبۃالنبی ﷺ یـوم الغدیر"[5]کے تحت پہچانی جاتی ہے اور اسکے بعدبہت سی کتابیں اس سلسلے میں تالیف ہوئی ہیں ۔

خوش قسمتی سے خطبہ غدیر کا مکمل اور مفصل متن ،شیعوںکے معتبر مدارک میں سے طبع شدہ نو کتابونمیں متصل سند کـے سـاتھ مذکورہے ۔

ان نو کتابوں کی روایات تین سلسلونپر ختم ہوتی ہیں :

ایک امام باقرعلیہ السلام کی روایت کا سلسلہ ہے کہ جو معتبر اسناد کے ساتھ چار کتابوں"روضۃ الواعظین"(شیخ ابن فتال نیشـاپوری)[6] "الاحتجاج"(شیخ طبری)[7]، "الیقین"(سیدابن طاووس[8] اور "نزھۃ الکرام "شیخ محمد بن حسینی رازی)[9] میں نقل ہوا ہے ۔

دوسرا سلسلہ :حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ جے متصل سند کے ساتھ سیدابن طاووس نے اپنی کتاب "الاقبال"[10] "النشر والطّی"کتاب نقل کیا ہے ۔

تیسرا سلسلہ:زید بن ارقم کی روایت کا ہے کہ جو متصل اسنا د کے ساتھ چار کتابوں "العُدد القویة" تالیف شیخ بن یوسف حلی[11] ،"التحصین"تالیف سیدابن طاووس[12] ،"الصراط المستقیم" تالیف شیخ علی بن یونس بیاضی [13]اور "نھج الایمان" تالیف شیخ علی بن حسین بن جبر[14]، دونوں نے مورخ طبری کی کتاب"الولایة " کے مطابق نقل کیا ہے ۔

شیخ حرعاملی نے کتاب"اثبات الھداة"[15]میں،علامہ مجلسی نے "بحار الانوار"[16]میں،سید بحرانی نے کتاب"کشف المھم"[17]میں اور باقی متاخرین علماء نے خطبہ غدیر کو مکمل طورپر مدارک مذکور سے نقل کیاہے ۔

اس طرح خطبہ غدیر کے متن کامل کی ان شیعہ بزرگوں کے ذریعہ حفاظت ہو ئی اور ہم تک پہنچاہے اور یہ خود عالم اسلام میں شیعوں کےلئے فخر کا مقام ہے ۔

خطبہ غدیر کے متن کامل کی روایت کر نے والے اسناد و رجال

ذیل میں خطبہ غدیر کے پشت پناہ کے اعتبار سے خطبہ غدیر سے مربوط روایات کو بعینہ نقل کیاجارھا ہے ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت دو سندوں کے ساتھ :

۱۔شیخ احمد بن علی بن ابی منصور طبر سی اپنی کتاب "الاحتجاج "میں لکھتے ہیں :مجھے سید عالم عابد ابو جعفر مھدی بن ابی الحرث الحسینی مر عشی نے ، شیخ ابو علی حسن بن شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی سے بیان کیا انھوں نے شیخ سعید ابو جعفر قدس اللہ روحہ سے انھوں نے ایک جماعت سے اورانھوں نے ابو محمدھارون بن مو سیٰ تلعکبری سے انھوں نے ابو علی محمد بن ھمام سے انھوں نے علی سوری سے انھوں نے اولاد افطس (وہ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے)میں سے ابو محمد علوی سے انھوں نے محمد بن موسیٰ ھمدانی سے انھوں نے محمد بن خالد طیالسی سے انھوں نے سیف بن عمیرہ و صالح بن عقبہ سے انھوں نے قیس بن سمعان سے انھوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اورانھوں نے ابو جعفر محمد بن علی (الباقر) علیہ السلام سے نقل کیا ہے ۔

۲۔حذیفہ بن یمان کی روایت کی سند اس طرح ہے :

سید بن طاؤ س نے اپنی کتاب "الاقبال "میں نقل کیا ہے :مولف کتاب "النشرو الطی "نے احمد بن محمد بن علی المھلب سے انھوں نے شریف ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن القاسم شعرانی سے انھوں نے اپنے والد بزرگوار سے انھوننے سلمہ بن فضل انصاری سے انھوننے ابو مریم سے انھوں نے قیس بن حیان (حنان) سے انھوں نے عطیہ سعدی سے انھوننے حذیفہ بن یمان سے نقل کیا ہے ۔

۳۔زید بن ارقم کی روایت کی سند یوں ہے :

سید بن طاؤ س نے اپنی کتاب "التحصین "میں نقل کیا ہے کہ حسن بن احمد جاوانی نے اپنی کتاب "نور المھدی والمنجی من الردی "میں ابوالمفضل محمد بن عبد اللہ شیبانی سے نقل کیا ہے انھوں نے ابو جعفر محمد بن حریر طبری اورھارون بن عیسیٰ بن سکین البلری سے انھوننے حمید بن الربیع الخزاز سے انھوننے یزید بن ھارون سے انھوں نے نوح بن مبشر سے انھوں نے ولید بن صالح سے اور انھوں نے زید بن ارقم کی زوجہ اورزید بن ارقم سے نقل کیا ہے ۔

۲ حدیث غدیر کا متن

جس طرح غدیر کا واقعہ اور اس کا خطبہ ایک سند کے ذریعہ ہم تک نہیں پہنچا ہے اسی طرح اس کا متن بھی ٹکڑوں ٹکڑوں میں نقل ہوا ہے اور مختلف وجوھات جیسے تقیہ اور اس کے مانند چیزیں نیز خطبہ کے طولانی ہو نے اوراس کے سب کےلئے مکمل طورپر حفظ نہ ہو نے کی وجہ سے غدیر کے اکثر راویوں نے اس کے گوشوں کو نقل کیا ہے لیکن جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌ مَوْلَاہ "اور دوسرے چند جملوں کو تمام راویوں نے اشارتاًیا صاف طور پر نقل کیا ہے ۔ ان تمام باتوں کے با وجود خطبہ کا پورا متن ہم تک پہنچا ہے جیساکہ پہلے حصہ میں ہم نے بیان کیا ہے اور صاحب ولایت کا لطف و کرم ہے کہ اسلام کی اس بڑی سند کو ہمارے لئے محفوظ کیا ہے ۔

کلمہ "مو لیٰ" کے معنی کے متعلق بحث

خطبہ غدیر کو اسلام کا دائمی منشور کہا جاتا ہے اور اس میں اسلام کے تمام پہلو کلی طورپر جمع ہیں لیکن حدیث غدیر کے متن میں علمی بحثیں عام طور سے کلمہ "مولیٰ "کے لغوی اور عرفی معنی کے اعتبار سے ذہنوں کو اپنی طرف مر کوز کئے ہو ئے ہیں ۔

یہ اس لئے ہے کہ حدیث کا اصل محور جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ "ہے اور جب بھی حدیث غدیر کی طرف مختصر طور پر اشارہ کیا جاتا ہے یھی جملہ مد نظر ہو تا ہے ۔راویوں اور محدثین نے بھی اختصار کے وقت اسی جملہ پر اکتفا کی ہے اور اس کے قرائن کو حذف کر دیا ہے ۔

اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ خطبہ کے مفصل متن اور خطبہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کے بیان کردہ تمام مطالب کے پیش نظر غدیر میں کلمہ "مولی "کے معنی اور ولایت سے مراد تمام مخاطبین کےلئے با لکل واضح و روشن تھا اور خطبہ کے متن کامطالعہ کرنے اور خطبہ کی تمام شرطوں کو مکمل طور پر نظر میں رکھنے والے ہر منصف پر یہ معنی اتنے واضح ہو جا ئےں گے کہ اس کو کسی بحث اور دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہے گی ۔(18)

کلمہ"مو لی "کو استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی دوسرا لفظ جیسے "امامت "،" خلافت "اور "وصایت " اور ان کے مانند الفاظ اس معنی کے حامل نہیں ہیں جو لفظ "ولایت "میں مو جود ہیں اور یہ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی سے بالا ہے ۔

پیغمبر اکرم ﷺ حضرت علی علیہ السلام کی صرف امامت یا خلافت یا وصایت کو بیان کر نا نہیں چا ہتے ہیں بلکہ آپ تو ان کے لو گو ں کے جان و مال و عزت و آبرواور ان کے نفسو ں سے اولی اور ان کے تام الاختیار ہو نے کو بیان کرنا چا ہتے ہیں واضح الفاظ میں آپ ان کی "ولایت مطلقہ الٰھیہ"یعنی خدا وند عالم کی طرف سے مکمل نیابت کو بیان کرنا چا ہتے تھے اس بنا پر کو ئی بھی لفظ ،لفظ "مولی "سے فصیح اور بلیغ اورواضح نہیں ہے ۔

اگر کو ئی اور لفظ استعمال کیا جاتا تو غدیر کے دشمن اس کو بڑی آسانی کے ساتھ قبول کرلیتے یا اس کی تردید میں اتنی تلاش و جستجو نہ کرتے ،اور اگر متعدد معنی رکھنے کی بنا ہو تی تو دوسرے لفظوں میں بہت آسان تھی۔وہ اس کلمہ کے معنی سے متعلق شک میں ڈال کر اس کے عقیدتی اور معاشرتی پہلو سے جدا کرنا چاہتے تھے اور اس کو عاطفی اور اخلاقی مو ضوع کی حد تک نیچے لاناچا ہتے تھے ۔

غدیر کے مخالفین "اولی بنفس "کے وسیع معانی سے خوف کہا تے ہیں وہ اس کے معنی کو بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں لہذا اس طرح ان کا مقابلہ کرنے کےلئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ھم کو اس معنی پر زور دینا چا ہئے، اور اس طرح کے کلمہ کے استعمال کرنے کےلئے پیغمبر اکرم ﷺ کا شکریہ ادا کرنا چا ہئے جس نے ہماری اعتقاد میں ایک محکم و مضبوط بنیاد ڈالی ہے جس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہو تے ہیں :

پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد بلا فاصلہ بارہ معصوم اماموںکی امامت و ولایت ۔

ان کی ولایت اور اختیار کا تمام انسانوںپر تمام زمان و مکان اور ہر حال میں عام اور مطلق ہونا ۔

ان کی ولایت کا پروردگار عالم کی مھر سے مستند ہو نا اور یہ کہ امامت ایک منصب الٰہی ہے ۔

صاحبان ولایت کی عصمت کا خدا وندعالم اور رسول کی مھر کے ذریعہ اثبات ۔

لوگوں کا ائمہ علیھم السلام کی ولایت کا عہد کرناان کی طرف سے بالکل رسول اسلام ﷺ کی ولایت کے عہد کے مانند ہے ۔

سب سے اہم بات یہ کہ اس طرح کے بلند مطالب کے اثبات کا لازمہ ،خداوند عالم کی اجازت اور انتخاب کے بغیر ہر ولایت، شرعی ولایت نہیں ہے ،اس طرح ہر اس دین و مذھب کی نفی ہو جا تی ہے جو اھلبیت علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کی ولایت کو تسلیم کرتاہو۔

کلمہ مولیٰ میں بحث کا منشا

کلمہ "مو لیٰ "کے معنی کے سلسلہ میں بحث اس وقت شروع ہوئی جب شیعوں کے مخالف اکثر راویوں نے حدیث کے صرف اسی جملہ کو نقل کرنے پر اکتفا کیا اوران کے متکلمین نے اپنا دفاع کرنے کےلئے تاریخ کے تمام قرینوں اور مطالب کو چھوڑتے ہوئے پورے خطبہ سے صرف کلمہ "مو لیٰ "کا انتخاب کیا اور اس کے معنی کے سلسلہ میں لغوی اور عرفی بحث کرنا شروع کردی ۔[19] یہ فطری بات ہے کہ ان کے مقابلہ میں علماء شیعہ نے بھی اسی مو ضوع کے سلسلہ میں بحث و جستجو کی ہے اور ان کو لازمی جوابات دئے ہیں اور سب نے نا خواستہ طورپر اسی کلمہ کو مد نظر رکھا ہے ۔

واقعہ غدیر کے ہر پہلو کا دقیق و کامل مطالعہ اور خطبہ کے متن میں دقت کرنے سے کلمہ "مو لیٰ" کے معنی واضح ہونے کے لئے بہت سے جاذب نظر مطالب سامنے آتے ہیں :

پھلی تجلی

اگر ہم پورے خطبہ پر نظر ڈالیں تو یہ مشاہدہ کریں گے کہ اس کے اکثر مطالب کلمہ "مو لیٰ"کے معنی کی تفسیر و توضیح ،اس کے مصداق معین کرنے اور معاشرہ میں"ولایت "کی قدر و قیمت اور اس کے توحید و نبوت و وحی سے مرتبط ہونے کے بارے میں ہے ۔

بنابریں جب پیغمبر اکرم ﷺ نے کلمہ "مو لیٰ "کے معنی واضح و روشن فر ما دئے اور غدیرمیں مو جود تمام افراد (جن کے مابین عرب کے بڑے شاعر حسان بھی تھے)صاحب اختیار ہو نے کے معنی سمجھ گئے اور اسی اعتبار سے انھوں نے بیعت کی ، تو پھر اس کا کو ئی مطلب نہیں رہ جاتا کہ آنحضرت ﷺ کے کلام کے معنی سمجھنے کےلئے ہم لغت اور اس کے عرفی معنی کی طرف مراجعہ کریں ،چا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی تفسیر کے مطابق ہوں یا تفسیر کے مطابق نہ ہوں ۔

دوسری تجلی

یہ بات طے شدہ ہے کہ غدیر کے اجتماع اور خطبہ کا اصل مقصد مسئلہ ولایت کا بیان کرنا تھا اور اس وقت تھا جب لوگوں نے خود پیغمبر اکر م ﷺ سے اس سلسلہ میں مطالب سنے تھے ۔ان تمام باتوں کے باوجود ظاہر ہے کہ غدیر کا عظیم اجتماع مسئلہ ولایت اور کلمہ مو لا کے معنی میں باقی رہ جانے والے ابہام کو رفع کرنے کے لئے تھا ۔

اس بنا پر یہ بات بڑی مضحکہ خیز ہو گی کہ اس طرح کے مجمع اور ان حساس شرطوں میں "مولیٰ " کے سلسلہ میں گفتگو کی جا ئے جو نہ صرف مطالب کو روشن نہ کرے بلکہ اس میں اور زیادہ ابہام پیدا ہو جائے اور اس ابہام کو رفع کرنے کے لیۓ لغت اور اس کے مانند کتابوں کی ضرورت پیش آئے اور ہر عقل مند انسان یہ فیصلہ کرتا ہوا نظر آئے کہ اصلاً اس طرح سے اتنا بڑا جلسہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ !!

تیسری تجلی

اس دن کا اجتماع مسئلہ ولایت میں پیدا ہو نے والے ہر ابہام کو دور کرنے کیلئے تھا ،اور اگریہ بنا قرار دی جا ئے کہ اسی مجلس میں، اس مسئلہ میں بڑے ابہام کاآغازہوااور اس میں ایک ایسا عجیب کلمہ استعمال کیا جا ئے جو بہت پیچید گی کا حامل ہو ،تو ایسی صورت میں تو یہ کہنا ہی منا سب ہو گاکہ: اگراس طرح کی مجلس بر پا ہی نہ ہو تی تو بھی مسئلہ ولایت بہت واضح تھا !!!

اسی مقام پر آیہ قرآن :<وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَابَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ>محقق ہو تی ہے ۔یعنی اگر ابلاغ پیغام اس طرح ہو کہ اس کا مطلب چودہ صدیوںمیں روشن و واضح نہ ہوا ہو تو گو یاحقیقت میں پیغام ابلاغ ہی نہیں ہوا ہے !!

چوتھی تجلی

پیغمبر اکرم ﷺ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ انھوں نے اپنی زندگی کی سب سے اہم گفتگو میں ایک ایسا مطلب بیان فرمایا کہ جسے سمجھنے کے لئے چودہ سو سال سے مسلمان اس کے تحت اللفظی معنی کو سمجھنے کی خاطر بحث کر رہے ہیں اور ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے تو یہ آپ کی اس فصاحت و بلاغت کے خلاف ہو گا اور کسی پیغمبر نے الٰہی پیغام کواس طرح نہیں پہنچایا ہے !!

پانچویں تجلی

یہ سوال پیدا ہو تا ہے :کہ جب غاصبین خلافت کو خلیفہ معین کرنے کاکو ئی حق نہیں تھاتو پھر بھی وہ اپنا خلیفہ معین کرتے تھے اور کلمہ "و لی"سے استفادہ کرتے تھے تو کسی شخص نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اس لفظ کے ستّر معنی ہیں ؟جب ابو بکر نے عمر کے لئے لکھا کہ ":ولَّیْتُکُمْ بعدی عمربن خطاب " تو ولایت کے معنی میں کو ئی ابہام نہیں تھا اور یہ ابہام صرف غدیر خم میں پیغمبر اسلام ﷺ کی گفتگومیں ہی کیوں پیش آیا ؟

ظاہر ہے کہ بحث کلمہ کے لغوی معنی اور ابہام میں نہیں ہے بلکہ غدیر کا وزن اتنا زیادہ اور گراں ہے کہ دشمن اس طرح کی مذبوحانہ کوشش کرنے پر مجبور ہو گئے ؟

چھٹی تجلی

اسی طرح ذہن میں یہ سوال پیدا ہو تا ہے کہ :حدیث غدیر اہل سنت اور شیعوں کے نزدیک متواتر ہے اور بہت کم ایسی حدیثیں ہیں چودہ سو سا ل کے دور ان میں اس کے اتنے زیادہ نقل کرنے والے ہوں اگر اس کے معنی اتنے زیادہ مبہم ہیں کہ آج تک کو ئی بھی اس کے واقعی معنی کو نہیں سمجھ سکا ہے اور وہ اتنے احتمالات کے درمیان اسی طرح سرگردان ہے تو اس حدیث کو کیوں نقل کیا گیا اور یہ بڑے بڑے راوی جن میں سے بہت سے علماء اور مولفین ہیں تو ان کو اس حدیث کے نقل کرنے کی کیا

ضرورت تھی ؟!حدیث مبہم کو نقل کرنے کی کیا ضرورت ہے !حدیث مبہم کی تو سند کو جمع کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے !تو یہ کہنا چاہئے کہ: "مولیٰ " کے اہم معنی تو سب کےلئے واضح و روشن تھے لہذا اس کو نقل کرنے کےلئے اتنا اہتمام کیاگیا ۔

ساتویں تجلی

کوئی شخص یہ سوال کر سکتا ہے :ابوبکر ،عمر ،حارث فہری اور کئی افراد نے یہ سوال کیا :"کیا یہ مسئلہ خدا وند عالم کی طرف سے ہے یا خود آپ کی طرف سے ہے ؟"یہ سب اسی وجہ سے تھا کہ وہ کلمہ مولیٰ سے صاحب اختیار ہونے کے معنی کو اخذ کرچکے تھے لہٰذا انھوں نے پیغمبر اکرم ﷺ سے ایسا سوال کرنے کی جسارت کی ورنہ سب جانتے تھے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی تمام گفتار آیہ (وَمَایَنْطِقُ عَنِ الهَوَیٰ) کے مطابق وحی الٰہی اور خداوند عالم کے کلام کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے ۔

کلمہ مولیٰ کے معنی کا واضح ہونا

بارہ زیادہ اہم قرینے جملہ " مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ "کے معنی کے بیان گرہیں کہ ان میں ہر ایک تنہا اس کے اثبات کےلئے کافی ہے ،یہاں تک کہ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہوتا پھر بھی اس کے معنی واضح تھے ہم ان کو ترتیب کے ساتھ ذیل میں نقل کر رہے ہیں :

پہلا قرینہ

پیغمبر اکرم ﷺ نے "نفس سے اولیٰ ہو نا "کے سلسلہ میں پہلے خدا وند عالم اس کے بعد اپنا ذکر فرمایا پھر اس کے بعد اس کلمہ کو امیر المو منین علیہ السلام کے بارے میں استعمال کیا جبکہ ان کی ولایت مطلقہ کے معنی کسی پر پوشیدہ نہ تھے ۔

دوسرا قرینہ

آیت : (یَااَیُّھَاالرَّسُوْلُ)جس کے آخر میں خداوندعالم فرماتا ہے : (وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَابَلَّغْتَ رِسَا لَتَہُ) یہ کسی بھی حکم الٰہی کے بارے میں نازل نہیں ہو ئی ہے لٰہذا اسلام کا سب سے اہم مسئلہ ہو نا چا ہئے جس کے با رے میں اس طرح کے مطلب کو مد نظر رکھا گیا ہے ۔

تیسرا قرینہ

بیابان و جنگل میں لوگوں کو روکنا وہ بھی تین دن ،نظم و ترتیب کے ساتھ پروگرام کرنا اور ایک استثنا ئی طویل خطبہ ارشاد فرمانا یہ سارے پروگرام پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی میں بلکہ پوری تاریخ میں بے مثال ہیں یہ سب سے قوی و محکم دلیل ہے کہ مو لی کے معنی بہت اہمیت کے حامل ہیں ۔

چو تھا قرینہ

پیغمبر اسلام ﷺ کااس بات کی طرف اشارہ فرمانا کہ میری عمر اختتام کو پہنچ رہی ہے اور میں تمھارے درمیان سے جانے والا ہوں ،یہ اس بات کا بہت ہی اچھا قرینہ ہے کہ مو لیٰ کے معنی آپ کی رحلت کے بعد والے ایام سے متعلق ہو جو وہی امامت اور وصایت ہیں ۔

پانچواں قرینہ

پیغمبر اکرم ﷺ نے اس پیغام کے پہنچانے پر کئی مرتبہ خدا وندعالم کو اپنا گواہ قرار دیا کہ کسی بھی حکم الٰہی کو پہنچا نے پر آپ نے ایسا نہیں کیا ۔اس کے بعد آپ ﷺ نے متعدد مرتبہ لوگوں سے یہ بھی چاھاکہ "حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں"ایساکسی اور حکم الٰہی کے لئے نہیں فرمایا ۔

چھٹا قرینہ

آنحضرت ﷺ کا اس بات کی تصریح فرمانا کہ مجھے ڈر ہے کہیں لوگ میری تکذیب نہ کریں حالانکہ کسی دوسرے حکم الٰہی میں آپ کو ایسا خو ف نہیں تھا ۔ظاہر ہے کہ جا نشین کا معین کرناھی وہ حساس نکتہ ہے جسے لوگ آسانی سے قبول نہیں کر سکتے ہیں ۔

ساتواں قرینہ

آیت : (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ) بھی مندرجہ بالا آیت کے مانند کسی بھی حکم الٰہی کے سلسلہ میں نازل نہیں ہو ئی اور یقیناً وہ حکم جس کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ہو ئی ہے وہ اسلام کا سب سے اہم حکم ہو نا چاہئے جس کے ذریعہ دین کی تکمیل ہو رہی ہے ۔

آٹھواں قرینہ

بیعت کا مسئلہ جو خطبہ کے دوران زبانی طورپر بیان کیا گیا اور خطبہ کے بعد ہاتھ کے ذریعہ انجا م دیا گیا اس کا ولایت کو قبول کرنے کے علاوہ کو ئی دوسرا مطلب نہیں ہوسکتاہے ۔

نواں قرینہ

غدیر خم میں مو جود لوگوں کا بیعت کرنا اور مبارک باد پیش کرنا اور دوست و دشمن کے ذریعہ ہو نے والی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اس جملہ سے ولایت اور امارت کے معنی سمجھے تھے اور پیغمبر اکرم ﷺ نے بھی اس طرح کے مطلب کے اخذ کرنے کی نھی نہیں فرما ئی ہے یا ان کی اصلاح نہیں کی ہے ۔

دسواں قرینہ

حسان بن ثابت کے ذریعہ پڑھے جا نے والے اشعار جن کی پیغمبر اکرم ﷺ نے تا ئید فرما ئی یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے انھوں نے بھی مولیٰ سے"اولیٰ بہ نفس "کے معنی سمجھے تھے ۔چونکہ وہ عرب کے بڑے ادباء اور شعراء میں شمار ہو تا ہے لہٰذا وہ لغوی اعتبار سے دوسرے ہر لغتنامہ پر ترجیح رکھتا ہے چونکہ لغتنامہ میں صرف کلمہ کے معنی بیان کئے جاتے ہیں لیکن اس مورد معین کے کونسے معنی حاضرین کے ذہن میںآتے ہیں یہ خداوندعالم کا لطف و کرم تھا کھتنا بڑا لغت شناس شاعر غدیر خم میں حاضر تھا اور اس نے اپنے ذہنی تبادر کااسی مقام پر صریح طور پر اعلان کیا یھاں تک کہ اس کو شعر کی صورت میں ڈھال دیا جو ہمیشہ کے لئے محکم سند ہے ۔

گیار ہواں قرینہ

حارث فھری کی داستان مو لا کے معنی میں شک کر نے والوں کے لئے ایک قسم کا مباھلہ تھا اس نے صاف طور پر یہ سوال کیا کہ کیا " مولیٰ "کا مطلب یہ ہے کہ علی بن ابی طالب ہمارے صاحب اختیار ہو ں گے ؟اس مباھلہ میںخداوند عالم نے فوراً حق کی نشاندھی کرائی اور حارث پر عذاب نازل فرمایا اور اس کو ھلاک کیا تاکہ "مو لیٰ " کا مطلب "اولیٰ بہ نفس "ثابت ہو جائے ۔

بارہواں قرینہ

حضرت عمر نے وہیں غدیر میں جملہ "اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلیٰ کُلِّ مُومِنٍ وَمُومِنَۃٍ" استعمال کیا جس سے اس بات کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ دشمن کا اس سے بہتر کو نسا اقرار ہو گا ۔ کلمہ " اَصْبَحْتُ "اس نئے واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور کلمہ "کُلْ "ولایت مطلقہ کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ اقرار اس بات کی علامت ہے کہ دشمن نے بھی اس کو قبول کیا ہے ۔

تیرہواں قرینہ

علی بن ابی طالب کے سامنے حاضر ہو کر آپ علیہ السلام کو"امیرالمومنین کے عنوان سے سلام کرنے " کا حکم عنوان بھی مولیٰ کے لئے امارت کے معنی کو ثابت کرتا ہے اور اس کا عملی اقرار بھی کرنا ہے ۔

معصومین علیہم السلام کے کلام میں مولیٰ کا مطلب

اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ ہم غدیر میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمہ مولیٰ "کے معنی کا صاحبان غدیراور ائمہ معصومین علیہم السلام سے سوال کریں :

۱۔اس چیز میں اطاعت کرنا جسکو دوست رکھتے ہو یا دوست نہیں رکھتے ہو

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیاگیا :جس ولایت کے ذریعہ آپ ہماری نسبت ہم سب سے مقدم ہیں وہ کیا چیز ہے ؟آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :جن تمام چیزوںکو پسندیانا پسند کرتے ہو ان سب میں ہمارے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنااور ہماری اطاعت کرنا[20]۔

۲۔حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے لئے نمونہ

غدیر خم میں جناب سلمان نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا :حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کس ولایت کے مانند ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا :ان کی ولایت میری ولایت کے مانند ہے ۔میں جس شخص پر میںاس کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا ہوں علی بھی اس کے نفس پر اس سے زیادہ اختیار رکھتے ہیں ۔(21)

۳۔ولایت یعنی امامت

حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام سے سوال کیا گیا :پیغمبر اکرم ﷺ کے اس کلام ''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌ مَوْلَاہُ ''کاکیا مطلب ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا : آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو خبر دار کیا کہ میرے بعد علی امام ہیں ۔(22)

۴۔یہ بھی سوال ہو سکتا ہے ؟!

ابان بن تغلب نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ''کے سلسلہ میں سوال کیا توآپ نے فرمایا :

اے ابو سعید کیا اس مطلب کے سلسلہ میں بھی سوال ہو سکتا ہے !؟ پیغمبر اکرم ﷺ نے لوگوں کو سمجھا یا کہ میرے بعد حضرت علی علیہ السلام میرے مقام پر ہوں گے ۔(23)

۵۔حزب اللہ کی علا مت

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے ''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ''کے سلسلہ میں سوال کیا گیاتو آپ علیہ السلام نے فر مایا :

پیغمبر اکرم ﷺ ان کو ایک ایسی نشانی قرار دینا چا ہتے تھے کہ وہ لوگوں کے اختلاف اور تفرقہ کے وقت خداوند عالم کے حزب کی شنا خت ہو سکے ۔(24)

۶ ۔علی علیہ السلام کے امر کے ہوتے ہوئے لوگوں کو اختیار نہیں ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ :پیغمبر اکرم ﷺ کے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں اس فرمان "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کا کیا مطلب ہے ؟آپ علیہ السلام نے فرمایا :خدا کی قسم یہی سوال آنحضرت ﷺ سے بھی کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا :

خدا وند عالم میرا مو لا ہے اور وہ مجھ پر مجھ زیادہ سے اختیار رکھتا ہے اور اس کے امر کے ہوتے ہوئے میرا کو ئی امر و اختیار نہیں ہے اور میں مومنوں کا مو لا ہوں اور ان کی نسبت ان پر ان سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں اور میرے امر کے ہوتے ہوئے ان کا کو ئی اختیار نہیں ہے اور جس شخص کا میں صاحب اختیار ہوں اور میرے امر میں اس کا کو ئی دخل نہیں ہے ،علی بن ابی طالب اس کے مو لا ہیں اور اس پر اس کے نفس سے زیادہ اختیار رکھتے ہیں اور ان کے امر کے ہوتے ہوئے اس شخص کا کوئی امر اور اختیار نہیں ہے ۔(25)

حدیث غدیر کے متن کے سلسلہ میں کتابوں کا تعارف

جیسا کہ حدیث غدیر کی سند کے سلسلہ میں کتابوں میں مفصل بحث ہو ئی ہے ،حدیث کے متن کے سلسلہ میں بھی بڑی محکم کتابیں تا لیف کی گئی ہیں ہم ذیل میں ان میں سے بعض کتابوںکا تذکرہ کررہے ہیں :

۱۔عبقات الانوار ،میر حا مد حسین ،غدیر سے متعلق جلدیں ۔

۲۔الغدیر علا مہ امینی جلد ۱ صفحہ ۳۴۰۔۳۹۹۔

۳۔عوالم العلوم جلد ۳/۱۵صفحہ /۳۲۸۔۳۷۹۔

۴۔فیض القدیر فیماتعلق بحدیث الغدیر،شیخ عباس قمی ۔

۵۔المنہج السوی فی معنی المو لیٰ والولی ،محسن علی بلتستا نی پاکستانی ۔

۶۔بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۲۳۵۔۲۵۳۔

۷۔الغدیر فی الاسلام ،شیخ محمد رضا فرج اللہ صفحہ /۸۴ ۔۲۰۹۔

۸۔کتاب "اقسام المو لیٰ فی اللسان "شیخ مفید ۔

۹۔رسالہ فی معنی المو لیٰ،شیخ مفید ۔

۱۰۔رسالہ فی الجواب عن الشبهات الواردة لخبر الغدیر،سید مرتضی۔

۱۱۔معانی الاخبار ،شیخ صدوق صفحہ ۶۳ ۔۷۴۔

اس بات کے مد نظر کہ مفصل استد لالی بحثیں اس کتاب میں بیان کرنا مقصود نہیں ہیں لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین کرام مذکورہ کتابوں کو ملاحظہ فرما کر اپنے مقصود تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں ۔

۳ خطبہ غدیر کے کامل متن کو مهیا اور منظم کرنا

خطبہ غدیر کے نسخوں کی ایک دوسرے سے مقایسہ کرنے کی اہمیت و ضرورت

"خطبہ غدیر "کے متن کو مقایسہ کرنے کی اہمیت مندرجہ ذیل طریقوں سے واضح ہو تی ہے :

پیغمبر اکرم ﷺ،ائمہ معصومین علیہم السلام اور اصحاب سے نقل شدہ احادیث چودہ صدیاں طے کر کے ہم تک پہنچی ہیں لیکن اس دوران انہیں بڑی مشکلیں جھیلنا پڑیںجیسے تقیہ ،شیعوں کے ثقافتی اور اقتصادی حالات کا نا مساعد ہونا ،کتابوں کو چھاپنے کے امکانات کا نہ ہونا ،نسخہ برداری کرنے میں فنی اصول کی رعایت کا امکان نہ ہونا ،ناسخین کی کتابت کی غلطیاں اور ان کے مانند دو سرے اسباب ہیں جوکسی ایک معین روایت کے سلسلہ میں نسخوں کے اختلاف کا باعث ہوئے ہیں ۔

لہذا ایک کتاب کے نسخوں کا مقابلہ اور تطبیق یا ایک حدیث کے متن کا تقابل جو کئی مختلف کتابوں میں نقل ہو ئی ہے یہ متن سے متعلق بہت سی مشکلوں کو حل کردیتا ہے اور دو سرے نسخہ میں جو ابہام و مشکل پا ئی جاتی ہے اس کو برطرف کردیتا ہے اور اس طرح متن کامل طور پر روشن ہو جاتا ہے ۔

"خطبہ غدیر "کے سلسلہ میں تین اہم جہتوںسے مقایسہ کرنا لازم و ضروری ہے :

۱۔ایک سر نوشت ساز حدیث کے عنوان سے خود خطبہ کی اہمیت اور اس دائمی منشور کی طرف امت کا لازمی طور پر توجہ دینا جوخطبہ کی عبارت کو واضح کرنے کی ذمہ داری کو بہت مشکل بنا دیتی ہے ۔

۲۔متن کا طولانی ہونااور فطری طور پرطولانی متن میں مبہم اور مشکل الفاظ و معانی بہت زیادہ ہوتے ہیں جن کو مقایسہ کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے ۔

۳۔حدیث کا سماعی ہونا ،یعنی حدیث املاء کے طور پر نہیں بیان کی گئی جو راوی ہمت کرکے لکھ لیتا ،بلکہ آنحضرت ﷺ کے خطبہ کے دوران اسے ذہن نشین کیا ہے اور اس کے بعد نقل کیا ہے اور یہ بات فطری ہے کہ ایسے مواقع میں حدیث کے کم یا زیادہ ہونے کا امکان زیادہ ہو تا ہے اور مقابلہ کے طریقہ سے حذف شدہ جملے اور کلمات کو ان کے مقام پر لایا جاسکتا ہے ۔

خطبہ غدیر کے مقابلہ کے نتائج

روایات اور نسخوں کی قدرو قیمت کا اندازہ ایک دوسرے سے تقابل کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے اور ھرایک کے علمی مقام ومرتبہ کو بڑی آسانی کے ساتھ مشخص ومعین کیا جاسکتا ہے

خطبہ غدیر کے مختلف نسخوں کے ایک دوسرے سے مقائسہ کرنے سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں :

۱۔خطبۂ غدیر کے سلسلہ میں ذکر شدہ تینوں روایات(امام باقر علیہ السلام ،حذیفہ اور زید بن ارقم کی روایات) متن کے اعتبار سے مکمل طور پر ایک دوسرے کے موافق ہیں سوائے وہ کلمات اور عبارات کے وہ اختلافی موارد جن کا ہر حدیث میں ہونا ایک عام امر سمجھا جاتاہے حدیث کے طولا نی ہونے کے باوجود اس مطابقت کا ہونا حدیث کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے خاص طور سے اس مطلب کو مدنظر رکھ کر کہ امام باقر علیہ السلام نے اس خطبہ کو علم الٰہی اور غیبی طریقہ سے نقل فرمایا ہے اور آپ بذات خود غدیر خم میں تشریف نہیں رکھتے تھے حالانکہ حذیفہ اور زیدبن ار قم وشعبہ غدیر کے چشم دید گواہ ہیں اور زید بن ارقم اور حذیفہ اہلسنت کے قابل اعتماد راوی بھی ہیں ۔

۲۔تینوں روایات ایک دوسرے کی تائید اور تکمیل کرتی ہیں :اس کا مطلب یہ ہے کہ نسخوں کا ایک دوسرے سے مقایسہ کرتے وقت ایک نسخہ میں امام باقر علیہ السلام کی روایت میں ایک کلمہ یا جملہ موجود ہے لیکن دوسرے نسخہ میں مو جود نہیں ہے اور وھی کلمہ یا جملہ زید بن ارقم اور حذیفہ سے مروی روایات میں بھی ایک مینموجود ہے اور دوسری روایت میں موجود نہیں ہے جس سے اس مطلب کا پتہ چلتا ہے کہ راویوں اور نا سخین سے غلطی یا کو تا ہی ہوئی ہے اور اس بات کی نشاندھی ہوتی ہے کہ اصل میں تینوں روایات ایک دوسرے پر منطبق ہوتی ہیں ۔

۳۔دو یاتین مقامات جھاں مسئلہ تو لا اور تبرا سے متعلق جملہ جو بعض نسخوں مےموجود ہے تینوں روایات میں اشارہ کے طور پر آیا ہے یا حذف ہوگیا ہے اور یہ بات خطبہ کے راویوں کے تقیہ کے مخصوص حالات کی حکایت کرتی ہے اس مسئلہ کا نمونہ دو اصحاب صحیفہ اور سب سے پہلے بیعت کرنے والوں کانام ہے جو بعض نسخوں میں صاف طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے ۔

۴۔کتاب "الاقبال "مولف سید بن طاؤس نیز کتاب"الصراط المستقیم"مولف علامہ بیاضی کی ایک روایت مینایک قسم کی تلخیص کی گئی ہے اسکا مطلب یہ ہے یاتو مولف نے اختصار سے کام لیا ہے یااسکے اصل راوی نے مختصر طورپر نقل کیاہے ۔

بھر حال ان دو کتابوں مےں بھی موجود متن کابھی مقابلہ کیا گیا ہے اور ان دونوں کتابوں مےں نسخوں کے مابین اختلافی موارد کو حاشیہ مےں ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا گیاہے ۔

۵۔کتاب وروضتہ الوا عظین کی روایت کتاب "التحصین "کے ساتھ بہت سے مقامات پر مشابہت رکھتی ہے اور خاص مقامات پر دوسرے تمام نسخوں سے مختلف ہے ۔

٦۔کتاب "نھج الایمان "کی روایت کتاب "العدد القویہ ّ " کے ساتھ بہت سے مقامات پر مشابہت رکھتی ہے اور اس نے کئی مقامات پر عبارتوں کی مشکل حل کی ہے ۔

۷۔کتاب "التحصین "میں نقل کی گئی روایت کے آخر کے دو صفحہ ناقص ہیں جن کا اس کے مقام پر حاشیہ مےں پورے متن کے ساتھ اشارہ کیا گیا ہے ۔

۸۔روایت کتاب "الیقین "میں متعدد مقامات پر کچھ اضافہ کیاگیاہے اور اور بعض مقامات پر اس کی جملہ بندی مےں دوسری روایات سے فرق پایا جاتا ہے ۔

غدیر مےں رسول ﷺ کے تمام فرامین کا جمع کرنا

اس بات کا بیان کردینا نھایت ہی ضروری ہے کہ بعض روایات مےں جو خطبہ یا واقعہ غدیر کاایک حصہ نقل ہواہے اس سے اس میں بعض ایسے مطالب کامشاھدہ ہوتا ہے جو خطبہ کا مل کے متن مےں موجود نہیں ہیں ان میں پیغمبر اکرم ﷺ کے لوگوں سے لئے گئے اقراروں کا تذکرہ ہے اور ان سوا لات کے جوابات درج ہیں جولوگوں نے پیغمبر اکرم ﷺ سے دریافت کئے ہیں ۔

اسی طرح پیغمبر اکرم ﷺ کا اپنی وفات کے نزدیک ہونے کی خبردینا ،لوگوں کے ساتھ اپنے گزشتہ معاملات کا تذکرہ کرنا، قیامت کا تذکرہ اور غدیر کے سلسلہ میں جوابات دینا ہیں جو دوسرے حصہ میں مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں ۔

ان موارد کے سلسلہ میں کئی احتمال پائے جاتے ہیں :

۱۔چونکہ آنحضرت ﷺ نے مکہ ،عرفات اور منیٰ میں کئی مرتبہ خطبے ارشاد فر مائے ہیں لہذا وہ تمام خطبے راویوں کی نظر میں خطبہ حجۃ الوداع کے عنوان سے موجود اور انھوں نے ان کے بعض حصونکو خطبہ غدیر کے ایک حصہ کے عنوان سے نقل کیا ہے ۔

۲۔جو مطالب متن کامل میں نہیں ہیں ان کے سلسلہ میں یہ احتمال ہے کہ یہ مطالب خطبہ سے پہلے یا خطبہ کے بعد لوگوں کے چھوٹے چھوٹے جلسوں میں بیان ہو ئے ہیں اور پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر خم میں تین دن قیام فرمایا لہذا ان تین ایام میں آپ کی زبان اقدس سے متعدد فرامین جا ری ہوئے ہیں ۔

۳۔چونکہ نقل کرنے والے کا مقصد اصل خطبہ نقل کرنا تھا یہ مطالب جو سوال و جواب کی شکل میں نقل ہوئے ہیں ان کو متن میں شمار نہیں کیا گیا ہے صرف خطبہ کے متن کو ذکر کیا گیا ہے ۔

۴۔مختصر طور پر غدیر میں پیغمبر اکرم ﷺ کے فرامین میں سے متن خطبہ کے بعض مطالب خطبہ کے قبل و بعد کے مطالب کے ساتھ مخلوط طور پر نقل کئے گئے ہیں ۔

بھر حال خطبہ کو منظم کرنے میں فقط جن نسخوں میں خطبہ غدیر کو مفصل طور پر ایک متن کی صورت میںنقل کیا گیا ہے ان میں ایک دو سرے سے مقابلہ کیا گیا ہے ۔غدیر میں آنحضرت ﷺ کے تمام فرامین کو جداگانہ طور پر دستہ بندی کرکے کتاب کے دو سرے حصہ میں نقل کیا گیا ہے ۔

خطبہ کے عربی متن کو منظم کرنا

خطبہ غدیر کا عربی متن متعدد مرتبہ مستقل طور پر طبع ہو چکا ہے جو تمام کے تمام کتاب "الاحتجاج " کی روایت کے مطابق تھے ۔اس کے مشہور و معروف دو نمو نوں میں سے ایک کتاب "الخطبة المبار كة النبوية "جس کو علامہ سید حسن حسینی لواسانی نے مرتب و منظم کیا ہے اور دوسراکتاب "خطبة النبی الاکرم فی یوم الغدیر " ہے جس کو مرحوم استاد محمد زادۂ اصفھانی نے منظم و مرتب کیا ہے ۔

مو جودہ متن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ،حذیفہ بن یمان ،اور زید بن ارقم کی تین روایات کے مطابق ہے ۔ اس کے نو منابع اور مدارک یعنی " روضة الواعظین،الاحتجاج ،الیقین ،التحصین ،العدد القویة ، الاقبال ،الصراط المستقیم ،نھج الایمان اور نزہة الکرام سے مقائسہ کرنے کے بعد منظم و مرتب کیا گیا ہے اوراسے گیارہ حصوں میں پیش کیا جائیگا اور ہر حصہ سے پہلے اس کا عنوان ذکرکیا جائیگا ۔

مطالعہ کی آسانی اور اس کو حفظ کرنے کیلئے حروف پر حرکات اور کلمات پر اعراب گذاری کی گئی ہے ۔وہ مقامات جو خطبہ کا جزء نہیں ہیں ان کو خاص حروف اور بغیر اعراب کے ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ متن کے اہم موارد کو سیاہ حروف میں ذکر کیا گیا ہے ۔خطبہ کے کامل متن کو بچانے کی غرض سے جوجملے قطعی طورپر آنحضرت ﷺ کے کلام کا جزء نہیں ہیں ان پر صلی اللہ علیہ وآلہ اور علیہ السلام لکھنے سے احتراز کیا گیا ہے

حاشیہ میں نسخوں میں اختلافات کے مقامات اور ان کی کیفیت بیان کی گئی ہے ۔چھ اصلی مقابلہ کی گئی کتابوں کےلئے مندرجہ ذیل اشاروں کو بیان کیا جا رہا ہے :

الف :الاحتجاج ۔ ب:الیقین ۔ ج:التحصین ۔

د : روضة الواعظین ۔ ھ:العدد القویة ۔ و: نھج الایمان ۔

جن بعض موارد میں نسخوں کا اختلاف کتاب "الاقبال "،"الصراط المستقیم "اور "نزھة الکرام " سے ذکر کیا گیا ہے وہاں پر ان کتابوں کا نام ذکر ہوا ہے اور کوئی رمز نہیں آیا ہے ۔

اس با ت کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ متن نو روایات اور نو کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے حاشیوں اور دوسرے نسخوں کے مطالب اس لئے اہمیت کے حا مل ہیں کہ ہر نسخہ واقع کو نمایاں کرنے میںکردار اداکرسکتا ہے ۔

حاشیے میں قرآنی آیات کے حوالے اور مشکل کلمات اور جملوں کی وضاحت کی گئی ہے ۔

چونکہ خطبہ کا متن عربی زبان میں ہے لہذا حاشیے بھی عربی زبان میں ہی ذکر کئے گئے ہیں تا کہ دو زبانوں میں خلط ملط نہ ہو جائے ۔ضمناً خطبہ کے گیارہ حصوں میں سے ہر ایک کے حاشیہ کا نمبر جداگانہ طورپر لکھا گیا ہے ۔

۴ خطبہ غدیر کے ترجمے

"خطبہ غدیر "کا فارسی ،اردو ،ترکی اور انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے نیز عربی ،فارسی اردواور ترکی زبان کے اشعار میں متعدد مرتبہ منظم کیا گیاہے اور ان میں سے بہت سے ترجمے و اشعار کے مجموعے چھاپے جا چکے ہیں ۔ ہم ذیل میں خطبہ کے نظم و نثر کے چند نمونوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں :

خطبہ غدیر کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ ٦ ھ میںایک بلندپایہ کے عالم شیخ محمد بن حسین رازی کے ذریعہ کتاب "نزھۃ الکرام "میں انجام پایا اور بعینہ کتاب مذکور میں طبع بھی ہوا ہے ۔

خطبہ غدیر کے فارسی زبان میں چھپے ہوئے تین عنوانوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے :

۱۔"خطبہ پیغمبر اکرم ﷺ در غدیر خم " مو لف استاد حسین عماد زادہ اصفھانی ۔یہ ترجمہ مختلف صورتوں میں چھاپا گیا ہے کبھی عربی متن اور اس کےنیچے فارسی ترجمہ اور کبھی مستقل فارسی ترجمہ کی صورت میں چھاپا گیا ہے ،اسی طرح ایک مفصل کتاب "پیامی بزرگ از بزرگ پیامبران "کی صورت میں بھی طبع ہواہے ۔

۲۔غدیریہ مولف ملا محمد جعفر بن محمد صالح قاری ۔

۳۔غدیر پیوند نا گسستنی رسالت و امامت مو لف شیخ حسن سعید تھرانی مرحوم ۔

خطبہ غدیر کے اردو زبان میں چھاپے گئے تین عنوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

۱۔"غدیر خم اور خطبہ غدیر" مو لف علا مہ سید ابن حسن نجفی یہ ترجمہ کراچی میں طبع ہوا ہے ۔

۲۔"حدیث الغدیر "مولف علامہ سید سبط حسن جا ئسی یہ ترجمہ ہندوستان میں طبع ہوا ہے ۔

۳۔"حجۃ الغدیر فی شرح حدیث الغدیر" یہ ترجمہ دھلی میں طبع ہوا ہے ۔

خطبہ غدیر کا ترجمہ آذری ترکی زبان میںکتاب حاضر سے "غدیر خطبہ سی "کے عنوان سے انجام پایا ہے ۔

انگریزی زبان میں ہونے والے تین ترجموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

۱۔what happend in qadir?(واٹ ھیپنڈ ان غدیر)کتاب حاضر میں مذکور خطبہ غدیر کا ترجمہ کیا گیا ہے ۔

۲۔the last two khutbas of the last prophet pbuh(دا لاسٹ ٹو خطباز آف دا لاسٹ پرفیٹ)مترجم سید فیض الحسن فیضی جو راولپنڈی پاکستان میں طبع ہوا ہے ۔

۳۔the last sermon of prophet mohammad at ghadir khum(دا لاسٹ سرِ مُن آف پرافیٹ محمد ایٹ غدیر خم)مترجم حسین بھا نجی جو تنزانیا میں طبع ہوا ہے ۔

"حدیث غدیر "کی عربی نظم علامہ امینی کی کتاب "الغدیر "میں جمع کی گئی ہیں اس کتاب کی گیارہ جلدوں میں "غدیر " سے متعلق عربی اشعار کو جامع طور پر تدوین کیا گیا ہے ۔اسی طرح کتاب "شعراء الغدیر "جو مو سسہ الغدیر کے ذریعہ دو جلدوں میں تدوین کی گئی ہے ۔

خطبہ غدیرکی فارسی نظم مندرجہ ذیل کتابوں میںذکر کی گئی ہے :

۱۔"سرود غدیر "مو لف علامہ سید احمد اشکوری ،۲ جلد۔

۲۔"شعرائے غدیر از گذشتہ تا امروز "تالیف ڈاکٹر شیخ محمد ھادی امینی ۱۰ جلد ۔

۳۔"غدیر در شعر فارسی از کسا ئی مروزی تا شھر یار تبریزی "محمد صحتی سردرودی ۔

کچھ فارسی شعراء نے خطبہ غدیر کو فارسی نظم کی صورت میں تحریر کیا ہے ہم ذیل میں چند طبع شدہ نمونو ں کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

۱۔خطبۃ الغدیر مولف مرحوم صغیر اصفھانی جو مرحوم عماد زادہ کی مدد سے تحریر کیا گیا ہے ۔

۲۔خطبہ غدیریہ مولف مرزا رفیع ، جس کو ۱۳۱۳ ھ میں ہندوستان میں طبع کیا گیا ہے ۔

۳۔ترجمہ (منظوم)خطبہ غدیر خم مولف مرزا عباس جبروتی قمی ۔

۴۔"غدیر خم "مولف مرتضی سرفراز جس کو۱۳۴۸ ھ ش میں طبع کیاگیا ہے ۔

یہ چندکتابیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں اور زیادہ اطلاع کے لئے دو کتاب"الغدیر فی التراث الاسلامی "اور "غدیر در آئینہ کتاب "ملا حظہ کیجئے ۔

غدیر کے خطبہ کو فارسی میں منظم و مرتب کیاجانا

خطبہ کے تمام تر جے کتاب "الاحتجاج "کے مطابق ہیں لیکن مو جودہ ترجمہ کے عربی متن کو مذکورہ نو کتابوں سے مقائسہ کرنے کے بعد انجام دیا گیا ہے اورعلم حدیث کی رو سے اضافات اور عبارتوںمیں تغیر و تبدیلی ہو ئی ہے نیز عقیدتی پہلووں پر بھی رو شنی ڈالی گئی ہے ۔

یہ عربی متن کے مطابق ترجمہ (جس کو ہم چھٹے حصہ میں ذکر کریں گے)گیارہ حصوں میں تقسیم ہوا ہے اور حصہ کے آغاز میناس کانام بھی ذکرکیا گیا ہے ۔

خطبہ غدیر بلند و بالا مطالب و مفاہیم کا حامل ہے لہٰذا ترجمہ کرنے میں ان مطالب کوروشن و واضح کرنے کا خیال رکھا گیا ہے اور تحت اللفظ ترجمہ کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے البتہ خطبہ کی اہمیت ہو نے کے باوجود بعض مقامات پر تفسیر کی احتیاج ہے جس کو اس کتاب کے آٹھویں حصہ میں کسی حد تک بیان کرنے کی کو شش کی گئی ہے ۔

خطبہ کے متن میں موجودہ آیات کو پہلے عربی صورت میں تحریر کیا گیا اس کے بعد ان کا ترجمہ بھی تحریر کیا گیا ہے ۔

جن مقامات پر یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کا کلام نہیں ہے وہاں جملہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اور" علیہ السلام "تحریر نہیں کیا گیا ہے ۔

خطبہ میں کلمہ "معاشر الناس "اور "الا"بہت زیادہ آیا ہے چونکہ اردو زبان میں اس کے معادل کوئی اچھالفظ نہیں ہے لہٰذا پہلے کلمہ کا " اے لوگو "اور دو سرے کلمہ کا"آگاہ ہو جاؤ "ترجمہ کیا گیاہے ۔

خطبہ کے اہم مقامات کو سیاہ حرفوں میں تحریر کیا گیا ہے خطبہ کے متن سے خارج موارد کو مشخص طور پر اور مختلف حروف کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے ۔

نسخوں کے جن اختلافی موارد کو عربی متن کے حاشیہ میں تحریر کیا گیا ہے اگر کسی ایسے اہم مطلب کا حامل ہے کہ جس کا متن سے استفادہ نہیں ہو رہا ہے یا عبارت میں اتنا اختلاف ہے جس سے جملہ کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں اس مطلب کو ترجمہ کے حاشیہ میں ذکر کیا گیاہے لیکن اگر کلمات میں اختلاف ہو اورنئے اور اہم مطلب کا حامل نہ ہو تو اس کوترجمہ کے حاشیہ میں لکھنے سے خودداری کی گئی ہے الف اور با کی علامات جن کو عربی متن کے حاشیہ میں استعمال کیا گیا ہے ان کویہاں

پر بھی استعمال کیا گیا ہے اور وہ چند موارد جو دو کتاب "الاقبال "اور "الصراط المستقیم "سے بیان کئے گئے ہیں ان کو علامت کے بغیر ذکر کیا گیا ہے ۔

وہ موارد جن میں عبارت کی وضاحت ضروری ہے یا تاریخ سے مربوط ہیں ان اس کو حاشیہ میں بیان کیا گیا ہے ۔

ھم امید کرتے ہیں کہ مذکورہ نسخوں سے مقائسہ کیلئے جواقدار بیان کئے گئے ہیں ان کے مد نظر قارئین کرام کےلئے خطبہ غدیر کی اہمیت واضح ہو گئی ہو گی اور وہ بڑی توجہ کے ساتھ اس کا مطالعہ کرینگے ۔

---

[1] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۷۔۴۷۶۔۴

[2] بحار الانوار:ج۳۷صفحہ/۲۳۵۔

[3] بحار:جلد۳۷صفحہ/۲۳۶۔

[4] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ /۴۷۷۔

[5] الذریعۃ جلد ۵ صفحہ /۱۰۱،نمبر ۴۱۸۔الغدیر فی التراث الاسلامی صفحہ۲۳۔

[6] روضۃالواعظین جلد۱صفحہ/۸۹۔

[7] الاحتجاج جلد۱صفحہ۶۶۔بحارالانوار جلد۳۷صفحہ۲۰۱۔

[8] الیقین صفحہ/۳۴۳۔ بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ /۲۱۸۔

[9] نزھۃ الکرام و بستان العوام جلد پ صفحہ ۱۸۶۔ نزھۃ الکرام و بستان العوام جلد پ صفحہ ۱۸۶۔

[10] الاقبال صفحہ/۴۵۶،۴۵۴۔۔بحارالانوار جلد۳۷صفحہ/۱۳۱،۱۲۷۔۳۔

[11] العدد القویہ صفحہ /۱۶۹۔۴۔

[12] التحصین صفحہ /۵۷۸ باب۲۹ دوسری قسم ۔

[13] الصراط المستقیم جلد ۱صفحہ /۳۰۱۔

[14] نھج الایمان صفحہ /۹۲۔

[15] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ /۱۱۴۔جلد ۳ صفحہ ۵۵۸۔

[16] بحارالانوارجلد ۳۷ صفحہ ۲۰۱۔۲۱۷۔

[17] کشف المھم صفحہ /۱۹۰۔

[18] اس سلسلہ میں مکمل بیان اسی کتاب کے آٹھویں حصہ میں آئے گا ۔

[19] کتاب " عوالم العلوم "جلد ۳/۱۵صفحہ /۳۳۱پر کلمہ " مولیٰ " کے سلسلہ میں مفصل بحث کی ہے اور صفحہ/۵۸۹ پراھلسنت کی تفسیر کی چند کتابوں کے نام درج کئے ہیں جن میں کلمہ "مو لیٰ " کے معنی "اولیٰ " بیان کئے گئے ہیں ۔اسی طرح صفحہ /۵۹پر ان راویان حدیث،شعرا اور اہل لغت کے اسماء کی فہرست نقل کی ہے جنھوں نے معنی "اولیٰ "کو کلمہ"مولیٰ " کے اصلی معنی سمجھا ہے ذیل میں ہم ان کے نام درج کررہے ہیں :

محمد بن سائب کلبي م ۱۴۶۔سعید بن اوس انصاری لغوی م۲۱۵،معمر بن مثنی نحوی م ۲۰۹،ابو الحسن اخفش نحوی م ۲۱۵،احمد بن یحیٰي ثعلب م۲۹۱،ابوالعباس مبرّد نحوی م ۲۸۶،ابو اسحاق زجاج لغوی نحوی م ۳۱۱،ابو بکر ابن انباری م۳۲۸،سجستانی عزیزی م۳۳۰،ابو الحسن رمانی م ۳۸۴،ابو نصر فارابی م ۳۹۳،ابو اسحاق ثعلبي م ۴۲۷،ابوالحسن واحدی م ۴۶۸،ابو الحجاج شمنتری م ۴۷۶،قاضی زوزنی م ۴۸۶،ابو زکریا شیبانی م ۵۰۲،حسین فرّاء بغوی م ۵۱۰،جار اللہ زمخشری م ۵۳۸،ابن جو زی بغدادی م ۵۹۷،نظام الدین قمی م ۷۲۸،سبط ابن جو زی م ۶۵۴،قاضی بیضاوی م ۶۸۵،ابن سمین حلبي م ۷۵۶،تاج الدین نجندی نحوی م ۷۰۰،عبد اللہ نسفی م ۷۱۰،ابن صباغ ما لکی ۸۵۵،واعظ کا شفی م ۹۱۰،ابو سعود مفسّرم ۹۸۲،شھاب الدین خفا جی م ۱۰۶۹،ابن حجر عسقلانی ،فخر رازی ،ابن کثیر دمشقی ،ابن ادریس شافعی ،جلال الدین سیوطی ،بدر الدین عینی ۔

[20] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۹۶۔

[21] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۶۱۔

[22] معا نی الاخبار صفحہ ۶۳۔

[23] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۱۲۸۔معا نی الاخبار صفحہ ۶۳۔

[24] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹احدیث ۶۰۶۔

[25] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ /۱۳۳احدیث ۱۹۰۔

Signature Down with America Down with Israel punjtni14 View Public Profile Visit punjtni14's homepage! Find More Posts by punjtni14 12-11-08, 09:29 AM post no : 19 punjtni14 Urdu Shia Lover Re: اسرار غدیر -محمد باقر انصاری-مکمل کتاب Online Read Book

خطبہ غدیر کا عربی متن

غدیر خم میں پیغمبر اکرم ﷺ کے خطبہ کا مکمل عربی متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ الحمدوالثنائ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَافِیْ تَوَحُّدِہِ وَدَنَافِیْ تَفَرُّدِہِ [1]وَجَلَّ فِیْ سُلْطَانِہِ وَعَظُمَ فِیْ اَرْکَانِہِ، وَاحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْماًوَھُوَفِیْ مَکَانِہِ وَقَھَرَجَمِیْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِہِ وَ بُرْھَانِہِ،حَمِیْداً[2]لَمْ یَزَلْ،مَحْمُوْداً لَایَزَالُ(وَمَجِیْداً لَایَزُوْلُ،وَمُبْدِ ئاًوَمُعِیْداًوَکُلُّ اَمْرٍاِلَیْہِ یَعُوْدُ)[3]

بَارِی الْمَسْمُوْکَاتِ وَدَاحِی الْمَدْحُوَّاتِ [4]وَجَبَّارُالْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوَا تِ ، قُدُّوْسٌ سُبُّوْحٌ ،رَبُّ الْمَلَائِکَۃِوَالرُّوْحِ،مُتَفَضِّلٌ عَلیٰ جَمِیْعِ مَنْ بَرَاہُ، مُتَطَوِّلٌعَلیٰ جَمِیْعِ مَنْ اَنْشَاہُ [5]یَلْحَظُ کُلَّ عَیْنٍ [6]وَالْعُیُوْنُ لَاتَرَا ھُ

کَرِیْمٌ حَلِیْمٌ ذُوْاَنَاۃٍ،قَدْوَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ رَحْمَتُہُ وَمَنَّ عَلَیْھِمْ[7] بِنِعْمَتِہِ لایَعْجِلُ بِاْنْتِقَامِہِ، وَلَایُبَادِرُ اِلَیْھِمْ بِمَااسْتَحَقُّوْا[8] مِنْ عَذَابِہِ

قَدْفَھِمَ السَّرَائِرَوَعَلِمَ الضَّمَائِرَ،وَلَمْ تَخْفَ عَلَیْہِ الْمَکْنُوْنَاتِ وَلَااشْتَبَھَتْ عَلَیْہِ الْخَفِیَّاتُ لَہُ الْاِحَاطَۃُبِکُلِّ شَیءٍ وَالْغَلَبَۃُ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ وَالْقُوَّۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَالْقُدْرَۃُ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ،وَلَیْسَ مِثْلُہُ شَیْءٌوَھُوَمُنْشِی الشَّیْءِ حِیْنَ لَاْشَیْءَ[9] دَائِمٌ حَیٌّ [10]وَقَائِمٌ بِالْقِسْطِ، لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ

جَلّ عَنْ انْ تُدْرِکَہُ الْاَبْصٰارَوَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصٰارَوَھُوَاللَّطیفُ الْخَبِیْرُلاٰ یَلْحَقُ احْد وَصْفَہُ مِنْ مُعٰایَنَۃٍ،وَلاٰیَجِدُاحَدٌکَیْفَ مِنْ سِرِّوَعَلاٰنِیَۃٍاِلاّٰبِمٰادَلَّ عَزَّوَجَلَّ عَلیٰ نَفْسِہِ[11]

وَاشْھَدُانَّہُ اللّٰہُ الَّذِی مَلَا[12]الدَّھرَقُدْسُہُ،وَالَّذی یَغْشَی الْاَبَدَنُورُہ[13]،وَالَّذِی یُنْفِذُاً مْرَہُ بِلاٰمُشٰاوَرَۃِ مُشیرٍوَلاٰمَعَہُ شَریکٌ فی تَقْدیرِہِ وَلاٰیُعٰاوَنُ فی تَدْبیرِہِ[14]

صَوَّرَمَاابتَدَعَ[15] عَلىٰ غَيْرِمِثٰالٍ،وَخَلَقَ مٰاخَلَقَ بِلاٰمَعُونَةٍ مِنْ احَدٍ وَلاٰ تَكَلُّفٍ وَلَا احْتِيٰالٍ[16] انْشَاهٰا[17] فَكٰانَتْ وَبَرَاهٰافَبٰانَتْفَهُوَاللهُ الَّذى لاٰاِلٰهَ اِلاّٰهُوَ الْمُتقِنُ الصَّنْعَةُ[18]، الْحَسَنُ الصَّنيعَةُ[19]،الْعَدْلُ الَّذِى لاٰيَجُوْرُ،وَالْاكْرَمُ الَّذِى تَرْجِعُ اِلَيْهِ الْامُورُ

وَاشْهَدُانَّهُ اللهُ الَّذِى تَوٰاضَعَ كُلُّ شَيْىٍٔ لِعَظَمِتِه،وَذَلَّ كُلُّ شَيْىٍٔ لِعِزَّتِهِ، وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَّيْىٍٔ لِقُدْرَتِهِ،وَخَضَعَ كُلُّ شَيْىٍٔ لِهَيْبَتِهِمَلِكُ الْامْلاٰكِ[20] وَمُفَلِّكُ الْافْلاٰكِ وَمُسَخِّرُالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ[21]،كُلٌّ يَجْرى لِاجَلٍ مُسَمّىٰ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهٰارِ وَيُكَوِّرُ النَّهٰارَ عَلَى اللَّيْلِ يَطْلُبُهُ حَثْيثاًقٰاصِمُ كُلِّ جَبّٰارٍعَنيدٍوَمُهلِكُ كُلِّ شَيْطٰانٍ مَريدٍ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ضِدٌّوَلاٰمَعَهُ نِدٌّ[22] احَدٌصَمَدٌلَمْ يَلِدْوَلَمْ يُولَدْوَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْواًاحَدٌاِلٰهٌ وٰاحِدٌ وَرَبٌّ مٰاجِدٌ[23]يَشٰاءُ فَيَمْضى،وَيُريدُ فَيَقْضى،وَيَعْلَمُ فَيُحْصى، وَيُميتُ وَيُحْيى، وَ يُفْقِرُوَيُغْنى،وَيُضْحِكُ وَيُبْكى،(وَيُدْنى وَيُقْصى)[24]وَيَمْنَعُ وَيُعْطِى[25]لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْىٍٔ قَديرٍ يوُلِجُ اللَّيْلَ فِى النَّهٰارِوَيوُلِجُ النَّهٰارَفِى اللَّيْلِ،لاٰاِلٰهَ اِلاّٰ هُوَا لْعَزيزُ

الْغَفّٰارُ[26] مُسْتَجيبُ الدُّعٰاءِ[27]وَمُجْزِلُ الْعَطٰاءِ[28]،مُحْصِى الْانْفٰاسِ وَرَبُّ الْجِنَّةِ وَالنّٰاس الَّذى لايشكل عليه شىءٌ[29] ولَاٰيَضْجُرُهُ صُرٰاخُ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَلَاٰيُبْرِمُهُ اِلْحٰاحُ المِلِحّيْنَ[30] الْعٰاصِمُ لِلصّٰالِحِينَ، وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحينَ،وَمَوْلَى الْمُومِنينَ وَرَبُّ الْعٰالَمينَ[31] الَّذى اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ مَنْ خَلَقَ انْ يَشْكُرَهُ وَيَحْمَدَهُ (عَلىٰ كُلِّ حٰالٍ)[32]

احْمَدُهُ كَثيراًوَاشْكُرُهُ دٰائِماً[33]عَلَى السَّرّٰاءِ وَالضَّرّٰاءِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخٰاءِ، وَاومِنُ بِهِ وَبِمَلاٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِاسْمَعُ لِامْرِهِ وَاطيعُ وَابٰادِرُاِلىٰ كُلِّ مٰايَرْضٰاهُ وَاسْتَسْلِمُ لِمٰاقَضٰاهُ[34]،رَغْبَةًفى طٰاعَتِهِ وَخَوْفاًمِنْ عُقُوبَتِهِ،لِانَّهُ اللهُ الَّذِى لاٰيُومَنُ مَكْرُهُ وَلاٰيُخٰافُ جَوْرُهُ

٢ امراِلهی فی موضوع هامّ

وَاقِرُّلَهُ عَلىٰ نَفْسى بِالْعُبُودِيَّةِوَاشْهَدُلَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ،وَ اودّى مٰااوْحىٰ بِهِ اِلَيَّ حَذَراًمِنْ انْ لاٰافْعَلَ فَتَحِلَّ بى مِنْهُ قٰارِعَةٌلاٰيَدْفَعُهٰاعَنّى احَدٌوَاِنْ عَظُمَتْ حيلَتُهُ وَصَفَتْ خُلَّتُهُ[35]لاٰاِلٰهَ اِلاّٰهُوَلاِنَّهُ قَدْاعْلَمَنى انّى اِنْ لَمْ ابَلِّغْ مٰاانْزَلَ اِلَيَّ (فى حَقِّ عَلِيٍّ)[36] فَمٰا بَلَّغْتُ رِسٰالَتَهُ، وَقَدْضَمِنَ[37] لى تَبٰارَكَ وَتَعٰالىٰ الْعِصْمَةَ(مِنَ النّٰاسِ)[38] وَهُوَاللهُ الْكٰافِى الْكَريمُ

فَاوْحىٰ اِلَيَّ: (بِسمْ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحيمِ،يٰاايُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مٰااُنزِلَ اِلَيكَ مِنْ رَبِّكَ فى عَلِيٍّ يَعْنى فِى الْخِلاٰفَةِلِعَلِيِّ بْنِ ابى طٰالِبٍ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمٰابَلَّغْتَ رِسٰالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّٰاسِ) [39]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،مٰاقَصَّرْتُ فى تَبْليغِ مٰاانْزَلَ اللهُ تَعٰالىٰ اِلَيَّ [40]وانَاابُيِّنُ لَكُمْ سَبَبَ هٰذِهِ الْآيَةِ:اِنَّ جَبْرَئيلَ هَبَطَ اِلَيَّ[41] مِرٰاراًثَلاٰثاًيَامُرُنى عَنِ السَّلاٰمِ رَبّى وَهُوالسَّلاٰمُ[42] انْ اقُومَ فى هٰذَاالْمَشْهَدِفَاعْلِمَ كَلَّ ابْيَضٍ وَاسْوَدٍ[43]:انَّ عَلِى بْنَ ابى

طٰالِبٍ اخی وَوَصِیّی وَخَلیفَتی (عَلیٰ امَّتی) [44]وَالْإِمٰامُ مِنْ بَعْدی،الَّذی مَحَلُّهُ مِنّی مَحَلُّ هٰارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ اِلاّٰاَنَّهُ لاٰنَبِیَّ بَعْدی وَهُوَوَلِیُّکُمْ بَعْدَاللهِ وَرَسُولِهِ،وَقَدْانْزَلَ اللهُ تَبٰارَکَ وَتَعٰالیٰ عَلَیَّ بِذٰلِکَ آیَةً مِنْ کِتٰابِهِ(هِیَ)[45]:<اِنَّمٰاوَلِیُّکُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّـذِینَ آمَنُوْاالَّـذِینَ یُقیمُـوْنَ الصَّـلاٰةَوَیُوتُوْنَ الزَّکٰـاةَ وَهُـمْ رٰاکِعُـونَ>[46]،وَعَلِیُّ بْـنُ ابی طٰالِـبٍ الَّـذِی اقٰـامَ الصَّـلاٰةَوَآتَی الزَّکٰاةَوَهُوَرٰاکِعٌ یُرِیدُاللهَ عَزَّوَجَلَّ فی کُلِّ حٰالٍ[47]

وَسَاَلْتُ جَبْرَئیلَ انُ یَسْتَعْفِیَ لِیَ (السَّلاٰمَ)[48]عَنْ تَبْلیغِ ذٰلِکَ اِلَیْکُمْ ایُّهَا النّٰاسُ لِعِلْمی بِقِلَّةِالْمُتَّقینَ وَکَثْرَةِالْمُنٰافِقینَ وَاِدْغٰالِ اللاّٰئِمینَ [49]وَحِیَلِ الْمُسْتَهزِئینَ بِالْإِسْلاٰمِ[50]، الَّذینَ وَصَفَهُمُ اللهُ فی کِتٰابِهِ بِاَنَّهُمْ یَقُولُونَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مٰا لَیْسَ فی قُلُوبِهِمْ،وَیَحْسَبُونَهُ هَیِّناً وَهُوَعِنْدَاللهِ عَظیمٌ[51]،وَکَثْرَةِاذٰاهُمْ لی غَیْرَمَرَّةٍ[52] حَتّیٰ سَمُّونی اُذُناًوَزَعَمُوااَنّیٰ کَذٰ لِکَ[53] لِکَثْرَةِ مُلاٰزَمَتِهِ اِیّٰایَ وَاِقْبٰالی عَلَیْهِ (وَهَواهُ وَقَبُوْلِهِ مِنّیْ)[54]حَتّیٰ اَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذَلِکَ [55]<وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُوذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَاُذُنٌ،قُلْ اُذُنُ)-عَلَی الَّذِیْنَ یَزْعَمُوْنَ اَنَّهُ اُذُنٌ- [56](خَیْرٍلَکُمْ،یُومِنُ بِاللهِ وَ یُومِنُ لِلْمُومِنِیْنَ>[57]الآیةوَلَوْشِئْتُ اَنْ اُسَمِّیَ الْقٰائِلِیْنَ بِذٰلِکَ بِاَسْمٰائِهِمْ لَسَمَّیْتُ وَاَنْ اَوْمَی اِلَیْهِمْ بِاَعْیٰانِهِمْ لَاَوْمَاتُ وَاَنْ اَدُلَّ عَلَیْهِمْ لَدَلَلْتُ،[58] وَ لٰکِنّیْ وَاللهِ فِیْ اُمُوْرِهِمْ قَدْ تَکَرَّمْتُ[59]

وَکُلُّ ذٰلِکَ لَایَرْضَی اللهُ مِنّیْ اِلّاٰاَنْ اُبَلِّغَ مٰااَنْزَلَ اللهُ اِلَیَّ)فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ [60]،ثُمَّ تَلاٰ:<یٰاَیُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مٰااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ(فِیْ حَقِّ عَلِیٍ)وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَابَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النّٰا سِ>[61]

٣ الاعلان الرسمی بامامةالائمة الاثنی عشرعلیهم السلام و ولایتهم

فَاعْلَمُوْامَعَاشِرَالنَّاسِ)ذٰلِکَ فِیْهِ وَافْهَمُوْهُ وَاعْلَمُوْا [62]اَنَّ اللهَ قَدْنَصَبَهُ لَکُمْ وَلِیّاً وَاِمَا مَاً فَرَضَ [63]طَاعَتَهُ عَلَی الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِوَعَلَیَ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ وَعَلَی الْبَادِیْ وَالْحَاضِرِ، وَعَلَیَ الْعَجَمِیِّ[64] وَالْعَرَبِیِّ،وَالْحُرِّوَا لْمَمْلُوْکِ[65] وَالصَّغِیْرِ وَ الْکَبِیْرِ،وَعَلَی الْاَبْیَضِ وَالْاَسْوَدِ، وَعَلیٰ کُلِّ مُوَحِّدٍ [66]مٰاضٍ حُکْمُهُ، جَارٍقَوْلُهُ،[67] نَافِذٌ اَمْرُهُ،مَلْعُوْنٌ مَنْ خَالَفَهُ، مَرْحُوْمٌ مَنْ تَبِعَهُ وَصَدَّقَهُ،فَقَدْغَفَرَاللهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَاَطَاعَ لَهُ [68]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اِنَّهُ آخِرُمَقَا مٍ اَقُوْمُهُ[69] فِیْ هٰذ االْمَشْهَدِ،فَاسْمَعُوْاوَاَطِیْعُوْا وَانْقَادُ وْالِاَمْرِ)اللهِ [70]رَبِّکُمْ،فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَمَوْلَاکُمْ وَاِلٰهُکُمْ،ثُمَّ مِنْ دُوْنِهِ رَسُوْلَهُ وَنَبِیَّهُ الْمُخَاطِبَ لَکُمْ، [71]ثُمَّ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیٌّ وَلِیُّکُمْ وَاِمَامُکُمْ بِاَمْرِاللهِ رَبِّکُمْ، ثُمَّ الْاِمَامَةُفِیْ ذُرِّیَّتِیْ مِنْ وُلْدِهِ اِلیٰ یَوْ مٍ تَلْقَوْنَ اللهَوَرَسُوْلَهُ [72]

لَاحَـلَالَ اِلَّامٰااَحَلَّـهُ اللهُ وَرَسُـوْلَهُ وَهُـمْ، [73]وَلَاحَـرَامَ اِلَّامٰاحَرَّمَـهُ اللهُ عَلَـیْکُمْ [74] وَرَسُـوْلُهُ وَهُـمْ ،وَاللهُ عَزَّوَجَـلَّ عَرَّفَنِـی الْحَلَالَ وَالْحَرَا مَ وَاَنَااَفْضَیْتُ بِمَاعَلَّمَنِیْ رَبِّیْ مِنْ کِتَابِهِ وَحَلَالِهِ وَحَرَامِهِ اِلَیْهِ [75]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،)فَضِّلُوْهُ[76]،مَامِنْ عِلْمٍ اِلَّاوَقَدْاَحْصَاهُ اللهُ فِيَّ،وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُ فَقَدْاَحْصَيْتُهُ فِيْ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ،وَمَامِنْ عِلْمٍ اِلَّاوَقَدْعَلَّمْتُهُ عَلِيّاً [77]، وَهُوَ الْاِمَامُ الْمُبِيْنُ)اَلَّذِىْ ذَكَرَهُ اللهُ فِيْ سُوْرَةِ يٰس:<وَكُلُّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُبِينٍ>[78]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،لاٰتَضِلُّواعَنْهُ وَلاٰتَنْفِرُوامِنْهُ[79]،وَلاٰتَسْتَنْكِفُواعَنْ وِلاٰيَتِهِ،فَهُوَ الَّذى يَهدى اِلَى الْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِهِ،وَيُزْهِقُ الْبٰاطِلَ وَيَنْهىٰ عَنْهُ،وَلاٰتَاخُذُهُ فِى اللهِلَوْمَةُ لاٰئِمٍاوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللهِوَرَسُولِهِ(لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَى الْايمٰانِ بى احَدٌ)[80]،وَالَّذى فَدىٰ رَسُولَ اللهِ بِنَفْسِهِ،وَالَّذى كٰانَ مَعَ رَسُولِ اللهِوَلاٰاحَدَيَعْبُدُاللهَمَعَ رَسُولِهِ مِنَ الرِّجٰالِ غَيْرُهُ(اوَّلُ النّٰاسُ صَلاٰةً وَاوَّلُ مَنْ عَبَدَاللهَمَعيامَرْتُهُ عَنِ اللهِانْ يَنٰامَ فى مَضْجَعى،فَفَعَلَ فٰادِياًلى بِنَفْسِهِ)[81]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،فَضِّلُوهُ فَقَدْفَضَّلَهُ اللهُ،وَاقْبَلُوهُ فَقَدْنَصَبَهُ اللهُ

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّهُ اِمٰامٌ مِنَ اللهِ[82]،وَلَنْ يَتُوبَ اللهُعَلىٰ احَدٍانْكَرَوِلاٰيَتَهُ وَلَنْ يَغْفِرَلَهُ[83]، حَتْماًعَلَى اللهِانْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ خٰالَفَ امْرَهُ وَانْ يُعَذِّبَهُ عَذٰاباًنُكْراًابَدَ الْآبٰادِ وَدَهرَالدُّهُورِ[84]فَاحْذَرُواانْ تُخٰالِفُوهُ [85]فَتَصْلُوانٰاراًوَقُودُهٰاالنّٰاسُ وَالْحِجٰارَةُ اعِدَّتْ لِلْكٰافِرينَ[86]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،بى(وَاللهِ)بَشَّرَالْاَوَّلُونَ مِنَ النَّبِيّينَ وَالْمُرْسَلينَ،وَانَا(وَاللهِ)[87] خٰاتَمُ الْانْبِيٰاءِ وَالْمُرْسَلين [88]وَالْحُجَّةُعَلىٰ جَميعِ الْمَخْلُوقينَ مِنْ اهلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضينفَمَنْ شَكَّ فِيْ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَرَ[89]كَفَرَ الْجٰاهِلِيَّةِ الأُولىٰ وَمَنْ شَكَّ فِيْ شكَّ فِيْ شَىءٍ مِنْ قَوْلِيْ هٰذافَقَدْ شَكَّ كُلِّ مٰاانْزِلَ اِلَيَّ،وَمَنْ شَكَّ فى وٰاحِدٍمِن الْائِمَّةِفَقَدْشَكَّ فِى الْكُلِّ مِنْهُمْ،َ الشّٰاكُ فينٰافِى النّٰارِ[90]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،حَبٰانِىَ اللهُعَزَّوَجَلَّ بِهٰذِهِ الْفَضيلَةِمَنّاًمِنْهُ عَلَيَّ وَاِحْسٰاناًمِنْهُ اِلَيَّ وَلاٰاِلٰهَ اِلاّٰهُوَ،الاٰلَهُ الْحَمْدُمِنّى ابَدَالْآبِدينَ وَدَهرَالدّٰاهِرينَ وَعَلىٰ كُلِّ حٰالٍ

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،فَضِّلُواعَلِيّاًفَاِنَّهُ افْضَلُ النّٰاسِ بَعْدى مِنْ ذَكَرٍواُنْثىٰ مٰاانْزَلَ اللهُ الرِّزْقَ وَبَقِىَ الْخَلْقُمَلْعُونٌ مَلْعُونٌ،مَغْضُوبٌ مَغْضُوبٌ مَنْ رَدَّعَلَيَّ قَوْلى هٰذٰاوَلَمْ يُوٰافِقْهُ الاٰاِنَّ جَبْرَئيلَ خَبَّرَنى عَنِ اللهِتَعٰالىٰ بِذٰلِكَ وَيَقُولُ:"مَنْ عٰادىٰ عَلِيّاًوَلَمْ يَتَوَلَّهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَتى وَغَضَبى"[91]،<وَلْتَنْظُرْنَفْسٌ مٰاقَدَّمَتْ لِغَدٍوَاتَّقُوااللهَ(انْ تُخٰالِفُوهُ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَثُبُوتِهٰا)اِنَّ اللهَخَبيرٌبِمٰاتَعْمَلُونَ>[92]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّهُ جَنْبُ اللهِالَّذى ذَكَرَفى كِتٰابِهِ الْعَزيزِ،فَقٰالَ تَعٰالىٰ(مُخْبِراً عَمَّنْ يُخٰالِفُهُ)[93] :<انْ تَقُولَ نَفْسٌ يٰاحَسْرَتٰاعَلىٰ مٰافَرَّطْتُ فى جَنْبِ اللهِ>[94]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،تَدَبَّرُواالقُرْآنَ وَافْهَمُواآيٰاتِهِ وَانْظُرُواالِىٰ مُحْكَمٰاتِهِ وَلاٰتَتَّبِعُوا مُتَشٰابِهَهُ،فَوَاللهِلَنْ يُبَيِّنَ لَكُم زَوٰاجِرَهُ [95]وَلَنْ يُوضِحَ لَكُمْ تَفْسيرَهُ اِلاَّالَّذى انَاآخِذٌ بِيَدِهِ وَمُصْعِدُهُ اِلَيَّ وَشٰائِلٌ بِعَضُدِهِ(وَرٰافِعُهُ بِيَدَيَّ)[96]وَمُعْلِمُكُمْ:اَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَاعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ هُوَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ وَوَصِيِّ،وَمُوٰالاٰتُهُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَهَاعَلَيَّ[97]

مَعٰاشِـرَالنّٰاسِ،اِنَّ عَلِيّـاًوَالطَّيِّبِيْنَ مِـنْ وُلْـدِیْ)مِـنْ صُـلْبِهِ [98]هُـمُ الثِّقْـلُ الْاَصْـغَرُ ، وَالْقُـرْآنُ الثِّقْـلُ الْاَكْبَرُ،فَكُـلٌّ وَاحِدٍمِنْهُمَامُنْبِی عَنْ صَاحِبِهِ[99] وَمُوٰافِقٌ لَهُ،لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰی يَرِدَعَلَیَّ الْحَوْضَ اَلَااِنَّهُمْ اُمَنَاءُ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهِ وَحُكّٰامُه فِیْ اَرْضِهٖ[100]

اَلَاوَقَدْاَدَّيْتُ،اَلَاوَقَدْبَلَّغْتُ،اَلَاوَقَدْاَسْمَعْتُ،اَلَاوَقَدْاَوْضَحْتُ،[101]اَلَاوَاِنَّ اللّٰهَعَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَنَاقُلْتُ[102] عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ،اَلَااِنَّهُ لٰا"اَمِيْرَالْمُومِنِيْنَ"غَيْرَاَخِیْ هٰذَا،[103]اَلٰا لَاتَحِلُّ اِمْرَةُ الْمُومِنِيْنَ بَعْدِیْ لِاَحَدٍغَيْرُهُ

۴ رفع علیّ عليه السلام بيدی رسول الله صلی الله عليه وَآله وسلم

ثم ضرب بيده الیٰ عضدعلیّ عليه السلام فرفعه وكان اميرالمومنين عليه السلام منذ اول ماصعدرسول الله صلی اللهُ عليه وآله وسلم منبره علیٰ درجةدون مقامه متيامناًعلیٰ وجه رسول الله صلی اللهُ عليه وآله كانّهمافی مقام واحدفرفعه رسول الله صلی الله عليه وآلهِ بيده وبسطهماالی السّمآءِ و شال علياًعليه السلام حتی صارت رجله مع ركبةرسو ل الله صلی الله عليه وَآلهِ[104]،ثُمَّ قالَ:

مَعٰاشِرَالنّٰاس،هٰذَاعَلِیٌّ اَخِیْ وَوَصِیِّ وَوَاعِیْ عِلْمِیْ[105]،وَخَلِيْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ عَلیٰ مَنْ آمَنَ بِیْ وَعَلیٰ تَفْسِيْرِكِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالدَّاعِیْ اِلَيْهِ وَالْعَامِلُ بِمَايَرْضَاه وَالْمُحَارِبُ لِاَعْدَائِهِ وَالْمُوَالِیْ عَلیٰ طَاعَتِهِ[106] وَالنّٰاهِیْ عَنْ مَعْصِيَتِهِاِنَّهُ خَليفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَ اميرُالْمُومنينَ وَالاِمٰامُ الْهٰادی مِنَ اللّٰهِ،وَقٰاتِلُ النّٰاكِثينَ وَالْقٰاسِطينَ وَالْمٰارِقينَ بِاَمْرِاللّٰهِيَقُولُ اللّٰهُ:<مٰايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ>[107]بِاَمْرِكَ يٰارَبِّ اقُولُ[108]:اَللّٰهُمَّ وٰالِ مِنْ وٰالاٰهُ وَعٰادِمَنْ عٰاداٰهُ(وَانْصُرْمَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ)[109]وَالْعَنْ مَنْ اَنْكَرَهُ وَاغْضِبْ عَلیٰ مَنْ جَحَدَحَقَّهُ[110]

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ الْآيَةَفی عَلِیٍّ وَلِيِّكَ عِنْدَتَبْيينِ ذٰلِكَ وَنَصْبِكَ اِيّٰاهُ لِهٰذَاالْيَوْمِ[111]:<اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتی وَرَضيتُ لَكُمْ الاِسْلاٰمَ ديناً>[112]،<وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَالاِسْلاٰمِ ديناًفَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَفِی الْآخِرَةِمِنَ الْخٰاسِرينَ>[113]اَللّٰهُمَّ اِنّی اشْهِدُكَ انّی قَدْبَلَّغْتُ[114]

۵ التاكيدعلی توجّه الامّةنحومسالةالامامة

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّمٰااَكْمَلَ اللّٰهُعَزَّوَجَلَّ دينَكُمْ بِاِمٰامَتِهِ[115]فَمَنْ لَمْ يَاتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ يَقُومُ مَقٰامَهُ مِنْ وُلْدی [116]مِنْ صُلْبِهِ اِلیٰ يَوْمِ الْقِيٰامَةِوَالْعَرْضِ عَلَی اللّٰهِعَزَّوَجَلَّ فَاولٰئِكَ الَّذينَ حَبِطَتْ اعْمٰالُهُمْ(فِی الدُّنْيٰاوَالْآخِرَةِ)[117]وَفِی النّٰارِهُمْ خٰالِدُونَ،لاٰ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذٰابُ وَلاٰهُمْ يُنْظَرُوْنَ[118]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،هٰذاعَلِيٌّ،انْصَرُكُمْ لی وَاحَقُّکُمْ بی [119]وَاقْرَبُکُمْ اِلَيَّ وَاعَزُّکُمْ عَلَيَّ، وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَانَاعَنْهُ رٰاضِياًوَمٰانَزَلَتْ آيَةُرِضٰا(فِی الْقُرْآنِ) [120]اِلاّٰفيهِ،وَلاٰ خٰاطَبَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا اِلاّٰبَدَابِهِ، وَلاٰنَزَلَتْ آيَةُمَدْحٍ فِی الْقُرآنِ الاّٰفيهِ،وَلاٰشَهِدَاللّٰهُ بِالجَنَةِفی<هَلْ اتیٰ عَلَی الْاِنْسٰانِ>اِلاّٰلَهُ[121]،وَلاٰانْزَلَهٰافی سِوٰاهُ وَلاٰمَدَحَ بِهٰاغَيْرَهُ

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،هُوَنٰاصِرُدينَ اللهِوَالْمُجٰادِلُ عَنْ رَسُولِ اللهِ[122]،وَهُوَالتَّقِيُّ النَّقِيُّ الْهٰادِی الْمَهدِيُّنَبِيُّكُمْ خَيْرُنَبِيٍّ وَوَصِيُّكُمْ خيروصی (وَبَنُوْهُ) خَيْرُ الاَوْصِيَاءِ [123] مَعٰاشِرَ النّٰاسِ، ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ،وَذُرِّيَّتی مِنْ صُلبِ(اميرالمومنين[124] علَيٍّ

معاشرالناسِ، اِنَّ ابليسَ اَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِبِالحَسَدِ،فَلاٰ تَحْسُدُ وهُ فَتَحْبَطَ اعْمٰالُكُمْ وَتَزِلَّ اقْدٰامُكُمْ،فَاِنَّ آدَمَ اهبِطَ اِلَی الْاَرْضِ بِخَطيئَةٍ وٰاحِدةٍ[125] ،وَهُوَصَفْوَةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ،وَكَيْفَ بِكُمْ وَانْتُمْ انْتُمْ وَمِنْكُمْ اعْدٰاءُ اللهِ[126]

الاٰوَاِنَّهُ لاٰيُبْغِضُ عَلِيّاًاِلاّٰشَقِيٌّ،وَلاٰيُوٰالی عَلِيّاً [127]اِلاّٰتَقِيٌّ،وَلاٰيُومِنَ بِهِ اِلاّٰ مُومِنٌ مُخْلِصٌ وَفِيْ عَلِيٍ (وَاللهِ)نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْعَصْرِ:<بِسْمِ اللهِ الرَّ حْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَا نَ لَفِيْ خُسْرٍ> اِلاّٰ عَلِيّاًالَّذِیْ آمَنَ وَرَضِیَ بِا لْحَقِّ وَالصَّبْرِ[128]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،قَدْاسْتَشْهَدْتُ اللهَ وَبَلَّغْتُكُمْ رِسَالَتِیْ وَمَاعَلَیَ الرَّسُوْلِ اِلّٰا الْبَلَا غُ الْمُبِيْنُ،[129]مَعَاشِرَالنَّا<اِتَّقُوْااللهَ حَقَّ تُقٰاتِهِ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلّٰاوَاَنْتُم مُسْلِمُوْنَ>[130]

۶ الاشارةالیٰ مقاصدالمنافقين

مَعَاشِرَالنَّاس،<آمِنُوْابِاللهِ وَرَسُوْلِهِ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهُ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَطْمِسَ وُجُوْهاًفَنَرُدَّهَاعَلیٰ اَدْبَارِهٰااَوْنَلْعَنَهُمْ كَمَالَعَنَّا اَصْحَابَ السَّبْتِ>[131] بِاللهِ مَاعَنیٰ بِهٰذِ هِ الْآيَةِ اِلّٰاقَوْماًمِنْ اَصْحٰابِیْ اَعْرِفُهُمْ بِاَسْمٰائِهِمْ وَاَنْسَابِهِمْ،وَاُمِرْتُ بِالصَّفْحِ عَنْهُمْ فَلْيَعْمَلْ كُلُّ امْرِیءٍ عَلیٰ مَايَجِدُ لِعَلِيٍّ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ[132]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،النُّوْرُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجلَّ مَسْلُوْكٌ فِی ثُمَّ فِيْ عَلِیْ بِنْ اَبِیْ طَالِبٍ[133] ثُمَّ فِی النَّسْلِ مِنْهُ اِلَی الْقَائِمِ الْمَهدِیْ الَّذِیْ يَاخُذُ بِحَقِّ اللهِ وَبِكُلِّ حَقِّ هُوَلَنَا[134]، لِاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ جَعَلَنَاحَجَّةً علیٰ الْمُقَصِّرِيْنَ [135]وَالْمُعَا نِدِيْنَ وَالْمُخَالِفِيْنَ وَالْخَائِنِيْنَ وَالْآثِمِيْنَ وَالظَّالِمِيْنَ وَالْغَاصِبِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اُنْذِرُكُمْ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِیَ الرُّسُلُ،اَفَاِنْ مِتُّ اَوْقُتِلْتُ انْقُلَبْتُمْ عَلیٰ اَعْقَابِكُمْ؟وَمَنْ يَنْقَلِبْ فَلَنْ يَّضُرَّاللهَ شَيْئاًوَسَيَجْزِیَ اللهُ الشَّاكِرِيْنَ) الصَّابِرِيْنَ [136]اَ لَاوَ اِنَّ عَلِيّاًهُوَالْمَوْصُوْفُ بِالصَّبْرِوَالشُّكْرِ،ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدِیْ مِنْ صُلْبِهِ

مَعَاشِرَالنَّاس،لَاتَمُنُّواعَلَیَّ بِاِسْلَامِكُمْ، بَلْ لَاتَمُنُّواعَلَیَ اللهِ فَيُحْبِطَ عَمَلَكُمْ وَيَسْخَطَ عَلَيْكُمْ وَيَبْتَلِيَكُمْ بِشُوَاظٍ مِنْ نَاروَنُحَاسٍ، اِنَّ رَبَّكُم لَبِالْمِرْصَاد[137]

مَعَاشِرَالنَّاس،اِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ ائِمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِوَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَايَنْصُرُوْنَ

مَعَاشِرَالنَّاس،اِنَّ اللهَ وَاَنَابَرِيئانِ مِنْهُمْ

مَعَاشِرَالنَّاس،اِنَّهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَشْيَاعَهُمْ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِوَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ [138]اَلَااِنَّهُمْ اَصْحَابُ الصَّحِيْفَةِ فَلْيَنْظُرْاَحَدُكُمْ فِىْ صَحِيْفَتِهِ!! [139]

قٰالَ: فَذَهَبَ عَلىٰ النَّاسِ(اِلَّاشِرْذِمَةٌ مِنْهُمْ)اَمْرَ الصَّحِيْفَةِ[140]

مَعَاشِرَالنَّاس،اِنِّى اَدَعُهَااِمَامَةً وَوِرَاثَةً (فِىْ عَقِبِىْ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،[141]وَقَدْبَلَّغْتُ مَااُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِهِ [142]حُجَّةً عَلىٰ كُلِّ حَاضِرٍوَغٰائِبٍ وَعَلىٰ كُلِّ اَحَدٍ مِمَّنْ شَهِدَاَوْلَمْ يَشْهَدْ،وُلِدَاَوْلَمْ يُوْلَدْ،فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُالْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَاِلىٰ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ وَسَيَجْعَلُوْنَ الْاِمَامَةَ بَعْدِىْ مُلْكاًوَاغْتِصَاباً،(اَلَا لَعَنَ اللهُ الْغٰاصِبِيْنَ الْمُغْتَصِبِيْنَ)[143]،وَعِنْدَهٰاسَيَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَاالثَّقَلاٰنِ(مَنْ يَفْرُغُ)[144] وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمٰاشُواٰظٌ مِنْ نٰارٍ وَنُحٰاسٌ فَلاٰتَنْتَصِراٰنِ[145]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَكُمْ عَلىٰ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ،وَمٰاكٰانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ[146]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّهُ مٰامِنْ قَرْيَةٍاِلاّٰوَاللهُ مُهلِكُهٰابِتَكْذيبِهٰاقَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ وَمُمَلِّكُهَاالْاِمٰامَ الْمَهدِىَّ وَاللهُمُصَدِّقٌ وَعْدَهُ[147]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،قَدْضَلَّ قَبْلَكُمْ اَكْثَرُالْاَوَّلينَ،وَاللهُلَقَدْاهلَكَ الاولين[148] وَهُوَمُهلِكُ الآخِرينَ اَل اللهُتَعٰالىٰ:اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلينَ،ثُمَّ نُتْبِعُهُمالْآخِرينَ،كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمينَ، وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِيْنَ[149] مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اِنَّ اللهَقَدْاَمَرَنى وَنَهٰانى،وَقَدْاَمَرْتُ عَلِيّاً وَنَهَيْتُهُ (بِاَمْرِهِ)[150] فَعِلْمُ الْاَمْرِوَالنَّهيِ لَدَيْهِ[151]،فَاسْمَعُوالِاَمْرِهِ تَسْلِمُواوَاَطيعُوهُ تَهْتَدُواوَانْتَهُوالِنَهيِهِ تُرْشِدُوا،(وَصيرُوااِلىٰ مُرٰادِهِ)[152]وَلاٰتَتَفَرَّقُ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبيلِهِ

٧ اولياء اهل البيت(عليهم السلام) واعدائهم

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ،اَنٰاصِراٰطُ اللهِالْمُسْتَقيمُ الَّذى اَمَرَكُمْ بِاتِّبٰاعِهِ [153]،ثُمَّ عَلِيٌّ مِنْ بَعْدى، ثُمَّ وُلْدى مِنْ صُلْبِهِ اَئِمَّةُ(الْهُدىٰ)[154] يَهدُونَ اِلَى الْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ[155]

ثُمَّ قَرَاَ:"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[156] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالِمِيْنَ" اِلىٰ آخِرِهَا [157]، وَقَالَ:فِىَّ نَزَلَتْ وَفِيْهِمْ (وَاللهِ)[158] نَزَلَتْ،وَلَهُمْ عَمَّتْ وَاِيَّاهُمْ خَصَّتْ[159] اولٰئِكَ اَوْلِيَاءُ اللهِ اَلَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ [160]،اَلَااِنّ حِزْبَ اللهِ هم الْغَالِبُوْنَ[161]

اَلَا اِنَّ اَعْدَائَهُمْ هم السُّفَهَا ءُ الْغَاوُوْنَ اِخْوَ انُ الشَّيَاطِيْنِ[162] يُوْحى بَعْضُهُمْ اِلىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْراً

الَاإنَّ اَوْلِيَائَهم اَلَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْ كِتَابِهِ ،فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ :<لاَتَجِدُقَوْماً يُومِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِيُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّاللهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَوْكَانُوْاآبَائَهُمْ اَوْ اَبْنَائَهُمْ اَوْاِخْوَانَهُمْ اوْعَشِيْرَتَهُمْ،اولٰئِکَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الاِيْمَانَ>الیٰ آخرالآية[163]

الَاإنَّ اَوْلِيَائَهم الْمُومِنُوْ نَ اَلَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجلَّ فَقَالَ:اَلَّذِيْنَ آمَنُوْاوَلَمْ يَلْبَسُوْااِيْمَا نَهُمْ بِظُلْمٍ اولٰئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهتَدُوْنَ>[164]

الَاإنَّ اَوْلِيَائَهم اَلَّذِيْن آمَنُوْاوَلَمْ يَرْتَابُوْا[165]

الَاإنَّ اَوْلِيَائَهم اَلَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ آمِنِيْنَ،تَتَلَقَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ بِالتَّسْلِيْمِ يَقُوْلُوْنَ :سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَاخَالِدِيْنَ[166]

الَاإنَّ اَوْلِيَائَهمْ،لَهُمُ الْجَنَّةُ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَابِغَيْرِ حِسَابٍ[167]

الَاإنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ يَصْلَوْنَ سَعِيْراً[168]

الَاإنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ لِجَهَنَّمَ شَهِيْقاًوَهِيَ تَفُوْرُوَيَرَوْنَ لَهَازَفِيْراً[169]

الَاإنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ فِيْهِمْ:كُلَّمَادَخَلَتْ امَّةٌ لَعَنَتْ اُخْتَهَا>الآية[170]

الَاإنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ:<كُلَّمَااُلْقِيَ فِيْهَافَوْجٌ سَالَهُمْ خَزَنَتُهَاالَمْ يَاتِكُمْ نَذِيْرٍ،قَالُوْابَلٰى قَدْجَائَنَانَذِيْرٌفَكَذَّبْنَاوَقُلْنَامَانَزَّلَ اللهُ مِنْ شَيْ ءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّافِيْ ضَلَالٍ كَبِيْرٍ>الیٰ قوله:<اَلافَسُحْقاً لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ>[171]

الَاإنَّ اَوْلِيَائُهم اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ،لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَاَجْرٌكَبِيْرٌ[172]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،شَتَّانَ مَابَيْنَ السَّعِيْرِوَالاَجْرِالْكَبِيْرِ[173]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،[174]عَدُوُّنَامَنْ ذَمَّهُ اللهُ وَلَعَنَهُ ،وَوَلِيُّنَا(كُلُّ)[175]مَنْ مَدَحَهُ اللهُ وَاَحَبَّهُ

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اَلاوَاِنِّيْ (انا)[176]النَّذِيْرُوَعَلِيٌّ الْبَشِيْرُ

مَعَاشِرَالنَّاسِ،(اَلا)[177]وَاِنِّيْ مُنْذِرٌوَعَلِيٌّ هَادٍ[178]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،(اَلا)[179]وَاِنِّيْ نَبِيٌّ وَعَلِيٌّ وَصيّی[180]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اَلاوَاِنِّيْ رَسُوْلٌ وَعَلِيٌّ الْاِمَامُ وَالْوَصِيُّ مِنْ بَعْدِيْ،وَالْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُالَاوَاِنِّيْ وٰالِدُهُمْ وَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنْ صُلْبِهِ)[181]

٨ الامام المهدی عجّل الله فرجه

اَلاانَّ خَاتِمَ الْائِمَّةِ مِنَّاالْقَائِمَ الْمَهدِیَّ[182] اَلاانَّهُ الظاهرعلیٰ الدِّیْنِ[183]اَلاِانَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِیْنَالَااِنَّهُ فٰاتِحُ الْحُصُوْنِ وَهٰادِمُهَاالَاانَّهُ غَالِبُ کُلِّ قَبِیْلَةٍ مِنْ اهل الشِّرْکِ وَهَادِیْهَا[184]

اَلاانَّهُ الْمُدْرِکُ بِکُلِّ ثٰارٍلِاوْلِیَاءِ اللّٰهِاَلَااِنَّهُ النَّاصِرُ لِدِیْنِ اللهِ

اَلاِانَّهُ الْغَرَّافُ مِنْ بَحْرٍعَمِیْقٍ اَلَااِنَّهُ یَسِمُ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ بِفَضْلِهِ[185] وَکُلَّ ذِیْ جَهلٍ بِجَهلِهِ الَااِنَّهُ خِیَرَة اللهِ وَمُخْتَارُهُالَاانَّهُ وَارِثُ کُلِّ عِلْمٍ وَالْمُحِیْطُ بِکُلِّ فَهمٍ

اَلاانَّهُ الْمُخْبِرُعَنْ رَبِّهِ عزَّوَجَلَّ وَالْمُشَیِّدُلِاَمْرِآیَاتِهِ[186] اَلاِانَّهُ الرَّشِیْدُ السَّدِیْدُالَاانَّهُ الْمُفَوِّضُ اِلَیْهِ

اَلاانَّهُ قَدْبَشَّرَبِهِ مَنْ سَلَفَ مِنَ الْقُرُوْنِ بَیْنَ یَدَیْهِ[187] اَلاِانَّهُ الْبَاقِیْ حُجَّةً وَلَاحُجَّةَ بَعْدَهُ[188] وَلَاحَقَّ الَّامَعَهُ وَلَانُوْرَالَّاعِنْدَهُ

اَلاانَّهُ لَاغَالِبَ لَهُ وَلَامَنْصُوْرَعَلَیْهِالَاوَانَّهُ وَلِیُّ اللهِ فِیْ ارْضِهِ،وَحَکَمُهُ فِیْ خَلْقِهِ،وَامِیْنُهُ فِیْ سِرِّهِ وَعَلَانِیَتِهِ

۹ التمهید لامرالبیعة

معاشرَالنَّاسِ،انِّیْ قَدْ بَیَّنْتُ لَکُمْ وَافْهَمْتُکُمْ ،وَهٰذَا عَلِیٌّ یُفْهِمُکُمْ بَعْدِیْ

اَلاوَانِّیْ عِنْدَ انْقِضَاءِ خُطْبَتِیْ ادْعُوْکُمْ الیٰ مُصَافَقَتِیْ عَلیٰ بَیْعَتِهِ وَالْاِقْرَارِ بِهِ،ثُمَّ مُصَافَقَتِهِ بَعْدِیْ [189]

اَلاوَانِّیْ قَدْ بَایَعْتُ اللهَ وَعَلِیٌّ قَدْ بَایَعَنِیْ ،وَاَنَاآخِذُکُمْ[190] بِالْبَیْعَةِ لَهُ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ <انَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَایُبَایِعُوْنَ اللهَ،یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْفَمَنْ نَکَثَ فَاِنَّمَایَنْکُثُ عَلیٰ نَفْسِهِ،وَمَنْ اوْفیٰ بِمَاعَاهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهُ فَسَیُوتِیْهِ اجْراًعَظِیْماً>[191]

۱۰ الحلال والحرام ،الواجبات والمحرمات مَعَاشِرَالنَّاسِ،اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مِنْ شَعَا ئِرِاللهِ،<فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوعتَمَرَفَلَاجُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَطَّوَّفَ بِهِمَا> الآیة[192]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،حِجُّوْاالْبَیْتَ فَمَاوَرَدَهُ اهل بَیْتٍ اِلَّااسْتَغْنَوْاوَاُبْشِرُوْا،وَلَا تَخَلَّفُوْاعَنْهُ اِلَّابَتَرُوْاوَافْتَقَرُوْا[193]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،مَاوَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُومِنٌ اِلَّاغَفَرَ اللهُ لَهُ مَاسَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ اِلیٰ وَقْتِهِ ذَلِکَ، فَاِذَاانْقَضَتْ حَجَّتُهُ اسْتَانَفَ عَمَلَهُ[194]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اَلْحُجَّاجُ مُعَانُوْنَ وَنَفَقَاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ عَلَیْهِمْ وَاللهُ لَایُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

مَعَاشِرَالنَّاسِ،حِجُّوْاالْبَیْتَ بِکَمَالِ الدِّیْنِ وَالتَّفَقُّهِ[195]، وَلَاتَنْصَرِفُوْاعَنِ الْمَشَاهِدِ اِلَّابِتَوْبَةٍ وَاِقْلَاعٍ[196]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اقِيْمُوْاالصَّلَاةَ وَآتُوْاالزَّكَاةَ كَمَاامَرَكُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ[197] ،فَاِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُفَقَصَّرْتُمْ اوْنَسِيْتُمْ فَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَمُبَيِّنٌ لَكُمْ،الَّذِیْ نَصَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ بَعْدِیْ امِيْنَ خَلْقِهِ،اِنَّهُ مِنِّیْ وَانَامِنْهُ،وَهُوَ وَمَنْ تَخْلُفُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ يُخْبِرُوْنَكُمْ بِمَاتَسْالُونَ عَنْهُ[198] وَيُبَيِّنُوْنَ لَكُمْ مٰا لَاتَعْلَمُوْنَ

اَلااِنَّ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ اَكْثَرُمِنْ انْ احْصِيَهُمَاوَاعَرِّفَهُمَا[199] فَآمُرَوَانْهٰی عَنِ الْحَرَامِ فِیْ مَقَامٍ وَاحِدٍ،فَامِرْتُ انْ آخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْكُمْ وَالصَّفْقَةَ لَكُمْ بِقَبُوْلِ مَاجِئْتُ بِهِ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ عَلِیٍّ اَمِيْرِالْمُومِنِيْنَ وَالْاَوْصِيَا ءِ[200] مِنْ بَعْدِهِ اَلَّذِيْنَ هم مِنِّیْ وَمِنْهُ اِمَامَةً فِيْهِمْ قَائِمَةً،خَاتِمُهَا الْمَهدِیُّ اِلیٰ يَوْمٍ يَلْقیٰ اللهَ الَّذِیْ يُقَدِّرُوَيَقْضِیْ[201] مَعَاشِرَالنَّاسِ،وَكُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرَامٍ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاِنِّیْ لَمْ ارْجِعْ عَنْ ذٰلِکَ وَلَمْ ابَدِّلْ [202] اَلَا فَاذْكُرُوْا[203] ذٰلِکَ وَاحْفَظُوْهُ وَتَوَاصَوْابِهِ،وَلَا تُبَدِّلُوْهُ وَلَاتُغَيِّرُوْهُ

اَلاوَاِنِّیْ اجَدِّدُ الْقَوْلَ:اَلافَاقِيْمُوْاالصَّلَاةَ وَآتُوْاالزَّكَاةَ وَاْمُرُوْابِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

اَلاوَاِنَّ رَاسَ الْاَمْرِبِالْمَعْرُوْفِ انْ تَنْتَهُوْااِلیٰ قَوْلِیْ وَتُبَلِّغُوْهُ مَنْ لَمْ يَحْضُروَتَامُرُوْهُ بِقَبُوْلِهِ عَنِّیْ وَتَنْهَوْهُ عَنْ مُخَالِفَتِهِ [204]،فَاِنَّهُ امْرٌمِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنِّیْ [205] وَلَااَمْرَبِمَعْرُوْفٍ وَلَانَهْیَ عَنْ مُنْكَرٍاِلَّا مَعْ اِمَامٍ مَعْصُوْمٍ [206]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اَلْقُرْآنُ يُعَرِّفُكُمْ انَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ،وَعَرَّفْتُكُمْ اِنَّهُمْ مِنِّیْ وَمِنْهُ،حَيْث يَقُوْلُ اللهُ فِیْ كِتَابِهِ:<وَجَعَلَهَاكَلِمَةً بَاقِيَةً فِیْ عَقِبِهِ >[207]،وَقُلْتُ:<لَنْ تَضِلُّوْامَااِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا>[208]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،التَّقْویٰ، اَلتَّقْویٰ،[209] وَاحْذَرُواالسَّاعَةَ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ<اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ >[210]

اذْكُرُوْالمَمَاتَ (وَالْمَعَادَ)[211] وَالحِسَا بَ وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسَبَةَ بَيْنَيَدَیْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَفَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ اثِيْبَ عَلَيْهَا[212] وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِیْ الْجَنَانِ نَصِيْبٌ

۱۱ البيعة بصورة رسمية

مَعَاشِرَالنَّاسِ،اِنَّكُمْ اَكْثَرُ مِنْ انْ تُصَافِقُوْنِیْ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ،وَقَدْامَرَنِیَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ انْ آخُذَ مِنْ اَلْسِنَتِكُمْ الْاِقْرَارَبِمَاعَقَّدْتُ لِعَلِیٍّ امِيْرِ الْمُومِنِيْنَ [213]،وَلِمَنْ جَاءَ بَعْدَهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنِّیْ وَمِنْهُ،عَلیٰ مَااعْلَمْتُكُمْ انَّ ذُرِّيَّتِیْ مِنْ صُلْبِهِ فَقُوْلُوْابِاَجْمَعِكُمْ :اِنَّاسَامِعُوْنَ مُطِيْعُوْنَ رَاضُوْنَ مُنْقَادُوْنَ لِمَابَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنَاوَرَبِّکَ فِیْ امْرِاِمَامِنَاعَلِیٍّ اَمِيْرِالْمُومِنِيْنَ وَمَنْ وُلِدَتْ مِنْ صُلْبِهِ مِنَ الاَئِمَّةِ[214] نُبَايِعُکَ عَلیٰ ذٰلِکَ بِقُلُوْبِنَاوَاَنْفُسِنَاوَاَلْسِنَتِنَاوَاَيْدِيْنَا[215]علیٰ ذٰلِکَ نَحییٰ وَعَلَيْهِ نَمُوْتُ وَعَلَيْهِ نُبْعَثُ وَلَانُغَيِّرُوَلَانُبَدِّلُ،وَلَانَشُكُّ (وَلَانَجْحَدُ)[216] وَلَانَرْتَابُ،وَلَا نَرْجِعُ عَنِ الْعَهدِ وَلَانَنْقُضُ الْمِيْثَاقَ[217]

وَعَظْتَنَابِوَعَظِ اللهِ فِیْ عَلِیٍّ امِيْرِالْمُومِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الَّذِيْنَ ذَكَرْتَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدَهُ،الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمَنْ نَصَبَهُ اللهُ بَعْدَهُمَافَالْعَهدُ وَالْمِيْثَاقُ لَهُمْ مَاخُوْذٌمِنَّامِنْ قُلُوْبِنَاوَاَنْفُسِنَاوَاَلْسِنَتِنَاوَضَمَائِرِنَاوَاَيْدِيْنَامَنْ اَدْرَكَهَا بِيَدِهِ وَاِلَّافَقَدْ

اَقَرَّبِلِسَانِهِ،وَلَانَبْتَغِيْ بِذَلِکَ بَدَلاًوَلَايَرَى اللهُ مِنْ اَنْفُسِنَاحِوَلاًنَحْنُ نُوَدِّيْ ذَلِکَ عَنْکَ الدَّانِيْ وَالْقَاصِيْ مِنْ اَوْلَادِنَا وَ اهَالِيْنَا، وَنُشْهِدُ اللهَ بِذَلِکَ وَكَفىٰ بِاللهِ شَهِيْداًوَانْتَ عَلَيْنَابِهِ شَهِيْدٌ[218]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،مٰاتَقُولُونَ؟ فَاِنَّ اللهَ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَخٰافِيَةَ كُلِّ نَفْس[219] <فَمَنِ اهتَدىٰ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمٰايَضِلُّ عَلَيْهٰا >[220]وَمَنْ بٰايَعَ فَاِنَّمٰايُبٰايِعُ اللهَ، <يَدُ اللهِ فَوْقَايْدِيهِمْ>[221]

مَعٰاشِرَالنّٰاسِ، فَبٰايِعُوااللهَ وَبٰايِعُونى وَبٰايِعُواعَلِيّاً[222]،ا ميرَالْمُومنينَ وَالْحَسَنْ وَالْحَسَيْنَ وَالْاَئِمَّةَ (مِنْهُمْ فِى الدُّنْيٰاوَالآخِرَةِ)[223] ،كَلِمَةً بٰاقِيَةً يُهلِکُ اللهُ مَنْ غَدَرَ وَيَرْحَمُ مَنْ وَفىٰ [224]<وَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمٰايَنْكُثُ عَلىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ اَوْفىٰ بِمٰاعٰاهَدَ عَلَيْهُ اللهُ فَسَيُؤْتيهِ اجْراًعَظيماً>[225]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،قُوْلُوْاالَّذِىْ قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوْاعَلىٰ عَلِيٍّ بِاِمْرَةِ الْمُومِنِيْنَ[226]، وَقُوْلُوْا: <سَمِعْنَا وَاَطَعْنَاغُفْرَانَکَ رَبَّنَاوَاِلَيْکَ الْمَصِيْرُ>[227]،وَقُوْلُوْا:<اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَاوَمَاكُنَّالِنَهتَدِىَ لَوْلَا انْ هَدَانَااللهُ>الآية[228]

مَعَاشِرَ النَّاسِ،اِنَّ فَضَائِلَ عَلِيِّ بْنِ ابِىْ طَالِبٍ عِنْدَاللهِ عَزَّوَجَلَّ (وَقَدْ انْزَلَهَافِىْ الْقُرْآنِ) اَكْثَرُمِنْ انْ اُحْصِيَهَافِىْ مَقَامٍ وَاحِدٍ،فَمَنْ انْبَاكُمْ بِهَاوَعَرَفَهَا[229] فَصَدِّقُوْهُ[230]

مَعَاشِرَالنَّاسِ،مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَعَلِيّاًوَالْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ[231] فَقَدْ فَازفَوْزاً عَظِيْماً

مَعَاشِرَالنَّاسِ،السَّابِقُوْنَ اِلىٰ مُبَايَعَتِهِ وَمُوَالَاتِهِ وَالتَّسْلِيْمِ [232]عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُومِنِيْنَ اولٰئِکَ هم الْفَائِزُوْنَ [233]فِيْ جَنّٰاتِ النَّعِيْمِ

مَعَاشِرَالنَّاسِ،قُوْلُوْامَايَرْضَى اللهُ بِهِ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ،فَاِنْ تَكْفُرُوْاانْتُمْ وَمَنْ فِىْ الْاَرْضِ جَمِيْعاًفَلَنْ يَّضُرَّاللهَ شَيْئاً[234]

اَللَّهُمَّ اغْفِرْلِلْمُومِنِيْنَ (بِمَا ادَّيْتُ وَامَرْتَ)[235] وَاغْضِبْ عَلىٰ (الْجَاحديْنَ)[236] الْكَافِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

[1] "ب " و " د " علا بتوحيده ودنا بتفريده " ج " فى تو حيده

[2] " الف " و " ب " و " هـ " مجيدا ً

[3] الزيادة من " ج " و " د " و " هـ "

[4] المسموكات اى المرفوعات وهى السموات،والمد حوّات اى المبسوطات وهى الارضون

[5] " ج " و " د " و " هـ " و " و ":متطوّل علىٰ كل من ذراهُ

[6] " ج " و " د " و " هـ " و " و " : كل نفس

[7] " د " : علىٰ جميع خلقه

[8] " ج " ،" ه " و " و " :يستحقون

[9] "ج " و"د" وهومنشى حىّ حين لا حىّ "و" وهومنشى ء كل شيء وحى حين لا حى

[10] "ب " دائم غنىّ

[11] " و " ولا يحدّه احد كيف هو من سر و علا نية الّا بما دلّ هو عزّ و جلّ علىٰ نفسه

[12] " د " : ابلىٰ

[13] " ج " يغشى الامد " د " يفنى الابد

[14] " الف " و " ب " و " د ": ولا تفاوت فى تدبيره " و " ولا معاون فى تدبيره

[15] " الف " ما ابدع

[16] " اختبال والاختبال بمعنى الفساد

[17] " ج " شائها

[18] "و " الصبغة

[19] " ب " : الحسن المنعة " ه " : الحسن الصبغة

[20] " ب " و " ج ":مالک الاملاک

[21] هٰذ ه الفقرة فى " د " هٰكذا :ملک الاملاک و مسخر الشمس والقمر فى الافلاک

[22] " الف " و " ب " :لم يكن معه ضد ولا ندّ" ج " ولم يكن معه ندّ

[23] " ج " الهاً واحداً ما جداً

[24] الزيادة من " الف " اور " ب " اور " ه " وفى " د " ويدبّر فيقضى

[25] " ب " ويمنع و يثرى

[26] " ج " و " و " :لا يولج لِلَّيلٍ فِىْ نَهَا رٍ ولا مو لجٌ لِنَهارٍ فى ليلٍ الّا هوَ وفى " ه " لا مولج الليل فى نهار ولا مولج النهار فى ليل الّا هو

[27] " الف " مجيب الدعا

[28] " د " جزيل العطا

[29] " ج " و " د "و " ه "و"و":لا يشكل عليه لغة

[30] " ج " و " ه ":لا يضجره مستصرخة " د ": الملحيّن عليه

[31] " د ":الموفق للمتقين و مو لى العالمين

[32] الزيادة من "ج " و " د "و " ه"

[33] "الف " احمده علی السراءوفی " ب "هذه الفقرة متصلة بما قبلها هکذا:ان یشکره و یحمده علی السراء وفی " د " احمده و اشکره

[34] "ج " ابادر الیٰ رضاه " الف ":استسلم لقضائهوهذه الفکرة فی " د " هکذا:فاسمعوا واطیعوا لامره وبادرواالیٰ مرضاته وسلّموا لما قضاه "و ":ابادر الیٰ ما ارواه واسلم لما قضاه

[35] "ب " وان عظمت حیلته و صفة حیلته"د " وان عظمت منّتهُ

[36] الزیادة من " ب "

[37] "و " :تضمن

[38] الزیادة من "ب "

[39] سورة الما ئده الآیة/۶۷

[40] "ج"و"ه"و"و"هکذاماقصرت فیما بلّغت ولا قعدت عن تبلیغ ماانزله

[41] "و"عليَّ

[42] "ب"و"ج"و"ه"عن السلام ربِّ السلام

[43] زاد فی "د"احمر

[44] الزیاد ة من "ب"

[45] الزیادةمن "و"

[46] سورةالمائدة الا یة ۵۵

[47] "ب"وهو راکع یرید وجه الله یرید ه اللهفی کل حال

[48] الزیادةمن "ب"و"ج"و"ه"و"و"

[49] "الف "و"و"ادغال الاثمین "ب"ادعاء الا ئمین "ج"اعذال لظالمین "ه"اعذال اللائمین والا دغال بمعنی ادخال ما یُفسد، والعَذل بمعنی اللوم

[50] "الف "ختل المستهزئین "ه"حیل المستسرین "و"حیلة المستسرین والختل بمعنی الخدعة

[51] ا شارةالی الا یة ۱۱فی سورة الفتح ،والا یة ۱۵ من سورة النور

[52] "ج"مرة بعد أُخری "و"مرة بعد مرة

[53] "و"انّی هو

[54] الزیادة من "ج"و"ه"و"و"

[55] "ب"انزل الله فی کتابه ذلک "ج"و"ه"و"و"انزل عزوجل فی ذلک لا اله الا هو

[56] الزیادة من"الف" و "د "

[57] سورة التوبة الآ ية ۶۱

[58] ”د“واومات ا ليهم با عيانهم ولو شئت ان ادل عليهم لدللت

[59] ”ج“و”ه“و”و“ولكنّى والله بسترهم قد تكرمت

[60] الزيادة من ” ب “

[61] سورة المائده الآية۶۷

[62] الزيادة من ”ب “ و ” ج “و ” د “و”ه “

[63] ”الف“مفتر ضة ”ب“مفروضاً

[64] ”الف “و”ب“و”د“الا عجمى

[65] ”ب“الحرّوالعبد

[66] ”ج“و”ه“و”و“على كل موجود

[67] ”الف“و”ب“و”د“و”و“جائز قوله

[68] ”ب“ماجور من تَبِعه ومن صدَّقه واطاعه ،فقد غفر الله له ولمن سمع واطاع له

[69] ”و“اقوم

[70] الزيادة من ”ب“و”ج“و”ه“

[71] ”الف “و”د“ثم من دونه رسولكم محمّد وليكم القائم المخاطب لكم

[72] ”ج“و”ه“و”و“ثم الا مامة فى ولدى الذين من صلبه الى يوم القيامة ويوم يلقون الله ورسوله وفى ”د“ثم الائمة الذين فى ذرّيتى

[73] ” ج “و ” د “:لا حلال الّا ما احلّه الله ولا حرام الّا ما حرّمه الله

[74] الزيادة من ” ج “و ” ه “

[75] ” ب “:وانا عرّفت عليّا ” ج “و” و“:وانا وصيت بعلمه اليه ” ه “:وانا رضيت بعلمه

[76] الزيادة من ” ج“

[77] ”ب “وكل علم علّمنيه فقد علّمتُهُ عليّاوالمتقين من ولده ” ج “ و”ه “:وكلّ علم علّمنيه فقد علّمته عليّاوهو المبيّن لكم بعدى

[78] الزيادة من ” ب “والآية فى سورة يس:الآية /۱۲وفى ” و “ من قوله” وكل علم“الىٰ هنا هٰكذا:وكلُّ علم علّمته فقد علّمته علياهو المبين لكم بعدى

[79] ”ج “و ” د “ولا تفروا منه” و “لا تفرقوا منه

[80] الزيادة من ” ب“

[81] الزيادة من ”ب “

[82] " ب " انّه امامکم با مرالله

[83] "ج "و" و":لن یتوب الله علیٰ احدانکره ولن یغفرالله له

[84] "ب " حتماعلیٰ الله نبارک اسمه ان یعذّب من یجحده ویعانده معی عذاباًنکراًابد الآبدین ودهرالداهرین" و"ابد الابدودهرالدهر

[85] "د":ان تخالفونی

[86] اشارةالیٰ الآیة ۲۴من سورة البقرة

[87] الزیادة من "هـ "و " و "

[88] " ج ":معا شرالناس،لی والله بشریٰ لاکون من النبیین والمرسلین "د ":ایها الناس،هی والله بشریٰ الاولین من النبیین والمرسلین

[89] "ب " و "ج "فهوکافر

[90] هذ ه الفقرة فی " الف "و " ج "و"د "هکذا:ومن شک فی شی ءٍ من قولی هذا فقد شک فی الکل منه ،والشاکّ فی ذلک فی الناروفی " هـ "و"و":ومن شکّ فی شی ءٍ من قولی فقد شکّ فی الکل منه

[91] هذه الفقرة فی " ب ":هٰکذ ا:معا شرالناس،انّ الله قد فضّل علی بن ابی طالب علی الناس کلهم وهو افضل الناس بعدی من ذَکرٍ او انثیٰ،ما انزل الرزق وبقی واحد من الخلقملعون ملعون من خالف قولی هذا ولم یوافقه وفی "ج " و "هـ" و " و"هکذا:ملعون ملعون من خالَفَه ،مغضوب علیهقولی عن جبرئیل وقول جبرئیل عن الله عز وجل فلتنظر نفس ما قدمت لِغدٍ،واتقواالله ان تخالفوه ،انّ الله خبیر بما یعملون

[92] اشارة الیٰ الآیة ۱۸من سورة الحشر،والآیة ۹۴من سورة النحل

[93] الزیادة من "ب "

[94] سورة الزمر:الآیة ۵۶

[95] "د " فو الله لهو مبیّن لکم نوراً واحداً

[96] الزیادة من "ب " و " ج "

[97] "و":امر من الله انزله علیّ

[98] الزیادة من "ج "و"هـ"و"و"وفی " ب" :انّ علیّاً والطاهرین من ذریّتی و ولدی

[99] "و "خ ل:مبنیّ علیٰ صاحبه

[100] " الف ":حکما و هـ فی ارضه "ج"و " و" :امر من الله فی خلقه وحکمه فی ارضه

[101] "ج":الا وقد نصحت

[102] " ب ": وانی اقول "د" وانا قلته

[103] "الف " و " ب "و "د":الا انّه لیس امیر المو منین غیر اخی هٰذا

[104] "ب ":على درجة دون مقامه،فبسط يده نحو وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده (كذا)حتى استكمل بسطهما الى السماء وشال علياعليه السلام حتى صارت رجلا هـ مع ركبتى رسول الله صلى الله عليه وآلهوهذه الفقرة فى كتاب " الاقبال "لابن طاووس هٰكذا:ثم ضرب بيده علىٰ عضده فرفعه بيده وقال:ايها الناس،من اولىٰ بكم بانفسكم ؟قالوا:الله ورسوله فقال :الا من كنت مولاه فهذا على مولاه ،اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله

[105] "د ":والراعى بعدى

[106] " ب " :علىٰ من آمن بى ،الا انّ تنزيل القرآن علىّ وتا ويله و تفسيره بعدى عليه والعمل بما ير ضى الله ومحاربة اعدائه والدال علىٰ طاعته"ج "و " و":وعلىٰ تفسيركتاب ربىّ عز وجل والدعاء اليه والعمل بما يُرضيه والمحاربة لاعدائه والدال علىٰ طاعته

[107] سورة ق الآية/٢٩

[108] "الف ":اقول :ما يبدل القول لدىّ بامر ربّى "هـ"بامر الله اقول :ما يبدل القول لدىّ

[109] الزيادة من "هـ "

[110] "هـ "و"و":من جحده

[111] "و":لها

[112] سورة الما ئده الآية/ ٣

[113] سورة آل عمران الآية/٨٥

[114] هذه الفقرة اوردناها طبقالمافى "ج "وفى "الف "هكذا:اللَّهم انّك انزلت علىّ انّ الامامة بعدى لعلى وليّك عند تبيانى ذلک ونصبى اياه بما اكملت لعبادک من دينهم واتممت عليهم بنعمتک ورضيت لهم الاسلام دينا،فقلت :ومن يبتغ غيرالاسلام دينافلن يقبل منه وهوفى الآخرة من الخاسرين "اللَّهم انّى أُشهدُکَ اَنّى قد بَلَّغْت

وفى " ب " هكذا :اللهم انک انزلت علىّ اَنّ الامامة لعلى وانّک عند بيانى ذلک ونصبى اياه لما اكملت لعبادک من دينهم

وفى "د ":اللهم انک انت انزلت علىّ اَنّ الامامة لعلى وليک عند تبيين ذلک بتفضيلک اياه بما اكملت لعبادک

وفى "هـ "هكذا:اللّهم انک انزلت فى علىّ وليّک عند تبيين ذلک ونصبک اياه لها :اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا،ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين "اللّهم اشهدک ا نى قد بلغت

ثم انّ الظاهر انّ فى هذ االموضع ينتهى الكلام الذى قاله صلى الله عليه وآله عند رفعه اميرالمومنين عليه السلام بيده

[115] " ب ":معا شرالناس ،هذا علىّ،انّما اكمل الله عزّ و جلّ لكم دينكم بامامته

[116] "و ":وبمن كان من ولدى

[117] الزيادة من "ب"وهى اشار ة الى الآية ٢٢من سورة آل عمران

[118] سورة آل عمران الا ية ٨٨

[119] "ج"و"د"و"و"واحق الناس بى

[120] الزياد من "ب"

[121] اشارة الى الآية ١٢من سورة الا نسان حيث قال الله تعالىٰ:"وجزاهم بمٰاصبرواجنّةً و حريراً"

[122] "ب "هوقاضى د ينى والمجادل عَنِيّ "ج "و "هـ " و " و ":هو يودّ ى د ين الله

[123] الزياد ة من "الف "و"ج"،وما قبله فى "ب"و"هـ"هكذا نبيّه خيرالانبياء وهوخيرالا وصياء وفى "ج"و"و"نبيّه خير نبيّ ووصيّه خير وصيّ

[124] الزيادة من "ج"و"هـ"وفى "و"على بن ابى طالب

[125] "ب"بذنبه وخطيته

[126] "ب"وقدكثراعدا ء الله "ج"و"هـ"فكيف انتم ؟فان ابيتم فانتم اعداء الله

[127] "الف "و"د"و"هـ"ولا يتوالى عليّاً "ب"لايتولاه"و"والله ما يبغض علياً

[128] الزيادة من "ج"و"هـ"و"و"والآيات فى سورة العصرالآايات ١٣ وجاء هذه الفقرة فى كتاب الاقبال لابن طاووس هكذاوفى على نزلت "والعصر"وتفسير هاوربِّ عصرالقيامة ،"انّ الا نسان لفى خسر" اعدا ء آل محمّد ،"الاّ الّذين آمنوا "بولا يتهم و"عملو الصالحات "بمواساة اخوانهم "وتواصوابالصبر"فى غيبة غائبهم

[129] "ب"قد اشهدتُ الله وبلّغتكم رسالتى وما عليَّ الا البلا غ المبين وفى "ج"و"هـ"و"و"قد اشهد نى الله وابلغتكم وما على الرسول

[130] سورة آل عمران الآ ية ١٠٢

[131] سورة النساء :الا ية ٤٧

[132] هذ هـ الفقر ة من قوله "بالله "الى هنا لا توجد الا فى "الف "و"ب"

[133] "ب":مسبوكٌ

[134] "د":وبحق كل مو من

[135] "ب": الا وان الله قد جعلنا حجة وفى "ج"و"و"هكذا :وبكل حق هو لنا بقتل المقصّر ين والمعا ندين (الغادرين)

[136] الزيادة من "د"و"و"وهذه الفقر ة اشارة الى الاية ١٤٤ من سورة آل عمران

[137] اوردنا هذه الفقرة طبقاًل "ب"وفى "الف ":لاتمنّواعلى الله اسلامكم فيسخط عليكم و يصيبكم بعذابٍ من عنده ، انّه لبالمرصاد وفى "ج":ويبتليكم بسوط عذاب وفى "هـ"و"و":لاتمنوا على الله فيناMالا يطيعكم ("و"لا يعطيكم)الله ويسخط عليكم ويبتليكم بسوط عذاب

[138] اشارة الى الآية ١٤٥من سورة النساء ،والآ ية ٢٩ من سورة النحل

[139] هذان الفقرتان فى "ب"هكذا :معاشر الناس ،انّ الله وانابريئان منهم ومن اشياعهم وانصارهم ،وجميعهم فى الدرك الا سفل من النارولبئس مثوى المتكبرين الاانهم اصحاب الصحيفة معاشرالناس،فلينظراحدكم فى صحيفته

[140] اشار صلى الله عليه واله فى كلامه هذا الى الصحيفة الملعو نة الاولى التى تعاقد عليها خمسة من المنا فقين فى الكعبة فى سفر هم هذا وكان ملخصها منع اهل البيت عليهم السلام من الخلافة بعد صاحب الرسالة وقد مرّتفصيلها فى الفصل الثالث من هذا الكتاب وقوله "فذهب على الناس "اى لم يفهم اكثرهم مراده صلى الله عليه وآله من "الصحيفة "واثارت سئوالا فى اذهانهم

[141] الزيادة من "الف "و"ب"و"د"

[142] "ج"و"هـ"و"و":وقد بلَّغت ماقد بلّغت

[143] الزيادة من "الف "و"ب"و"د"

[144] الزيادة من "ب"و"ج"و"ه"

[145] اشار ة الی الایات ٣١ و٣٥ فی سورة الرحمن

[146] اشارة الی الا یة ١٧٩ فی سور ة آل عمران

[147] اور دنا هذه طبقاًل "ج"و"ه"و"و"وفی "الف "و"د"هکذا :معاشر الناس ، انَّه ما من قریة الا والله مهلکها بتکذ یبها وکذلک یهلک القری وهی ظالمة کما ذکرالله تعالی ،وهذاعلیّ امامکم وولیکم وهومواعیدالله ("د":وهومواعدٌ)،وَاللهیصدق ماوَعَده وفی "ب"هکذا:وکذلک یهلک قریتکم وهوالمواعدکماذکرالله فی کتابه وهومنّی ومن صلبی والله منجزوعده

[148] "ب"::فَاهلکهم الله "ج"و"ه":والله فقد اهلک الا وّلین بمخالفة انبیائهم "و":والله قدْ اَ هلک الاولین بمخالفة انبیا ئهم

[149] سورة المرسلات:الآیات ١۶١٩

[150] الزیاد ةمن "ب"

[151] "الف ":فَعَلِمَ الا مر والنهی من ربّه عزوجلّ "د":وعلیه الا مر والنهی من ربّه عزوجل

[152] الزیادة من "الف "و"د"

[153] "ب"و"ج"و"و":انا الصراط المستقیم الّذی امر کم الله ان تسلکو االهدی الیه

[154] الزیادةمن "ج"و"ه"و"و"

[155] اشارة الی الآیة ١٨١ من سورة الا عراف

[156] الزیادة من "ب"

[157] ای قر ا صلی الله علیه وآله الی آخر سورة الحمد

[158] الزیادة من "ه"

[159] "ب": فیهم نزلت وفیهم ذکرت ،لهم شملت ،ایاهم خصّت وعمّت ،"ج"و"و"فیمن ذکرت ؟ذکرت فیهم والله فیهم نزلت ، ولهم والله شملت ،وآبا ئهم ("و":ایاّهم)خصّت وعمّت

[160] اشارة الی الآیة ۶٢ من سورة یونس

[161] اشارة الی الآیة ۵۶ من سورة المائد ة وفی "ب":هم المفلحون فهو اشارة الی الآیة ٢٢ من سورة المجادلة

[162] "الف "و"د"و"و":الا انّ اعداء علی هم اهل الشقاق العادون اخوان الشیاطین

[163] سورة المجادلة :الآ یة ٢٢

[164] سورة الا نعام :الآیة ٨٢

[165] الزیادة من "ب"و"ج"و"ه"

[166] اشارة الی الآیة ٧٣ من سورة الزمر

[167] اشارة الى الآية ۴۰من سورة غافروفى "الف"و"ب"و"د":الاانّ اوليائهم الذين قال الله عزّوجلّ:َ"يدخلون الجنة بغيرحساب"

[168] اشارة الیٰ الآية ۱۰من سورة النساء

[169] اشارة الیٰ الآية ۱۰۶من سورة هودوفى "الف"و " د":وهى تفور ولها زفير

[170] سورة الاعراف :الآية /۳۸

[171] سورة الملک :الآيات /۸۱۱

[172] سورة الملک :الآية /۱۲

[173] "الف "و " د ":شتان مابين السعير والجنة "ب":قد بيّنا ما بين السعير والاجر الكبير

[174] الزيادة من "ج "و " د"

[175] الزيادة من "ج "و " ه"

[176] الزيادة من "و"

[177] الزيادة من "ج "و"ه "

[178] "ب " انّى المنذر و علىّ الهادى

[179] الزيادة من "و"

[180] "ب "اِنِّى النَّبِىْ وَ عَلِىُّ الْوَصِىْ"ج":اِنِّىْ نَبِىٌّ وَعَلِىٌّ وَصِىٌّ

[181] الزيادة من "ب "و "ج"و"ه"وفى "و"و" ج "خ ل:والائمة منه ومن ولدهوفى "ه":الا وانى والد الائمة

[182] "ب":الا انّ الامام المهدى منّا"ه"و " و":ومنّا القائم المهدى الظاهر على الدين

[183] "ب " على الاديان "و":على الدين كله

[184] "الف "و "ب"و"د":الاانّه قاتل كل قبيلة من اهل الشرک "و"وهازمها

[185] "ب":الا انه المجتاز من بحر عميق الا انّه المجازى كل ذى فضل بفضله "ج"و"ه"و"و":الا انّه المصباح من البحرالعميق الواسم لكل ذى فضل بفضله

[186] "الف"و"ب"و"د":المنبّه بامرايمانه "ه":والمسند لا مرآبائه "و":والمشيّدلامرآبائه

[187] "ج":الا انّه قد بَشَّر بِهِ كلّ نبىّ سلف بين يديه

[188] "ب":الا انه باقى حجج الحجيج

[189] "ج"و"ه"و"و"ادعوكم الى مصافقتى على يدى ببيعته والاقراربه،ثمّ مصافقته بعد يدى

[190] "ج":اَمدّكم

[191] سورة الفتح :الآية ۱۰

[192] سورة البقر ة :الآية ١٥٨

[193] "د"و"هـ":فماورده اهل بيت الانمواونسلواولاتخلّفواعنه الاتبرواوافترقواوفى "و":ايْسروا مكان أبشروا

[194] "ب"و"و":فائذا قضى حجّه استئونف به

[195] "ج":بكمالٍ فى الدين وتَفَقُّهٍ

[196] "ج"و"و":بتوبة اقلاعٍ

[197] "ج"و"هـ":واتواالزكاة كما امر تُكم ("و"كما أُمر تم)

[198] "الف "و"ج"و"هـ":بعدى ومن خلقه الله منى وانا منه ،يخبر كم بما تسالون عنه "د"و"و":ومن خلفه الله منى ومنه

[199] "ب"و"ج"و"هـ"و"و":اَعُدَّهُمَا

[200] "الف "و"د": الا ئمة "و":الا وليا ء

[201] "الف "و"ب":هم منى ومنه ،ائمة قائمهم منهم المهدى الى يوم القيامة الذى يقضى بالحق "د":أُمَّة قائمة فيهم "هـ":ومنه ائمة فيهم قائمة

[202] "ب": ولم أُبدّله

[203] "ج":فادرسوا

[204] هنا آخر الخطبة فى كتاب التحصين (نسخة "ج")

[205] هذه الفقرة فى "ب"هكذا:الاوانّ راس اعمالكم الامربالمعروف والنهى عن المنكر، فعرفوامن لم يحضر مقامى ويسمع مقالى هذا ،فانّه بامر اللهربىّ وربّكم

[206] "هـ":ولا امر بمعروف ولانهى عن منكر الا بحضرة امام "و":ولا امر بمعروف ولا نهى عن منكر الابحضرة امام

[207] سورة الزخرف :الآية ٢٨

[208] هـذه الفقـرة فـى"ب" لهكـذا:معـا شـر النـاس انّـى اخلـف فـيكم القـرآن ،و وصـيّى علـيٌّ والآئمَّـةُ مـن ولـده بعدى،قـد عـرفتم انَّهُـمْ مِنّـى، فـان تمسـكتم بهـم لـن تضلّوا"هـ"و"هـ":معا شر الناس القرآن فيكم وعليّ والائمة من بعده،فقد عرّفتكم انّهم منّى وانا منهم وفى" الف"انَّه منّى وانا منه

[209] "ب":الا انّ خير زادكم التقوىٰ وبعده فى"و"أُحَذِّرُكمُ السَّاعة

[210] سورة الحج الآية١

[211] الزيادة من "ب"وفى "هـ"و"و":اذكروالمآب والحساب ووضع الميزان

[212] "د":فمن جاء با لحسنة افلح

[213] "الف "و"ب"و"هـ":بما عَقّدت لعلى بن ابى طالب من اِمرة المو منين

[214] "الف":فى امر على وامر ولد هـ من صلبه من الا ئمة "ب"فى امامنا وائّمتنا من ولد هـ "د"فى امر على اميرالمومنين ومن ولده من صلبه من الائمة

[215] تبايعک على ذلک قلوبنا وانفسنا والسنتنا وايد ينا

[216] الزيادة من"ب"

[217] "ه":ولا نرجع فی عهد وميثاق

[218] هناآخرالنص الذی طلب رسول الله صلی الله عليه وآله من الناس تكراره بعده واقرار هم به وقد اورد ناالنص طبقاًل"ب"ومن قوله "وعظتنابوعظ الله "الی هناورد فی "الف"و"د"و"ه"و"و" بصورة اخر ی نوردها فيمايلی بعينهامع الاشارة الی تفاوت النسخ الثلاثة بين القوسين

ونطيع اللهونطيعک ("و"نعطی اللهونعطيک)وعلياً اميرالمو منين وولده الا ئمة الذين ذكرتهم من ذريتک من صلبه ("ه"و"و"ذكر تهم انهم منک من صلبه متی جاء وا وادعو ا)بعد الحسن والحسين ،الذين قد عرّفتكم مكانهمامنّی ومحلّهما عندی ومنزلتهما من ربی عزوجل ،فقد اديت ذلک اليكم وانهما سيدا شباب اهل الجنة وانهما الا مامان بعد ابيهما علی ،وانااابوهما قبله '

وقولوا:"اعطيناالله بذلک واياک وعلياًوالحسين والحسين والائمة الذين ذكرت عهد اً وميثاقاًماًخوذاً لاميرالمومنين ("ه"و"و":اطعنا الله علی عهد وميثاق ،فهی ماخوذ ة من المومنين)من قلوبناوانفسناوالسنتنا ومصافقة ايدينا،من ادركها بيده والا فقد اقرّبهابلسانه لانبتغی بذلک بدلا ولانری من انفسناعنه حولاًابداً ("د"و"ه"و"و":ولايری الله عزوجل منهاحولاً ابداًا)

نحن نودّی ذلک عنک الدانی والقاصی من اولادناواهالينا ("ه"و"و":عنک الی كل من رايناممن ولدنا اولم نلده)،اشهدناالله بذلک وكفی بالله شهيداًوانت علينابه شهيد وكل من اطاع الله ممن ظهرواستترومﻼ ئكة الله وجنوده وعبيده واللهاكبرمن كل شهيد"

وفی كتاب "الصراط المستقيم "جاء هذه الفقرات من قوله "قولوا:اعطينا "الی هناهكذا :معاشر الناس ،قولوا:اعطيناک علی ذلک عهداًمن انفسناوميثاقاًبالسنتناوصفقة بايدينانوديه الی من راينا وولدنا،لا نبغی بذلک بدلا وانت شهيدعليناوكفی بالله شهيداً

[219] "ب":وخائنة الا عين وما تخفی الصدور"و":خافية كل نفس وعيب

[220] سورة الاسراء :الآية١٥

[221] سورةالفتح :الآية١٠

[222] "الف ":اتّقواالله وبايعوا علياً "د":وتابعوا علياً

[223] الزيادة من "ب"و"ه"و"و"

[224] فانهاكلمة باقية يهلک بها من غدر ويرحم الله من وفی

[225] سورة الفتح :الآية١٠

[226] "ب":معاشر الناس ،لَقِنُوْا مَالَقَّنْتُكُمْ وَقُوْلُوا مُاقلته وسلّمواعلی اميركم

[227] سورة البقرة :الآية ٢٨٥

[228] سورة الا عراف :الآ ية ٤٣

[229] الزيادة من "الف "و"ه"

[230] هذه الفقرة فی "ب" هكذا:معاشرالناس ،انّ فضائل علی وماخصّه الله به فی القرآن اكثر من ان اذكرهافی مقام واحد،فمن انباكم بها فصدِّقو ه

[231] "ب":من يُطع اللهورسوله واولی الا مر فقد فاز

[232] "د"السلام

[233]”ه“و”و“:اولئک المقرّبون

[234] ”ه“و”و“:فانَّ اللهلغنی حمید

[235] الزيادة من ”ب“

[236] الزيادة من ”ب“وفی ”د“:اعطب ،مكان ”اغضب“

خطبہ غدیر کااردو ترجمہ

غدیر خم میں پیغمبر اسلام ﷺ کے خطبہ کا کامل متن

اردو ترجمہ

خدا کی حمد و ثنا

ساری تعریف اس اللہ کےلئے ہے جو اپنی یکتائی میں بلند اور اپنی انفرادی شان کے باوجود قریب ہے [1] وہ سلطنت کے اعتبار سے جلیل اور ارکان کے اعتبار سے عظیم ہے وہ اپنی منزل پر رہ کر بھی اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کےے ہوئے ہے اور اپنی قدرت اور اپنے برھان کی بناء پر تمام مخلوقات کو قبضہ میں رکھے ہوئے ہے ۔[2]

وہ ہمیشہ سے قابل حمد تھااور ہمیشہ قابل حمد رہے گا ،وہ ہمیشہ سے بزرگ ہے وہ ابتدا کرنے والا دوسرے :خداوند عالم کا علم تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے درحالیکہ خداوند عالم اپنے مکان میں ہے ۔البتہ خداوند عالم کےلئے مکان کا تصور نہیں کیا جا سکتا ،پس اس سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم تمام مو جودات پر اس طرح احاطہ کئے ہوئے ہے کہ اس کے علم کےلئے رفت و آمد اور کسب کی ضرورت نہیں ہے ۔

ہے وہ پلٹانے والاہے اور ہر کام کی باز گشت اسی کی طرف ہے بلندیوں کا پیدا کرنے والا ،فرش زمین کابچھانے والا،آسمان و زمین پر اختیار رکھنے والا ، پاک ومنزہ ،پاکیزہ [3]،ملائکہ اور روح کا پروردگار، تمام مخلوقات پر فضل وکرم کرنے والا اور تمام موجودات پر مھربانی کرنے والا ہے وہ ہر آنکھ کو دیکھتا ہے [4] اگر چہ کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھتی ۔

وہ صاحب حلم وکرم اوربردبار ہے ،اسکی رحمت ہر شے کااحاطہ کئے ہوئے ہے اور اسکی نعمت کا ہر شے پراحسان ہے انتقام میں جلدی نہیں کرتا اور مستحقین عذاب کو عذاب دینے میں عجلت سے کام نہیں لیتا ۔

اسرارکو جانتا ہے اور ضمیروں سے باخبر ہے ،پوشیدہ چیزیں اس پر مخفی نہیں رہتیں ،اور مخفی امور اس پر مشتبہ نہیں ہوتے ،وہ ہر شے پر محیط اور ہر چیز پر غالب ہے ،اسکی قوت ہر شے میں اسکی قدرت ہر چیز پر ہے ،وہ بے مثل ہے اس نے شے کو

اس وقت وجود بخشا جب کو ئی چیز نہیں تھی اوروہ زندہ ہے ،[5] ہمیشہ رہنے والا،انصاف کرنے والا ہے ،اسکے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ،وہ عزیز و حکیم ہے ۔

نگاہوں کی رسائی سے بالاتر ہے اور ہر نگاہ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے کہ وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی کوئی شخص اسکے وصف کو پا نہیں سکتا اور کوئی اسکے ظاہر وباطن کی کیفیت کا ادراک نہیں کرسکتا مگر اتنا ہی جتنا اس نے خود بتادیا ہے ۔

میں گواھی دیتا ہوں کہ وہ ایسا خدا ہے جس کی پاکی و پاکیزگی کا زمانہ پر محیط اور جسکا نور ابدی ہے

اسکا حکم کسی مشیر کے مشورے کے بغیر نافذہے ،اور نہ ہی اس کی تقدیرمیں کوئی اسکا شریک ہے ،اور نہ اس کی تدبیر میں کوئی فرق ہے ۔[6]

جو کچھ بنایا وہ بغیر کسی نمونہ کے بنایا اور جسے بھی خلق کیا بغیر کسی کی اعانت یا فکر ونظر[7] کی زحمتکے بنایا ۔جسے بنایا وہ بن گیا[8] اور جسے خلق کیا وہ خلق ہوگیا ۔وہ خدا ہے لا شریک ہے جس کی صنعت محکم اور جس کا سلوک بہترین ہے ۔وہ ایسا عادل ہے جو ظلم نہیں کرتااور ایسا کرم کرنے والا ہے کہ تمام کام اسی کی طرف پلٹتے ہیں ۔

میں گو اھی دیتا ہوں کہ وہ ایسا بزرگ و برتر ہے کہ ہر شے اسکی قدرت کے سامنے متواضع ، تمام چیزیں اس کی عزت کے سامنے ذلیل ،تمام چیزیں اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہو ئے ہیں اور ہر چیز اسکی ھیبت کے سامنے خاضع ہے ۔

وہ تمام بادشاہوں کا بادشاہ[9] ،تمام آسمانوں کا خالق ،شمس و قمر پر اختیاررکھنے والا ،یہ تمام معین وقت پرحرکت کر رہے ہیں ،دن کو رات اور رات کو دن پر پلٹانے والا [10]ہے کہ دن بڑی تیزی کے ساتھ اس کا پیچھا کرتا ہے ،ھرمعاندظالم کی کمر توڑنے والا اورھرسرکش شیطان کو ھلاک کرنے والا ہے ۔

نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ مثل،وہ یکتا ہے بے نیاز ہے ،نہ اسکا کوئی باپ ہے نہ بیٹا ،نہ ھمسر۔ وہ خدائے واحد اور رب مجید ہے ،جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے جوارادہ کرتا ہے پور ا کردیتا ہے وہ جانتا ہے پس احصا کر لیتاہے ،موت وحیات کا مالک،فقر وغنا کا صاحب اختیار ،ہنسانے والا، رلانے والا،قریب کرنے والا ،دور ہٹادینے والا[11] عطا کرنے والا[12]،روک لینے والا ہے ، ملک اسی کے لئے ہے اور حمد اسی کے لئے زیبا ہے اورخیر اسکے قبضہ میں ہے ۔وہ ہر شے پر قادر ہے ۔

رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے ۔[13] اس عزیزو غفار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ،وہ دعاؤں کا قبول کرنے والا، بکثرت عطا کرنے والا،سانسوں کا شمار کرنے والا اور انسان و جنات کا پروردگار ہے ،اسکے لئے کوئی شے مشتبہ نہیں ہے ۔[14]وہ

فریادیوں کی فریاد سے پریشان نہیں ہوتا ہے اور اسکو گڑگڑانے والوں کا اصرار خستہ حال نہیں کرتا ،نیک کرداروں کا بچانے والا ، طالبان فلاح کو توفیق دینے والامو منین کا مولا اور عالمین کا پالنے والاہے ۔اسکا ہر مخلوق پر یہ حق ہے کہ وہ ہر حال میں اسکی حمد وثنا کرے ۔

ھم اس کی بے نھایت حمد کرتے ہیں اورھمیشہ خوشی ،غمی،سختی اور آسائش میں اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں ،میں اس پر اور اسکے ملائکہ ،اس کے رسولوں اور اسکی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں،اسکے حکم کو سنتا ہوں اور اطاعت کرتا ہوں ،اسکی مرضی کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اسکے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم ہوں[15] چونکہ اسکی اطاعت میں رغبت ہے اور اس کے عتاب کے خوف کی بناء پر کہ نہ کوئی اسکی تدبیر سے بچ سکتا ہے اور نہ کسی کو اسکے ظلم کا خطرہ ہے ۔

۲ ایک اہم مطلب کے لئے خداوند عالم کا فرمان

میں اپنے لئے بندگی اور اسکے لئے ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں اوراپنے لئے اس کی ربوبیت کی گواھی دیتا ہوں اسکے پیغام وحی کو پہنچانا چاہتا ہوں کہیں ایسا نہ ہوکہ کوتاھی کی شکل میں وہ عذاب نازل ہوجائے جس کا دفع کرنے والا کوئی نہ ہواگر چہ بڑی تدبیر سے کام لیا جائے اور اس کی دوستی خالص ہے ۔اس خدائے وحدہ لا شریک نے مجھے بتایا کہ اگر میں نے اس پیغام کو نہ پہنچایا جو اس نے علی کے متعلق مجھ پرنازل فرمایاہے تو اسکی رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اس نے میرے لئے لوگوں کے شرسے حفاظت کی ضمانت لی ہے اور خدا ہمارے لئے کافی اور بہت زیادہ کرم کرنے والا ہے ۔

اس خدائے کریم نے یہ حکم دیا ہے : (بِسم اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیمِ،یٰاایُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مٰااُنزِلَ اِلَیکَ مِنْ رَبِّکَ(فی عَلِیٍّ یَعْنی فِی الْخِلاٰفَةِلِعَلِیِّ بْنِ ابی طٰالِبٍ) وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمٰابَلَّغْتَ رِسٰالَتَهُ وَاللهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النّٰاسِ) [16]

"اے رسول!جوحکم تمھاری طرف علی ؑ (یعنی علی بن ابی طالب کی خلافت) کے بارے میں نازل کیاگیا ہے ،ا سے پہنچادو،اوراگرتم نے ایسانہ کیا[17] تو رسالت کی تبلیغ نہیں کی اوراللہ تمہیں لوگوںکے شرسے محفوظ رکھے گا "

ایھا الناس! میں نے حکم کی تعمیل میں کوئی کوتا ہی نہیں کی اور میں اس آیت کے نازل ہونے کا سبب واضح کردینا چاہتا ہوں :

جبرئیل تین بار میرے پاس خداوندِسلام[18] پروردگار(کہ وہ سلام ہے)کا یہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ میں اسی مقام پر ٹھہر کر سفیدوسیاہ کو یہ اطلاع دے دوں کہ علی بن ابی طالب ؑ میرے بھائی ،وصی،جانشین اور میرے بعد امام ہیں ان کی منزل میرے

لئے ویسی ہی ہے جیسے موسیٰ کےلئے ھارون کی تھی ۔فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا،وہ اللہ و رسول کے بعد تمھارے حاکم ہیں اور اس سلسلہ میں خدا نے اپنی کتاب میں مجھ پریہ آیت نازل کی ہے :

(اِنَّمَاوَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْاالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلاٰۃَوَیُوتُوْنَ الزَّکَاۃَ وَھُمْ رٰاکِعُونَ) (19)

"بس تمھارا ولی اللہہے اوراسکارسول اوروہ صاحبان ایمان جونمازقائم کرتے ہیں اورحالت رکوع میںزکوۃادا کرتے ہیں "علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نماز قائم کی ہے اور حالت رکوع میں زکوۃدی ہے وہ ہر حال میں رضاء الٰہی کے طلب گار ہیں ۔ (20)

میں نے جبرئیل کے ذریعہ خدا سے یہ گذارش کی کہ مجھے اس وقت تمھارے سامنے اس پیغام کو پہنچانے سے معذور رکھا جائے اس لئے کہ میں متقین کی قلت اور منافقین کی کثرت ،فساد برپاکرنے والے ،ملامت کرنے وا لے اور اسلا م کا مذاق اڑانے وا لے منافقین کی مکاریوںسے با خبرہوں ،جن کے بارے میں خدا نے صاف کہہ دیا ہے کہ"یہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے ،اور یہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ پروردگارکے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے "۔اسی طرح (21) منافقین نے بارھا مجھے اذیت پہنچائی ہے یھاں تک کہ وہ مجھے "اُذُنْ""ھر بات پر کان دھرنے والا"کہنے لگے اور ان کا خیال تھا کہ میں ایسا ہی ہوںچونکہ اس (علی)کے ہمیشہ میرے ساتھ رہنے،اس کی طرف متوجہ رہنے،اور اس کے مجھے قبول کرنے کی وجہ سے یھاں تک کہ خداوند عالم نے اس سلسلہ میں آیت نازل کی ہے :

(وَمِنْھُمُ الَّذِیْنَ یُوْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ ھُوَاُذُنٌ،قُلْ اُذُنُ)عَلَی الَّذِیْنَ یَزْعَمُوْنَ اَنَّہُ اُذُنٌ-(خَیْرٍلَکُمْ،یُومِنُ بِاللّٰہِ وَ یُومِنُ لِلْمُومِنِیْنَ) (22)

اس مقام پر یہ بات بیان کردینا ضروری ہے کہ "یُومِنُ بِاللّٰہِ "اللہ "باء " کے ساتھ اور "یُومِنُ لِلْمُومِنِیْنَ 'مو منین "لام کے ساتھ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلے کا مطلب تصدیق کرنا اور دوسرے کا مطلب تواضع اور احترام کا اظھار کرنا ہے ۔

"اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو رسول کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان) ہیں (اے رسول)تم کھدوکہ (کان تو ہیں مگر)تمھاری بھلائی (سننے)کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مو منین(کی باتوں) کا یقین رکھتے ہیں "(23)

ورنہ میں چاہوں تو "اُذُنْ "کہنے والوں میںسے ایک ایک کا نام بھی بتاسکتا ہوں،اگر میں چاہوں تو ان کی طرف اشارہ کرسکتا ہوں اور اگرچا ہوں توتمام نشانیوں کے ساتھ ان کاتعارف بھی کراسکتا ہوں ،لیکن میں ان معاملات میں کرم اور بزرگی سے کام لیتا ہوں ۔(24)

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مرضی خدا یھی ہے کہ میں اس حکم کی تبلیغ کردوں۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ اس آیت کی تلاوت فرمائی :

(یٰاَیُّھَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مٰااُنزِلَ اِلَیکَ مِنْ رَبِّک (فِیْ حَقِّ عَلِیْ)وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمٰابَلَّغْتَ رِسٰالَتَہُ وَاللهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النّٰاسِ) (25)

”اے رسول!جوحکم تمھاری طرف علی علیہ السلام کے سلسلہ میں نازل کیاگیا ہے ،اسے پہنچادو،اوراگرتم نے ایسانہ کیاتورسالت کی تبلیغ نہیں کی اوراللہ تمہیں لوگوںکے شرسے محفوظ رکھے گا “

۱۲ بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا قانونی اعلان

لوگو! جان لو(اس سلسلہ میںخبر دار رہواس کو سمجھواور مطلع ہوجاؤ) ہوکہ اللہ نے علی کو تمھارا ولی اور امام بنادیا ہے اور ان کی اطاعت کو تمام مھاجرین ،انصار اورنیکی میں ان کے تابعین اور ہر شہری، دیھاتی، عجمی، عربی، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، سیاہ، سفید پر واجب کردیا ہے ۔ہر توحید پرست(26) کیلئے ان کا حکم جاری،ان کا امر نافذ اور ان کا قول قابل اطاعت ہے ،ان کا مخالف ملعون اور ان کا پیرو مستحق رحمت ہے ۔(27)جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی بات سن کر اطاعت کرے گا اللہ اسکے گناہوں کو بخش دے گا

ایھا الناس ! یہ اس مقام پر میرا آخری قیام ہے لہذا میری بات سنو ، اور اطاعت کرو اور اپنے پر ور دگار کے حکم کو تسلیم کرو ۔ اللہ تمھارا رب ، ولی اور پرور دگار ہے اور اس کے بعد اس کا رسول محمد ﷺ تمھارا حاکم ہے جو آج تم سے خطاب کر رہا ہے ۔(28) اس کے بعد علی تمھارا ولی اور بحکم خدا تمھارا امام ہے اس کے بعد امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں تمھارے خدا و رسول سے ملاقات کے دن تک باقی رہے گی ۔

حلال وھی ہے جس کو اللہ ،رسول اور انھوں(بارہ ائمہ)نے حلال کیا ہے اور حرام وھی ہے جس کو اللہ،رسول اور ان بارہ اماموں نے تم پر حرام کیا ہے ۔ اللہ نے مجھے حرام و حلال کی تعلیم دی ہے اور اس نے اپنی کتاب اور حلال و حرام میں سے جس چیز کا مجھے علم دیا تھا وہ سب میں نے اس(علی علیہ السلام)کے حوالہ کر دیا ۔

ایھا الناس علی علیہ السلام کو دوسروں پر فضیلت دو خداوندعالم نے ہر علم کا احصاء ان میں کر دیا ہے اور کو ئی علم ایسا نہیں ہے جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ہو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا سب میں نے علی علیہ السلام کے حوالہ کر دیا ہے ۔(29) وہ امام مبین ہیں اور خداوند عالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :

(وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُبِيْنٍ) [30] "ھم نے ہر چیز کا احصاء امام مبین میں کردیا ہے "

ایھا لناس ! علی علیہ السلام سے بھٹک نہ جانا ، ان سے بیزار نہ ہو جانا اور ان کی ولایت کا انکار نہ کر دیناکہ وھی حق کی طرف ھدا یت کر نے والے ،حق پر عمل کر نے والے ، باطل کو فنا کر دینے والے اور اس سے روکنے والے ہیں ،انہیں اس راہ میں کسی ملامت کر نے والے کی ملامت کی پروانہیں ہوتی ۔

وہ سب سے پہلے اللہ و رسول پر ایمان لا ئے اور اپنے جی جا ن سے رسول پرقربان تھے وہ اس وقت رسول کے ساتھ تھے جب لوگوں میں سے ان کے علا وہ کوئی عبادت خدا کر نے والا نہ تھا(انھوں نے لوگوں میں سب سے پہلے نماز قائم کی اور میرے ساتھ خدا کی عبادت کی ہے میں نے خداوند عالم کی طرف سے ان کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیاتو وہ بھی اپنی جان فدا کرتے ہو ئے میرے بستر پر سو گئے ۔

ایھا الناس ! انہیں افضل قرار دو کہ انہیں اللہ نے فضیلت دی ہے اور انہیں قبول کرو کہ انہیں اللہ نے امام بنا یا ہے ۔

ایھا الناس ! وہ اللہ کی طرف سے امام ہیں [31] اور جو ان کی ولایت کا انکار کرے گا نہ اس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی امکان ہے بلکہ اللہ یقیناًاس امر پر مخالفت کر نے والے کے ساتھ ایسا کرے گااور اسے ہمیشہ ھمیشہ کے لئے بدترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔ لہٰذا تم ان کی مخالفت[32] سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہنم میں داخل ہو جا و جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس کو کفار کےلئے مھیا کیا گیا ہے ۔

ایھا الناس ! خدا کی قسم تمام انبیاء علیھم السلام و مرسلین نے مجھے بشارت دی ہے اور میں خاتم الانبیاء والمرسلین اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کےلئے حجت پر ور دگار ہوں جو اس بات میں شک کرے گا وہ گذشتہ زمانہ جا ہلیت جیسا کا فر ہو جا ئے گا اور جس نے میری کسی ایک بات میں بھی شک کیا اس نے گویا تمام باتوں کو مشکوک قرار دیدیا اورجس نے ہمارے کسی ایک امام کے سلسلہ میں شک کیااس نے تمام اماموںکے بارے میں شک کیااور ہمارے بارے میں شک کرنے والے کا انجام جہنم ہے ۔[33]

اس بات کا بیان کردینا بھی ضروری ہے کہ شاید "جا ہلیت اول کے کفر" سے دور جاہلیت کے کفر کے درجہ میں سے شدیدترین درجہ ہے ۔

ایھا الناس ! اللہ نے جو مجھے یہ فضیلت عطا کی ہے یہ اس کا کرم اور احسان ہے ۔ اس کے علا وہ کو ئی خدا نہیں ہے اور وہ میری طرف سے تا ابد اور ہر حال میں اسکی حمدو سپاس ہے ۔

ایھا الناس ! علی علیہ السلام کی فضیلت[34] کا اقرار کرو کہ وہ میرے بعد ہر مرد و زن سے افضل و بر تر ہے جب تک اللہ رزق نازل کررھا ہے اور اس کی مخلو ق با قی ہے ۔ جو میر ی اس بات کو رد کرے اور اس کی موافقت نہ کرے وہ ملعون ہے اور مغضوب ہے مغضوب ہے ۔ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ہے [35] کہ پر ور دگار کا ارشاد ہے کہ جو علی سے دشمنی کرے گا اور انہیں اپنا حاکم تسلیم نہ کر ے گا اس پر میری لعنت اور میرا غضب ہے ۔لہذا ہر شخص کو یہ دیکھنا چا ہیئے کہ اس نے کل کےلئے کیا مھیا کیا ہے ۔اس کی مخالفت کرتے وقت اللہ سے ڈرو ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ حق سے قدم پھسل جا ئیں اور اللہ تمھارے اعمال سے با خبر ہے ۔

ایھا الناس ! علی علیہ السلام وہ جنب اللہ[36] ہیں جن کاخداوند عالم نے اپنی کتاب میں تذکرہ کیا ہے اور ان کی مخالفت کرنے والے کے با رے میں فرمایا ہے : (اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یَاحَسْرَتَاعَلیٰ مَافَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ) [37]ھائے افسوس کہ میں نے جنب خدا کے حق میں بڑی کو تا ہی کی ہے "

ایھا الناس ! قر آن میں فکر کرو ، اس کی آیات کو سمجھو ، محکمات میں غوروفکر کرو اور متشابھات کے پیچھے نہ پڑو ۔ خدا کی قسم قر آن مجید کے باطن اور اس کی تفسیر[38]کو اس کے علاوہ اور کو ئی واضح نہ کرسکے گا۔ [39]

جس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اور جس کا بازو تھام کر میں نے بلند کیا ہے اور جس کے بارے میں یہ بتا رہا ہوں کہ جس کا میں مو لا ہوں اس کا یہ علی علیہ السلام مو لا ہے ۔ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام میرا بھائی ہے اور وصی بھی ۔ اس کی ولایت کا حکم اللہ کی طرف سے ہے جو مجھ پر نا زل ہوا ہے ۔

ایھا الناس ! علی علیہ السلام اوران کی نسل سے میری پاکیزہ اولاد ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے [40] ان میں سے ہر ایک دوسرے کی خبر دیتا ہے اور اس سے جدا نہ ہوگا یھاں تک کہ دونوں حوض کو ثر پر وارد ہوں گے جان لو! میرے یہ فرزند مخلوقات میں خدا کے امین اور زمین میں خدا کے حکام ہیں ۔[41]

آگاہ ہو جاو میں نے میں نے اداکر دیا میں نے پیغام کو پہنچا دیا ۔میں نے بات سنا دی، میں نے حق کو واضح کر دیا،[42] آگاہ ہو جاو جو اللہ نے کہا وہ میں نے دھرا دیا۔ پھر آگاہ ہو جاو کہ امیر المو منین میرے اس بھا ئی کے علاوہ کوئی نہیں ہے [43] اور اس کے علاوہ یہ منصب کسی کےلئے سزا وار نہیں ہے ۔

۴ پیغمبر اکرم ﷺ کے ھاتھوں پر امیرا لمومنین علیہ السلام کا تعارف

(اس کے بعد علی علیہ السلام کو اپنے ھا تھوں پرپازوپکڑکر بلند کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت علی علیہ السلام منبر پر پیغمبر اسلام ﷺ سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہوئے تھے اور آنحضرت ﷺ کے دائیں طرف ما ئل تھے گویا دونوں ایک ہی مقام پر کھڑے ہو ئے ہیں ۔

اس کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا اور ان کے دونوں ھاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایااورعلی علیہ السلام کو اتنابلند کیا کہ آپ علیہ السلام کے قدم مبارک آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں کے برابر آگئے۔[44] اس کے بعد آپ ﷺ نے فر مایا :

ایھا الناس !یہ علی علیہ السلام میرا بھائی اور وصی اور میرے علم کا مخزن[45] اورمیری امت میں سے مجھ پر ایمان لانے والوںکے لئے میرا خلیفہ ہے اور کتاب خدا کی تفسیر کی رو سے بھی میرا جانشین ہے یہ خدا کی طرف دعوت دینے والا ،اس کی مر ضی کے مطابق عمل کر نے والا ،اس کے دشمنوں سے جھاد کر نے والا، اس کی اطاعت[46] ۔پر ساتھ دینے والا ، اس کی معصیت سے رو کنے والا ۔

یہ اس کے رسول کا جا نشین اور مو منین کا امیر ،ہدایت کرنے والاامام ہے اورناکثین(بیعت شکن) قاسطین (ظالم) اور مارقین (خارجی افرا[47] سے جھاد کر نے والا ہے ۔

خداوند عالم فر ماتا ہے :(مَایُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ)[48] "میرے پاس بات میں تبدیلی نہیں ہو تی ہے " خدایا تیرے حکم سے کہہ رہا ہوں[49]۔خدا یا علی علیہ السلام کے دوست کو دوست رکھنا اور علی علیہ السلام کے دشمن کو دشمن قرار دینا ،جو علی علیہ السلام کی مدد کرے اس کی مدد کرنا اور جو علی علیہ السلام کو ذلیل و رسوا کرے تو اس کو ذلیل و رسوا کرناان کے منکر پر لعنت کر نا اور ان کے حق کا انکارکر نے والے پر غضب نا زل کرنا ۔

پر ور دگا را ! تو نے اس مطلب کو بیان کرتے وقت اور آج کے دن علی علیہ السلام کو تاج ولایت پہناتے وقت علی علیہ السلام کے بارے میں یہ آیت نازل فر ما ئی:

(اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمْ الاِسْلاٰمَ دِیناً) [50]

"آج میںنے دین کو کا مل کر دیا ،نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیدیا"

(وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَالاِسْلاٰمِ دِیناًفَلَنْ یُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَفِی الْآخِرَةِمِنَ الْخَاسِرِینَ) [51]

"اور جو اسلام کے علاوہ کو ئی دین تلاش کر ے گا وہ دین قبول نہ کیا جا ئے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارہ والوں میں ہو گا "

پرور دگارا میں تجھے گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی ۔[52]

۵ مسئلہ امامت پر امت کی توجہ پر زور دینا

ایھا الناس !اللہ نے دین کی تکمیل علی علیہ السلام کی امامت سے کی ہے ۔لہٰذا جو علی علیہ السلام اور ان کے صلب سے آنے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہ کرے گا ۔اس کے دنیا و آخرت کے تمام اعمال بر باد ہو جا ئیں گے[53] وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ۔ایسے لوگوں کے عذاب میں کو ئی تخفیف نہ ہو گی اور نہ انہیں مھلت دی جا ئے گی ۔

ایھا الناس ! یہ علی علیہ السلام ہے تم میں سب سے زیادہ میری مدد کر نے والا ، تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب تر اور میری نگاہ میں عزیز تر ہے ۔اللہ اور میں دونوں اس سے را ضی ہیں ۔قرآن کریم میں جو بھی رضا کی آیت ہے وہ اسی کے با رے میں ہے اور جھاں بھی یا ایھا الذین آ منوا کہا گیا ہے اس کا پہلا مخا طب یھی ہے قرآن میںھر آیت مدح اسی کے با رے میں ہے ۔ سورہ ھل اتٰی میں جنت کی شھا دت صرف اسی[54] کے حق میں دی گئی ہے اور یہ سورہ اس کے علا وہ کسی غیر کی مدح میں نا زل نہیں ہوا ہے ۔

ایھا الناس ! یہ دین خدا کا مدد گار ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[55]سے دفاع کر نے والا ، متقی ، پا کیزہ صفت ، ھا دی اور مھدی ہے ۔تمھارا نبی سب سے بہترین نبی اور اس کا وصی بہترین وصی ہے اور اس کی اولاد بہترین او صیاء ہیں ۔

ایھا الناس !ھر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ہو تی ہے اور میری ذریت علی علیہ السلام کے صلب سے ہے

ایھا الناس ! ابلیس نے حسد کر کے آدم کو جنت سے نکلوادیا لہٰذا خبر دار تم علی سے حسد نہ کرنا کہ تمھارے اعمال برباد ہو جا ئیں ،اور تمھا رے قد موں میں لغزش پیدا ہو جا ئے ،آدم صفی اللہ ہو نے کے با وجود ایک ترک او لٰی پر زمین میں بھیج دئے گئے تو تم کیا ہو اور تمھاری[56] کیا حقیقت ہے ۔تم میں دشمنان خدا بھی پا ئے جا تے ہیں [57] یاد رکھو علی کا دشمن صرف شقی ہو گا اور علی کا دوست صرف تقی ہو گا اس پر ایمان رکھنے والاصرف مو من مخلص ہی ہو سکتا ہے اور خدا کی قسم علی علیہ السلام کے با رے میںھی سورہ عصر نا زل ہوا ہے ۔

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْعَصْرِاِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْر) [58]

"بنام خدائے رحمان و رحیم ۔قسم ہے عصر کی ،بیشک انسان خسارہ میں ہے "مگر علی ؑ جو ایمان لا ئے اور حق اور صبر پر راضی ہو ئے ۔

ایھا الناس !میں نے خدا کو گواہ بناکر اپنے پیغام کو پہنچا دیا اور رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے ۔ایھا الناس !اللہ سے ڈرو ،جو ڈرنے کا حق ہے اور خبر دار !اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ ہو جا ؤ ۔

۶ منافقوں کی کار شکنیوں کی طرف اشارہ

ایھا الناس !"اللہ ، اس کے رسول ﷺ اور اس نور پر ایمان لا و جو اس کے ساتھ نا زل کیا گیا ہے ۔قبل اس کے کہ خدا کچھ چہروں کو بگا ڑ کر انہیں پشت کی طرف پھیر دے یا ان پر اصحاب سبت کی طرح لعنت کرے "[59]

جملہ " جو شخص اپنے دل میں علی ؑ سے محبت اور بغض کے مطابق عمل کرتا ہے "کی آٹھویں حصہ کے دوسرے جزء میں وضاحت کی جا ئے گی ۔

خدا کی قسم اس آیت سے میرے اصحاب کی ایک قوم کا قصد کیا گیا ہے کہ جن کے نام و نسب سے میں آشنا ہوں لیکن مجھے ان سے پردہ پوشی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔پس ہر انسان اپنے دل میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت یا بغض کے مطابق عمل کرتا ہے ۔

ایھا الناس !نور کی پہلی منزل میں ہوں[60] میرے بعد علی ؑ اور ان کے بعد ان کی نسل ہے اور یہ سلسلہ اس مہدی قائم تک بر قرار رہے گاجو اللہ کاحق اورھما راحق حا صل کر ے گا[61]چو نکہ اللہ نے ہم کو تمام مقصرین ،معا ندین ،مخا لفین ،خائنین ،آثمین اور ظالمین کے مقابلہ میں اپنی حجت قرار دیا ہے ۔[62]

ایھا الناس !میں تمھیں با خبر کرنا چا ہتا ہوں کہ میں تمھا رے لئے اللہ کا نما ئندہ ہوں جس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں ۔ تو کیا میں مر جا وں یا قتل ہو جا ؤں تو تم اپنے پرا نے دین پر پلٹ جا و گے ؟ تو یاد رکھو جو پلٹ جا ئے گا وہ اللہ کا کو ئی نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جزا دینے والا ہے ۔آگاہ ہو جا و کہ علی ؑ کے صبر و شکر کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے بعد میری اولا د کو صابر و شاکر قرار دیا گیا ہے ۔جو ان کے صلب سے ہے ۔

ایھا الناس !مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھوبلکہ خدا پر بھی احسان نہ سمجھوکہ وہ تمھارے اعمال کو نیست و نابود کردے اور تم سے ناراض ہو جا ئے ،اور تمہیں آگ اور"پگھلے ہوئے "تانبے کے عذاب میں مبتلا کردے تمھارا پروردگار مسلسل تم کو نگاہ میں رکھے ہو ئے ہے ۔[63]

آنحضرت ﷺ نے "پھلے صحیفہ ملعونہ "کی طرف اشارہ فر مایا ہے جس پرمنافقین کے پانچ بڑے افراد نے حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ میں دستخط کئے تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد خلافت ان کے اہل بیت علیہم السلام تک نہیں پہنچنی چا ہئے اس سلسلہ میں اس کتاب کے تیسرے حصہ کے دوسرے جزء کی طرف رجوع کیجئے "

ایھا الناس !عنقریب میرے بعد ایسے امام آئیں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور قیامت کے دن ان کا کو ئی مدد گار نہ ہو گا ۔اللہ اور میں دونوں ان لوگوں سے بیزار ہیں ۔

ایھا الناس !یہ لوگ اور ان کے اتباع و انصار سب جہنم کے پست ترین درجے میں ہو ں گے اور یہ متکبر لوگو ں کا بد ترین ٹھکانا ہے ۔آگاہ ہو جا و کہ یہ لوگ اصحاب صحیفہ[64] ہیں لہذاتم میں سے ہر ایک اپنے صحیفہ پر نظر رکھے ۔

راوی کہتا ہے :جس وقت پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے "صحیفہ ملعونہ "کا نام ادا کیا اکثر لوگ آپ کے اس کلام کا مقصد نہ سمجھ سکے اور اذھان میں سوال ابھر نے لگے صرف لوگوں کی قلیل جما عت آپ کے اس کلام کا مقصد سمجھ پائی ۔

ایھا الناس !آگاہ ہو جا و کہ میں خلافت کو امامت اوروراثت کے طورپر قیامت تک کےلئے اپنی اولاد میں امانت قرار دے کر جا رہا ہوں اور مجھے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے تا کہ ہر حا ضر و غائب ،مو جود و غیر مو جود ، مو لود و غیر مو لود سب پر حجت تمام ہو جا ئے ۔ اب حا ضر کا فریضہ ہے کہ قیامت تک اس پیغام کوغائب تک اورماں باپ اپنی اولاد کے حوالہ کر تے رہیں ۔

میرے بعد عنقریب لوگ اس امامت(خلافت) کو باشاہت سمجھ کرغصبي[65] غصب کرلیں گے ،خدا غا صبین اور تجاوز کرنے والوں پر لعنت کرے ۔یہ وہ وقت ہوگا جب (اے جن و انس[66] تم پر عذاب آئے گا آگ اور(پگھلے ہوئے) تانبے کے شعلے بر سا ئے جا ئیں گے جب کو ئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہو گا ۔[67]

ایھا الناس !اللہ تم کو انہیں حالات میں نہ چھو ڑے گا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر ایھا الناس !کوئی قریہ[68] ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ (اس میں رہنے والوںکو آیات الٰہی کی تکذیب کی بنا پر) ھلا ک کر دے گااور اسے حضرت مہدی کی حکومت کے زیر سلطہ لے آئے گا یہ اللہ کا وعدہ ہے اوراللہ صا دق الوعد ہے ۔[69]

ایھا الناس !تم سے پہلے اکثر لوگ ھلاک ہو چکے ہیں اور اللہ ہی نے ان لوگوں کو ھلاک کیا ہے [70] اور وھی بعد والوںکو ھلا ک کر نے والا ہے ۔خداوند عالم کا فرمان ہے :

(الَمْ نُھْلِکِ الْاَوَّلِینَ،ثُمَّ نُتْبِعُھُمُ الْآخِرِینَ،کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِینَ،وَیْلٌ یَوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِینَ) [71]

"کیا ہم نے ان کے پہلے والوں کو ھلاک نہیں کردیا ہے پھر دوسرے لوگوں کو بھی انہیں کے پیچھے لگا دیں گے ہم مجرموں کے ساتھ اسی طرح کا بر تاو کرتے ہیں اور آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہی بربادی ہے "

ایھا الناس !اللہ نے مجھے امر و نھی کی ہدایت کی ہے اور میں نے اللہ کے حکم سے علی علیہ السلام کوامر ونھی کیا ہے ۔ وہ امر و نھی الٰہی سے با خبر ہیں ۔[72] ان کے امر کی اطاعت کرو تاکہ سلا متی پا و ، ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پا و ان کے روکنے پر رک جا و تاکہ راہ راست پر آجا و ۔ان کی مر ضی پر چلو اور مختلف راستے تمہیں اس کی راہ سے منحرف کردیں گے ۔

۷ اہل بیت علیھم السلام کے پیرو کار اور ان کے دشمن

میں وہ صراط مستقیم ہوں جس کی اتباع کا خدا نے حکم دیا ہے ۔[73] پھر میرے بعد علی علیہ السلام ہیں اور ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ہے یہ سب وہ امام ہیں جو حق کے ساتھ ہدایت کر تے ہیں اور حق کے ساتھ انصاف کر تے ہیں ۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا : (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العا لمین) سورہ الحمد کی تلاوت کے بعد آپ نے اس طرح فرمایا :

خدا کی قسم یہ سورہ میرے اور میری اولاد کے با رے میں نا زل ہوا ہے ، اس میں اولاد کےلئے عمو میت بھی ہے اور اولاد کے ساتھ خصوصیت بھی ہے ۔[74] یھی خدا کے دوست ہیں جن کےلئے نہ کوئی خو ف ہے اور نہ کو ئی حزن ! یہ حزب اللہ ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والے ہیں ۔

آگاہ ہو جا و کہ دشمنان علی ہی اہل تفرقہ ، اہل تعدی اور برادران شیطان ہیں جوباطیل کوخواھشات نفسانی کی وجہ سے ایک دوسرے تک پہونچا تے ہیں ۔[75]

آگاہ ہو جا و کہ ان کے دوست ہی مو منین بر حق ہیں جن کا ذکر پر ور دگار نے اپنی کتاب میں کیا ہے :
(لَاتَجِدُ قَوْماًيُومِنُوْنَ بِاللهِ والْيَوْمِ الْآخِرِيُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّاللهَ وَرَسُوْلَه وَلَوْ كَانُوْااٰبَائَهُمْ اَوْاَبْنَائَهُمْ اَوْاِخْوَانَهُمْ اَوْعَشِيْرَتَهُمْ ،اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِم الاِيْمَانَ) [76]

"آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جوقوم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی ہے وہ ان لوگوں سے دوستی کر رہی ہے جو اللہ اور رسول سے دشمنی کر نے والے ہیں چا ہے وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشیرۃ اور قبیلہ والے ہی کیوں نہ ہوں اللہ نے صاحبان ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے "

آگاہ ہو جا و کہ ان (اہل بیت)کے دوست ہی وہ افراد ہیں جن کی توصیف پر ور دگار نے اس انداز سے کی ہے : (الَّذِيْنَ آمَنُوْاوَلَمْ يَلْبَسُوْااِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُوْلٰئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْن) [77]

" جو لوگ ایمان لا ئے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہیں کےلئے امن ہے اور وھی ہدایت یا فتہ ہیں "

آگاہ ہو جا ؤ کہ ان کے دوست وھی ہیں جو ایمان لائے ہیں اور شک میں نہیں پڑے ہیں ۔

آگاہ ہوجاو کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جوجنت میں امن و سکون کے ساتھ داخل ہو ں گے اور ملا ئکہ سلام کے ساتھ یہ کہہ کے ان کا استقبال کریں گے کہ تم طیب و طاھر ہو ، لہذا جنت میں ہمیشہ ھمیشہ کےلئے داخل ہو جا و "

آگاہ ہو جا و کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جن کے لئے جنت ہے اور انہیں جنت میں بغیر حساب رزق دیاجائیگا ۔[78]

آگاہ ہو جا و کہ ان (اہل بیت) کے دشمن ہی وہ ہیں جوآتش جہنم کے شعلوں میںداخل ہوں گے۔

آگاہ ہو جا و کہ ان کے دشمن وہ ہیں جوجہنم کی آواز اُس عالم میں سنیں گے کہ اس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے اور وہ ان کو دیکھیں گے ۔

آگاہ ہو جا و کہ ان کے دشمن وہ ہیں جن کے با رے میں خدا وند عالم فر ماتا ہے :
(كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَعَنَتْ اُخْتَهَا) [79]

" (جہنم میں) داخل ہو نے والاھر گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا ۔۔۔ ' '

آگاہ ہو جا و کہ ان کے دشمن ہی وہ ہیں جن کے با رے میں پر ور دگار کا فرمان ہے :

(كُلَّمَا اُلْقِیَ فِيْهَا فَوْجٌ سَالَهُمْ خَزْنَتُهَاالَمْ يَاتِكُمْ نَذِيْرٌ. قَالُوْابَلَىٰ قَدْجَاءَ نَانَذِيْرٌفَكَذَّبْنَاوَقُلْنَامَانَزَّلَ اللهُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّافِیْ ضَلَالٍ كَبِيْرٍ. اَلَا فَسُحْقاًلِاَصْحَا بِ السَّعِيْرِ) (80)

" جب کوئی گروہ داخل جہنم ہو گا تو جہنم کے خازن سوال کریں گے کیا تمھا رے پاس کو ئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا ؟تو وہ کہیں گے آیا تو تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا اور یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نا زل نہیں کیا ہے تم لوگ خود بہت بڑی گمرا ہی میں مبتلا ہو۔۔۔آگاہ ہوجا ؤ تو اب جہنم والوں کےلئے تو رحمت خدا سے دوری ہی دوری ہے " (81)

آگاہ ہو جا و کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو اللہ سے از غیب ڈرتے ہیں (82) اور انہیں کےلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے ۔

ایھا الناس!دیکھو آگ کے شعلوں اوراجر عظیم کے ما بین کتنا فا صلہ ہے ۔(83)

ایھا الناس!ہمارا دشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت کی اور اس پر لعنت کی ہے اور ہمارا دوست وہ ہے جس کی اللہ نے تعریف کی ہے اور اس کو دوست رکھتا ہے ۔

ایھا الناس! آگاہ ہو جا و کہ میں ڈرانے والا ہو ں اور علی علیہ السلام بشارت دینے والے ہیں ۔(84)

ایھا الناس!میں انذار کرنے والا اور علی علیہ السلام ہدایت کرنے والے ہیں ۔

ایھا الناس!میں پیغمبر ہوں اور علی علیہ السلام میرے جا نشین ہیں ۔

ایھا الناس! آگاہ ہو جا و میں پیغمبر ہوں اور علی علیہ السلام میرے بعد امام اور میرے وصی ہیں اوران کے بعد کے امام ان کے فرزند ہیں آگاہ ہو جاو کہ میں ان کا باپ ہوں اور وہ اس کے صلب سے پیدا ہو نگے۔

۸ حضرت مھدی عج۔

یاد رکھو کہ آخری امام ہمارا ہی قائم مھدی ہے ، وہ ادیان پر غالب آنے والا اور ظالموں سے انتقام لینے والا ہے ،وھی قلعوں کو فتح کر نے والا اور ان کو منھدم کر نے والا ہے ،وھی مشرکین کے ہر گروہ پر غالب اور ان کی ہدایت کر نے والا ہے ۔(85)

آگاہ ہوجا ؤ وھی اولیاء خداکے خون کا انتقام لینے والااور دین خدا کا مدد گار ہے جان لو!کہ وہ عمیق سمندر سے استفادہ کرنے والا ہے ۔[86]

عمیق دریا سے مراد میں چند احتمال پائے جا تے ہیں ،منجملہ دریائے علم الٰہی ،یا دریائے قدرت الٰہی ،یا اس سے مراد قدرتوں کا وہ مجموعہ ہے جو خداوند عالم نے امام علیہ السلام کو مختلف جہتوں سے عطا فر مایا ہے "

وھی ہر صاحب فضل پر اس کے فضل اور ہر جا ھل پر اس کی جھالت کا نشانہ لگا نے والا ہے ۔[87]

آگاہ ہو جا و کہ وھی اللہ کا منتخب اور پسندیدہ ہے ، وھی ہر علم کا وارث اور اس پر احا طہ رکھنے والا ہے ۔

آگاہ ہو جا ؤوھی پرور دگار کی طرف سے خبر دینے والا اورآیات الٰہی کو بلند کر نے والا ہے [88] وھی رشید اور صراط مستقیم پر چلنے والا ہے اسی کو اللہ نے اپنا قانون سپرد کیا ہے ۔

اسی کی بشارت دور سابق میں دی گئی ہے ۔[89] وھی حجت با قی ہے اور اس کے بعد کو ئی حجت نہیں ہے ، ہر حق اس کے ساتھ ہے اور ہر نور اس کے پاس ہے ، اس پر کو ئی غالب آنے والا نہیں ہے وہ زمین پر خدا کا حاکم ، مخلوقات میں اس کی طرف سے حَکَم اور خفیہ اور علانیہ ہر مسئلہ میں اس کا امین ہے ۔

۹ بیعت کی وضاحت

ایھا الناس!میں نے سب بیان کر دیا اور سمجھا دیا ،اب میرے بعد یہ علی تمہیں سمجھا ئیں گے

آگاہ ہو جا و ! کہ میں تمہیں خطبہ کے اختتام پر اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ پہلے میرے ہاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو ،[90] اس کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کرو ، میں نے اللہ کے ساتھ بیعت کی ہے اور علی علیہ السلام نے میری بیعت کی ہے اور میں خدا وند عالم کی جا نب سے تم سے علی(ع)کی بیعت لے رہا ہوں (خدا فرماتا ہے)[91]: (اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَایُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَکَثَ فَاِنَّمَایَنْکُثُ عَلیٰ نَفْسِہ وَمَنْ اَوْفَیٰ بِمَاعَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْراًعَظِیْماً)

" بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کر تے ہیں وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کر تے ہیں اور ان کے ھا تھوں کے اوپر اللہ ہی کا ھاتھ ہے اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ہے وہ اپنے ہی خلاف اقدام کر تا ہے اور جو عہد الٰہی کو پورا کر تا ہے خدا اس کو اجر عظیم عطا کر ے گا "

۱۰ حلال و حرام ،واجبات اور محرمات

ایھا الناس!یہ حج اور عمرہ اور یہ صفا و مروہ سب شعا ئر اللہ ہیں (خدا وند عالم فر ماتا ہے :[92]

(فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِعتَمَرَفَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا) [93] "لہٰذا جو شخص بھی حج یا عمرہ کر ے اس کے لیئے کو ئی حرج نہیں ہے کہ وہ ان دونوں پھا ڑیوں کا چکر لگا ئے "

ایھا الناس!خا نہ خدا کا حج کرو جو لوگ یھاں آجاتے ہیں وہ بے نیاز ہو جا تے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جو ا س سے الگ ہو جا تے ہیں وہ محتاج ہو جا تے ہیں ۔[94]

ایھا الناس!کو ئی مو من کسی مو قف(عرفات ،مشعر ،منیٰ) میں وقوف[95] ہیں کرتا مگر یہ کہ خدا اس وقت تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے ،لہٰذا حج کے بعد اسے از سر نو نیک اعمال کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے

ایھا الناس!حجا ج کی مدد کی جاتی ہے اور ان کے اخراجات کا اس کی طرف سے معا وضہ دیا جاتا ہے اور اللہ محسنین کے اجر کو ضا ئع نہیں کرتا ہے ۔

ایھا الناس!پورے دین اور معرفت احکام کے ساتھ حج بیت اللہ کرو ،اور جب وہ مقدس مقامات سے واپس ہو تو مکمل توبہ اور ترک گنا ہ کے ساتھ ۔

ایھا الناس!نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے [96] اگر وقت زیادہ گذر گیا ہے اور تم نے کو تا ہی و نسیان سے کام لیا ہے تو علی علیہ السلام تمھا رے ولی اور تمھارے لئے بیان کر نے والے ہیں جن کو اللہ نے میرے بعداپنی مخلوق پرامین بنایا ہے اور میرا جا نشین بنایا ہے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں ۔[97]

وہ اور جو میری نسل سے ہیں وہ تمھارے ہر سوال کا جواب دیں گے اور جو کچھ تم نہیں جا نتے ہو سب بیان کر دیں گے ۔

آگاہ ہو جاو کہ حلا ل و حرام اتنے زیادہ ہیں کہ سب کا احصاء اور بیان ممکن نہیں ہے ۔مجھے اس مقام پر تمام حلال و حرام کی امر و نھی کرنے اور تم سے بیعت لینے کا حکم دیا گیاہے اور تم سے یہ عہد لے لوں کہ جو پیغام علی علیہ السلام اور ان کے بعد کے ائمہ کے با رے میں خدا کی طرف سے لا یا ہوں ،تم ان سب کا اقرار کرلوکہ یہ سب میری نسل اور اس (علی علیہ السلام)سے ہیں اور امامت صرف انہیں کے ذریعہ قائم ہوگی ان کا آخری مھدی ہے جو قیا مت تک حق کے ساتھ فیصلہ کر تا رہے گا "

ایھا الناس!میں نے جس جس حلال کی تمھارے لئے رہنما ئی کی ہے اور جس جس حرام سے رو کا ہے کسی سے نہ رجوع کیا ہے اور نہ ان میں کو ئی تبدیلی کی ہے لہٰذا تم اسے یاد رکھو[98] اور محفوظ کرلو، ایک میں پھر اپنے لفظوں کی تکرار کر تا ہوں :نماز قا ئم کرو ، زکوٰۃ ادا کرو ، نیکیوں کا حکم دو ، برا ئیوں سے روکو ۔

اور یہ یاد رکھو کہ امر با لمعروف کی اصل یہ ہے کہ میری بات کی تہہ تک پہنچ جا و اور جو لوگ حاضر نہیں ہیں ان تک پہنچا و اور اس کے قبول کر نے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے منع کرو[99] اس لئے کہ یھی اللہ کا حکم ہے اور یھی میرا حکم بھی ہے [100] اور امام معصوم کو چھو ڑ کر نہ کو ئی امر با لمعروف ہو سکتا ہے اور نہ نھی عن المنکر ۔[101]

ایھا الناس!قرآن نے بھی تمہیں سمجھا یا ہے کہ علی علیہ السلام کے بعد امام ان کے فرزند ہیں اور میں نے تم کو یہ بھی سمجھاد یا ہے کہ یہ سب میری اور علی کی نسل سے ہیں جیساکہ پر ور دگار نے فر مایا ہے :

(وَجَعَلَهَاكَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقَبِهِ)[102]

" اللہ نے (امامت)انہیں کی اولاد میں کلمہ با قیہ قرار دیا ہے "اور میں نے بھی تمہیں بتا دیا ہے کہ جب تک تم قرآن اور عترت سے متمسک رہو گے ہر گزگمراہ نہ ہو گے [103]

ایھا الناس!تقویٰ اختیار کرو تقویٰ۔قیا مت سے ڈروجیسا کہ خدا وندعالم نے فر مایا ہے :

(اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ)[104]

" زلزلہ قیامت بڑی عظیم شی ہے "

موت ، قیامت ،حساب، میزان ،اللہ کی با رگاہ کا محا سبہ ،ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو کہ وہاں نیکیوں پر ثواب ملتا ہے [105] اور برا ئی کر نے والے کا جنت میں کو ئی حصہ نہیں ہے ۔

۱۱ قانونی طور پر بیعت لینا

ایھا الناس!تمھاری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ایک ایک میرے ہاتھ پر ہاتھ ما ر کر بیعت نہیں کر سکتے ہو ۔لہٰذا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھاری زبا ن سے علی علیہ السلام کے امیر المو منین[106] ہو نے اور ان کے بعد کے ائمہ جو ان کے صلب سے میری ذریت ہیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں اور میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرے فرزند ان کے صلب سے ہیں ۔

لہذا تم سب مل کر کہو :ھم سب آپ کی بات سننے والے ، اطاعت کر نے والے ، راضی رہنے وا لے اور علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہ السلام کی امامت کے با رے میں جو پروردگار کا پیغام پہنچایا ہے اس کے سا منے سر تسلیم خم کر نے والے ہیں ۔ھم اس بات پر اپنے دل ، اپنی روح ، اپنی زبان اور اپنے ھا تھوں سے آپ کی بیعت کر رہے ہیں اسی پر زندہ رہیں گے ، اسی پر مریں گے اور اسی پر دو بارہ اٹھیں گے ۔نہ کو ئی تغیر و تبدیلی کریں گے اور نہ کسی شک و ریب میں مبتلا ہو ں گے ، نہ عہد سے پلٹیں گے نہ میثاق کو تو ڑیں گے ۔

اورجن کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ وہ علی امیر المومنین اور ان کی اولاد ائمہ آپ کی ذرّیت میںسے ہیں ان کی اطاعت کریں گے ۔جن میںسے حسن وحسین ہیں اور ان کے بعد جن کو اللہ نے یہ منصب دیا ہے اور جن کے بارے میں ہم سے ہمارے دلوں،ہماری جانوںہماری زبانوں ہمارے ضمیروں اور ہمارے ھاتھوںسے عھدوپیمان لے لیاگیا ہے ہم اسکا کوئی بدل پسند نہیں کریں گے ،اور اس میں خدا ہمارے نفسوں میں کوئی تغیر و تبدل نہیں دیکھے گا۔

ھم ان مطالب کو آپ کے قول مبارک کے ذریعہ اپنے قریب اور دور سبھی اولاد اور رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے اورھم اس پر خدا کو گواہ بناتے ہیں اور ہماری گواھی کے لئے اللہ کافی ہے اور آپ بھی ہمارے گواہ ہیں ۔[107]

ایھاالناس!اللہ سے بیعت کرو ،علی علیہ السلام امیر المومنین ہونے اور حسن وحسین اور ان کی نسل سے باقی ائمہ کی امامت کے عنوان سے بیعت کرو۔جو غداری کرے گا اسے اللہ ھلاک کردے گا اور جو وفا کرے گا اس پر رحمت نازل کرے گا اور جو عہد کو توڑدے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور جو شخص خداوند عالم سے باندہے ہوئے عہد کو وفا کرے گا خدوند عالم اس کو اجر عظیم عطا کرے گا ۔

ایھاالناس !جومیں نے کہا ہے وہ کہو اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو،[108]اور یہ کہو کہ پرودگار ہم نے سنا اور اطاعت کی ،پروردگاراھمیں تیری ہی مغفرت چاہئے اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے اور کہو :حمدو شکرہے اس خداکاجس نے ہمیں اس امر کی ہدایت دی ہے ورنہ اسکی ہدایت کے بغیر ہم راہ ہدایت نہیں پاسکتے تھے ۔

ایھاالناس!علی ابن ابی طالب کے فضائل اللہ کی بارگاہ میں اور جواس نے قرآن میں بیان کئے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں ایک منزل پر شمار کر اسکوں۔لہٰذا جو بھی تمہیں خبر دے اور ان فضائلسے آگاہ کرے اسکی تصدیق کرو۔[109]

یاد رکھو جو اللہ ،رسول،علی اور ائمہ مذکورین کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کا مالک ہوگا ۔

ایھا الناس!جو علی کی بیعت ،ان کی محبت اور انھیں امیر المومنین کہہ کر سلام کرنے میں سبقت کریں گے وھی جنت نعیم میں کامیاب ہوں گے ۔ایھاالناس!وہ بات کہو جس سے تمھارا خدا راضی ہوجائے ورنہ تم اور تمام اہل زمین بھی منکر ہوجائیں تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔

پرودگارا !جو کچھ میں نے ادا کیا ہے اور جس کا تونے مجھے حکم دیا ہے اس کے لئے مومنین کی مغفرت فرما اور منکرین (کافرین)پر اپنا غضب نازل فرمااور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے ۔

ب : "عرّفھا " تشدید کے ساتھ ،یعنی جو شخص امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل بیان کرے اور ان کا لوگوں کو تعارف کرائے تو اس کی تصدیق کرو ۔

"ب " میں عبارت اس طرح ہے :ایھا الناس ،فضائل علی علیہ السلام اور جو کچھ خداوند عالم نے ان سے مخصوص طور پر قرآن میں بیان کیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ میں ایک جلسہ میں بیٹھ کر سب کو بیان کروں ،لہذا جو کو ئی اس بارے میں تم کو خبر دے اس کی تصدیق کرو ۔

---

[1] توحید کے متعلق خطبہ کی ابتدا کے الفاظ بہت دقیق مطالب کے حامل ہیں جن کی تفسیر کی ضرورت ہے ۔مذکورہ جملہ کی اس طرح وضاحت کی جا سکتی ہے :ساری تعریف اس خد اکےلئے ہے جو یکتا ئی میں بلند مرتبہ رکھتا ہے ،وہ یکتا ہو نے اور بلند مرتبہ ہونے کے باوجوداپنے بندوں سے نزدیک ہے ۔ " ب "اور " د " کی عبارت اس طرح ہے :اس خد ا کی حمد ہے جو اپنی یکتا ئی کے ساتھ بلند مرتبہ اور اپنی تنھائی کے با وجود نزدیک ہے ۔

[2] اس جملہ سے مندرجہ ذیل دو جہتوں میں سے ایک جہت مراد ہو سکتی ہے :

پھلے :خداوند عالم کا علم تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے درحالیکہ وہ چیزیں اپنی جگہ پر ہیں اور خداوند عالم کو ان کے معائنہ اور ملا حظہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

[3] کلمہ " قُدُّوسٌ "کا مطلب ہر عیب و نقص سے پاک اور منزّہ ،اور کلمہ " سُبُّوْحٌ " کا مطلب جس کی مخلوقات تسبیح کرتی ہے اور تسبیح کا مطلب خداوند عالم کی تنزیہ اور تمجید ہے "

[4] "ج "، " د "اور " ھ "ھر نفس اس کے زیر نظر ہے ۔

[5] " ج "اور " د "وھی عدم سے وجود عطا کرنے والا ہے "

[6] " الف " ، " ب " اور " د "اس کی تدبیر میں کو ئی اختلاف نہیں ہے "

[7] " ج "بغیر فساد کے "

[8] " ج " :اس نے چاہا پس وہ وجود مینآگئے ۔

[9] " ب " اور " ج ":بادشاہوں کا مالک ۔

[10] اس چیز سے کنایہ ہے کہ رات اور دن دو کشتی لڑنے والوں کی طرح ایک دو سرے پر غالب آجاتے ہیں اور اس کو زمین پر پٹک دیتا ہے اور خود اوپر آجاتا ہے ۔دن کے بارے میں فرمایا ہے "رات کا بہت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتا ہے " لیکن رات کے بارے میں نہیں فر مایا ۔شاید یہ اس بات سے کنایہ ہو کہ چونکہ دن نور سے ایجاد ہو تا ہے اور جیسے ہی نور کم ہوا رات آجاتی ہے ۔

[11] "د "تدبیر کرتا ہے اور مقدر بناتا ہے ۔

[12] " ب " منع کرتا ہے اور ثروتمند بنا دیتا ہے ۔

[13] " ج " اور " ھ " رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے والا اس کے علاوہ اور کو ئی نہیں ہے ۔

[14] " ج " اور "د "اور "ھ " سے کسی زبان کی مشکل پیش نہیں آتی ہے ۔

[15] " د " " ھ "اس کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو ،اور جس چیز میں اس کی رضایت ہے اس کی طرف سبقت کرو اور اس کے مقدرات کے مقابلے میں تسلیم ہو جاؤ۔

[16] سورہ ما ئدہ آیت/٦٧۔

[17] " ج " اور " ھ " جو کچھ میں نے پہنچایاہے اس میں کسی قسم کی کو ئی کو تا ہی نہیں کی ہے اور جو کچھ مجھ پر ابلاغ ہوا اس کے پہنچانے میں کسی قسم کی کاھلی نہیں کی ہے ۔

[18] ان دو مقامات پر سلام پروردگار عالم کے نام کے عنوان سے ذکر ہوا ہے ۔

[19] سورہ ما ئدہ آیت/٥٥۔

[20] " ب " حالت رکوع میں خداوند عالم کی خاطر زکات دی ہے خداوند عالم بھی ہر حال میں ان کا ارادہ کرتا ہے ۔

[21] یعنی اس مھم کے ابلاغ میں معافی چاہنے کی ایک علت یہ بھی ہے

[22] سورہ توبہ آیت/ ٦١۔

[23] یھاں پر اس کا مطلب یہ ہو گاکہ پیغمبر اکرم ﷺ خداوند عالم کے کلام کی تصدیق فرماتے ہیں اورمو منین کے مقابل میں تواضع اور احترام کا اظھار کرتے ہیں اور ان کی باتوں کو رد نہیں کرتے ۔

[24] " ج " اور " ھ " لیکن خدا کی قسم ان کی باتوں کو در گزر کرتے ہوئے ان پر کرامت کرتا ہوں ۔

[25] سورہ مائدہ آیت/٦٧۔

[26] " ج " اور " ھ " ہر موجود پر ---

[27] " ب "جو شخص ان کا تابع ہو گا ان کی تصدیق کرے گا اس کو اجر ملے گا ۔

[28] آنحضرت ﷺ کے اس کلام سے مراد خود آپ ہی ہیں ۔

[29] " اَحْصَاهُ " کا مطلب " عَدَّ هُ وَضَبَطَهُ "ہے ۔یعنی ذہن سے قریب کرنے کےلئے کلمہ"جمع اور جمع آوری "سے استفادہ کیا گیا ہے ۔

[30] سورہ یس آیت/١٢۔

[31] وہ خداوند عالم کے امر سے امام ہیں ۔

[32] میری مخالفت کرنے سے پرھیز کرو ۔

[33] "الف' '، "ج "اور " د "اگر کو ئی میری اس گفتگو میں کسی ایک چیز میں شک کرے گو یا اس نے تمام چیزوں میں شک کیا ہے اور اس میں شک کرنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے ۔" ھ ":جو شخص میری گفتار کی ایک چیز میں شک کرے گویا اس نے پوری گفتار میں شک کیا ہے

[34] " ب " ایھا الناس ،خداوند عالم نے علی بن ابی طالب کو سب پر افضل قرار دیا ہے ۔

[35] " ج " اور " ھ "میرا کلام جبرئیل سے اور جبرئیل پروردگار عالم کی طرف سے یہ پیغام لا ئے ہیں ۔

[36] " جنب " یعنی طرف ،جہت ،پھلو ۔شاید یھاں پراس سے مراد امیر المو منین علیہ السلام کا خداوند عالم سے بہت زیادہ مرتبط ہو نا ہے

[37] سورہ زمر آیت/٥٦۔

[38] " زواجر "یعنی باطن ،ضمیر اورنھی کے معنی میں بھی آیا ہے ،اور پھلے معنی عبارت سے بہت زیادہ منا سبت رکھتے ہیں

[39] خدا کی قسم وہ نور واحد کے عنوان سے تمھارے لئے بیان کرنے والے ہیں ۔

[40] یہ حدیث :<انی تارک فیکم الثقلین > کی طرف اشارہ ہے ۔

[41] " ج "یہ خداوند عالم کی جانب سے اس کی خلق میںامراور زمین میں اس کا حکم ہے ۔

[42] " ج " جان لو !میںنے نصیحت فرما دی ہے ۔

[43] " الف " اور " ب "اور " د ":جان لو کہ امیرالمومنین میرے اس بھا ئی کے علاوہ کوئی نہیں ہے ۔

[44] " ب " امیر المو منین علیہ السلام نے اپنے دونوں ھاتھوں کو پیغمبر اکرم ﷺ کے چھرہ اقدس کی طرف اس طرح بلند کیا کہ آپ کے دونوں ہاتھ مکمل طورپر آسمان کی طرف کھل گئے تو پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا یھاں تک کہ ان کے قدم مبارک آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں کے برابر آگئے ۔

یہ فقرہ کتاب اقبال سید بن طا ؤس میں اس طرح آیا ہے :۔۔۔پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کرتے ہو ئے فر مایا :ایھا الناس ،تمھارا صاحب اختیار کون ہے ؟ انھوں نے کہا :خدا اور اس کا رسول ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا : آگاہ ہو جاؤ جس کا صاحب اختیار میں ہوں یہ علی اس کے صاحب اختیار ہیں ۔خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ ،جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو اس کو ذلیل کرے تو اس کو ذلیل و رسوا کر ۔

[45] " د " اور میرے بعد امور کے مدبر ہیں ۔

[46] " ب " :۔۔۔اور میری امت کے جو لوگ مجھ پر ایمان لائے ہیں ان پرمیرے جا نشین ہیں ۔آگاہ ہو جا ؤ کہ قرآن کا نازل کرنا میری ذمہ داری ہے لیکن میرے بعد اس کی تاویل ،تفسیر کرنا اور وہ عمل کرنا جس سے خدا راضی ہوتا ہے اور دشمنوں سے جنگ کرنا اس کے ذمہ ہے اور وہ خداوند عالم کی اطاعت کی طرف راہنما ئی کرنے والے ہیں ۔

[47] ناکثین :طلحہ ،زبیر ،عائشہ اور اہل جمل ؛قاسطین :معاویہ اور اہل صفین ؛اور مارقین :اھل نھروان ہیں ۔

[48] سورہ ق آیت/۲۹۔

[49] " الف " میں کہتا ہوں :میری بات (خداوند عالم کے امر سے)نہیں بدلتی ہے ۔" ھ " میں خداوند عالم کے امر سے کہتا ہوں :میری بات میں کو ئی تغیر و تبدل نہیں ہوتاہے ۔

[50] سورہ ما ئدہ آیت /۳۔

[51] سورہ آل عمران آیت/ ۸۵۔

[52] " الف " ،" ب " ، " د " اور " ھ " : خدایا! تو نے مجھ پر نازل کیا ہے کہ میرے بعد امامت علی علیہ السلام کے لئے ہے میں نے اس مطلب کو بیان کیا علی علیہ السلام کو امام معین فرمایا ،جس کے ذریعہ تو نے اپنے بندوں کے لئے دین کو کامل کیا ، ان پر اپنی نعمت تمام کی اور فرمایا :جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو انتخاب کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جا ئیگا اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھا نے والوں میں سے ہوگا "خدایا میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے پہنچادیا اور گواھی کے لئے تجھ کو کا فی سمجھتا ہو ں ۔

[53] " حبط " یعنی سقوط ،فساد ،نابودہونا ،ضائع ہونا اور ختم ہوجانا ہے ۔

[54] ہ سورہ انسان کی آیت ۱۲ کی طرف اشارہ ہے جس میں خدافرماتا ہے :<وَ جَزَاهُمْ بِمَاصَبَرُوْاجَنَّةً وَ حَرِيْراً > اور انہیں ان کے صبر کے عوض جنت اور حریر جنت عطا کرے گا " سورہ انسان آیت/ ۱۲۔

[55] " ب " وہ میرا قرض ادا کرنےوالا اور میرا دفاع کرنے والا ہے ۔' ھ " وہ خداوند عالم کا دین (قرض) ادا کرنے والا ہے ۔

[56] یعنی تمھارے ایمان کے درجہ کا حضرت آدم علیہ السلام کے درجہ سے بہت زیادہ فاصلہ ہے ۔

[57] " ب " درحالیکہ خداوند عالم کے بہت زیادہ دشمن ہو گئے ہیں ۔" ج "اور " ھ " اگر تم انکار کروگے تو تم خدا کے دشمن ہو ۔

[58] سورہ عصر آیت/۱۔

کتاب اقبال سید بن طاؤس میں عبارت اس طرح آئی ہے : سورہ " والعصر " حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوا ہے اور اس کی تفسیر یوں ہے :قیامت کے زمانہ کی قسم، انسان گھا ٹے میں ہے اس سے مراد دشمنان آل محمد ہیں ،مگر جو لوگ ان کی ولایت پر ایمان لائے اور اپنے دینی برادران کے ساتھ مواسات کے ذریعہ عمل صالح انجام دیتے ہیں اور ان کی غیبت کے زمانہ میںایک دوسرے کو صبر کی سفارش کرتے ہیں ۔

[59] یہ سورہ نساء آیت/ ۴۷کی طرف اشارہ ہے ۔کلمہ " طمس " کا مطلب ایک تصویر کے نقش و نگار کو محو کرنا ہے ۔اس مقام پر (احادیث کے مطابق)دل سے ہدایت کا مٹا دینا اور اس کو گمرا ہی کی طرف پلٹا دینامراد ہے ۔

[60] " مسلوک "یعنی داخل کیاگیا۔اور " ب " میں مسبوک ہے جس کا مطلب قالب میں ڈھلاہوا ہے ۔

[61] د"اور ہر مو من کا حق حاصل کرے گا "

[62] ج"۔۔۔مھدی قائم خداوند عالم اور ہمارے ہر حق کو تمام مقصرین ،معاندین ،مخالفین،خا ئنین ،آثمین،ظالمین اور غاصبین کو قتل کر کے وصول کرے گا "

[63] "ھ" ہمارے سلسلہ میں خداوند عالم پر احسان نہ جتاؤخداوند عالم تمھاری باتیں قبول نہیں کرے گا ،تم پر غضب نازل کرے گا اور تم پر عذاب نـازل کـرے گا اس "

[64] کلمہ "اغتصاب "کا مطلب ظلم و زبر دستی کے ساتھ اخذ کرنا '

[65] کلمہ "الثقلان" کا "جن و انس "ترجمہ کیا گیا ہے ۔

[66] یہ سورہ رحمن کی ۳۱ اور ۳۵ ویں آیت کی طرف اشارہ ہے ۔

[67] یہ سورہ آل عمران کی ۱۷۹ویں آیت کی طرف اشارہ ہے

کردے اور اللہ تم کو غیب پر با خبر کرنے والا نہیں ہے ۔

[68] کلمہ "قریہ "کے معنی گاؤں اور آبادی کے ہیں اور اس مو قع پر دوسرے معنی منا سب ہیں ۔

[69] "الف "اور "د"ایھا الناس ! کو ئی ایسی بستی نہیں ہے جس کے رہنے والوں کو پروردگار عالم نے تکذیب کی وجہ سے ہلا ک نہیں کیا اسی طرح خداوند عـالم ظالموں کی بستیوں کو ھلاک کرتا ہے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن کریم میں ارشاد فر مایا ہے اور یہ علی علیہ السلام تمھارے امام اور صاحب اختیار ہیں وہ وعـدہ گاہ الٰہـی ہیں اور خداوند عالم اپنے وعدہ کو عملی کرتا ہے ۔

[70] "ج اور "ھ "خدا کی قسم تم سے پہلے والے لوگوں کو ان کی اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ھلاک کیا ہے ۔

[71] سورہ مرسلات :آیات /۱۶۔۱۹۔

[72] "الف "پس وہ امر و نھی کو خداوند عالم کی طرف سے جانتے ہیں ۔"د"امر و نھی خداوند عالم کی طرف سے ان کے ذمہ ہے "

[73] "الف "اور " د "جان لو ! کہ علی علیہ السلام کے دشمن اہل شقاوت ،تجاوز کرنے والے اور شیا طین کے بھا ئی ہیں ۔

[74] سورہ مجا دلہ آیت/ ۲۲۔

[75] سورہ انعام آیت/۸۲۔

[76] سورہ مجادلہ آیت /۲۲۔"ب "اور "ج "میں وہ سیدھا راستہ ہوں جس سے تمہیں خداوند عالم نے ہدایت پانے کا حکم دیاہے ۔

[77] سورہ انعام آیت/۸۲۔"ج":کس شخص کے بارے میں نازل ہوا ہے ؟انہیں کے بارے میں نازل ہوا ہے (خدا کی قسم انہیں کے بارے مـیں نـازل ہـوا ہے خداکی قسم ان سب کو شامل ہے اور ان کے آباء و اجداد سے مخصوص ہے اور عام طور پر ان سب کو شامل ہے ۔

[78] "الف "، "ب "اور " د"آگاہ ہو جا ؤ کہ ان کے دوست وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا وند عالم فر ماتا ہے :وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو ں گے "

[79] سورہ اعراف آیت /۳۸ ۔

[80] سورہ ملک آیات / ۸۔اا۔

[81] کلمہ"سحق "کے معنی ھلاکت ،اور دوری کے ہیں ۔

[82] جملہ " يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ "کا شاید یہ مطلب ہے کہ وہ خداوند عالم کو دیکھے بغیر غیب پر ایمان رکھنے کی وجہ سے اس سے ڈرتے ہیں ۔

[83] "الف "اور "د "آگ کے شعلوں اور بھشت کے ما بین کتنا فا صلہ ہے ۔"ب "ھم نے آگ کے شعلوں اور عظیم اجر کے مابین فرق واضح کر دیا ہے "

[84] شاید اس سے یہ مراد ہو کہ میں نے تم کو برائیوں سے ڈرایا اور تصفیہ کیا اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم علی علیہ السلام کے ساتھ بھشت کی راہ اختیار کرلو ۔

[85] "الف "، "ب "اور "د "وہ ہر اہل شرک قبیلہ کا قاتل ہے "

[86] وہ عمیق سمندر سے عبور کرنے والا ہے ۔

[87] "ب"وہ وھی ہے جو صاحب فضل کو اس کے فضل کے مانند جزا دیتا ہے ۔

[88] وہ اپنے آبا ؤ اجدادکے حکم کو محکم و مضبوطی عطا کرنے والا ہے ۔

[89] وہ وھی ہے جس کی ہر گزشتہ پیغمبر نے بشارت دی ہے ۔

[90] " ج " میں تمھاری طرف بیعت کے لئے ہاتھ بڑھاؤں گا ۔

[91] سورہ فتح آیت/ ۱۰۔

[92] پرانٹز کے اندر جملہ اس لئے لکھا گیا ہے کہ " بھما "کی ضمیر کا حج و عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کامرجع صفا و مروہ ہیں

[93] سورہ بقرہ آیت / ۱۵۸)

[94] شاید منقطع ہو جا نے سے مراد کم نسل ہو جا نا ہو جیساکہ کلمہ "بتر "سے استفادہ کیا گیا ہے ،اور "د "اور "ھ "میں اس طرح ہے :"گھر والے خا نہ خـدا میں داخل نہیں ہو تے مگر یہ کہ وہ رشد و نمو کر تے ہیں اوران کا غم ختم ہو جا تا ہے اور کو ئی خاندان اس کو ترک نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ ھلاک اورمتفرق ہو جاتا ہے "

[95] اس سے مراد ان تین جگہوں پر وقوف کرنا ہے جو اعمال حج کا جزشمار ہو تا ہے ۔

[96] "ج "اور "ھ "زکات ادا کرو جیسا کہ میں نے تم کو حکم دیا ہے "

[97] "الف " اور "ج "جس شخص کو خداوند عالم نے مجھ سے خلق کیا ہے اور میں اس سے ہوں۔ "د "جس کو خداوند عالم نے خود اپنا اور میرا خلیفہ قرار دیا ہے

[98] اس مطلب کے سلسلہ میں فکر کرنا اور تحقیق کرنا۔

[99] یہ جملہ (نسخہ "ج ")کتاب " التحصین "کے مطابق خطبہ کا آخری جملہ ہے ۔

[100] " ب "جان لہ کہ تمھارے سب سے بلند و برتر اعمال امر بالمعروف اور نھی عن المنکر ہیں ۔پس جو لوگ اس مجلس میں حا ضر نہیں ہـیں اور انھـوں نے میری ان باتوں کو نہیں سنا ہے ان کو سمجھانا چونکہ تم تک یہ حکم میرے اور تمھارے پرور دگار کا ہے ۔

[101] شاید اس سے مراد یہ ہو کہ معروف و منکرات کا معین کرنا نیز معروف و منکرات کی شرطوں اور اس کے طریقہ کو امام معصوم معین کرتـاہے ۔ نسخہ " ج "میں اس طرح آیا ہے :"امر بالمعروف اور نھی عن المنکرصرف امام معصوم کے حضور میں ہو تا ہے ۔

[102] سورہ زخرف آیت / ۲۸۔

[103] " ب "ایھا الناس میں قرآن کو اپنی جگہ پر قرار دے رہا ہوں اور میرے بعد میرے جا نشین علی علیہ السلام اورائمہ ان کی نسل سے ہـیں ،اور مـیں نے تـم کو سمجھادیا کہ وہ مجھ سے ہیں ۔اگر تم ان سے متمسک رہو گے تو ہر گز گمراہ نہ ہو گے ۔

[104] سورہ حج آیت/۱ ۔

[105] " د "جو شخص اچھے کام کرے گا کامیاب ہو گا ۔

[106] "الف "، " ب "اور " ھ "جو کچھ میں نے علی علیہ السلام کےلئے "امیر المو منین" کے عنوان سے بیان کیا ہے ۔

[107] اس مقام تک وہ عبارتیں تھیں جن کے سلسلہ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے چاہا کہ وہ اس کومیرے ساتھ دھرائیں اور اس کـے مضـمون کا اقرار کریں۔ یہ عبارتیں نسخہ "ب" کے مطابق بیان کی گئی ہیں ۔ اس کے بعد "الف"، "د" اور " ھ " میںاس جملہ "آپ نے ہماری مو عظـہ الٰھـی کـے ذریعہ نصیحت فر ما ئی "یہاں تک اس طرح آیا ہے :

"۔۔۔ھم خدا وند عالم ،آپ ،علی امیر المو منین علیہ السلام ان کے امام فرزندجن کے سلسلہ میں آپ نے فر مایا کہ وہ آپ کے فرزنداور ان (علی) کے صلب سے ہیں کی اطاعت کرتے ہیں ۔ "ھ " (آپ نے فرمایا وہ علی علیہ السلام کے صلب سے آپ کے فرزند ہیں وہ جب بھی آئیں اور امامت کا دعویٰ کریں)جو حسن و حسین علیھما السلام کے بعد ہیں میں نے ان دو نوںکے مقام و منزلت کی اپنے اور خدا کے نزدیک نشاندھی کرادی ہے ۔ان دونوں کے سلسلہ میں میں نے یہ مطالب تم تک پہنچا دئے ہیں ، وہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں ،وہ اپنے والد بزرگوار علی علیہ السلام کے بعد امام ہیں اور میں علی علیہ السلام سے پہلے ان دونوں کاباپ ہوں۔

کہو "ھم اس سلسلہ میں خدا وند عالم ،آپ ،علی علیہ السلام ،حسن و حسین اور جن اماموں کا آپ نے تذکرہ فر مایا ہے ان سے عہد و پیمان باندھتے ہیں اورھم سے امیر المو منین علیہ السلام کے لئے میثاق لیاجائے ۔("ھ "پس یہ پیمان مو منین سے لے لیا گیاہو) ہمارے دلوں ،جانوں ،زبانوں اور ہاتھ سے ،جس شخص کےلئے ممکن ہو اس سے ہاتھ سے ورنہ وہ اپنی زبان سے اقرار کرے ۔اس پیمان کو ہم نہیں بد لیں گے اور ہم کبھی بھی اس میں تغیرو تبدل کرنے کا ارادہ نہیں کریں گے۔

ھم آ پ کا یہ فرمان اپنے دور اور قریب سب رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے۔ "ھ" ہم آپ کا یہ قول اپنے تمام بچوں تک پہنچا ئیں گے چا ہے وہ پیدا ہو گئے ہوں اور چا ہے ابھی پیدا نہ ہو ئے ہوں)،ھم خدا کو اس مطلب کے لئےاپنا گواہ بناتے ہیں اور گواھی کے لئے خدا کافی ہے اور آپ علیہ السلام ہم پر شاہد ہیں ،نیز ہر وہ انسان جوخدا کی اطاعت کرتا ہے (چا ہے آشکار طور پر اور چاہے مخفی طور پر) نیز خداوند عالم کے ملا ئکہ ،اس کا لشکر اور اس کے بندوں کو اپنا گواہ قرار دیتے ہیں اور خداوند عالم تمام گواہونسے بلند و بالا ہے "۔

ایھا الناس!اب تم کیا کہتے ہو ؟یاد رکھو کہ اللہ ہر آواز کو جانتا ہے اور ہر نفس کی مخفی حالت سے باخبر ہے ،جو ہدایت حاصل کرے گاوہ اپنے لئے اور جو گمراہ ہوگا وہ اپنا نقصان کرے گا ۔جو بیعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی بیعت کی،اسکے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے ۔

[108] یعنی کہو "السلام علیک یا امیر المو منین "۔اور عبارت " ب "میں اس طرح ہے :ایھا الناس جس کی میں نے تملوگوں کوتلقین کی ہے اس کی تکرار کرو اوراپنے امیر المو منین کو سلام کرو"۔

[109] اس عبارت کے دو طریقہ سے معنی بیان کئے جا سکتے ہیں :

الف :"عَرَّفَھَا "بغیر تشدید ،یعنی امیرالمو منین علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے والے کو اہل معرفت ہو نا چا ہئے اورصرف سنے ہوئے کو لیں اس وقت تک نقل نہ کریں جب تک دشمنونکی مکاریوںاور حذف شدہ عبارتوں سے آگاہ نہ ہو جائیں کہ کہیں ایک فضیلت کا نتیجہ برعکس نہ ہوجائے ۔

خطبہ غدیر کے اغراض و مقاصد کا جائزہ

غدیر کی تقریر کی خاص اھمیت، مخصوص کیفیت اور تقریر کرنے والے اور سننے والوں[1] کے جداگانہ شرائط کے پیش نظر ،اور ان باتوں کے باوجود کہ غدیر کے مخاطبوں کی اساس و بنیاد پر ہی ساری دنیا کے قیامت تک آنے والے مسلمانوںکی زندگی استوار ہو گئی لہذا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ میںجن بنیادی اوراعتقادی مسائل کو مسلمانوں کیلئے دائمی راہ و روش اور پشت پناھی کے طورپر معین فرمایا تھا ان کی جمع بندی کرنا ضروری ہے ۔

ان نتائج کے ماتحت جو خطبہ غدیر کے مطالب سے ماخوذہیں یہ معلوم ہو جا ئیگا کہ امت کو گمراہ کرنے والے اور خداوند عالم کے دین میں تحریف کرنے والے خداوند متعال اور اسکے پیغمبر کے سامنے کس طرح کھڑے ہوگئے اور لوگوں کوجنت کے راہ مستقیم سے منحرف کردیا جو تمام انبیاء علیھم السلام اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسلسل تیئس سالہ کاوشوںاور زحمتوں کا نتیجہ تھا اور جس سے استفادہ اور ثمر حاصل کرنے کا وقت آن پہنچا تھا ،اس سے ہٹاکر مسلمانوں کو بڑی تیزی کے ساتھ جہنم کے راستہ پر گامزن کردیا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کردہ بنیادی عقائدوغیرہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کےلئے ایک طولانی انحراف کے ستونوں کو مستحکم کردیا واضح رہے کہ جو بھی مطالب خطبہ کے متن سے اخذ کئے گئے ہیں اور بعض مقامات پر تھوڑی وضاحت و تشریح کے ساتھ ذکرہوئے ہیں ۔خطبہ کی اصل عبارت کواس کتاب کے چھٹے اور ساتویں حصہ نیز چو تھے حصہ کے تیسرے جزء میں خطبہ کی مو ضوعی تقسیم کے اندر ملاحظہ کیا جاسکتاہے ۔

خطبہ غدیر کے مطالب کی جمع بندی

خطبہ غدیر میں گفتگو کا محور

جب پیغمبر اکرم ﷺ پر خداوند عالم کی جا نب سے "حجۃ الوداع "کا حکم نا زل ہوا تو خطاب الٰہی اس طرح تھا کہ حج اور ولایت[2] کے علا وہ تمام الٰہی پیغام لوگوں تک پہونچ چکے ہیں ۔حج کے اعمال بھی اس طو لانی سفر میں مکمل طور پر بیان ہو ئے اور غدیر کےلئے صرف ایک موضوع "ولایت " باقی رہ گیا تھا ۔

پیغمبر اکرم ﷺ کا خطبہ غدیر میں ایک اساسی اور بنیادی مقصد تھا جس کا نچوڑ (خلاصہ) اس جملہ میں کیا جا سکتا ہے :

"اپنے بعد قیا مت تک بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا اعلان "

پور ی دقت کے ساتھ پورے خطبہ میں یہ نکتہ مکمل طور پر واضح و روشن ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے اپنی گفتگو کا محور بارہ اماموںکی ولایت کو قرار دیا اور اپنی گفتگو کے اختتام تک اسی مو ضوع پر گفتگو فر ماتے رہے اور اگر درمیان میں کچھ دو سرے مطالب بھی بیان فر مائے تو بھی ان کا اسی اصل مطلب سے بلا واسطہ تعلق ہے ۔

پھلی دقت نظر میں یہ ادعا کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کلام اس گفتگو میں ان تین باتوں پر مشتمل تھا :خطبہ میں کچھ مطالب صاف طور پر ولایت اور اما مت کے سلسلہ میں بیان ہو ئے ہیں ۔

اور کچھ مطالب موضوع ولایت کے لئے تمہید ی طور پر بیا ن ہو ئے ہیں ،کچھ مطالب امامت کے متعلق، ائمہ کی ولایت کی حدود،ان کے فضائل ،ان کے معا شرتی پروگرام ،نیز ان کے دشمنوں کے متعلق اور گمراہ اور منحرف ہو جانے والے افراد کے سلسلہ میں بیان فر مائے ۔

خطبہ غدیر میں بیان ہونے والے مو ضوعات اور کلمات کی تعداد

ھم تین اہم پھلوؤں کی تعداد کے اعتبار سے پورے خطبہ کا جا ئزہ لیتے ہیں :

پھلے آنحضرت ﷺ کے پیش نظر موضوعات کے اعتبار سے اور ہر مو ضوع سے متعلق جملوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے :

۱۔ خدا وند عالم کے صفات :۱۱۰ جملے ۔

۲۔پیغمبر اکرم ﷺ کا مقام :۱۰ جملے ۔

۳۔ولایت امیر المو منین علیہ السلام :۵۰ جملے ۔

۴۔ولایت ائمہ علیھم السلام :۱۰جملے ۔

۵۔فضائل امیر المو منین علیہ السلام :۲۰ جملے ۔

٦۔حضرت مھدی علیہ السلام کی حکومت :۲۰ جملے ۔

۷۔اہل بیت علیھم السلام کے شیعہ اور ان کے دشمن :۲۵جملے ۔

۸۔ائمہ علیھم السلام کے ساتھ بیعت :۱۰ جملے ۔

۹۔قرآن اور اس کی تفسیر ۱۲جملے ۔

۱۰۔حلال و حرام، واجبات اور محرمات :۲۰جملے ۔

دو سرے :ان اسماء اور کلمات کی تعداد جو خطبہ میں استعمال ہو ئے ہیں جن سے خطبہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتاہے :

۱۔امیر المو منین علیہ السلام کا اسم مبارک "علی علیہ السلام "کے عنوان سے چالیس مرتبہ آیا ہے ۔

۲۔کلمہ " ائمہ علیھم السلام " دس مرتبہ آیا ہے ۔

۳۔امام زمانہ علیہ السلام کا اسم مبارک "مھدی علیہ السلام "کے عنوان سے چار مرتبہ ذکر ہوا ہے

البتہ اکثر خطبہ ائمہ علیھم السلام کے سلسلہ میں ہے جو ضمیر یا اشارہ یا عطف کے ذریعہ بیان ہوا ہے اسی طرح بہت سے مطالب حضرت بقیۃ اللہ الاعظم کے سلسلہ میں آئے ہیں ۔مذکورہ مطالب سے مراد پیغمبر اکرم ﷺ کا ان اسماء مبارک کو صاف طور پر بیان کرنا ہے جو ان کی فوق العادہ اہمیت کو بیان کرنا ہے

تیسرے :قرآن کریم کی ان آیات کی تعداد جو شاہد کے عنوان سے یا تفسیر کےلئے خطبہ میں بیان ہو ئی ہیں ۔خطبہ میں بعض مقامات پر قرآن کریم کی بہت سی آیات کو استشھاد کے طور پر پیش کرنا اس کے برجستہ نکات ہیں ۔خطبہ غدیر میں شاہد یا تفسیر کے عنوان سے بیان ہو نے والی آیات کی تعداد ۵۰ ہے جو اسلام کی اس بڑی سند کو جلو ہ نما کر تی ہیں ۔

اہل بیت علیھم السلام کی شان میں ۲۵ آیات اور اہل بیت علیھم السلام کے دشمنوں کے سلسلہ میں ۱۵ آیات خطبہ کے اہم نکات میں سے ہے ۔

قرآن کی کریم کی دس سے زیادہ آیات واقعہ غدیر کے ایام میں نازل ہو ئی ہیں اور اس کا آشکار نمو نہ یہ آیات: (یَاَیُّھَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رِبّکَ)، (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسْلاَمَ دِیناً) اور (سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ) ہیں ۔

یہ خطبہ کے اہم مقالات کی مختصر سی تعداد ہے ۔خطبہ کا دقیق طور پرمطالعہ کرنے کے بعد جاذب نظر اور دقیق تعداد کو اخذ کیا جا سکتا ہے ۔

اخطبہ غدیر کا خلا صہ :"مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ فَعَلِیٌّ مَوْلاَہُ "

خطبہ غدیر کا سب سے نمایاں جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ فَعَلِیٌّ مَوْلاَہُ "ہے ۔جب پیغمبر اکرم ﷺ نے خطبہ کے حساس موقع پر امیر المو منین علیہ السلام کے بازو پکڑ کر مجمع کے سامنے ان کا تعارف کرتے ہوئے بیان فر مایا ہے ۔[3]

اگر ہم اس جملہ کی اچھے طریقہ سے تحلیل کریں تو یہ معلوم ہوگا کہ یہ جملہ کو تا ہ ضرور ہے لیکن پُر معنی ہے اور کئی اعتقادی پھلوؤں پر مبنی ہے کہ اگر کو ئی اس کوتسلیم نہ کرتا ہو تو وہ اس جملہ کو بھی قبول نہیں کر سکتا ہے ہم اسی خطبہ میں مذکورہ مطالب کے ذریعہ ہم جملہ کی تشریح کر تے ہیں ۔

جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ "کے کلمات کی تشریح جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلاَہُ فَعَلِیٌّ مَوْلاَہُ"پانچ کلموں سے بنا ہے :

"مَنْ "یعنی "ھر شخص "۔یہ کلمہ ان تمام مسلمانوں کو شامل ہے جو پیغمبر اکرم ﷺ کو تسلیم کرتے ہیں ۔

"کُنْتُ "یعنی " میں تھا "۔فعل ما ضی سے استفادہ کرتے ہوئے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ۔ "مَوْلاَہُ "یعنی "مولا اور اس کا صاحب اختیار ۔۔۔"۔یہ جملہ کلمہ کا اصلی محور ہے اور آنحضرت ﷺ خود اس خطبہ اور دوسرے مقالات پر اس جملہ کے معنی بیان فر ما ئے ہیں ۔"مولی"یعنی جس شخص کے ہاتھ میں لوگوں کا اختیار ہو اور ان کی نسبت وہ ان لوگوں کے نفس سے زیادہ اختیار رکھتا ہو اور جو بھی حکم ان کو دیدے وہ اس حکم کو کسی چون و چرا کے بغیر قبول کریںاور اگراس حکم میں اس کی حقانیت یا شک یا اعتراض کے عنوان سے کو ئی کو تا ہی کرے تو یہ کفر کے برابر ہے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار کرنا ہے ۔

"فَعَلِيٌّ "یعنی "پس علی ۔۔۔۔علی بن ابی طالب علیہ السلام کومنصب و مقام کےلئے معین کرنا جو بعد کے کلمہ میں ذکر ہوا ہے یہ فتنہ ڈالنے والوں اور سازش و منصوبہ بنا نے والوں کے منھ پر زور دار طمانچہ مارناہے تا کہ وہ امام کی شخصیت کے متعلق شک و تردیدیا اس کے تعدد کے احتمال کو اپنے ذہن سے نکال دیں ۔ دوسری طرف حضرت علی علیہ السلام کے تعارف سے دوسرے گیارہ امام جو ان کے بعد ان کے مقام منصب پر فا ئز ہوں گے ان کو اس طرح معین کرنا ہے کہ جس سے تحریف اور شک کا راستہ بند ہو جا ئے ۔

"مَوْلَاهُ "، یعنی "اس کا مو لا اور صاحب اختیار ہے "۔وھی منصب جو اس جملہ کے تیسرے کلمہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کےلئے ذکر ہوا بالکل وھی منصب علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کی نسل سے آنے والے گیارہ اماموں کے لئے ہے اور خداوند عالم کی جانب سے عطا کیا گیا ہے وہ لوگوں کے صاحب اختیار ہیں جو کچھ وہ فر مائیں ا سے بے چون و چرا قبول کرنا ضروری ہے ،اور ان کے سلسلہ میں ہر طرح کا اعتراض اور شک و تردید کفر کے مساوی ہے ۔

جملہ "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ "کا دقیق مطلب

اس جملہ کے کلمات کو بیان کرنے کے بعد اس کا ترکیبی صورت کی وضاحت کے ساتھ ترجمہ کرتے ہیں :

ھر مسلمان جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا صاحب اختیار قبول کرتا ہے اور ان کے فرامین اوراوامر و افعال میں اپنے کو کسی طرح کا شک و شبہ اور اعتراض کرنے کی اجازت نہیں دیتا ،اس کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت بھی یھی عقیدہ رکھنا چا ہیئے اور ان کی گفتگو ،افعال اور جو کچھ ان سے دیکھے اور سنے اس کو حق سمجھے اور چونکہ ان کے وجود کے سلسلہ میں کسی طرح کے کسی شک و اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے ،لہذا جو شخص کسی بھی طریقہ سے ان کی مخالفت کرے اوران کے مد مقابل ہو جا ئے وہ باطل ہے اور کفر کے مسا وی ہے ۔

"علی علیہ السلام "کے اسم مبارک کو بیان کرنے میں ایک اہم بات

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اسم مبارک پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام بلا فصل کے عنوان سے امامت کی راہ میں پہلے شخص کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے تا کہ ان کی امامت ثابت ہو جا نے کے بعد یہ رشتہ باقی رہے اوران کے بعد گیارہ اماموں میں سے ھرایک یکے بعد دیگرے اس منزل کو قیامت تک پہنچائے ۔

خطبہ میں مختلف مقامات پر امیر المو منین علیہ السلام کے اسم مبارک کو ذکر کرنے کے بعد فوراً بلا فاصلہ اماموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے اپنے نا ئب کے عنوان سے ان صاحب اختیارلوگوں کوقیامت تک کے لئے (تسلسل کے ساتھ)لوگوں کےلئے معین فرما دیا ہے اور لوگوں پر اس طرح حجت تمام کردی ہے کہ وہ سیدہے راستہ کو آسانی کے ساتھ اخذ کرلیں اور کسی کےلئے کو ئی عذر باقی نہ رہے ۔

کلمہ "مولیٰ "کے بارے میں اہم بات

ظاہر ہے لوگوں کا مطلق صاحب اختیار وھی شخص ہو سکتا ہے جونہ صرف گنا ہ ہی نہ کرے اور شیطان اور ہویٰ و ہوس کو اپنے نفس پرمسلط نہ ہونے دے بلکہ وہ اشتباہ و غلطی بھی نہ کرے تاکہ وہ لوگوں کی ھلاکت کا باعث نہ ہو سکے ۔

خداوند عالم نے ان لوگوں کو صاحب اختیار قرار دیا ہے جو مطلق عصمت کے مالک ہیں اور وہ ہر طرح کی برائی و پلیدی سے پاک و پاکیزہ اور منزہ ہیں ۔اس کے علاوہ اس نے ان کے علم کو اپنے لا محدود علم سے متصل فرمایا ہے تاکہ وہ لوگوں کی طرح طرح کی مشکلوں کے جواب دہ ہو سکیں ۔

چودہ معصومین علیہم السلام کا لوگوں کے صاحب اختیار ہونے کو مشخص و معین کرنا جن کا امر ہر مو جود پر نافذ ہے فقط خداوند عالم کی جا نب سے ہو سکتاہے ، چونکہ وھی مخلوق کو وجود سے آراستہ کرنے والا ہے اس نے بہترین چیزوں کو خلق فر مایا ہے اور صرف وھی ہے جو کسی شخص کے ہاتھ میں لوگوں کے اختیار تام کو حوالہ کرنے کی ضمانت دے سکتا ہے ۔ یہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنھوں نے خداوند عالم کی جا نب سے ائمہ معصومین علیہم السلام کی اس مقام کے سلسلہ میں پشت پنا ہی کے عنوان سے تعارف کرایا ہے ۔

پروردگار مہر بان نے نظامِ خلقت میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ اس نے صاحبان اختیار ان لوگوں کو قرار دیا ہے جونور سے خلق ہو ئے ہیں اور ان کو انسانی قالب میں ڈھال دیا ہے معصومین علیہم السلام وہ افراد ہیں جو عالَم کی تخلیق سے پہلے خلق ہو ئے ہیں اور پوری دنیا ان کے وجود کی برکت سے خلق ہو ئی ہے ۔

خداوند عالم نے لوگوں کو نورانی موجودات کے سپرد کردیا ہے تاکہ لوگ اس طریقہ سے اس (خدا) کی عبادت کریں اور ان سے ہدایت حاصل کریں ،لہٰذا اور کسی بھی طریقہ سے اخذ کی جانے والی ہدایت خداوند عالم کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہے ۔امیر المومنین علیہ السلام واقعہ غدیر کو بیان کرتے وقت فر ما تے ہیں :

"وَکَانَتْ عَلیٰ وِلَایَتِیْ وِلَایَة اللّٰہِ،وَعَلیٰ عَدَاوَتِیْ عَدَوَةُ اللّٰہِ،فَکَانَتْ وِلَایَتِیْ کَمَالُ الدِّیْنِ وَرَضِیَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ"(4)

"خدا وند عالم کی ولایت میری ولایت کے ذریعہ پہچا نی جا تی ہے اور خداوند عالم سے عداوت بھی میری عداوت کے ذریعہ پہچانی جا تی ہے ۔۔۔لہٰذا میری ولایت کمال دین اور خداوند عالم کی رضایت کا باعث ہے "

اسی طرح حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اس سلسلہ میں فر ماتے ہیں :جب خداوند عالم نے پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد اپنے اولیاء کو منصوب فرماکر تم لوگوں پر احسان کیا تو پیغمبر اکرم ﷺ سے فرمایا :

(الْیَوْمَ اکْمَلْتُ لَکُمْ دینَکُمْ وَاتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتی وَرَضیتُ لَکُمْ الاِسْلاٰمَ دیناً) اور اس نے اپنے اولیا ء کے لئے تم پر حقوق واجب کئے اور تم کو حکم دیا کہ اگر تم نے ان کے حقوق کو ادا کیا تو جو کچھ تمھارے پاس ازواج ،اموال اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں وہ تمھارے لئے حلال ہیں اور اس میں تمھارے لئے خیر و بر کت ہے تا کہ یہ معلوم ہوجا ئے کہ کون شخص خداوند عالم کی اطاعت کرتا ہے ۔(5)

بہترین مو لی کا انتخاب

مسلمان بلکہ تمام انسان خداوند عالم کا کتنا شکر ادا کریں کہ اس نے اپنی بیکراں رحمت کے دروازے اس طرح لوگوں کے لئے کھولے ،اور چودہ معصومین علیہم السلام کے انوار مقدسہ کو اس عالَم نورانی سے انسانی شکل میں قرار دیا اور ان کا اپنے نمائندوں کے عنوان سے تعا رف کرایا ،اس بڑی نعمت کے ذریعہ اس نے عالم بشریت پر ایک عظیم احسان کیا ہے ۔

ھم خداوند عالم کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہم کو یہ اجازت نہیں دی کہ ہم اپنا صاحب اختیار خود معین کریں کہ ہزاروں غلطیوں سے دو چار ہو جائیں ،اور اس نے اپنے انتخاب کے ذریعہ بھی معمو لی انسانوں کو ہمارا مو لا معین نہیں فرمایا ،بلکہ ان ھستیوں کو ہمارا مو لا معین فرمایا جو تمام عالم انسانیت میں سب سے بلند و بالا مقام پر فائز ہیں ۔جیساکہ خود آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے :تمھارا پیغمبر سب سے بہترین پیغمبر ،اور تمھارا وصی سب سے بہترین جانشین ،اور ان کی اولاد سب سے بہترین جا نشین ہیں "

جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ "سے نتیجہ اخذ کرنا

اس مقام پر خطبہ کی دو اہم جہت جو جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"سے نتیجہ اخذ کرنے کے مترادف ہیں کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

الف :صراط مستقیم جس پر قرآن و حدیث استوار ہیں صرف ائمہ معصو مین علیھم السلام کا راستہ ہے

اس سلسلہ میں خطبہ میں دو جامع جملے بیان ہو ئے ہیں :

۱۔میں خداوند عالم کا وہ سیدھا راستہ ہوں جس کی تم کوپیروی کا حکم دیا گیا ہے اور میرے بعد علی علیہ السلام ان کے بعد ان کے صلب سے میرے فرزند جو ہدایت کرنے والے امام ہیں ۔

۲۔" سورہ حمد ائمہ علیھم السلام کی شان میں نازل ہوا ہے "یعنی مسلمان جو ہر دن کم سے کم دس مرتبہ "اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ "کہتے ہیں وہ حقیقت میں خدا وند عالم سے یہ چا ہتے ہیں کہ وہ ان کی ائمہ معصومین علیھم السلام کے راستہ کی طرف ہدایت کرے اور جو لوگ اس راہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں وہ "اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ "ہیں اور جو لوگ اس راہ سے منحرف ہو جاتے ہیں وہ "مَغْضُوْبٌ عَلَیْھِمْ"اور "ضَا لِّیْنَ"ہیں ۔

ب:خداوند عالم کا دین اورخداوند عالم کی سب سے بڑی نعمت ،کہ جس نعمت کے آنے سے نعمتیں کا مل ہو ئیں ،ائمہ علیھم السلام کی ولایت اوروہ ان کا لوگوں کا صاحب اختیار ہونا تھا،اور وہ اسی وقت دین اسلام ایک کامل دین کے عنوان سے خدوند عالم کی بارگا ہ میں قبولیت کے درجہ پر فائز ہوا اس سلسلہ میں خطبہ غدیر میں دو جملہ ارشاد فر ما ئے :

۱۔پروردگار جب میں نے لوگوں کےلئے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت بیان کی تو تو نے یہ آیت: (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ) نازل فرمائی آج میں نے دین اسلام کو کامل کردیا تم پر اپنی نعمتیں تمام کردیں اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے "اور یہ آیت : (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً) نازل فرمائی "اور جو اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ قیامت کے دن خسارہ اٹھانے والوں میں ہوگا "۔

۲۔ایھا الناس !خداوند عالم نے اس (علی علیہ السلام) کی امامت کے ذریعہ اپنے دین کو کامل کردیا ہے لٰہذا جو شخص ان کی اور ان کے بعد ان کی نسل سے ان کے جانشین امام جن کا سلسلہ قیامت تک رہے گا کی اقتدا نہ کرے اور ان کو اپنا امام قرار نہ دے تو اس کے اعمال بیکار ہیں اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے "

۲ "ولایت "کے سلسلہ میں غدیر کے اعتقادی ستون

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب

غدیر کی اساس و بنیاد پیغمبر اکرم حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و خاتمیت پر ہے اور جو کچھ غدیر میں اسلام اور جہان کے مستقبل کے لئے پیشینگوئی ہوئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ِشامخ کے بیان پر مبتنی ہے ،لٰہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ کے چند حصوں اپنے مقام و منزلت کو لوگوں کے سامنے بیان فرمایاہے ۔ان میں سے اکثر مقامات پر اپنے تذکرہ کے بعد ائمہ علیھم السلام کے اسماء کا تذکرہ فرمایا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس شجرہ طیبہ کی اساس و بنیاد ،اس طولانی پروگرام کے بانی اور ولایت و امامت کی اصل خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔اس سلسلہ میں جو کچھ متن خطبہ میں بیان ہوا ہے اس کو چھ عنوان میں جمع کیا جا سکتا ہے :

۱۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں پیشگوئی :گذشتہ انبیاء و مرسلین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں بشارت دی ہے ۔

۲۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت :آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم اور انبیاء و مرسلین کی آخری کڑی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔اس مطلب کے سلسلہ میں یوں اشارہ فرمایا ہر پیغمبر کی اولاد خود اس کے صلب سے ہے لیکن میری نسل حضرت علی علیہ السلام کے صلب سے ہوگی ۔

آپ ﷺ کا مقام و منصب :اس سلسلہ میں چار پھلوؤں کی طرف اشارہ فرمایا :

الف :ان کے وجود میں خداوند عالم کی جانب سے نور قرار دیا گیا ہے ۔

ب:وہ نبی مر سل ،ڈرانے والے ہیں ،اور بہترین پیغمبر ہیں ۔

ج:خداوند عالم کے بعد وہ لوگوں کے مو لی اور صاحب اختیار ہیں اور ان کا اختیار لوگوں پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ ہے ۔

د:وہ خداوند عالم کا سیدھا راستہ ہیں کہ جس کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے ۔

۴: آپ ﷺ کا علم :خداوند عالم نے آپ ﷺ کو تمام علوم کی تعلیم دی ہے اور ان علوم کو آپ ﷺ کے سینہ میں قرار دیا ہے ۔

۵۔آ پ ﷺ کا حجت ہونا :اس سلسلہ میں تین پھلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے :

الف :آپ ﷺ تمام مخلوقات اہل آسمان و زمین پرخداوند عالم کی حجت ہیں صرف انسانوں کے لئے حجت نہیں ہیں ۔

ب:آپ ﷺ کے حجت ہونے میں شک کرنے والا شخص کافر ہے ،اور جو شخص آپ کی کسی بات میں شک کرے گویا اس نے آپ کے تمام اقوال میں شک کیا ہے اور ایسا شک کفر ہے ۔

ج:آپ ﷺ جو کچھ بیان فر ماتے ہیں خداوند عالم کی طرف سے بیان فرماتے ہیں ۔آپ ﷺ کا قول جبرئیل سے اور جبرئیل کا قول خداوند عالم کا کلام ہے ۔

۶۔آپ ﷺ کی تبلیغ :اس سلسلہ میں بھی تین باتوں پر رو شنی ڈالی گئی ہے :

الف :جو کچھ خدا وند عالم نے آپ ﷺ پر نازل فرمایا آپ ﷺ نے اس کے پہنچا نے میں کو ئی کو تا ہی نہیں کی ہے ۔

ب:مطالب کو لوگوں کے لئے روشن کیا اور ان کو سمجھایا ہے ۔عین عبارت یوں ہے :آگاہ ہو جاؤ میں نے ادا کردیا ،پہنچادیا ،سنا دیا اور واضح کردیا ہے "۔

ج:آپ نے پیغام پہنچانے اور اپنے تبلیغ کرنے پر خداوند عالم کو شاہد قرار دیا ہے ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ولا یت

غدیر میں امیر المو منین علیہ السلام کے فقط پیغمبر اکرم ﷺ کے خلیفہ اور ان کے جا نشین ہو نے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ علی علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد ان کے قائم مقام ہو ہوں گے بلکہ وہ لوگوں کے تمام امورمیں تمام الاختیار ہیں جن امور میں پیغمبر اکرم ﷺ صاحب اختیار تھے ان کے جانشین کےلئے بھی ان سب کا اعلان کیا گیا ہے ۔

خطبہ غدیر میں"امام "کا مطلب یعنی جو بشر کی تمام ضرورتوں کا جواب گو ہو ،یہ قدرت ان کو خداوند عالم عطا کرتا ہے ۔جو کچھ امامت کے عنوان سے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی امامت کے سلسلہ میں خطبہ غدیر میں بیان ہوا ہے وہ مندر جہ ذیل ہے :

الف :لوگوں پر صاحب امر اور واجب الاطاعت کے عنوان سے آپ علیہ السلام کی مطلق حکو مت وولایت ،اس سلسلہ میں یہ تعبیرات ہیں :امیر المو منین ،امام، خداو رسول کی حد تک لوگوں کے ولی ،خلیفہ وصی مفروض الطاعت اور نا فذ الامر ہیں ۔

ب:لوگوں کی خداوند عالم کی طرف ہدایت کرنا جو مندرجہ ذیل تعبیرات کی صورت میں آیا ہے :

وہ ہدایت کرنے والے ہیں ۔

حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں ۔

باطل کو نیست و نابود کرتے ہیں اور لوگوں کو اس سے منع کرتے ہیں ۔

خداوند عالم کی طرف دعوت دیتے ہیں ۔

جو کچھ خداوند عالم کی رضا ہے اس پر عمل کرتے ہیں ۔

خداوند عالم کی معصیت سے منع کرتے ہیں ۔

بشارت دینے والے ہیں ۔

ج:لوگوں کی علمی ضرورتوں کا جواب دینا جس کالازمہ لوگوں کی تمام علمی ضروریات سے آگاہ ہونا ہے اس مطلب کو مندرجہ ذیل تعبیرات سے بیان گیا ہے :

وہ میرے علم کے اٹھانے والے ہیں اور میرے بعد تم کو سمجھا ئیں گے اور بیان کریں گے۔ وہ تفسیر قرآن کے سلسلہ میں جا نشین اور خلیفہ ہیں ۔

د :دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنا جو امام کا ایک طریقہ ہے مندرجہ ذیل دو طریقوں سے آیا ہے :

وہ خداوند عالم کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والے ہیں ۔

وہ ناکثین ،قاسطین اور مارقین کو قتل کرنے والے ہیں ۔

وسیع معنی کے اعتبار سے "امامت " جو خطبہ غدیر میں بیان کی گئی ہے یہ سب خداوند عالم کی پشت پنا ہی اور اس کے دستخط کے ذریعہ ہے اور وہی اس قدرت کو عطا کرنے والا ہے ۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل عبارتیں ملتی ہیں :

وہ خداوند عالم کی طرف سے امام ہیں ۔

ان کی ولایت خداوند عالم کی جا نب سے ہے جو مجھ پر نا زل کی گئی ہے ۔

خداوند عالم نے ان کو منصوب فر مایا ہے ۔

وہ خداوند عالم کے امر سے دشمنوں سے جنگ کرتے ہیں ۔

امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل

امیر المو منین علیہ السلام کے مناقب و فضائل (مخفی کرنے اور منتشر نہ کرنے کے باوجود) تمام عالم میں سنے جا رہے ہیں ،دوست و دشمن ،مسلمان اور غیر مسلمان نے ان کو تحریر کر رکھا ہے اور کو ئی شخص ان کا انکار نہیں کرسکتا ہے ۔اس سلسلہ میں خطبہ غدیر میں دو اہم مطلب بیان کئے گئے ہیں :

١۔امیر المو منین علیہ السلام کی مطلق اور لا محدود فضیلت کا اثبات

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ غدیر میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی فضیلت کے سلسلہ میں وہ بیان فرمایا کہ کو ئی شخص اس سے زیادہ بیان ہی نہیں کرسکتا ہے اور وہ آپ علیہ السلام کا قیامت تک تمام لوگوں سے افضل ہونا ہے (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علا وہ)لا محدود ،اورناقابل قیاس فضائل ،وہ فضائل جن کا عطا کرنے والا اللہ ہے اور ان کا اعلان کرنے والا آخری رسول ہے ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فضیلت ان کے سلسلہ میں بیان کی جائے وہ کم ہے اور عقل بشر ان کی عظمت و جلالت کو درک کرنے سے عاجز ہے ۔ہم اس سلسلہ میں خطبہ غدیر کے پُر محتوا تین جملوں کا مشاہدہ کرتے ہیں :

۱۔خداوند عالم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تمام لوگوں سے افضل قراردیا ہے ۔

۲:علی علیہ السلام کو سب لوگوں پر فضیلت دو ،چونکہ وہ میرے بعد تمام مرد و عورت سے افضل ہیں جب تک خداوند عالم روزی نازل کررہا ہے اور مخلوقات باقی ہیں ۔

۳۔حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل (جو خداوند عالم نے قرآن میں نازل کئے ہیں)اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں ان کو ایک نشست میں تم کو سناؤں ،پس جو شخص تم کو ان کے فضائل کے سلسلہ میں بتائے اور اس کی معرفت بھی رکھتا ہو تو اس سے قبول کرلو ۔

ظاہر ہے "با معرفت " کی شرط ایک اہم نکتہ کو شامل ہے وہ یہ کہ اگر کوئی شخص اہل بیت علیہم السلام کے باب مناقب میں اہل معرفت نہ ہو تو ممکن ہے وہ احادیث کے معنی میں ضروری توجہ مبذول نہ کرے اور نتیجتاً آپ علیہ السلام کی شان و عظمت کے خلاف معنی سمجھ بیٹھے ۔دوسری طرف انسان کوافراد ،زمانی اور مکانی حالات ،اور لوگوں کی مختلف افکار کو نظر میں رکھے بغیر ہر فضیلت کو ہر مقام پر نہیں کہنا چاہئے لہذا اس سلسلہ میں لازمی بصیرت و معرفت کا ہونا ضروری ہے ۔

۲۔امیر المومنین علیہ السلام کے بعض فضائل کا تذکرہ

امیر المومنین علیہ السلام کے وہ فضائل جن کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے وہ آپ علیہ السلام کے مناقب کا اساسی اور اہم پہلو ہے جس سے لوگوں کوخدا ورسول کے ساتھ آپ علیہ‌السلام کا مکمل اتصال سمجھ میں آتا ہے ،ان پہلوؤں کو چار عناوین میں جمع کیا جا سکتا ہے :

۱۔دین خدا میں سب سے اول پہل کرنے والے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اس بارے میں مندرجہ ذیل چیزیں بیان ہوئی ہیں :

اسلام لانے والے پہلے شخص ہیں ۔

خداکی عبادت کرنے والے پہلے شخص ہیں ۔

نماز پڑھنے والے پہلے شخص ہیں ۔

۲۔راہ خدا میںآپ علیہ السلام کی فدا کا ریاںخطبہ میں یوں بیا ن ہو ئی ہیں :

وہ خداوند عالم کے دین کے مدد گار ہیں ۔

وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرنے والے ہیں ۔

آ پ علیہ السلام وہ وہ ہیں جنھوں نے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوکر اپنی جان ان پر فدا کی ہے ۔

۳۔خداوند عالم کا ان سے راضی ہونا ،یہ مطلب آنحضر ت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو جملوں میں اس طرح بیان فر مایا ہے :

خداوند عز وجل اور میں ان سے راضی ہیں ۔

رضایت کے متعلق کو ئی بھی آیت قرآن کریم میں ان کے علاوہ کسی کےلئے نازل نہیں ہو ئی ہے

۴۔آپ علیہ السلام کے خصوصیات کو خطبہ غدیر میں اس طرح بیان کیا گیا ہے :

"امیرالمو منین"کا لقب آپ ہی سے مخصوص ہے ۔

آپ علیہ السلام "جنب اللہ "ہیں ۔

وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہیں ۔

وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سب سے زیادہ سزا وار ہیں ۔

وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں ۔

وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ہیں ۔

سورہ "ھل اتی "ان ہی کی شان میں نازل ہوا ہے ۔

سورہ "والعصر "ان ہی کے بارے میں نازل ہوا ہے ۔

یہ فضائل اس بات کی نشاند ہی کرتے ہیں کہ خدا و رسول کی بارگا ہ میں اس طرح متصل و مقرب شخص کس موجود گی کے باوجودکوئی دوسرا چا ہے وہ جس درجہ اور مقام پر فا ئز ہو منصب امامت و ولایت کےلئے سزاوار نہیں ہے تو ناشائستہ اور بغیر فضیلت والے افراد جیسے ابو بکر ،عمر ،عثمان معاویہ اور یزید کیسے اس منصب تک پہنچ سکتے ہیں

ائمہ اطہار علیھم السلام کی ولایت و امامت

خطبہ غدیر میں ائمہ علیھم السلام کو ان ہی بارہ عدد میں منحصر کرنے پر عجیب و غریب انداز میں زور دیا گیا ہے اور یہ کہ کو ئی فرد ان کی شان میں شریک نہیں ہے ۔دوسری طرف ان سب کو قبول کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان میںافتراق و جدائی ڈالنے کو منع کیا گیا ہے اور ان میں فرق کرناگو یا امامت میں جدائی ڈالنا ہے ۔

یہ اس وجہ سے ہے کہ تمام ائمہ علیھم السلام خداوند عالم کی طرف سے ایک جیسی شان کے ساتھ اس منصب پر فا ئز ہو ئے ہیں اور اس امر میں ہر طرح کا خدشہ و شک درحقیقت فرمان الٰہی میں شک کا مو جب ہے اور ان افراد سے روگردانی کرنا ہے جن کے مقام ومنصب پر خداوند عالم نے اپنی مھر لگا دی ہے ۔

دوسری طرف ائمہ علیھم السلام کی تعداد کے معین و منحصر ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ اور کو ئی شخص اس شان کے لا یق ہی نہیں ہے ،اور اگر کو ئی ان کے قبول و تسلیم کرنے میں شک کرے تو گو یا اس نے خداکے سلسلہ میں شک کیا ہے ۔اس سلسلہ میں عبد اللہ بن عباس نے معاویہ سے کہا :

"وَتَعْجَبُیَامُعَا وِیۃُاَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَمَّی الْاَئِمَّۃَ بِغَدِیْرِخُمَّ یَحْتَجُّ عَلَیْھِمْ وَیَامُرُبِولَایَتِھِمْ "۔(6)

اے معاویہ کیا تم اس با ت پر تعجب کرتے ہو کہ رسول اسلام ﷺ نے غدیر خم میں ائمہ علیھم السلام کے اسماء گرامی کا تعارف کرایا ۔۔۔اس طرح ان پر حجت تمام کی اور ان کی اطاعت کا حکم صادر فرمایا "

خطبہ غدیر میں ہم کئی مقامات پر ائمہ علیھم السلام کی تعیین کے سلسلہ میں کلمہ "ھذا علی "نیز امام حسن اور امام حسین علیھما السلام کا نام لیا گیا ہے جن سے نسل اما مت کا پتہ چلتاہے اور حضرت علی علیہ السلام کے بازو بازو بلند کرکے اور ان کا مکمل طور پر تعارف کرا کے شک کے راستہ کو ایک دم بند کر دیا ہے اور کئی مقامات پر صاف طور پر یہ عبارت بیا ن فرما ئی ہے :

"امامت قیامت تک میری نسل اور میری اولاد میں سے ہے "

"ائمہ میری اولاد اور حضرت علی علیہ السلام کے صلب سے ہو ں گے "

بارہ اماموں میںسے سب کو تسلیم کرنے کے سلسلہ میں ہم خطبہ غدیر میں اس جملہ کا مشاہدہ کر تے ہیں :

"جو شخص کسی ایک امام کے بارے میں شک کرے تو اس نے تمام ائمہ کے سلسلہ میں شک کیا ہے اور ہمارے سلسلہ میں شک کرنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے "

اسی طرح خطبہ میں ان کے نورانی وجود کا تذکرہ موجود ہے :

"خداوند عالم کی طرف سے نور مجھ میں ،اس کے بعد علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی نسل میں مھدی کے ظہور تک قرار دیا گیا ہے "

خطبہ غدیر میں ائمہ کے انحصار کو بیان کر نے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی امامت کے سلسلہ میں پانچ جہتوںکی طرف اشارہ فرمایا ہے :

الف :قرآن کے شریک :یہ ثقل اصغر ،ثقل اکبر کے ساتھ ہے ۔یہ ثقل اصغر ،ثقل اکبر کے سلسلہ میں خبردیتے ہیں اس کے موافق ہیں اور اس سے جدا نہیں ہو ں گے ۔

ب:ہدایت کرنے والے :یہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور حق و عدالت کے ساتھ عمل کرتے ہیں ۔

ج:خداوند عالم کے امین ہیں :یہ زمین پر خداوند عالم کے حا کم اور لوگوں کے ما بین خداوند عالم کے امین ہیں ۔

د:علماء :ان کے پاس حلال و حرام کا علم ہے اور ان کے پاس ہر چیز کا علم ہے ۔جو کچھ ان سے سوال کیا جائے اس کے جواب گو ہیں اور جو کچھ تم نہیں جانتے ہو یہ تمہیں اس کی تعلیم دیں گے ۔ ھ:خداوند عالم کی حجج :وہ تمام دنیا والوں کے لئے حجت ہیں جب تک ان سے متمسک رہوگے ہر گز گمراہ نہ ہوگے ۔اگر تم بھول گئے یا تم نے کسی چیز میں کو ئی کو تا ہی کر دی تو ائمہ تمھارے لئے بیان فر مائیں گے۔ وہ خداوند عالم کے سات دشمن گروہوں پر حجت ہیں :مقصرین، معا ندین ،مخالفین ،خائنین آثمین، ظا لمین اور غا صبین ۔

حضرت مھدی علیہ السلام کی ولا یت و امامت

خطبہ غدیر میں حضرت بقیة اللہ الاعظم حجة بن الحسن المهدی صلوات اللہ علیه وعجل اللہ تعا لیٰ فرجه الشریف وجعلنا من انصاره و اعوانه "کے سلسلہ میں خا ص تو جہ دی گئی ہے ۔

مھدی مو عود سے متعلق ان افراد کو خبر دیناتھا جن پر امیر المو منین علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنا مشکل تھا ،اسلام کے مستقبل اور دین الٰہی کے طویل پروگرام کو مسلمانوں کیلئے بیان کرنا ہے ۔ اگرچہ اُس دن کے مسلمانوں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تسلیم نہ کیا لیکن اس طویل زمانہ میں نسلوں کےلئے حقائق روشن ہو گئے اور چونکہ امور خداوند عالم کے قبضہ قدرت میں ہیں لہٰذاایک دن اہل بیت علیہم السلام کاامر ظاہر ہوجائے گا اس دن جھان کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعی جا نشینوں کے حوالہ کر دیا جا ئے گا اور صدیوں سے جو کچھ ان کےلئے پیش آیا ہے وہ اس خون کا انتقام لیں گے ۔

یہ بات بیان کردینا بھی ضروری ہے کہ غدیر خم میں ان مطالب و مقاصد کا اعلان ،ایک پیشینگو ئی اور غیب کی خبریں شمار ہوتا ہے ۔

خطبہ غدیر میں حضرت مھدی علیہ السلام کے سلسلہ میں پچیس جملے آئے ہیں جن کا مندرجہ ذیل چھ عناوین میں خلا صہ کیا جا سکتا ہے :

الف :ان کی بشارت :اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فر ما تے ہیں :

"آپ علیہ السلام ،وہ ہیں جن کی تمام پھلے آنے والوں نے بشارت دی ہے "

ب:ان کی خا تمیت :اسکے سلسلہ میں دواھم پھلوؤں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے :

ا:معین شدہ اماموں میں امامت متصل ہے اور منقطع ہو نے والی نہیں ہے یھاں تک کہ ان کے آخری اور خاتم حضرت مھدی علیہ السلام تک پہنچے گی ۔

۲۔حضرت مھدی علیہ السلام قیامت تک حجت خدا کے عنوان سے باقی رہیں گے اور ان کے بعد کو ئی حجت نہیں ہے ۔

ج:ان کا مقام و منزلت :اس بارے میں دو پھلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے :

ا۔ان کے فضائل و مناقب

وہ خداوند عالم کی طرف سے منتخب شدہ ،ہدایت یافتہ اور تا ئید شدہ ہے ۔

ان کے اندر خدا وند عالم کی جا نب سے نور قرار دیا گیا ہے ،کو ئی نور نہیں ہے مگر ان کے ساتھ ہے اور کو ئی حق نہیں ہے مگر ان کے ساتھ ہے ۔

۲۔ان کا معاشرہ میں مقام و منصب

وہ زمین پر خدا کے ولی اور مخلوق کے ما بین حکم کرنے والے ہیں ۔

امور ان کے سپرد کر دئے گئے ہیں وہ خدا وند عالم کے ہر مخفی اور اور آشکار کے امین ہیں ۔

وہ خدا کے دین کے مدد گار ہیں ۔

وہ ہر صاحب فضل کو اس کے فضل کے مطابق اور ہر صاحب جھل کو اس کے جھل کے مطابق حصہ دینے والے ہیں ۔

د:ان کا علم: اس سلسلہ میں دو باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے :

۱۔وہ ہر علم کے وارث ہیں اور ان کا علم تمام چیزوں پر احا طہ رکھتا ہے ۔

۲۔ان کا علم علمِ الٰہی کے عمیق دریا سے متصل ہے ۔

ھ:ان کا قیام

خطبہ غدیر میں کلمہ "القائم المھدی "دو مرتبہ استعمال ہوا ہے اور اس کے بعد حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنا فداہ کی اس قدرت مطلقہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو ان کو خدا وند عالم کی طرف سے عطا کی گئی ہے اور اُن کی طاقت و قدرت کے برابر کو ئی بھی طاقت و قدرت نہیں ہے اس سلسلہ میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں :

۱۔اُن پر کو ئی غالب نہیں آسکتا ،اُن کے خلاف کسی کی مدد نہیں کی جا ئیگی ،وہ تمام مضبوط قلعوں کو فتح کریں گے ۔

۲۔وہ تمام ادیان اور تمام مشرک گروہوں پر غلبہ حا صل کریں گے ،ان کی ہدایت کریں گے یا ان کو قتل کر دیں گے ۔

۳۔خدا وند عالم دنیا کی تمام آبادیوں اور شھروں کو ان کی تکذیب کی وجہ سے قیامت تک ھلاک کردے گا اور ان کو حضرت مھدی علیہ السلام کے تحت تصرف لا ئیگا ۔

و: ان کا انتقام

خطبہ غدیر میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ اہل بیت علیھم السلام اور ان کے شیعوں کا حق ظالموں کے ذریعہ پامال ہو رہا ہے لیکن منتقم آئیگا اور آخرت کے عذاب کے قطع نظر اسی دنیا میں دو ستوں کے دلوں کو انتقام لیکر خوش کرے گا ۔یہ بات تین جملوں میں بیان کی گئی ہے :

۱:وہ خداوند عالم اور اہل بیت علیھم السلام سے متعلق ہر حق کو اخذ کریں گے ۔

۲۔وہ او لیائے خدا کے نا حق بھائے گئے ہر خون کا انتقام لینگے ۔

۳۔وہ دنیا ئے عالم کے تمام ظالموں سے انتقام لیں گے ۔

ولایت کا حب وبغض سے رابطہ

ھل الدین الاالحبّ والبغض [7] کی اساس ھمار ے اعتقاد کے سب سے اہم ار کان مےں سے ہے ۔اہل بیت علیھم السلام کی ولا یت کا مقصد ان کا صاحب اختیار ہونا اور لوگوں کا مکمل طور پر ان کی اطاعت کرنا ہے اس کالازمہ اُن سے محبت رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض وکینہ رکھنا ہے اس سلسلہ مےں خطبۂ غدیر مےں تین باتوں کو بیان کیا گیا ہے :

الف :خداوند عالم کے نزدیک اہل بیت سے محبت اور بغض کی اہمیت اس سلسلہ مےں تین نکتے بیان کئے گئے ہیں :

جو شخص علی کو دوست رکھتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اورجو علی علیہ السلام کو دشمن رکھتا ہے خدا اس کو دشمن رکھتا ہے در حقیقت اُن سے محبت ودشمنی کا مسئلہ خود خدا وندعالم سے محبت اور دشمنی کی طرف پلٹتا ہے ۔

۲۔اہل بیت کے دشمن کی خدا وندعالم نے مذمت کی ہے اور اُس پر لعنت فرمائی ہے ۔ان کے دوست کی خداوندعالم مدح کرتا ہے اور خدا اس کو دوست رکھتا ہے :

۳۔خدا وندعالم ایک خاص وحی اور خطاب مےں ارشاد فرماتا ہے :"جوشخص علی علیہ السلام سے دشمنی کرے اور ان کی ولایت کا انکار کرے اس پر میری لعنت اور میرا غضب ہو "

ب:اہل بیت علیھم السلام کی محبت اعمال کے تو لنے کاپیمانہ ہے اس سلسلہ مےں ارشاد ہوتا ہے :تم مےں سے ہر ایک کو اپنے دل مےں علی کی نسبت محبت ودشمنی کے مطابق عمل کرے یعنی ہر انسان کو عمل کر نے سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ

حضرت امیر المو منین علیہ السلام سے کتنی محبت یا دشمنی رکھتا ہے اور اسی کے مطابق وہ عمل کرے اس مطلب سے تین موضوعات کا استفادہ ہو تا ہے :

۱۔جو اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں وہ اس نعمت کی قدر کو پہچا نیں اور اس نعمت کے مدنظر نیک اعمال کرنے کی کو شش کریں :

۲۔محبین اور شیعہ حضرات محبت اہل بیت کی راہ میں زیادہ کا م کریں ،اپنی محبت کے درجہ کو اوپر لے جائیں ،ان کی راہ اور ان کے امر کو زندہ کرنے کے لئے فدا کاری کریں ۔

۳۔اہل بیت علیہم السلام کے دشمن یہ جان لیں کہ جب تک وہ اہل بیت علیہم السلام کی اساس و بنیاد جو محبت ہے ،کو محکم و مضبوط نہیں کریں گے اس وقت تک وہ بیکار اپنے اعمال انجام دیتے رہیں گے چونکہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت کے بغیر عمل کی کو ئی قدر و قیمت نہیں ہے ۔لہذا اگر وہ اپنی خو د سازی اور خدا وندعالم کی راہ میں قدم اٹھا نا چا ہتے ہیں تو ان کے لئے اس مرحلہ سے اپنی اصلاح شروع کردینا چا ہئے پیغمبر اکرم ﷺ ایک حدیث میں فر ماتے ہیں :

''اِنَّمَایَکْتَفِیْ اَحْدُکُمْ بِمَایَجِدُ لِعَلِیٍّ فِیْ قَلْبِہ''

" تم میں سے ہر ایک جو کچھ اپنے دل میںعلی کی نسبت پاتاہے اسی پر اکتفا کرے "(8)

ج:اہل بیت علیہم السلام کی محبت وہ درّ بے بہا ہے جو ہر ایک کو نہیں ملتا ہے ۔اگر کسی شخص نے اس کو قبول کرلیا تو یہ اس کی سعادت اور تقوی کی علا مت ہے ،اور اگر کسی نے قبول نہ کیا تو اس کی شقاوت کی نشا نی ہے ،اور شقی انسان کے لئے اس گوھر نایاب تک دست رسائی کر نا سزاوار نہیں ہے ۔

شیعہ اور اہل بیت علیہم السلام کے محبین

شیعہ اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنے والے اس بات کو جا ن لیں کہ انھیں کو نسے مذہب کو قبول کیاگیا ہے اورولایت ومحبت کے شرائط اور معیارکی حفاظت کرے نیزاس لئے کہ پروردگار عالم کے نزدیک اس کا مقام و منزلت واضح و روشن ہو جائے اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ غدیر میںچند بنیادی نکات بیان فرمائے ہیں :

الف : ائمہ علیہم السلام کے شیعوں اور محبوں کا خداوند عالم کے نزدیک مقام و منزلت ۔

۱۔خداوند عالم ان کی مدح کرتا ہے ،وہ حزب اللہ ہیں اور خداوند عالم ان کی مدد کرتا ہے ۔

۲۔ان پر خداوند عالم کی رحمت نازل ہو گی اور وہ بخش دئے جائیں گے ۔

۳۔چونکہ محبت حقیقی ایمان کی حکایت کر تی ہے ،لہذا یہ خالص صاحبان ایمان اور متقی ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں ڈالدیا گیا ہے ۔وہ خداوند بالغیب سے خو ف کہا تے ہیں ،ہدایت یافتہ ہیں اور گمراھی سے امان میں ہیں ۔

ب:قیامت کے دن شیعوں اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنے والوں کا مقام

۱۔وہ بڑی کا میابی کے حامل ہیں اور اجر کبیر کے مستحق ہیں ۔

۲۔قیامت کے ہو لناک دن کاان کو کو ئی ڈر نہیں ہے اور وہ رنجیدہ نہیں ہو نگے۔

۳۔ان کی آخری جزا بھشت ہے ۔وہ امن و سلا متی کے ساتھ اس میں داخل ہوں گے اورانہیں بغیرحساب کے رزق دیاجا ئے گا ۔ان کاساتھ دینے کےلئے ملا ئکہ آئیں گے اور ان پر سلا م کریں گے، اور ان کو ابدی جنت کی بشارت دیں گے ۔

ج:جن پھلوؤں کی شیعوں اورمحبان اہل بیت علیہم السلام کودعوائے ولایت کی بناپررعایت کرنا ضروری ہے :

۱۔اپنے عقیدہ میں شک و شبہ کو راہ نہ دیں ۔

۲۔خدا ورسول اور اہل بیت علیہم اسلام کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے ماں باپ، اولاد ،بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ۔

۳۔اپنے پاکیزہ ایمان پر ظلم اور برے اعمال کا لباس نہ ڈالیں ۔

اہل بیت علیہم السلام کے دشمن

اہل بیت علیہم السلام مخلوق کا عصارہ ہیں ،خداوند عالم نے تمام مخلوقات کو اِن ہی برکت اور اِن کے وجود کی برکت کے سایہ میں پیدا کیا ہے ،جس قدر اہل بیت علیہم السلام سے محبت کی خداوند عالم کی بارگاہ میں قدر وقیمت ہے اتنا ہی خداوند عالم کی اس بہترین مخلوقات کے ساتھ ان سے عداوت اور بغض نہ بخش دئے جانے والا گناہ ہے اور تمام اچھائیوں کو برباد کرنے والا ہے ۔

مسلمان اہل بیت علیہم السلام کے مقابل ہمیشہ دو راہے پر ہیں :یا ان سے محبت کریں یا دشمنی کریں ان کے پاس تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے ۔اہل بیت علیہم السلام کی معرفت کے باوجودان سے محبت نہ کرناجرم ہے اور اس سلسلہ میں کسی کے لئے کوئی فرق نہیں ہے ۔

ظاہر ہے جس طرح اہل بیت علیہم السلام سے محبت کے درجات ہیں اسی طرح ان کے دشمنوں میں بغض و عداوت بھی یکسان نہیں ہے اس میں کمی اورزیادتی اور اس کی نوعیت بھی مختلف ہے ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ غدیر میں اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی کے معیار (اتمام حجت کے عنوان سے)کو لوگوں کے لئے مشخص و معین فر ما دیا ہے ،اور ان کی مخالفت و دشمنی کی جزا ء اور سزا کو بھی معین فر مادیا ہے ۔جس کو ذیل میں بیان کرہے ہیں :

الف: اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی کی نوعیت

۱۔ان کے حق کا انکار کرنا اور ان کی ولایت کو قبول نہ کرنا ۔

۲۔ان کے سلسلہ میں اور خدا وند عالم کی جانب سے ان کو عطا کئے گئے مقام ومنصب میں شک کرنا ۔

۳۔ان کو اپنے امام کے عنوان سے قبول نہ کرنا اور ان کی اقتدا نہ کرنا ۔

۴۔ان کے کلام کوردکرنا ،ان کی مو افقت نہ کرنا اور ان کے امر کی مخالفت کرنا ۔

۵۔ان سے دلی دشمنی اور ظاہری عداوت کرنا ۔

۶۔ان کو ذلیل و رسوا کرنا اور ان کی مدد کرنے سے انکار کرنا ۔

۷۔ان سے محبت نہ کرنا ۔

۸۔ان سے حسد کرنا ۔

ب:خداوند عالم کی بارگاہ میںدشمنان اہل بیت (ع)

۱۔ملعون ،مغضوب اور شقی ہیں ۔

۲۔سفیہ(بیوقوف) ،گمراہ ،شیطانوں کے بھائی اور مکذبین ہیں ۔

۳۔خداوند عالم ان کی مذمت کرتا ہے ان کو خوار و رسوا کرتا ہے ، ان سے دشمنی رکھتا ہے ان کو نہیں بخشے گا اور ان کی تکذیب کی وجہ سے ان کو ھلاک کردے گا ۔

ج:قیامت کے دن اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں کی سزا

۱۔ان کے اعمال کی دنیا و آخرت میں کو ئی قدر و قیمت نہیں ہیں اور سب برباد ہو جا ئیں گے ۲۔وہ جہنم کے شعلوں میں ڈالے جا ئینگے ،جہنم کے شعلوں کی آواز سنیں گے اور اس کے شعلوں کا مشاہدہ کریں گے ۔

۳۔ان کے عذاب میں کو ئی کمی نہیں کی جا ئے گی ۔

۴۔وہ ہمیشہ سخت عذاب میں رہیں گے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہینگے ۔

گمراہ اماموں کا تعارف

دشمنان ولایت کو ان کے رھبروں کی شناخت کے ذریعہ پہچانناہدایت کےلئے بہت اثر رکھتا ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کوقابل اطمینان اوربے خطر مستقبل سے خوش نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو مستقبل کے خطروں اور ان کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں سے بھی مطلع کیاہے کہ کہیں وہ ایسے مو ڑ پر آکر نہ کھڑے ہو جائیں جھاں حق کو باطل سے تشخیص نہ دے سکیں اور گمرا ہوں کے دھوکہ میں آجا ئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں تین بنیادی پیشینگوئیاں فرما ئی ہیں :

۱۔عوام الناس کے لئے بیان فرمایا کہ خو د سے مطمئن نہ ہو جانا خوا ھشات نفسانی اور شیطان کے دھوکہ سے بچتے رہنا اور یاد رکھو اگر میں دنیا سے چلا گیا یا قتل کردیا گیا تو یہ احتمال موجود ہے کہ نہ صرف تم گمراہ ہو جا ؤ گے بلکہ اپنی جا ہلیت کی طرف پلٹ جاؤ گے ۔

۲۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو خبر دار کیا کہ ائمہ حق جن کا میں نے تمھارے سامنے خداوند عالم کی جانب سے تعارف کرایا ہے ان کے مقابلہ میں کچھ ایسے لیڈر بھی ہو ں گے جو لوگوں کو آتش جہنم کی طرف بلا ئیں گے لہٰذا تم ایسے گمراہ لیڈروں سے اپنے کو بچا ئے رکھنا ۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی خبر دی ہے کہ ائمہ حق کی امامت کو کچھ لوگ غصب کریں گے اور ریاست طلبی اور بادشاہت کے چکر میں اس مقام و منصب پر قابض ہو جا ئیں گے ،اس کے بعد آپ نے لوگوں کے سا منے ان کے غاصب ،ظالم اور نا حق ہونے کو بیان فرمایا ۔

نتیجتاً آپ نے گمراہ لیڈروں کی اصل بنیادکو لوگوں کو بتاتے ہوئے اشارہ کے طور پریہ ارشاد فرمایا :"وہ اصحاب صحیفہ ہیں "چونکہ تمام گمراہ لیڈروں کی بنیاد وہ "صحیفہ ملعونہ "ہے جس پر کعبہ میں دستخط کئے گئے تھے ۔(9)

۳۔گمراھی کے اماموں اور خلافت و امامت کے غا صبوں کے سلسلہ میں دو بنیادی مطلب بیان فر ما ئے اور ان کی عاقبت کو معین و مشخص فرمایا :

الف :ان کو مورد لعنت قرار دیا اور یہ اعلان فرمایا کہ میں اور میرا پروردگار ان سے بیزار ہے ۔ ب:ان کو یہ خبر بھی دی کہ نہ صرف گمراہ امام بلکہ ان کے دوست ،ان کا اتباع کرنے والے ان کی تا ئید کرنے والے بھی جہنم کے آخری درجہ میں ہوں گے ۔

۳ ولایت سے متعلق مسائل میں، غدیر کی عملی اور اعتقادی بنیادیں

قرآن سے متعلق

خطبہ غدیر میں قرآن کے سلسلہ میں چار اساسی پھلوؤں پر رو شنی ڈالی گئی ہے :

الف ۔قرآن کی منزلت

۱۔قرآن مسلمانوں کے ما بین پیغمبر ﷺ کی یادگار اور نشا نی ہے ۔

۲۔قرآن ثقل اکبر (اِنّی تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْن) ہے اور ثقل اصغر کی خبر دیتا ہے ۔

ب:قرآن کا مطالعہ

۱۔قرآن میں تدبّر و تفکر کرو اور اس کی آیات کو سمجھو ۔

۲۔محکمات قرآن پر غورکرو اور اس کے متشابھات کو چھوڑ دو ۔

ج: قرآن کی تفسیر

۱۔قرآ ن کے مفسر اور اس کے باطن کو بیان کرنے والے صرف اہل بیت علیھم السلام ہیں ۔

۲۔قرآن کی تفسیر کرنے میں اہل بیت علیھم السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور جانشین ہیں اور وہ ھستیاںہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستخط کے ذریعہ یہ حق رکھتے ہیں ۔

د: قرآن کریم کااہل بیت علیھم السلام کے ساتھ رابطہ

۱۔قرآن اہل بیت علیھم السلام کے موافق ہے اور ان سے جدا نہیں ہوگا ۔

۲۔ان میں سے ہر ایک ،ایک دو سرے کے سلسلہ میں خبر دیتا ہے ۔

۳۔خداوند عالم نے قرآن کریم میں حضرت امیرالمو منین علیہ السلام کے فضائل نازل فرما ئے ہیں ۔

۴۔قرآن فرماتا ہے کہ ائمہ علیھم السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے ہیں ۔

امام علیہ السلام بشر کی علمی ضرورتوں کے جواب گو ہیں

معاشرہ کی سب سے بڑی ضرورت اور متعدد مشکلوں کو حل کرنے والا کہ جس سے کوئی معا شرہ بے نیاز نہیں ہو سکتاوہ " علم "ہے ۔خدا وند عالم نے مسلمانوں کے مستقبل میں اس ضرورت کے بہترین ممکنہ حل کوان کے سامنے پیش کیا ہے ۔

تمام علوم بغیر کسی استثناء کے ہر مو ضوع کاعلم چا ہے اس کانتیجہ لوگوں تک پہونچتا ہو یا ان علوم کا نتیجہ دین اور آخرت سے متعلق ہو کی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیاہے اور اس سے متعلق علوم ان کے سپرد کئے ہیں ۔پیغمبر اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ تمام علوم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گئے ہیں اور امیر المو منین علیہ السلام کے بعد ان کے بعد والے اما م کی طرف منتقل ہوئے ہیں اور علم کا یہ بیکراں دریا ائمہ علیہم السلام میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا اور آج یہ علم کا مخزن قائم آل محمد حضرت صاحب العصر والزمان سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہ الشریف کے پاس ہے ۔

خطبہ غدیر میںحلا ل و حرام اور تفسیر قرآن کے علم کے علاوہ کہ جس کا خاص طور پرتذکرہ ہوا ہے کچھ مقامات پر صاف طور پر بیان ہوا ہے کہ ان کے پاس ہر علم ہے اور اس سلسلہ میں دواھم باتوں کی طرف اشارہ کیاگیا ہے :

الف: ان کے علم کی کیفیت اور قدر و قیمت

۱۔ان کو علم خداوند عالم نے ھبہ کیا ہے اور ان کو خداوند عالم کی طرف سے عطا کیا گیا ہے اور یہ خداوند عالم کے لا محدود علم سے متصل ہے ۔

۲۔کو ئی شخص اس علم تک راہ نہیں پاسکتا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ علم صرف ان ہی کے سپرد کیا ہے اور جو شخص ان کے علاوہ ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے ۔

ب:ان کے وسعت علم کا نتیجہ

۱۔جو کچھ تم ان سے سوال کروگے یہ تم کو جواب دیں گے ۔

۲۔جو کچھ تم نہیں جانتے ہو یہ بتا ئیں گے اور بیان کریں گے ۔یعنی اگر تم سوال نہیں کروگے تو بھی از خودیہ تمہیں سمجھا ئیں گے نیز اگر کچھ مقامات پر مسئلہ مبہم رہ گیا یا تم اس کو غلط سمجھ گئے تو یہ تمھارے لئے روشن کرینگے ۔

حلال و حرام کے سلسلہ میں کلی قوانین

اگرچہ حلال و حرام اور واجبات و محرمات کی تعداد بیشمار ہے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۲۳ سال کے عرصہ میں کچھ ہی بیان فر ما ئے ہیں اور چونکہ ان سب کو ایک ساتھ بیان کر نے کا مو قع (نہ لوگوں کے صبرو تحمل کے لحاظ سے اورنہ ہی

معاشرتی حالات کے اعتبارسے)فراھم نہ ہو سکا لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام الٰہی کو دو بنیادی پھلوؤں سے بیان فرمایا :

الف :جو احکام انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیا ن فر ما ئے ان کے سلسلہ میں دو باتیں بیا ن فر ما ئیں :

ا۔جو کچھ میں نے بیان فرما دیا ہے اس سے ھرگز نہیں پلٹوں گا کہ کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردوں اور فطری طور پرکسی کو یہ حق حا صل بھی نہیں ہے ۔

ب:جو کچھ میں نے بیان فر مادیا ہے ہر گز اس میں کسی بھی حالت میں رد و بدل نہیں کر وں گا اور پس کسی کوبھی کسی کو ایسا کرنے کا حق حا صل نہیں ہے ۔

ب:جن احکام کو آپ بیان نہیں فر ما سکے تھے ان کے سلسلہ میں لوگوں کو علی بن ابی طالب علیہ السلام اور گیارہ ائمہ علیھم السلام سے رجوع کرنے کا حکم دیاکہ ان کی امامت قیا مت تک باقی رہے گی اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں پر حجت تمام کردی اور کسی کےلئے عذر تراشی کا کو ئی مو قع باقی نہ چھوڑا ۔

اس سلسلہ میں تین اہم باتیں بیان فر ما ئیں :

ا۔حلال و حرام کو بیان کرنے کےلئے ان کے علم کی ضرورت ہے اور یہ علم خداوند عالم کی طرف سے فقط پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام کو عطا کیا گیا ہے ۔

۲۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام کا کلام خداوند عالم کا کلام ہے اور قرآن کے مساوی ہے ۔

۳۔احکام الٰہی کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام کے علاوہ کسی کوخبر دینے کاحق نہیں ہے اور لوگ بھی ان کے علاوہ حلال و حرام کو پہچا ننے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں بنابریں کسی دوسرے راستہ کی پیروی بدعت ،ضلالت اور حکم الٰہی کے خلاف اخذ کرنا ہے ۔

امر بالمعروف اور تبلیغ کے سلسلہ میں کلیات

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ غدیر میں امر با لمعروف اور نھی عن المنکر کے مسئلہ کو ابلاغ و تبلیغ کے موضوع کے ساتھ ملا کربیان فرمایا ۔دوسرے لفظوں میں امر با لمعروف اور نھی عن المنکر کے وقت انسان خداوند عالم ،رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیھم السلام کی طرف سے وظیفہ بتا کر انجام دیتا ہے اور خداوندعالم کامامور اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام کے خادم کے عنوان سے عمل کرتا ہے ۔

اس مطلب کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر با لمعروف اور نھی عن المنکر کے سلسلہ میں تین بنیادی چیزیں بیان فرمائیں :

الف :اس چیز کو جا ننے کے لئے کہ امر با لمعروف کیا ہے اور منکر کیا ہے فقط ایک راہ موجود ہے اور وہ ائمہ معصومین علیھم السلام کا بیان ہے ۔اگر امر با لمعروف اور نھی عن المنکر کے سلسلہ میں ان کے علاوہ کسی اور طریقہ سے کو ئی بات پہونچے تو وہ نہ صرف معتبر نہیں ہے بلکہ بدعت بھی ہے ۔اسی وجہ سے آپ نے فرمایا ہے :

سب سے بلند و بالا امر با لمعروف اور نھی عن المنکر یہ ہے کہ ائمہ معصومین علیھم السلام کی ولایت کو لوگوں تک پہنچایا جائے ۔تا کہ اس ذریعہ سے معروف اور منکرات کی شناخت کے لئے لوگوں کو اس مرکز اور مرجع کا تعارف کرایا جا ئے ۔

ب:امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کے سے پہلے تین اہم باتیں مد نظر رکھنی چا ہئیں :

۱۔اچھی طرح سیکھنا اور اصل مطلب کو سمجھنے میں اشتباہ نہ کرنا ۔

۲۔مطلب کو اچھی طرح ذہن نشین کرنا اور یاد کرنا۔

۳۔مطلب میں تغیر و تبدل نہ کرنا اور صحیح پہنچانا ۔

ج:آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائرہ تبلیغ کی وسعت ، احکام الٰہی کی تبلیغ اور اس کے مراحل یوں بیان فر ما ئے ہیں :

۱۔جو جا نتے ہیں وہ ایک دو سرے کو سفارش کریں اور یا د دلا ئیں ۔

۲۔ماں باپ اپنی اولاد تک دین پہنچا نے میں ایک خاص وظیفہ رکھتے ہیں ۔

۳۔احکام الٰہی کا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک پہنچانا بہت ضروری ہے ۔

۴۔حاضرین کوغائبین تک پہنچانا چا ہئے ۔

۵۔دور اور نزدیک ہر جگہ تبلیغ کرنا چا ہئے اور مطالب پہنچانا چا ہئے ۔

۶۔جس شخص کو دیکھیں تبلیغ کریں اور خداکے حکم کو پہنچا ئیں ۔

البتہ ان تمام موارد میں زمان و مکان اور افراد کے حالات کی رعایت کرنا ضروری ہے ۔

نماز اور زکات کے سلسلہ میں اہم باتیں

خطبہ غدیر میں نماز اور زکات کے سلسلہ میں تین اساسی باتیں بیان فرما ئی ہیں :

۱۔دین اسلام کی ان دو باتوں پر خاص طور پر زور دیا کہ ان کے دنیوی، اُخروی ،فردی اور معاشرتی اثرات سے سب آگاہ ہیں ۔

۲۔ان دو فریضوں کواس طرح انجام دینا جیسے خداوند عالم نے اس کا حکم دیاہے (کماامرکم اللہ) اس طرح کہ ان میںجان بوجھ کر کسی طرح کی بدعت ،کمی اور زیادتی ان کو نابود کردیتی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم لوگوں کی کامل اطاعت کے درجہ کو ان دو عمل کے ذریعہ تولنا چا ہتا ہے اور اس طرح لوگ اپنے اندر (الاسلام ھوالتسلیم)کی میزان کواپنی کسوٹی پرپر کھیں ۔

۳۔اگر ان دونوں عمل کے سلسلہ میں کو ئی مشکل پیش آجا ئے تو ائمہ علیھم السلام سے سوال کیاجائے تاکہ ان کو خداوند عالم کی مرضی کے مطابق انجام دیا جا سکے ۔

حج اور عمرہ کے سلسلہ میں رہنما ئی

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ غدیر میں حج و عمرہ کے متعلق چار اہم پھلوؤں پر زوردیا ہے :

الف۔حج اور عمرہ شعا ئر الٰہی میں سے ہیں : (وَمَنْ یُّعَظِّمْ مِنْ شَعَائِرَاللهِ فَاِنَّهَامِنْ تَقْوَ یَ الْقُلُوْبِ) ،اور ان کو زندہ کرنا دین خدا کو زندہ کرنا ہے ۔

ب۔خداوند عالم کی طرف سے حجاج کے لئے دنیاوی اور اخروی نفع کو مد نظر رکھا گیا ہے :

ب ۔دنیاوی فائدہ :جو شخص حج کرنے کےلئے جاتا ہے خداوند عالم اس کوغنی کر دیتا ہے ۔ خدا حا جیوں کی مدد فرماتا ہے ۔جو کچھ وہ سفر حج میں خرچ کرتے ہیں خداوند عالم اس کی جگہ اموال سے پُر کردیتا ہے ۔

۲۔نفعِ اخروی :اس کے گناہ معاف کر دئے جا تے ہیں ،ان کو نئے سرے سے اعمال انجام دینے کوکھا جاتا ہے اور ان کو بشارت دیدی جا تی ہے ۔

ج:جان بوجھ کر حج نہ کرنا خداوند عالم کے یھاں بہت اہم ہے اور عذاب اخروی کے علاوہ دنیوی ضرر بھی رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عمر کم ہو جا تی ہے ،نسل منقطع ہو جا تی ہے اور فقر کا باعث بھی ہو تا ہے

د:جو شخص حج کرنے کےلئے جاتا ہے اس سے تین اہم چیزیں طلب کی گئی ہیں :

ا۔اس کا حج اکمال دین کے ساتھ ہو نا چا ہئے اور ظاہری طور پر اس سے اہل بیت علیھم السلام کی ولایت مراد ہے ۔

۲۔ حج کے صحیح ادراک کے ساتھ حج کے مفاہیم و مقاصد کو سمجھ کراعمال حج انجام دے ۔

۳۔حج میں محکم توبہ کرے کہ ہر گز خانہ خدا سے واپس آنے کے بعد دوبارہ گناہ نہیں کرے گا ۔

۴ بیعت غدیر کا دقیق جا ئزہ

"بیعت غدیر "کو خطبہ کے متن میں بیان کیا گیا ہے حقیقت میں یہ اس کے محتوی کا پابندہونا ہے ۔[10]

"بیعت "یعنی کسی کے مقام و منصب کو قبول کرنا اس کا اقرار کرنا اور اس کے اقرار کرنے کے سلسلہ میں پیش آنے والی تمام ضروریات کو پورا کرنے کےلئے اپنا ہاتھ بڑھانا ۔لہذا بیعت میں اس کا اصلی موضوع اورکئے گئے وعدے مشخص و معین ہو نے چا ہئیں ۔اسی طرح اس کی قدرو قیمت ،اس کی پشت پنا ہی ، ضامن و شاہد ،اس کی کیفیت اور شکل معین و مشخص ہو نی چا ہئے ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ غدیر میں ان تمام پھلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جس کو ہم ذیل میں بیان کر رہے ہیں :

بیعت غدیر کا اصلی مو ضوع غدیر کی بیعت کا اصلی موضوع امیر المو منین علیہ السلام اورائمہ جوان کی اولادمیں سے ہیں آخری حضرت مھدی علیہ السلام تک ان کی امامت کو قبول کرنا اور اس کا اقرار کرنا اور ان کی امامت قیامت تک ہے اور ان کے ان تمام مناصب کو قبول کرنا جو خطبہ کے متن میں بیان ہو ئے ہیں ۔

لہذا خطبہ کا اصلی مو ضوع فقط علی بن ابی طالب علیہ السلام کی امامت اور خلافت نہیں ہے بلکہ تمام ائمہ علیھم السلام کی امامت ہے اور ان کی امامت قیامت تک باقی رہے گی اور ان سے پہلے اور ان کے بعد کو ئی اما م نہیں ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کو اس طرح کا دعوی کرنے کا کو ئی حق نہیں ہے جن لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی گو یا انھوں نے تمام ائمہ علیھم السلام کی بیعت کی ہے ۔

بیعت غدیر کا مطلب غدیر میں لوگوں نے مو ضوع ولایت کے سلسلہ میں کئے گئے جن وعدوں کو وفا کرنے کےلئے بیعت کی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ھم نے سنا ہے کہ:پس کو ئی شخص یہ نہیں کہے گا کہ" میں نے نہیں سنا اور میں متوجہ نہیں ہو ا "۔

۲۔ھم مقام عمل میں اطاعت کرتے ہیں اور سر تسلیم خم کرتے ہیں ۔

۳۔ہمارا قلب و ضمیر اس مطلب سے راضی ہے ۔

۴۔ہماری مو ت و حیات اور حشرونشر اسی عقیدہ پر ہو گا ۔

۵۔ھم ان مطالب میں کو ئی تغیر و تبدل نہیں کریں گے ۔

۶۔ھم ان مطالب کے متعلق اپنے دل میں کو ئی شک و شبہ نہیں آنے دیں گے ۔

۷۔ھم ان مطالب کا مستقبل میں انکار نہیں کریں گے ،اپنی بات سے نہیں پھریں گے ،اپنے عھدوپیمان کو نہیں توڑیں گے اور اپنے وعدہ کو وفا کریں گے ۔

۸۔ھم آپ کا یہ فرمان اپنے قریب و دورکے رشتہ داروں اوردوستونتک پہنچا ئیں گے۔

بیعت غدیر کی قدر و قیمت اور پشت پناھی جس طرح تمام احکام و مسائل جو دین سے متعلق ہیں ان کی اس وقت کو ئی قدر و قیمت ہو گی جب وہ خداوند عالم سے متصل ہوں اور ان کا فرمان خدوند عالم کی طرف سے صادر ہواہو ،بیعت غدیر جو حقیقت میں تمام احکام الٰہی کا تسلیم کرنا ہے اس کو بھی الٰہی پشت پناھی کی ضرورت ہے ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں بہت زیادہ زور دیا ہے کہ اس بیعت کانہ صرف خداوند عالم کی طرف سے حکم دیا گیا ہے بلکہ یہ خود خداوند عالم سے بیعت کرنے کے مترادف ہے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل جملے فرما ئے :

۱۔یہ بیعت خداوند عالم کی جا نب سے اور اس کے حکم سے ہے ۔

۲۔جو اس بیعت کو انجام دینگے حقیقت میں خداوند عالم سے بیعت کریں گے۔

۳۔میں نے خداوند عالم سے بیعت کی ہے اور علی علیہ السلام نے مجھ سے بیعت کی ہے ۔

۴۔خداوند عالم سے بیعت کرو اور مجھ سے ،علی علیہ السلام ،حسن ،حسین اور ائمہ علیھم السلام سے بیعت کرو ۔

۵۔جو بیعت کرنے میں ایک دو سرے پر سبقت کریں گے وہ کا میاب ہیں اور ان کا ٹھکانا نعمتوں کے باغات ہوں گے ۔

۶۔جو شخص یہ بیعت توڑے گا وہ خود اپنا ہی نقصان کرے گا اور جو شخص خداوند عالم سے کئے ہو ئے عہد کو وفا کرے گا خدا وندِ عالم اس کو اجر عظیم عطا کرے گا ۔

بیعت غدیر کے ضامن اور شاہد ہر عہد و پیمان کے لئے گواہ اور ضامن کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ انکار کی صورت میں اس کی طرف رجوع کیا جا سکے ۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بیعت کے گواہ خداوند عالم ،بذات خود ، ملا ئکہ ،اور خداوند عالم کے صالح بندوں کو قرار دیا اور فرمایا :

"کہو :ھم خداوند عالم کو اس مطلب پر گواہ قرار دیتے ہیں ،اور آپ بھی ہم پر گواہ ہیں اور ھروہ شخص جو خدا وند عالم کی اطاعت کرتا ہے خداوند عالم کے فرشتے ،اس کا لشکر ،اور اس کے بندوں کو شا ھد قرار دیتے ہیں اور خداوند عالم ہر شاہد و گواہ سے بلند و بالا تر ہے "۔

بیعت غدیر کی کیفیت ظاہر ہے بیعت کاعمومی طریقہ وھی ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے ،لیکن اس ہاتھ دینے کا مطلب حقیقت میں عہد کرنا اور دل و زبان سے وفا داری مصمم ہوتی ہے ۔

غدیر میں کئی پہلو تھے جن کی وجہ سے ہاتھ سے بیعت کرنے سے پہلے ،زبانی طور پر بیعت کا اقرار لیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متن گفتار بھی معین فر مایا وہ پھلومندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ھاتھ سے بیعت کرنے کو تشریح کی ضرورت ہے ،اور یہ پہلے معلوم ہونا چا ہئے کہ کس چیز کے لئے بیعت کی جا رہی ہے ۔یہ زبانی اقرار حقیقت میں ہاتھ سے بیعت کرنے کی تشریح تھی جو خطبہ کے بعد انجا م دی گئی ہے ۔

۲۔اس بات کا امکان تھا کہ کچھ لوگ خطبہ کے بعد ہاتھ سے بیعت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اور خود کو اس مطلب سے دور کر لیں اور بعد میں یہ کہیں :"ھم نے بیعت ہی نہیں کی ہے "لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے زبانی طور پر اقرار لیااور فرمایا :"جو شخص ہاتھ سے بیعت کر سکا اس نے ہاتھ سے بیعت کر لی ہے اور جو ہاتھ سے بیعت نہیں کر سکا اس نے زبان سے اقرار کر لیا ہے "

۳۔اگر زبا ن سے بیعت کر نے کی عبارت اور متن معین نہ ہو تا تو ممکن تھا ہر انسان اپنے ذوق و سلیقہ کے مطابق عبارتیں استعمال کرتا جو قانو نی اعتبار سے غلط اور مشتبہ ہو تی ۔اور ھرج و مرج کے علاوہ حقیقت میں ہر انسان اس مطلب کا اقرا ر کرتا جو دوسروں سے کم اور زیادہ ہوتا ۔

۴۔اگر متن معین و مشخص نہ ہو تا تو یہ امکان تھا کہ کچھ فتنہ و فساد پھیلانے والے گروہ شبہہ ڈالنے والی خاص عبارتیں آمادہ و تیار کرلیتے اور ان کے ذریعہ اس بیعت کی قدرو قیمت کو کم کرنے کے اسباب فراہم کرتے ۔

۵۔مجمع کی کثرت ،وقت کی کمی اور لوگوں کے توقف کے نا مساعد حالات فراہم نہ ہو نے کی وجہ سے یہ قوی احتمال تھا کہ کچھ افراد کو ہاتھ سے بیعت کرنے کا مو قع نہ مل سکے لہذا یہ زبان سے بیعت ضرور ہو نا چا ہئے تھی ۔

اس مطلب کی وضاحت کرنے کے بعد ہم یہ با ت بیان کرنا چا ہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اور زبان سے بیعت کو کس طرح انجام دیا:

الف :ھاتھ کے ذریعہ بیعت ا۔خطبہ کے دوران بیان فر ما یا کہ میں خطبہ کے بعد تم کو ہاتھ سے بیعت کرنے کے عنوان سے بلاؤں گا ۔

۲۔آ پ نے حکم فرما یا کہ پہلے لوگ خود آنحضرت ﷺ کے ائمہ علیھم السلام کے سلسلہ میں بیان کردہ کلام کا اقرار کرنے کےلئے آنحضرت ﷺ کی بیعت کریں اور اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی بیعت کریں ۔

۳۔ھاتھ سے بیعت کو دل و جان سے بیعت کی حکایت بتلایا ۔

ب:زبان سے بیعت کے سلسلہ میں پانچ باتیں بیان فر مائیں :

ا۔تمام مل کر اپنی زبان سے یہ کلمات دُھرائیں :"۔۔۔"انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفصیلی طور پر وھی متن معین فرمایا ۔(11)

۲۔ایھا الناس جو کچھ میں نے تم سے کہا اس کو اپنی زبان سے دُھراؤ۔

۳۔ایھا الناس تم کیا کہتے ہو ؟خداوند عالم آوازوں کو سنتا ہے اور تمھا رے نفسوں میں مخفی چیزوں سے بھی با خبر ہے ۔(یہ اس با ت کی طرف اشارہ تھا کہ اگر چہ آوازیں ایک دو سرے سے مخلوط ہو جا ئیں گی اور باطن کی بھی کسی کو خبر نہیں ہے لیکن خداوند عالم نا ظر اور شا ھد ہے)۔

۴۔ایسی بات کہو جس سے خدا راضی ہو ۔

۵۔کہو :"ھم خداوند عالم کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہم کو اس مطلب کی ہدایت دی اور اگر خداوند عالم ہماری ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے "۔

بیعت غدیر کا نتیجہ اگرچہ نص "روایت "کے باوجود بیعت غدیر کی کو ئی ضرورت نہیں تھی اور لوگوں کے لئے اسلام کے دیگر منصوص موارد کی طرح خلافت کو بھی تسلیم کرناضروری تھا ،لیکن یہ عام بیعت ایک قانو نی اور معا شرتی حق کے عنوان سے تھی جو سقیفہ کے مقابل قرار پا ئی ۔یعنی جب وہ یہ کہتے تھے : ہم سقیفہ میں لوگوں کی بیعت کے ذریعہ ابوبکر کی خلافت قائم کرچکے ہیں تواس کے مقابلہ میں ان سے کہا جاتا تھا :اس سے پہلے غدیر کی بیعت جم غفیر اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجود گی میں نص الٰہی کے ذریعہ انجا م پا چکی ہے ۔

مزید یہ کہ اہل سقیفہ نے اپنے کام کے مختلف مراحل میں مختلف بیعتوں کا سہارا لیا ہے ۔ابو بکر کی بیعت فلتۃ تھی (یعنی اچانک ہو گئی تھی)جوصرف چند افرادکے ذریعہ اور بغیر مشورہ کے انجام پائی اور اس میں افضلیت کا کوئی پہلو نہیں تھا۔عمر کی بیعت ابوبکر کی سفارش اور اس کے مشخص کرنے کے ذریعہ ہو ئی اور عثمان کی بیعت عمر کی تعیین کردہ اور شوریٰ کے ذریعہ ہو ئی تھی ۔

لیکن حضرت علی علیہ السلام کی بیعت انتخاب افضل تھا اور یہ افضلیت رسول اللہ کی نص کے ذریعہ تھی اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نص انتصابی بھی تھی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چاہتے تھے اس کے اقرار اور اس کوقبول کرنے کے عنوان سے ہو ئی تاکہ اگر کو ئی کسی دو سرے کی بیعت کرلے تو معلوم ہو جا ئے کہ اس نے پہلے غدیر کی بیعت قبول کر لی تھی ۔

---

[1] اس سلسلہ میں ضروری وضاحت پہلے حصہ کے دوسرے جزء میں گذر چکی ہے ۔

[2] اس سلسلہ میں اسی کتاب کے دوسرے حصہ کے پہلے جزء میں رجوع کیا جا ئے ۔

[3] اس سلسلہ میں دوسرے حصہ کے دوسرے باب میں رجوع کیجئے ۔

منصب پیغمبر اسلام ﷺ کےلئے ان کی عام نبوت کی بنیاد اوراختتام نبوت ہے اور یہ ان لوگوں سے خطاب ہے جو اب تک آنحضرت ﷺ کے اس منصب کو قبول کرتے ہیں ۔

[4] بحا رالانوار جلد ۵۰ صفحہ ۳۲۱۔

[5] بحا ر الانوار جلد ۲۳صفحہ ۹۹ حدیث ۳۔

[6] کتاب سلیم صفحہ۳۸۴۳ح۴۲۔

[7] بحار الا نوار جلد ٦٧ صفحہ ۵۲ ،جلد ٦٨ صفحہ ٦٣ جلد ٦٩ صفحہ ۲۴۱۔

[8] بحار الانوار جلد ۸ ،پراناچاپ صفحہ ۳۴۵۔

[9] صحیفہ ملعونہ کی داستان تیسرے حصہ کی دو سری قسم میں بیان ہو چکی ہے ۔

[10] دو سرے حصہ کی تیسری قسم میں بیعت غدیر کے رسم و رسومات کا تذکر ہ ہو چکا ہے ۔

[11] اس کتاب کے چھٹے حصہ کی گیا رہویں قسم میں ملا حظہ کیجئے ۔

Signature Down with America Down with Israel punjtni14 View Public Profile Visit punjtni14's homepage! Find More Posts by punjtni14 12-11-08, 10:15 AM post no : 29 Online Read Book کتاب مکمل-اسرار غدیر -محمد باقر انصاری: punjtni14 Urdu Shia Lover Re

عید اور جشن غدیر

درحقیقت غدیر کا دن آل محمد علیھم السلام کےلئے عید اور جشن منا نے کا دن ہے اسی وجہ سے اہل بیت علیھم السلام کی جانب سے خاص طور پر اس دن جشن و سرور کا اظھار اور عید منا نے پر زور دیا گیا ہے

عمر کی بزم میں موجود ایک یہودی شخص نے کھاتھا :

اگر (غدیر کے دن نازل ہو نے والی)یہ آیت (اَلْیَوْ مَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ) ہماری امت میں نا زل ہو تی تو ہم اس دن عید منا تے ![1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ہیں :بنی اسرائیل کے انبیاء جس دن اپنا جانشین معین فر ما تے تھے اس دن کو عید کا دن قرار دیتے تھے ۔"عید غدیر "بھی وہ دن ہے جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا جا نشین معین فر ما یا ہے [2]

اس میں کو ئی شک و شبہ ہی نہیں ہے کہ عید غدیر منا نے کا مقصد دشمنوں کے با لمقابل اس تا ریخی دن کی یاد کو شیعہ حضرات کے دل میں باقی رکھنا اور اس کے مطالب کو زندہ جا وید رکھنا ہے اورغدیر تشیع کے صفحہ تا ریخ پر ایک بڑی علامت اور ولایت کی دائمی نشانی ہے ۔

عید غدیر انبیاء و ائمہ علیھم السلام کی زبانی

ھم ذیل میں دوسری عیدوں کی نسبت عید غدیر کی فضیلت اور اس کی خاص اہمیت کے سلسلہ میں ائمہ علیھم السلام کی زبانی وارد ہو نے والی احادیث نقل کر رہے ہیں :

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز غدیر خم میری امت کی تمام عیدوں سے افضل دن ہے ۔[3]

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو وصیت فر ما ئی کہ اس دن (غدیر)عید منانا اور فرمایا: انبیاء علیھم السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے اور اپنے جا نشینوں کو اس دن عید منا نے کی وصیت کیا کر تے تھے ۔[4]

حضرت امیر المو منین علیہ السلام

یہ دن عظیم الشان دن ہے ۔[5]

جس سال عید غدیر جمعہ کے روز آئی تو آپ نے اس دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں بہت زیادہ مطالب عید غدیر کے متعلق بیان فرمائے منجملہ آپ نے یہ فرمایا :

"خداوند عالم نے اس دن تمھارے لئے دو عظیم اور بڑی عیدوں کوجمع کردیا ہے "[6]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

خدا وند عالم نے کو ئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس پیغمبر نے اس دن عید منا ئی اور اس کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھا [7]

عید غدیر "عید اللہ اکبر ہے "یعنی خدا وند عالم کی سب سے بڑی عید ہے ۔[8]

عید غدیر خم :عید فطر ،عید قربان ،روز جمعہ اور عرفہ کے دن سے افضل ہے اور خدا وند عالم کے نزدیک اس کا بہت بڑا مقام ہے ۔[9]

غدیر کا دن بزرگ اور عظیم دن ہے یہ دن عید اور خوشی و سرور کا دن ہے ۔[10]

روز غدیر وہ دن ہے جس کو خداوند عالم نے ہمارے شیعوں اور محبوں کےلئے عید قرار دیا ہے ۔[11]

شاید تم یہ گمان کرو کہ خدا وند عالم نے روز غدیر سے زیادہ کسی دن کو محترم قرار دیا ہے !نہیں خدا کی قسم نہیں ،خدا کی قسم نہیں ،خدا کی قسم نہیں ![12]

قیامت کے دن چار دنوں کو دلہن کی طرح خدا کی بار گاہ میں پیش کیا جا ئیگا :عید فطر ،عید قربان، روز جمعہ اور عید غدیر ۔"غدیر خم کا دن "عید قربان اور عید فطر کے با لمقابل ستاروں کے درمیان چاند کے مانند ہے ۔خدا وند عالم غدیر خم کے موقع پر ملا ئکہ مقربین کو معین کرتا ہے جن کے سر دار جبرئیل امین ہیں انبیاء ومرسلین کو مو کل کر تا ہے جن کے سر دار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ، اوصیاء و منتجبین کو موکل کر تا ہے جن کے سردار امیرالمو منین علیہ السلام ہیں اور اپنے اولیاء کو مو کل کر تا ہے جن کے سردار سلمان و ابوذر و مقداد و عمار ہیں ۔یہ غدیر کی همرا ہی کر تے ہیں تا کہ اس کو جنت میں دا خل کریں ۔[13]

حضرت امام رضا علیہ السلام

یہ دن اہل بیت محمد علیھم السلام کی عید کا دن ہے ۔[14]

جو شخص اس دن عید منائے خداوند عالم اس کے مال میں برکت کرتا ہے ۔ [15]

غدیر کے دن آپ علیہ السلام اپنے بعض خاص اصحاب کو افطار کےلئے دعوت دیتے، ان کے گھروں میں عیدی اور تحفے تحائف بھیجتے اور اس دن کے فضائل کے سلسلہ میں خطبہ ارشاد فر ماتے[16]

حضرت امام ھادی علیہ السلام

غدیر کا دن عید کا دن ہے اور اہل بیت علیھم السلام اور ان سے محبت کر نے والوں کے نزدیک عیدوں میں سب سے افضل شمار کیا جاتا ہے ۔[17]

۲ آسمانوں میں جشن غدیر

آسمانوں میں عید غدیر متعا رف ہے اور اس دن جشن منا یا جا تا ہے ۔ھم اس سلسلہ میں چار احادیث نقل کر تے ہیں :

غدیر ،عھد معہود کا دن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :عید غدیر کو آسمانوں میں "عھد معہود "کا دن کہا جاتا ہے ۔[18]

غدیر آسمان والوں پر ولایت پیش کر نے کا دن ہے

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فر مایا :خداوند عالم نے آسمان والوں پر غدیر کے دن ولایت پیش کی توساتویں آسمان والوں نے اس کے قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت کی ۔اسی وجہ سے خدا وند عالم نے سا تویں آسمان کو اپنے عرش سے مزین فر مایا ہے ۔

اس کے بعد چو تھے آسمان والوں نے غدیر کو قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت لی توخدا وند عالم نے اس کو بیت معمور سے مزین فرمایا۔

اس کے بعد پہلے آسمان والوں نے اس کو قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت لی تو خدا وندعالم نے اس کو ستا روں سے مزین فرمایا ۔[19]

جشن غدیر میں ملا ئکہ

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فر مایا :غدیر کا دن وہ دن ہے کہ جس دن خدا وند عالم جبرئیل امین کو بیت معمور کے سامنے اپنی کرامت کی تختی نصب کر نے کا حکم صادر فر ماتا ہے ۔

اس کے بعد جبرئیل اس کے پاس جا تے ہیں اور تمام آسمانوں کے ملا ئکہ وہاں جمع ہو کر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی مدح و ثنا کر تے ہیں اور امیر المو منین اور ائمہ علیھم السلام اور ان کے شیعوںاوردوستداروں کے لئے استغفار کر تے ہیں ۔[20]

جشن غدیر شہزادی کائنات کا نچھاور

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے پدر بزرگ امام موسی بن جعفر علیہ السلام سے وہ اپنے جد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :روز غدیر زمین والوں سے زیادہ آسمان والوں میں مشہور ہے ۔

خداوند عالم نے جنت میں ایک قصر (محل)خلق فرمایا ہے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہے ،جس میں ایک لاکھ کمرے سرخ رنگ کے اورایک لاکھ خیمے سبز رنگ کے ہیں اور اسکی خاک مشک وعنبر سے ہے اس محل میں چار نہریں جاری ہیں :ایک نہر شراب کی ہے دوسری پانی کی ہے تیسری دودھ کی ہے اورچوتھی شھدکی ہے ان نہروں کے کناروں پر مختلف قسم کے پھلوں کے درخت ہیں ،ان درختوں پروہ پرندے ہیں جن کے بدن لولو کے ہیں اور ان کے پر یا قوت کے ہیں اور مختلف آوازونمیںگاتے ہیں ۔

جب غدیر کا دن آتا ہے تو آسمان والے اس قصر (محل)میں آتے ہیں تسبیح و تحلیل و تقدیس کرتے ہیں وہ پرندے بھی اُڑتے ہیں اپنے کو پانی میں ڈبو تے ہیں اس کے بعد مشک و عنبر میں لوٹتے ہیں ، جب ملا ئکہ جمع ہو تے ہیں تو وہ پرندے دوبارہ اُڑکرملا ئکہ پر مشک و عنبر چھڑکتے ہیں ۔

غدیر کے دن ملا ئکہ " فاطمہ زھراء علیھا السلام کی نچھاور "[21] ایک دوسرے کو ھدیہ دیتے ہیں ،جب غدیر کے دن کا اختتام ہو تا ہے تو ندا آتی ہے :اپنے اپنے درجات و مراتب پر پلٹ جا ؤکہ تم محمد و علی علیھما السلام کے احترام کی وجہ سے ا گلے سال آج کے دن تک ہر طرح کی لغزش اور خطرے سے امان میں رہوگے۔[22]

۳ غدیر کے دن متعدد واقعات کا رو نما ہونا

سال کے دنوں میں سے جو بھی دن غدیرسے مقارن ہوا اس دن عالم خلقت اور عالم تکوین وکائنات میں متعدد واقعات رو نما ہو ئے ،جس طرح انبیاء علیھم السلام نے بھی اس دن اپنے اہم پروگرام انجام دئے ہیں ۔یہ اس اہمیت کے مد نظر ہے جو حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے اس دن کو بخشی ہے اور یہ اس بات کی عکاسی کر تا ہے کہ تاریخ عالم میں اس سے اہم کو ئی واقعہ رو نما نہیں ہو ا ہے جس وجہ سے یہ کو شش کی گئی ہے کہ تمام واقعات اس سے مقارن ہوں اور اس مبارک دن میں برکت طلب کی جا ئے ۔

انبیاء علیھم السلام کی تاریخ کے حساس ایام

۱۔غدیر وہ دن ہے جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہو ئی ۔[23]

۲۔غدیرحضرت آدم علیہ السلام کے فرزند اور ان کے وصی حضرت شیث علیہ السلام کا دن ہے ۔[24]

۳۔غدیرحضرت ابراھیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملنے کا دن ہے ۔[25]

۴۔غدیر وہ دن جس دن حضرت مو سی علیہ السلام نے حضرت ھارون علیہ السلام کو اپنا جا نشین معین فرمایا [26]

۵۔غدیرحضرت ادریس علیہ السلام کا دن ہے ۔[27]

۶۔غدیرحضرت مو سی علیہ السلام کے وصی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا دن ہے ۔[28]

۷۔غدیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو اپنا جانشین معین فر مایا ۔[29]

مندرجہ بالابعض موارد میں کچھ ایامٍ مبھم طور پر ذکر ہو ئے ہیں اور اس دن کے واقعات بیان نہیں کئے گئے ہیں یہ حدیث کے پیش نظر ہے اور اس سے مردا احتمالا ان کا مبعوث بہ رسالت ہو نا ہے یا ان کے وصی و جانشین منصوب ہو نے کا دن ہے ۔

اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کا تمام مخلوقات کے سامنے پیش کرنا

جس طرح غدیر کے دن "ولایت "تمام انسانوں کے لئے پیش کی گئی اسی طرح عالم خلقت میں تمام مخلوقات پر بھی پیش کی گئی ہے ۔حضرت امام رضا علیہ السلام ایک حدیث میں غدیر کے روز ان امور کے واقع ہو نے کی طرف اشارہ فر ماتے ہیں :[30]

ولایت کا اہل آسمان کے لئے پیش ہونا ،ساتویں آسمان والوں کا اسے قبول کر نے میںسبقت کرنا اور اس کے ذریعہ عرش الٰہی کا مزین ہونا۔

ساتویں آسمان والوں کے بعد چوتھے آسمان والوں کا ولایت قبول کرنا اور اس کابیت المعمور سے سجایا جانا۔

چوتھے آسمان کے بعد پہلے آسمان والوں کا ولایت قبول کرنااور اس کاستاروں سے سجایاجانا۔

زمین کے بقعوں پر ولایت کا پیش کیا جانا اس کو قبول کر نے کےلئے مکہ کا سبقت کرنا اور اس کو کعبہ سے زینت دینا ۔

مکہ کے بعد مدینہ کا ولایت قبول کرنا اور اس (مدینہ)کو پیغمبر اکرم ﷺ کے وجود مبارک سے مزین کرنا

مدینہ کے بعد کوفہ کا ولایت قبول کرنا اور اس کو امیر المومنین علیہ السلام کے وجود مبارک سے مزین کرنا ۔

پھاڑوں پر ولایت پیش کر نا ،سب سے پہلے تین پھاڑ :عقیق ،فیروزہ اور یا قوت کا ولایت قبول کر نا ، اسی لئے یہ تمام جواھرات سے افضل ہیں ۔

عقیق، فیروزہ اور یا قوت کے بعد سونے اور چاندی کی(معدن) کان کا ولایت قبول کر نا۔

اور جن پھا ڑوں نے ولایت قبول نہیں کی ان پر کو ئی چیز نہیں اگتی ہے ۔

پانی پر ولایت پیش کرنا جس پانی نے وولایت قبول کی وہ میٹھا اور گوارا ہے اور جس نے قبول نہیں کی وہ تلخ(کڑوا)اور کھارا(نمکین) ہے ۔

نباتات پر ولایت پیش کر نا جس نے قبول کی وہ میٹھا اور خوش مزہ ہے اور جس نے قبول نہیں کی وہ تلخ ہے ۔

پرندوں پر ولایت پیش کرنا جس نے قبول کیا اس کی آواز بہت اچھی اور وہ فصیح بولتا ہے اور جس نے قبول نہیں کی وہ اَلْکَن(اس کی زبان میں لکنت ہے ،ھکلا ہے)ہے ۔

ایک عجیب اتفاق

خداوند عالم کے الطاف میں سے ایک لطف عظیم ہے کہ عثمان ۱۸/ذی الحجہ کو قتل ہوا اور لوگوں نے خلافت غصب ہونے کے ۲۳سال بعد حضرت علی علیہ السلام کے ھا تھوں پر بیعت کی اور دوسری مرتبہ آپ کی ظاہری خلافت روز غدیر سے مقارن ہوئی ہے ۔[31]

۴ عید غدیر کس طرح منائیں؟

عید اور جشن غدیر کی تاریخ اوربنیاد

ھر قوم و ملت کی عیدیں ان کے شعائر کو زندہ کرنے ،تجدید عہد اور ان کے سرنوشت ساز اور اہم دنوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے منائی جاتی ہیں ۔"غدیر "کے دن عید منانا اسی حجۃ الوداع والے سال اور اسی غدیر کے بیابان میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کے تمام ہونے کے بعدسے ہی شروع ہوگیاتھاغدیر خم میں تین روز توقف کے دوران رسمیں انجام دی گئیں اور آنحضرت ﷺ نے شخصی طور پرلوگوں سے خود کو مبارکباد دینے کے لئے کہا :"هَنِّؤْنِیْ ،هَنِّئُوْنِیْ""مجھ کو مبارکباد دو ،مجھ کو مبارکباد دو" اس طرح کے الفاظ آپ نے کسی بھی فتح کے موقع پر اپنی زبان اقدس پر جاری نہیں فر ما ئے تھے ۔

سب سے پہلے لوگوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المو منین علیہ السلام کو مبارکباد دی اور اسی مناسبت سے اس دن اشعار بھی پڑھے گئے ۔

یہ سنتِ حسنہ تاریخ کے نشیب و فراز میں اسی طرح بر قرار رہی اور عام و خاص تمام اہل اسلام میں ایک مستمر اور موکر سیرت کے عنوان سے جاری وساری رہی ہے اور آج تک ھرگز ترک نہیں ہوئی ہے ۔[32]

اس عید کوشیعہ معا شروں میں معصومین علیھم السلام کی روایات کی اتباع کر تے ہوئے عید فطر اور عید قربان سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے اور بہت زیادہ جشن منا یا جاتا ہے ۔

جشن غدیر کی شان و شوکت کی رعایت کرنا

ھر قوم عید مناتے وقت اپنی ثقافت و عقیدت کا اظھار کرتی ہے لہذا مذھب اہل بیت علیھم السلام میں بھی غدیر کے دن عید منا نے میں مختلف امور پھلوونکو مد نظر رکھا گیا ہے جن کی رعایت کر نے سے دنیا کے سامنے اہل تشیع کی فکری کیفیت کا تعارف ہو تا ہے ہم ان موارد کو روایات کی روشنی میں ذکر کرینگے۔

عید غدیر کی مناسبت سے انجام دئے جا نے والے رسم و رسومات جن کو ہم بیان کریں گے صرف ان میں منحصر نہیں ہیں لیکن جشن وسرور کااظھار کرنے کے لئے تین بنیادی چیزوں کومد نظر رکھناضروری ہے :

۱۔جشن و سرور کے پروگرام عید سے مناسبت رکھتے ہوں ،صاحب عید یعنی حضرت علی علیہ السلام کے مقام و منزلت کے مناسب ہوں ،تمام پروگراموں میں مذھبی رنگ مد نظر ہو اور عام طور سے شادی بیاہ اور ولیمہ وغیرہ کے جشن سے بالکل جدا ہو نا چا ہئے ۔

۲۔جو کام شرع مقدس کے منافی ہیں (چا ہے وہ حرام ہوں اورچا ہے مکروہ)وہ اس جشن میں مخلوط نہیں ہو نے چا ہئیں ۔جو چیزیں ائمہ علیھم السلام کے دلوں کو رنجیدہ کر تی ہیں اور ہر انسان اپنے ضمیرسے ان کو سمجھتا ہے یہ چیزیں نہیں ہونی چا ہئےیں ،یہ سب باتیں تمام جشن و سرورخاص طور سے اس طرح کے جشن میں نہیں ہو نی چا ہئیں ۔

۳۔جو مطالب روایات سے اخذ کئے گئے ہیں حتی الامکان ان کو غدیر کی رسم و رسومات میں جاری کرنے کی کو شش کرنی چا ہئے ہم انہیں ذیل میں ذکر کر رہے ہیں :

عید اور جشن غدیر کے سلسلہ میں ائمہ علیھم السلام کے احکام

اہل بیت علیھم السلام سے مروی احادیث میں تمام عیدوں کےلئے عام رسم و رسومات اور پروگرام وارد ہوئے ہیں جو دعا وں کی کتابوں میں مذ کورہیں ۔ان کے قطع نظر ائمہ علیھم السلام سے عیدغدیر اور جشن غدیر کےلئے مخصوص قوانین وارد ہو ئے ہیں جن کو ہم دو حصوں میں بیان کر تے ہیں :

۱۔اجتماعی امور ۔

۲۔عبادی امور ۔

عید غدیر میں اجتماعی امور

قلبی اور زبانی خو شی کا اظہار

حضرت امیر المو منین علیہ السلام فر ما تے ہیں :اس دن ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کر تے وقت خو شی کا اظہار کر یں ۔[33]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ہیں :عید غدیر وہ دن ہے کہ جس دن خداوند عالم نے تم پر نعمت ولایت نازل کر کے احسان کیا لہذا اس کاشکر اور اس کی حمد وثنا کرو "[34]حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے : یہ دن مو منین کے مسکرانے کا دن ہے ،جو شخص بھی اس دن اپنے مو من بھا ئی کے سامنے مسکرا ئے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس پر رحمت کی نظر کرے گااس کی ہزار حاجتیں بر لا ئے گا اور جنت میں اس کےلئے سفید مو تیوں کا قصر(محل) بنائے گا"[35]

مبارکباد دینا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ہیں :جب تم اس دن اپنے مومن بھائی سے ملاقات کرو تو یہ کہو :
"اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِیْ اَکْرَمَنَابِھٰذَ الْیَوْمِ وَجَعَلَنَامِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَعَلَنَامِنَ الْمُوْفِیْنَ بِعَھْدِہِ الَّذِیْ عَھِدَہُ اِلَیْنَاوَمِیْثَا قِہِ الَّذِیْ وَاثَقَنَابِہِ مِنْ وِلَایَةِ وُلَاةِ اَمْرِہِ وَالْقُوَّامِ بِقِسْطِہِ وَلَمْ یَجْعَلْنَا مِنَ الْجَاحِدِیْنَ وَالْمُکَذِّبِیْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ "([36]

"تمام تعریفیں اس خد اکےلئے ہیں جس نے اس دن کے ذریعہ ہمیں عزت دی ،ھم کو ان مومنین میں قرار دیا جنھوں نے عہد خدا کی وفاداری کیاور اس پیمان کی پابندی کی جو اس نے اپنے والیان امر اور عدالت قائم کر نے والوں کے سلسلہ میں ہم سے لیا تھااور ہم کو قیامت کا انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں میں نہیں قرار دیا ہے "

حضرت امام رضا علیہ السلام فرما تے ہیں :اس دن ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرو اورجب اپنے مو من بھائی سے ملاقات کرو تو اس طرح کہو :

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَامِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ علیه السلام"

"تمام تعریفیں اس خدا کےلئے ہیں جس نے ہمیں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے متمسک رہنے والوں میں سے قرار دیا ہے "[37]

دوسرے حصہ میں ذکر ہوچکا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو حکم دیا تھاکہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو مبارکباد پیش کریں اور آپ فرماتے تھے :هَنِّؤُنِیْ هَنِّوْنِیْ "[38]

عمومی طورپر جشن منانا

جشن منانے کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگوں کا خوشی ومسرت کے موقع ومناسبت کے لئے جمع ہونا۔دوسرے لفظوں میں "جشن" کا مطلب کچھ لوگوں کا اجتماعی طورپر عید منانا ہے ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام جس دن عید غدیر جمعہ کے دن آئی تھی آپ نے اس روز جشن منائی ،اس دن اسی مناسبت سے غدیر اور عید منا نے کے سلسلہ میں مفصل مطالب ارشاد فر مائے ،نماز کے بعد آپ علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ حضرت امام مجتبی علیہ السلام کے خانہ اقدس پر تشریف لے گئے جھاںجشن منایاجارھاتھا اور وہاں پر مفصل پذیرائی ہوئی"[39]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک مرتبہ غدیر کے دن روزہ رکھا ،افطار کے لئے کچھ افراد کو دعوت دی، ان لوگوں کے سامنے غدیر کے سلسلہ میں مفصل خطبہ ارشافرمایا اور ان کے گھروں میں تحفے تحائف بھیجے تھے "[40]

حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے عید غدیر کے سلسلہ میں فر مایا :اس دن ایک دوسرے کے پاس جمع ہونا تا کہ خداوند عالم تم سب کے امور کو درست فرمائے "[41]

اشعار پڑھنا بھی غدیر کے جشن منانے سے بہت منا سبت رکھتا ہے جو ایک قسم کی یاد گار ہے اور شعر کی خاص لطافت و حلاوت سے جشن میں چار چاند لگ جا تے ہیں ۔

غدیر کے سب سے پہلے جشن کے موقع پر حسان بن ثابت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے غدیر کی مناسبت سے اشعار کہنا اور پڑھنا اسی مطلب کی تا ئید کرتا ہے ۔[42]

نیا لباس پہننا

حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ہیں :یہ دن زینت و آرائش کرنے کا دن ہے ۔جو شخص عیـد غـدیر کے لئے اپنے آپ کومزین کرتا ہے خدا وند عالم اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے ملائکہ کو اس کےلئے حسنات لکھنے کی خاطر بھیجتا ہے تا کہ آنے والے سال تک اس کے درجات کو بلند رکھیں ۔(43)

حضرت امام رضا علیہ السلا م نے ایک عید غدیر کے مو قع پر اپنے بعض خاص اصحاب کے گھروں میں نئے کپـڑے یھـاں تـک کـہ انگوٹھی اور جوتے وغیرہ بھی بھیجے اور ان کی اور اپنے اطراف کے لوگوں کی ظاہری حالت کوتبدیل کیااوران کے روزانہ کے لباس کـو عیـد کے لباس میں بدل دیا" (44)

هدیہ دینا

حضرت امیرالمو منین علیہ السلام فرماتے ہیں :اس دن خدا وند عالم کی نعمتوں کو ایک دوسرے کو هدیہ کے طـورپر دو جـس طـرح خدا وند عالم نے تم پر احسان کیا ہے "(45)

مو منین کا دیدار کرنا

حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ہیں :جو شخص اس دن مو منوں کی زیارت کرے اور ان کادیدار کرنے کےلئے جا ئے خدا وند عالم اس کی قبر پر ستّر نور وارد کرتا ہے اس کی قبر کو وسیع کرتا ہے ،ھر دن ستّرہزار ملا ئکہ اس کی قبر کی زیـارت کـرتے ہـیں اور اس کو جنت کی بشارت دیتے ہیں "(46)

اھل وعیال اور اپنے بھا ئیوں کے حالات میں بہتری پیدا کرنا

حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے ایک عید غدیر کے دن فرمایا:جب تم جشن سے اپنے گھر واپس جاو تو اپنے اہل و عیـال کـے حالات میں بہتری پیدا کرو اور اپنے بھا ئیوں کے ساتھ نیکی کرو ۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرو تاکہ خدا وند عالم تمھـاری الفـت و محبت برقرار فرمائے ۔[47]

حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے فرمایا ہے :اس دن احسان کرنے سے مال میں برکت ہوتی اور اضافہ ہوتا ہے ۔[48]

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں :جو شخص اس دن اپنے اہل و عیال اور خود پر وسعت دیـتا ہے خدا وند عالم اس کے مال کو زیادہ کردیتا ہے ۔[49]

عقد اُخوّت و برادری

عید غدیر کے لئے جو رسم رسومات بیان ہو ئی ہیں ان میں سے ایک "عقد اُخوت "کا پروگرام ہے ،اس کا مطلـب یـہ ہے کـہ دینی برادران ایک اسلامی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی برادری کو مستحکم کرتے ہیں ،اور ایک دوسرے سے یہ عہد کرتے ہیں کـہ قیامت میں بھی ایک دوسرے کویاد رکھیں گے ضمنی طور پر اسلامی بھائی چارے کے حقوق چونکہ بہت زیادہ ہیں لہـذا ان کـی رعایـت کےلئے خاص توجہ کیضرورت ہے لہٰذا ان کے ادا نہ کرسکنے کی حلیت طلب کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ ایک مرتبـہ پھـر ا پـنے آپ کوحقوق کی ادا ئیگی کی طرف متوجہ کرتے ہیں ۔

صیغہ اخوت پڑھنے کا طریقہ یہ ہے :[50]

اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے مو من بھا ئی کے داہنے ہاتھ پر رکھ کر کہو :

"وٰاخَیْتُکَ فِی اللّٰہِ وَصَافَیْتُکَ فِیْ اللّٰہِ وَصَافَحْتُکَ فِیْ اللّٰہِ وَعَاھَدْتُ اللّٰہَ وَمَلَا ئِکَتَہُ وَاَنْبِیَائَہُ وَالْاَ ئِمَّۃَ الْمَعْصُوْمِیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عَلیٰ اَنّی اِنْ کُنْتُ مِنْ اھل الْجَنَّۃِ وَالشَّفَاعَۃِ وَاُذِنَ لِیْ بِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ لَااَدْخُلُھَااِلَّاوَاَنْتَ مَعِیْ "

"میں راہِ خدا میں تیرے ساتھ بھائی چارگی اور ایک روئی (اتحاد)سے پیش آونگا اور تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتا ہوں ،میخـدا اس کـے ملا ئکہ ،انبیاء اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں اہل بھشت اور شفاعت کرنے والوں میں سے ہوا اور مجـھ کـو بھشت میں جانے کی اجازت دیدی گئی تو میں اس وقت تک بھشت میں داخل نہیں ہونگا جب تک تم میرے ساتھ نہ ہوگے "

اس وقت اس کا دینی بھا ئی اس کے جواب میں کہتا ہے :"قَبِلْتُ ""میں نے قبول کیا "اس کے بعد کہے : اَسْقَطْتُ عَنْکَ جَمِیْعَ حَقُوْقِ الْاُخُوَّةِ مَاخَلَا الشَّفَاعَةَ وَالدُّعَاءَ وَالزِّیَارَةَ"

"میں نے بھائی چارگی کے اپنے تمام حقوق تجھ سے اٹھا لئے (تجھ کو بخش دئے)سوائے شفاعت ،دعا اور زیارت "

عید غدیر میں عبادی امور

صلوات ،لعنت اور برائت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فر مان ہے :اس دن محمد و آل محمد پر بہت زیادہ صلوات بھیجو اور ان پر ظلم کرنے والوں سے برائت کرو ۔[51]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے :اس دن بہت زیادہ کہو:
"اللَّھُمّ الْعَنْ الْجَاحِدِیْنَ وَالنَّاکِثِیْنَ وَالْمُغَیِّرِیْنَ وَالْمُبْدِلِیْنَ وَالْمُکَذِّبِیْنَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ "

"اے خدا قیامت کے دن انکار کرنے والے عہد توڑنے والے ،تغیر وتبدل کرنے والے ،بدلنے(بدعت ایجاد کرنے وا لے)وا لے اور جھٹلانے والے چاہے وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے سب پر لعنت کر "[52]

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں :یہ محمد وآل محمدعلیہم السلام پر بہت زیادہ صلوات بھیجنے کا دن ہے ۔[53]

شکر اور حمد الٰھی

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا فرما ن ہے :اس دن خدا وند عالم کی عطا کردہ اس نعمت (ولایت) پر اس کا شکر ادا کرو ۔[54]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے :یہ دن خدا وند عالم کے شکر اور اس کی حمد وثنا کرنے کا دن ہے کہ اس نے تمھارے لئے امر ولایت کو نازل فر مایا ہے ۔[55]

اس دن خدا وند عالم کا شکر ادا کر نے کے طریقہ کے سلسلہ میں مفصل طور پر دعائیں وارد ہو ئی ہیں ان میں سے ایک کا مضمون اس طرح ہے :

شکرِ خدا کہ اس نے ہم کو اس دن کی فضیلت سے روشناس کیاھمیں اس کی حرمت سمجھائی،اور اس کی معرفت کےذریعہ ہمیں شرافت بخشی ہے "[56]

زیارت حضرت امیرالمو منین علیہ السلام

عید غدیر کے دن کی ایک مخصوص رسم یہ ہے کہ اس دن کے صاحب یعنی حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی اس بارگاہ مطہر ،حرم کی زیارت کرنا ہے کہ جس کے پاسبان فرشتے ہیں ۔آپ علیہ السلام کی زیارت میں یہ مطلب بھی مد نظر رکھا جا سکتا ہے کہ :چونکہ ہم صحرائے غدیر میں آپ کو مبارکباد پیش کر نے کے لئے حاضر نہ ہو سکے لہٰذا اب ہم اس دن(صدیوں بعد) میں آپ کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جا تے ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ امام معصوم ہمیشہ زندہ ہو تا ہے اور ہماری آواز سنتا ہے آپ کی مقدس بارگاہ میں تبریک و تہنئت پیش کرتے ہیں اور آپ علیہ السلام سے تجدید بیعت کرتے ہیں ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ہیں :اگر تم عید غدیر کے روز مشھد امیر المومنین (نجف اشرف)علیہ السلام میں ہو تو آپ علیہ السلام کی قبر کے نزدیک جاکر نماز اور دعائیں پڑھو ،اور اگر وہاں سے دور دراز شھروں میں ہو تو آپ علیہ السلام کی قبر اطھر کی طرف اشارہ کرکے یہ دعا پڑھو۔۔۔[57]

حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ہیں :تم کہیں پر بھی ہو عید غدیر کے دن خود کو حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی قبر مطھر کے نزدیک پہنچاو اس لئے کہ خداوند عالم اس دن مو منوں کے ساٹھ سال کے گنا ہوں کو معاف فرماتا ہے اور ماہ رمضان ،شب قدر اور شب عید فطر کے دو برابر مومنین کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے ۔[58]

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے غدیر کے دن سے مخصوص ایک مفصل زیارت پڑھنے کا حکم دیا ہے جو مضمون کے اعتبار سے مکمل طور پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے مربوط عقائد، فضائل محنتوں اوردرد و الم کو بیان کر تی ہے ۔[59]

نماز ،عبادت اور شب بیداری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :یہ دن عبادت اور نماز کا دن ہے ۔[60]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :ظہر سے آدھا گھنٹہ پہلے (خدا وند عالم کے شکر کے عنوان سے)دو رکعت نماز پڑھو ۔ہر رکعت میں سورہ حمد دس مرتبہ ، سورہ توحید دس مرتبہ ، سورہ قدر دس مرتبہ اور آیۃ الکرسی دس مرتبہ پڑھو ۔

اس نماز کے پڑھنے والے کو خدا وند عالم ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرے کا ثواب عطا کرتا ہے اور وہ خدا وند عالم سے جو بھی دنیا اور آخرت کی حاجت طلب کرتا ہے وہ بہت ہی آسانی کے ساتھ بر آئیگی۔[61]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے :مسجد غدیر میں نماز پڑھنا مستحب ہے [62] چونکہ پیغمبر اکرم ﷺ نے اس مقام پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا جانشین معین فرمایاتھا اور خدا وند عالم نے اس دن حق ظاہر فرمایا تھا۔[63]

روزہ رکھنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے :یہ وہ دن ہے کہ جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خدا وند عالم کا شکر بجالانے کی خاطر روزہ رکھا۔[64]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :اس دن روزہ رکھناساٹھ مھینوں کے روزوں کے برابر ہے [65]اور ایک حدیث میں فرمایا ہے :اس دن کا روزہ ساٹھ سال کا کفارہ ہے "[66]

اور ایک اور حدیث میں فرمایا ہے :ساٹھ سال کے روزوں سے افضل ہے "[67]

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہی فرمان ہے :اس دن کا روزہ سومقبول حج اور سو مقبول عمرے کے برابر ہے ۔[68]

اور یہ بھی آپ ہی کا فرمان ہے :غدیر کے دن کا روزہ دنیا کی عمر کی مقدار روزے رکھنے کے برابر ہے [69] (یعنی اگر انسان دنیا کی عمر کے برابر زندہ رہے اور تمام دن روزہ رکھے تو غدیر کے دن کا روزہ رکھنے والے کو اتنا ہی ثواب دیا جا ئیگا ۔)

دعا (عھد وپیمان اور بیعت کی تجدید)

عید غدیر کے دن مختصر اور مفصل دعائیں وارد ہو ئی ہیں جن کا پڑھنا خداوند عالم ،پیغمبراور ائمہ علیھم السلام سے تجدید عھد و پیمان کرنا شمار ہوتا ہے اور اس کو" تجدید بیعت "بھی کہا جاسکتا ہے ۔

ان دعا وں کے مطالب میں شکر گزاری ،ایک شیعہ ہونے کے مد نظر ولایت وبرائت کے متعلق اپنے عقائد کا اظھار اور مستقبل کے لئے دعا شامل ہے لیکن ان سب مطالب کا ولایت،برائت اور" عید غدیر کے دن کی مبارکباد"میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے ۔ھم ذیل میں غدیر کے دن پڑھی جانے والی بعض دعاوں کے مضامین کو نقل کر رہے ہیں : (70)

خدا یا جس طرح میری خلقت کے آغاز (عالم ذر)میں مجھ کو "ھاں " کہنے والوں میں قرار دیا، اس کے بعد دوسرا کرم یہ کیا کہ اسی عہد کو غدیر میں تجدید کیا اور میری اماموں تک ہدایت فر ما ئی، خدایا اس نعمت کو کامل فر ما اور قیامت تک اس رحمت کو مجھ سے مت لیناتاکہ میری موت اس حال میں ہوکہ تو مجھ سے راضی ہو ۔

خدا یا ہم نے منادی ایمان کی ندا پر لبیک کھی ،وہ منادی پیغمبر اسلام صلى الله عليه وآله وسلم تھے اور آپ کی ندا ولایت تھی ۔

خدایا تیرا شکر کہ تونے ہمیں پیغمبر کے بعد ایسے اماموں کی طرف ہدایت کی جن کے ذریعہ دین کامل ہوا اور نعمتیں تمام ہو ئیں اور اسی ہدایت کی وجہ سے تو نے ہمارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔

خدایا ہم پیغمبر اکرم صلى الله عليه وآله وسلم اور امیر المو منین علیہ السلام کے تا بع ہیں ہم نے جبت و طاغوت، چاروں بتوں اور ان کی اتباع کرنے والوں کا انکار کیا اور جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے ہم اس سے زمانہ کے آغاز سے آخرتک بیزار ہیں اور ہم کو ہمارے ائمہ کے ساتھ محشور فرما ۔

خدایاھم ہر اس شخص سے برائت چا ہتے ہیں جو ان سے جنگ کرے چا ہے وہ اولین میں سے ہو یا آخرین میں سے ہوانسانوں میں سے ہو یا جنوںمیںسے ہو ۔

خدا یا ہم امیر المو منین علیہ السلام کی ولایت ،اتمام نعمت اور ان کی ولایت پر تجدید عہد و پیمان پر تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور اس بات پر تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے ہم کو دین میں رد و بدل کرنے والوں اور تحریف کرنے والوں میں نہیں قرار دیا ۔

خدایا اس روز (غدیر)ہماری آنکھوں کو روشن فرما ،ھمارے مابین اتحاد پیدا کر ،اور ہم کو ہدایت کے بعد گمراہ نہ کرنا اور ہم کو نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں قرار دے ۔

خدا کا شکر کہ ہم نے اس دن کو گرامی رکھا اور ہم کو اپنے والیان امر کے سلسلہ میں ان سے وفاداری کے عہد و پیمان پر قائم رکھا ۔

خدایا جس دن کا ہم نے پاس و خیال کیا اس کو ہمارے لئے مبارک فر ما ،اور ہم کو ولایت پر ثابت قدم رکھ ،ہمارے ایمان کو امانت و عا ریہ پر نہ قرار دے اور ہم کو دوزخ کی طرف دعوت دینے والوں سے برائت و بیزاری رکھنے والوں میں سے قرار دے ۔

خدایا ہم کو حضرت مھدی علیہ السلام کی ہمراھی کی توفیق اور ان کے پرچم کےنیچے حاضر ہو نے کی توفیق عنایت فر ما ۔

---

[1] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۳۔عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۳۰۳،۱۱۵۔

[2] بحار الانوار جلد ۷۳صفحہ ۱۷۰۔

[3] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۰۸ ۔

[4] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۱۔

[5] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[6] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۰۸ ۔

[7] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۴۔

[8] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۱۔

[9] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۱۲،۲۱۱،۲۱۰۔

[10] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۱۳۔الیقین صفحہ ۲۷۳باب ۱۳۲۔

[11] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۱۳۔

[12] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۵۔

[13] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۲۔

[14] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۲ ۳۔

[15] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۲ ۳۔

[16] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۲۱۔

[17] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۶۔

[18] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۴۔

[19] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۴۔

[20] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۲۔

[21] حضرت فاطمہ زھرا علیھا السلام کی نچھاور درخت طوبیٰ کے وہ پھل ہیں جو ان کی شب زفاف خدا وند عالم کے امرسے اس درخت سے تمام آسمانوں پر پھیلے گئے اور ملائکہ نے ان کو یاد گار کے طور پر اٹھا لیاتھا ۔بحار الانوار جلد ۴۳صفحہ ۱۰۹۔

[22] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۳،عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۱۔

[23] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۲۔

[24] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔۳۔

[25] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۲،۲۱۲۔

[26] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳۔

[27]عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[28] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۲۔

[29] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۱۳،۲۰۹۔

[30] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۲۴۔

[31] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸،بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ۴۹۳۔

[32] اس سلسلہ میں کتاب" الغدیر "مولف علامہ امینی :جلد ۱صفحہ ۲۸۳،اور کتاب "الغدیر فی الاسلام "مو لف شیخ محمد رضا فرج اللہ صفحہ ۲۰۹ ملا حظہ فرمائیں ۔

[33] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۵۔

[34] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۰۔

[35] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۳۔

[36] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۵۔

[37] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۳۔

[38] الغدیر جلد۱ صفحہ ۲۷۱۔۲۷۴،اس سلسلہ میں اس کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم ملاحظہ کیجئے ۔

[39] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[40] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۱۔

[41] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[42] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۱۴۱۔اس سلسلہ میں دوسرے حصہ کی تیسری قسم ملا حظہ کیجئے ۔

[43] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۴۔

[44] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۱۔

[45] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[46] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۴۔

[47] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[48] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[49] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۳۔

[50] مستدرک الوسائل(محدث نوری)چاپ قدیم جلد ۱ صفحہ ۴۵۶باب ۳ ،کتاب زاد الفردوس سے، اسی طرح شیخ نعمۃ اللہ بن خاتون عاملی سے نقل کیا ہے کہ۔ اس مطلب پرپیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نص وارد ہو ئی ہے ۔ اسی طرح مرحوم فیض کاشانی نے کتاب خلا صۃ الاذکار باب ۱۰صفحہ ۹۹ پر "عقد اخوت "کو ذکـر کیا ہے ۔

[51] بحا ر الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۱۔

[52] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۷۔

[53] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۳۔

[54] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۹۔

[55] بحا ر الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰۔

[56] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۵۔

[57] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۰۔

[58] مفا تیح الجنان :باب زیارات امیر المو منین علیہ السلام ،زیارت غدیر ۔

[59] بحا ر الانوار جلد ۹۷صفحہ ۳۶۰۔

[60] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰۔

[61] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۵۔

[62] پہلی اورموجودہ "مسجد غدیر "کے سلسلہ میں دسویں حصہ کی چھٹی قسم ملا حظہ کریں ۔

[63] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۳۔

[64] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۳۔

[65] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۲۱۱۔

[66] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۳۔

[67] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۳۔

[68] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۱۔

[69] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۱۱۔

[70] یہ مضامین کتاب "الاقبال "سید بن طاؤس صفحہ ۴۶۰ سے اخذ کئے گئے ہیں نیز عوالم جلد ۱۵/۳اور صفحہ ۲۱۵۔۲۲۰پر مذ کور ہیں ۔

غدیر قیامت تک کھلی کتاب

غدیر کادروازہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَا ھُ فَعَلِیٌّ مَوْلَا ھُ"کی کنجی سے کھلتا ہے اور اس کے اورا ق دو حصوں میں تقسیم ہو تے ہیں:ایک اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وٰالَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہ"

دوسرے "اللّٰھُمَّ عَادِمَنْ عَاداہُ وَاخذُلْ مَنْ خَذَ لَہُ"۔جس کے بعد چودہ صدیوں کے فاصلہ اور اس طولانی دور کے درمیان غدیر اور سقیفہ دونوں کے کارناموںکا اس غدیری باب میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے ۔

اسی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی منبر سے موافق اور مخا لف باتیں سامنے آئیںاور یہ سلسلہ جا ری رہا یھاں تک کہ غدیر کاسقیفہ کے ھاتھوںخون ہوگیاسقیفہ میں جمع ہونے والے لوگوں نے منبر پر ابوبکر اور عمر کا تعارف کرایا ،درحقیقت انھوں نے غدیر کے مد مقابل ایک محاذکھولا اورآنے والی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے اپنے عقائد نشرکرنے کی خاطر کوشش اورایک دوسرے سے جنگ وجدل کرتے رہے اس دن سے غدیر ایک سخت ومشکل امتحان بن گیا تاکہ محاذپرلڑنے والوں کی شناخت ہوسکے ۔

غدیر کی فائل قیامت تک ہر گز بند نہیں ہو سکتی جب تک کہ قیامت کے دن یہ فائل محمد و علی علیہما السلام کی خدمت اقدس میں پیش نہ کی جا ئے سامنے اور اس کے متعلق ہر ایک سے باز پرُس نہ ہوجا ئے ۔

ایک سرسری نگاہ میں اس فائل کے صفحات میں منا ظرے غدیر کے سلسلہ میں اتمام حجت، غدیرکے بارے میں دشمنوں کے اقرار ،غدیر اور سقیفہ کی طرفداری کر نے والوں کی جنگیں ،غدیر کاتہذیب و تمدن ،ادبیات غدیر اور غدیر کی یادیںشامل ہیں ان ہی تمام شیریں اور تلخ واقعات سے غدیر کا دفتر پرُ ہے کہ جس نے چودہ صدیاں دیکھی ہیں اور آج تک اس کی عظمت کو بیان کر رہا ہے ۔

خدایاہمارا نام "اللھم انصرمن نصرہ "والے صفحات میں درج فرما،اور ہم کو "اللھم اخذل من خذلہ"والے گروہ کی مکمل شناخت عطا کر اے شیعوں کے خدا غدیر کے بلند و بالا سورج کو ہمیشہ کےلئے اقیانوس اسلام کے افق میں اہل بھشت کی راہ کا چراغ قرار دے اور اسکے نام کو دنیا میں روشن ومنور فرما۔

ا خدا و معصومین علیہم السلام کی غدیر کے ذریعہ اتمام حجت

آج تک بغیر کسی وقفہ کے غدیر کی علمی فائل کوچودہ سو سال گذر گئے اور اس پوری مدت میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی فرمان جاری و ساری رہا ہے متعدد واعظوں نے منبروں پر ،علماء نے بحث و مناظروں کے جلسوں میں ،بڑے بڑے مولفوں نے اپنی اپنی کتابوں میں، سلمان ،ابوذر و مقداد جیسے غدیر کے سچے گواہوںنے نیز معاشرے کی خدمت کرنے والوں نے اسلام کے اس بزرگ ہدف کے دفاع کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لی ہے ۔

اگر غدیر موجودہ معاشرے میں عملی شکل اختیار کر لیتی تو کوئی اختلاف و تفرقہ ہی نہ ہوتا کہ ولایت کی بنیاددوں کو ثابت کرنے کے لئے بحث و مناظرے اور دلیلوں کی ضرورت ہوتی ۔خداوند عالم کی ان لوگوں پر لعنت ہو جنھوں نے غدیر کے میٹھے اور گوارا چشمے کو گدلا کیا ،اور نسلوں کو اس کا میٹھا و گوارا پانی پینے سے محروم کیا ،اور امت کے مھربان اماموں پر خداوند عالم کی صلوات و رحمت و برکتیں ہوں جنھوں نے سقیفہ کے فتنوں میں غرق ہو نے والونسے غدیر کی حفاظت فرمائی اور غدیرکو مختلف حالات میں زندہ و جاوید بنادیا۔

ان اقدامات سے وہ نوآشنا افراد مخاطب تھے جن کا اسلام کی اس عظیم حقیقت سے آشنا ہو نا ضروری تھا ،وہ سوئے ہوئے ضمیر جنہیں تجدیدعھد اور یاد دلانے کی ضرورت تھی ،وہ مردہ دل جن کےلئے ہدایت کا راستہ کھولنا ضروری تھا تاکہ ان کی خشک زمین تک پا نی پہنچے ،اوراس دنیا میں صدیوں سال بعد آنے والی نسلیںجن کی اطلاع لئے حقیقت غدیر کو تاریخ کے اوراق میں ثبت ہونا چا ہئے تھا ۔

حریم غدیر کے اس دفاع مقدس کا تاریخچہ ،اپنے اندر ایسی شخصیتوں کو لئے ہوئے ہے جو ہر زمانہ کے تقاضوں اور ہر جگہ کے حالات کے مطابق اپنی معنویت سے سرشارفکر و روح سے لے کر جان آبروتک اخلاص کے ساتھ فدا کرتے رہے ،انھوں نے ولایت کے ان قطعی استدلال کے اسلحہ سے جن کا پشت پناہ پروردگاعالم ہے ،ولایت کے دشمنوں کوعلمی بحثوں میں شکست فاش دے کر،اور پوری دنیا میں شیعیت اور غدیر کا نام روشن کرتے رہے ۔

ان استدلالات اور غدیر کی یاد آور یوں کا واضح نمونہ خود ائمہ علیہم السلام اور ان کے اصحاب کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا ہے ،تمام راویوں نے چودہ سو سال کے عرصہ میں حدیث غدیر کی روایت بیان کی اور اس طرح اہل سقیفہ کے مقابلہ میں جھاد کیا ہے ۔

امام زمانہ عجل اللہ تعا لی فر جہ الشریف کی غیبت کے دور میں غدیر کے دفاع کا پرچم علمائے شیعہ نے اپنے ھاتھوں میں اٹھا ئے رکھا ،یھاں تک کہ بہت سے مقلات پر دشمنوں نے غدیر کا اقرار کیا اور اس کا انکار کرنے سے عاجز رہ گئے۔

آجکل ان استدلالات کا دامن کتابوں اور جلسوں سے نکل کربہت وسیع ہو گیاکانفرنسوں ،ریڈیو، ٹیلیویزن یھاں تک کہ انٹرنٹ سے بھی اس کے پروگرام نشر کئے جانے لگے ہیں ۔

ھم ذیل میں اتمام حجت اور استدلال کے ایسے لاکھوں موارد میں سے چندنمونے پیش کرتے ہیں :

ا۔خداوند عالم کا غدیر کے ذریعہ حجت تمام کرنا

ا۔حارث فھری کا غدیر میں اعتراض کے طور پر خداوندعالم سے عذاب کی درخواست کرنا خداوند عالم نے بھی فوراً آسمان سے ایک پتھر بھیجا اور وہ سبھی کی آنکھوں کے سامنے ھلاک ہو گیا اور یہ واقعہ خدا وند عالم کی طرف سے براہ راست سب سے پہلی اتمام حجت کے عنوان سے تاریخ میں ثبت ہوا ۔[1]

۲۔غدیر میں لوگوں نے ایک خوبصورت شخص کو یہ کہتے ہوئے دیکھا:"خدا کی قسم میں نے آج کے دن کے مانند کوئی دن نہیں دیکھا ۔۔۔اس کےلئے ایساپیمان باندھا جس کو خدا اوراس کے رسول کا انکار کرنے والے کے علاوہ کوئی توڑ نہیں سکتا ہے ۔ ۔۔" جب رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیاکہ وہ کون تھا؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا :وہ جبرئیل تھے ۔اس طرح دوسری مرتبہ سب لوگوں کی نگاہوں کے سامنے حجت الٰھی تمام ہوئی ۔[2]

۳۔منافقین کے ایک گروہ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت با برکت میں حاضر ہوکر آپ سے آیت و نشانی طلب کی توپیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :کیا تمھا رے لئے غدیر خم کا دن کافی نہیں تھا ؟جس وقت میں نے حضرت علی علیہ السلام کو اما مت کےلئے منصوب کیا تو منا دی نے آسمان سے ندا دی :"یہ خدا کا ولی ہے ،اس کی اتباع کرنا ورنہ تم پر خدا کا عذاب نازل ہوگا "[3]

ایک دن ابو بکر نے چالاکی سے غصب خلافت کی توجیہ کرتے ہو ئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہا :کیا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی ولایت کے سلسلہ میں غدیرکے بعدکسی چیز میں تغیر وتبدل نہیں کیا ۔۔۔لیکن آپ علیہ السلام کے ان کا خلیفہ ہونے کے متعلق ہم سے کچھ نہیں فرمایاہے !!

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :کیسا ہے کہ میں تمھاری پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرادوں تا کہ آنحضرت ﷺ بذات خود تجھ کو اس کا جواب دیں ؟ ابو بکر نے اس بات کو قبول کرلیا اور نماز مغرب کے بعدحضرت علی علیہ السلام کے

ھمرا ہ مسجد قبا میں آئے اور یہ مشاہدہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محرابِ مسجد کے پاس تشریف فرما ہیں اور آنحضرت ﷺ نے ابو بکر سے خطاب کرتے ہو ئے فرمایا :اے ابو بکر تو نے علی علیہ السلام کی ولایت کے خلاف اقدام کیااورتو اس کے مقام پر بیٹھ گیاجو نبوت کی جگہ ہے اور علی علیہ السلام کے علاوہ اس کا اورکوئی مستحق نہیں ہے اس لئے کہ وہ میرے وصی اور خلیفہ ہیں ۔۔۔"

اس معجزے کے ذریعہ کہ جس کا پشت پناہ خدا وند عالم ہے دوسری مرتبہ خدا وند عالم نے صاحب غدیر کے حق کو غصب کرنے والے پر اپنی حجت تمام کردی ہے ۔(4)

۴۔حضرت علی علیہ السلام نے اپنی ظاہری حکومت کے دوران غدیر کے عینی شا ھدوں کو خدا کی قسم دے کر کہا کہ وہ کھڑے ہوں اور جو کچھ انھوں نے غدیر خم میں دیکھا تھا اس کی شھادت دیں ۔کچھ لوگوں نے اٹھ کر اس کی گواھی دی لیکن آٹھ افراد نے گواھی دینے سے انکار کیا ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :"اگر تم جھوٹ کہہ رہے ہو اور بھانہ جوئی کر رہے ہو در انحالیکہ تم غدیر خم میں مو جود تھے اور تم نے میری خلافت کا اعلان سناتھا، تو خداوند عالم تم میں سے ہر ایک کو کسی آشکار مصیبت میں گرفتار فرمائے "اس طرح واقعہ غدیر کے تیس سال بعدپرورد گار عالم کی اتمام حجت ظاہر ہوئی اور ان میں سے ہر ایک ایسے مرض میں گرفتار ہوا جس کا سب نے مشاہدہ کیا مرض میں مبتلا ہونے والے افراد دوسروں کے سامنے اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ ہم آپ علیہ السلام کی دعا کے ذریعہ اس مرض سے دو چار ہوئے ہیں ۔(5)

۲۔پیغمبر اکرم ﷺ کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا

۱۔اطراف مدینہ کے ایک بادیہ نشین شخص نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا :میری قوم کے حاجی یہ خبر لا ئے ہیں کہ آپ نے خدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے کیا خدوند عالم کی طرف سے ہے ؟آنحضرت ﷺ نے فرمایا :اس اطاعت کو خدوند عالم نے واجب قرار دیا ہے ،اور حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت اہل آسمان اور زمین سب پر واجب کی گئی ہے "(6)

۲۔آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں فرمایا :روز غدیر میری امتوں کی سب سے اچھی عیدونمیں سے ہے اور یہ وھی دن ہے جس میںخدا وند عالم نے مجھ کو اپنے بھائی علی بن ابی طالب کو اپنی اپنی امت کے لئے جانشین بنا نے کا حکم صادر فرمایاتھا "(7)

۳۔آنحضرت ﷺ نے اپنی وصیت میں امیر المو منین علیہ السلام سے فرمایا: "۔۔۔میں نے غدیر خم میں لوگوں سے یہ عہد و پیمان لے لیا ہے کہ تم میرے بعد میری امت میں میرے و صی ،خلیفہ اور صاحب اختیار ہو "[8]

۴۔پیغمبر اکرم ﷺ سے ''مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ ''کے مطلب کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا :"۔۔۔جس شخص کا میں صاحب اختیار ہوں اور اس کے نفس سے زیادہ اس پر حاکم ہوں تو علی بن ابی طالب علیہ السلام اس کے صاحب اختیار ہیں اور اس کے نفس پر خود اس کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا ہوں اور آپ ﷺ کے مقابلہ میں اسے کو ئی اختیار نہیں ہے "[9]

۳۔امیر المو منین علیہ السلام کاغدیرکے ذریعہ حجت تمام کرنا

۱۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے سات دن بعد حضرت علی علیہ السلام مسجد میں تشریف لا ئے اورلوگوں کومخاطب کرتے ہوئے فرمایا:پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے بعد غدیر خم میں تشریف لا ئے اور آپ نے وہاں پر منبر سا بنا یاگیا اور آپ اس منبر تشریف لے گئے اور آپ نے اس منبر پر میرے بازو پکڑکر مجھے اتنا بلند کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفیدی بغل دکھا ئی دینے لگی اس وقت آپ نے بلند آواز سے فرمایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْ لَا ھُ فَعَلِیٌّ مَوْلَا ھُ ''خدا وند عالم نے اس دن یہ آیت نا زل فرمائی: (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً)[10]

۲۔ابو بکر اور عمر بیعت لینے کے لئے امیر المو منین علیہ السلام کے دولت کدہ پر آئے اور کچھ باتیں کرنے کے بعد باہر نکلے توحضرت علی علیہ السلام فورا مسجد میں تشریف لائے اور کچھ مطالب بیان کرنے کے بعد فرمایا :ابو بکر اور عمر نے میرے پاس آکر مجھ سے اس کے ساتھ بیعت کا مطالبہ کیا جس کے لئے میری بیعت کرناضروری ہے !۔۔۔میں صاحب روز غدیر میں ہوں ۔۔۔"[11]

۳۔پھلی مرتبہ جب حضرت علی علیہ السلام کو زبر دستی بیعت کے لئے لایا گیا اور آپ نے بیعت کر نے سے انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا :میں یہ گمان نہیں کرتا ہوں کہ پیغمبر اکرم صلی للہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے دن کسی کےلئے کو ئی حجت یا کسی کےلئے کوئی بات باقی چھوڑی ہو ۔میں ان لوگوں کو قسم دیتا ہوں جنھوں نے غدیر خم کے دن ''مَنْ کُنْتُ مَوْ لَا ھُ فَعَلِیٌّ مَوْ لَاہُ

"سنا ہے وہ اٹھ کر اس کی شھا دت دیں ۔اھل بدر کے بارہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر غدیر کے ما جرے کی شھادت دی اور دیگر لوگ بھی اس سلسلہ میں باتیں کرنے لگے تو عمر نے ڈر کی وجہ سے مجلس کے خاتمہ کا اعلان کردیا!![12]

۴۔دوسری مرتبہ جب امیر المو منین علیہ السلام کے گلے میں رسی کا پھندا ڈال کر اور آپ علیہ السلام کے سر پر تلوار لٹکا کر زبردستی بیعت کے لئے لا یا گیا تو عمر نے کہا :بیعت کرو ورنہ ہم آ پ کو قتل کر دیں گے ۔آپ علیہ السلام نے فر مایا :اے مسلمانو!اے مھاجر و انصار میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہو ں کیا تم نے غدیر خم میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں سناتھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔۔ "؟ سب نے مل کر آپ علیہ السلام کی بات کی تصدیق کی اور کہا : ھاں خدا کی قسم ۔[13]

۵۔حضرت علی علیہ السلام غصب خلافت اور خانہ نشینی اختیار کرنے کے بعدھمیشہ غاصبین خلافت سے ترشروئی کے ساتھ پیش آتے اور اپنی حالت انزجار کا اظھارکرتے ۔ایک روزحضرت ابو بکر بھولے سے اس مشکل کا خاتمہ کرنے کےلئے تنھائی میں آپ سے ملاقات کرنے کےلئے آئے آپ علیہ السلام نے ابو بکر سے فرمایا: کوخداکی قسم دیتا ہوں یہ بتا کہ غدیر کے دن پیغمبر کے فرمان کے مطابق میں تیرا اور تما م مسلمانوں کا صاحب اختیار ہوں یا تو"؟ابو بکر نے کہا :یقیناً آپ ہیں ! [14]

٦۔ابو بکر نے دعوی کیا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں علی علیہ السلام کو ہمارا صاحب اختیار قرار دیا لیکن ہمارا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا ۔حضرت علی علیہ السلام نے جواب میں فرمایا :اگر پیغمبر اکرم صلی للہ علیہ وآلہ وسلم بذات خدو تجھ سے فرمائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو خلیفہ مقرر فر مایا ہے تو قبول کرلوگے ؟اس نے کہا :ھاں ۔حضرت علی علیہ السلام نے مسجد قبا میں ابو بکرکو رسول خدا صلی للہ علیہ وآلہ وسلم کی نشاندھی فرما ئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: علی علیہ السلام میرے وصی اور خلیفہ ہیں ۔[15]

۷۔ایک دن ابو بکر نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا :اگر کوئی میرا مورد اعتماد شخص اس بات کی گواھی دیرے کہ آپ علیہ السلام خلا فت کے زیادہ سزوارہیں تومیں خلافت آپکے حوالہ کردونگا !!!آپ علیہ السلام نے فرما یا: اے ابو بکر کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کو ئی قابل اطمینان شخص ہے ؟! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چا رمقامات پر تجھ سے اور عمر ،عثمان اور تیرے کئی ساتھیوں سے میری بیعت لی ان میں سے ایک حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت غدیر خم کا مقام تھا ۔[16]

۸۔جس وقت ابو بکر کا نما ئندہ (جس کو غصب فدک کے بعد وہاں کا نما ئندہ بنایا تھا)حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب کے ھا تھوں قتل ہوا تو ابو بکر نے اس جگہ پر خالد کوایک لشکر کے ھمراہ بھیجا ۔جب وہ حضرت علی علیہ السلام کے روبرو ہو ا تو حضرت علی علیہ السلام

نے اپنی ذو الفقار کے اشارہ سے خالد کو اس کے گھوڑے سے نیچے گراتے ہوئے فرمایا :"---کیا تیرے اطمینان کے لئے غدیر کا دن کافی نہیں تھا جو تونے آج یہ عزم وارادہ کیاہے "؟![17]

۹۔مندرجہ بالا واقعہ کے بعد حضرت علی علیہ السلام واپس مدینہ پلٹے تو ابو بکر اور آپ علیہ السلام کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی ۔اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے اپنے چچا عباس سے مخاطب ہو کر فرمایا :اب جبکہ روز غدیر ان کے لئے قانع کنندہ نہیں ہے تو ان کو خود ان ہی کے حال پر چھوڑدیجئے ۔وہ ہمیں جتنا کمزور کرسکتے ہیں کرنے دیجئے خدا وند عالم ہمارا مولا ہے اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے ۔

۱۰۔عمر کے دور میں بنی ھاشم نے مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک میٹنگ کی جس میں امیر المومنین علیہ السلام نے عمر اور ابو بکر کے ذریعہ ایجاد ہونے والی بدعتوں کو شمار کیا منجملہ آپ علیہ السلام نے فرمایا : غدیر کے روز جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ولایت کا اعلان فرمایا تواس وقت عمرنے اپنے دوست ابو بکر سے ملاقات کی ۔جب میرے تعارف کرانے اور منصوب کرنے کے تمام امور انجام پا گئے تو ابو بکر نے کہا :"واقعاً یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے "!عمرنے اس پر سخت نظریں ڈالتے ہوئے کہا : "نہیں ،خدا کی قسم نہیں ،میں کبھی بھی ان کی باتوں پر کان نہیں دھرونگا اور ان کی اطاعت نہیں کرونگا "پھر اس کا سھارالیتے ہوئے تکبر کی حالت میں چلتے بنے ۔[18]

۱۱۔عمر کے قتل ہو جانے کے بعد عمر کی بنائی ہوئی چھ آدمیوں کی کمیٹی نے اپنے درمیان ایک شخص کا انتخاب کرنے کے لئے جلسہ کیا یہ عثمان کومنتخب کرنے کے لئے ایک سازش تھی جسے پہلے ہی منتخب کرلیا گیا تھا حضرت علی علیہ السلام جو اس کمیٹی کے ممبر تھے آپ علیہ السلام نے بقیہ لوگوں پر اپنی حجت تمام کر نے کےلئے فرمایا :"میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں یہ بتاو ،کیاتم میں میرے علاوہ کوئی ایسا ہے جس کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں خدا کے حکم سے منصوب کیا ہو اور یہ فرمایا ہو :"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ---"؟سب نے مل کر کہا :نہیں ،آپ کے علاوہ کوئی اس فضیلت کا حامل نہیں ہے ۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جحفہ میں غدیر خم کے درختوں کے نزدیک یہ فرمایا ہو :"جس شخص نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ؟سب نے کہا :خدا کی قسم نہیں ،آپ کے علاوہ کوئی یہ منصب و فضیلت نہیں رکھتا ۔[19]

۱۲۔ماجرائے شوریٰ اور انتخاب عثمان کے بعد لوگ اس کی بیعت کرنے کےلئے مسجد میں پہنچے تو حضرت علی علیہ السلام نے اس مجمع میں کھڑے ہوکر فرمایا :کیا تمھارے درمیان کو ئی ایسا شخص ہے جسکے غدیر خم کے میدان میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازو پکڑکر یہ فرمایا ہو :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"؟تو ایک شخص نے سب کی نمائندگی کرتے ہو ئے کہا : ہم کسی ایسے شخص کو نہیں پہچا نتے جس کی گفتار آ پ کی گفتار سے زیادہ صحیح ہو ۔[20]

۱۳۔ عثمان کے دور میں مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دوسو اصحاب کی موجودگی میں ایک جلسہ منعقد ہوا اس جلسہ میں حضرت علی علیہ السلام نے فرما یا :خدا وند عالم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والیان امر کے تعارف کرانے کا حکم دیا ۔۔۔تو آنحضر ت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں مجھکو اپنا جانشین منصوب کر تے ہو ئے فرمایا :مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"؟اور خدا نے یہ آیت : (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔) نازل فرما ئی ۔

مسجد میں موجود مجمع نے کہا :ہاخدا کی قسم ہم نے یہ سنا تھا جو کچھ آپ فرما رہے ہیں اور ہم سب غدیر خم میں موجود تھے ۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں جنھوں نے غدیر خم میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہونٹوں سے وہ پیغام سناہے وہ اس کی گواھی دیں ۔اس وقت جناب مقداد ،ابوذر،عمار،براء اور زید بن ارقم نے کھڑے ہو کر کہا :ھم گو اھی دیتے ہیں کہ ہمیں وہ وقت یاد ہے کہ جب آپ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھمرا ہ منبر پر تشریف فرما تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا: ایھا الناس !۔۔۔خدا نے تم کو ولایت کا حکم دیا ہے اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ ولایت حضرت علی علیہ السلام سے مخصوص ہے [21]

۱۴۔اسی جلسہ میں جب ابو بکر کے اس دعوی کے سلسلہ میں سوال کیا گیا کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "خداوند عالم نبوت اور خلافت کو اہل بیت علیہم السلام میں جمع نہیں کرے گا ؟" توحضرت علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا :اس دعوے کے با طل ہونے کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غدیر خم کا یہ فرمان ہے :مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "ہے ۔میں کیسے ان کا صاحب اختیار ہو سکتا ہوں اگر وہ میرے امیراور مجھ پر حاکم ہوں "؟![22]

۱۵۔اسی جلسہ میں حضرت علی علیہ السلام نے جملہ "فلیبلغ الشاھد الغائب" یعنی حا ضرین غا ئبین تک پہنچا دیں " کے سلسلہ میں فر مایا :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ صرف غدیرخم ،روز عرفہ اور اپنی رحلت کے دن فرمایا ۔۔۔اور تمام لوگوں

کو حکم دیا کہ جب بھی وہ کسی شخص کو دیکھیں تو اس تک آل محمد علیھم السلام کے اماموں کی اطاعت اور ان کے حق کے واجب ہو نے کا پیغام پہنچائیں "۔[23]

۱۶۔بصرہ میں جنگ جمل کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام نے طلحہ سے فرمایا :میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں یہ بتا کہ کیا تونے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا تھا:"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "اس نے کھاہاں سنا تھا ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر مجھ سے جنگ کر نے کیوں آئے ہو؟اس نے کہا :میرے ذہن میں نہیں تھا اور میں بھول گیا تھا "یہ بات بیان کر دینا ضروری ہے کہ طلحہ نےغدیر خم کا پیغام یاد آ جا نے کے بعد بھی اپنے قتل ہو نے تک حضرت علی علیہ السلام سے جنگ جا ری رکھی۔ [24]

۱۷۔جس وقت حضرت علی علیہ السلام کوفہ میں جنگ صفین کی تیاریوں میں مصروف تھے تو آپ نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا :اے مھا جرین وانصار ،۔۔۔کیا تم پر میری مدد کرنا واجب نہیں ہے ؟کیا میرے حکم کی اطاعت کرنا تم پر واجب نہیں ہے ؟۔۔۔کیا تم نے غدیر خم کے میدان میں میری ولایت اور صاحب اختیار ہو نے کے سلسلہ میں فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں سنا تھا؟۔[25]

۱۸۔معا ویہ نے جنگ صفین میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو ایک خط میں اس طرح لکھا: "مجھ کو خبر ملی ہے کہ جب آپ علیہ السلام اپنے اہل راز اورخاص شیعوں کے ساتھ تنھائی میں بیٹھتے ہیں تویہ ادعا کرتے ہیں کہ ۔۔۔خدا وند عالم نے آپ کی اطاعت مو منین پر واجب فر ما ئی ہے اور کتاب و سنت میں آپ کی ولایت کا حکم دیا ہے ۔۔۔اور (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی غدیر خم کے میدان میں اپنی امت کو جمع کیا اور آپ علیہ السلام کے سلسلہ میں جو کچھ خداوند عالم کی جا نب سے پہنچا نے پر ما مور ہو ئے تھے ا سے پہنچایا اور حکم دیا کہ حا ضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچا ئیں اور لوگوں کو خبر دار کیا کہ آپ علیہ السلام ان کے نفوس پرخود ان سے زیادہ صاحب اختیار ہیں ۔۔۔"[26]

۱۹۔امیر المو منین علیہ السلام نے جنگ صفین کے میدان میں اپنے لشکریوں کوحالانکہ وہاں پر معا ویہ کے بھیجے ہو ئے کچھ افراد بھی مو جود تھے)کے لئے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا :میں تم کو خدا وند عالم کے اس فرمان (یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْااَطِیْعُوْااللّٰہَ) کے سلسلہ میں قسم دیتا ہوں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں مجھ کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور فرمایا :ایھا الناس !خداوند عالم میرا صاحب اختیارہے اور میں مومنوں کا صاحب اختیار ہوں اور میرا اختیار مومنوں کے نفوس پرخود ان سے زیادہ ہے

جان لو "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "۔ بدریین کے بارہ آدمیوں نے کھڑے ہو کرواقعہ غدیر میں اپنی موجودگی کی گواھی دی اور چار آدمیوں نے کھڑے ہو کرسب کےلئے واقعہ کی تفصیلات بیان کی ہے ۔ [27]

۲۰۔معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک خط میں اپنے کچھ فضائل لکھ کر بھیجے اور ان پرفخر جتایا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :کیا ہندہ جگر خوار کا بیٹا مجھ پر فخر کرتا ہے ؟! اس کے بعد آپ(ع)نے ایک خط تحریر فرمایا اور اس میں اشعار میں اپنے فضائل تحریر فرماکر اس کے پاس بھیجا جس کا ایک شعر یہ ہے :

وَاَوْجَبَ لِيْ وِلَايَتَهُ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللهِ يَوْمَ غَدِيْرِخُمّ

یعنی :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں اپنی ولایت تم سب پر واجب فرمائی اور میری ولایت تم پر واجب فرمائی ہے ۔[28]

۲۱۔جنگ صفین میں معاویہ کے لشکر کا ایک آدمی ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے اس آیت: (عَمَّ يَتَسَائَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِالْعَظِيْم) کی تلاوت کر تے ہوئے میدان جنگ میں آیااورحضرت علی علیہ السلام بذات خود اس سے جنگ کر نے کےلئے گئے تو آپ نے سب سے پہلے اس سے سوال کیا :کیا جس نبا عظیم پر لوگ اختلاف رکھتے ہیں تم کو اس کی خبر ہے ؟اس مرد نے کہا :نہیں !!آپ علیہ السلام نے فرمایا :خدا کی قسم میں ہی وہ نبا عظیم ہوں جس پر لو گوں نے اختلاف کیا ہے ۔میری ولایت کے متعلق ہی تم نے جھگڑا کیا ہے ۔۔۔ ان تم روزغدیر جان چکے ہو اور قیامت کے دن بھی تم اپنے کرتوتوں کو جا ن لو گے۔[29]

۲۲۔حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ظاہری خلافت کے دور میں ایک سال عید غدیر جمعہ کے دن آگئی تو آپ علیہ السلام نے جمعہ کے خطبہ کو غدیر کے مسئلہ سے مخصوص کیا اوراس کے ضمن میں فرمایا :"خدا وند عالم اپنے منتخب شدہ بندوں کے سلسلہ میں جو کچھ ارادہ رکھتا تھا وہ اس نے غدیر خم کے میدان میں اپنے پیغمبر پر نازل فرمایا اور اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا نے کا حکم صادر فرمایا ۔۔۔خداوند عالم نے اپنا دین کامل فر مایا اور اپنے پیغمبر ،مو منین اور ان کے تابعین کی آنکھو ں کو ٹھنڈک بخشی "خطبوں اور نماز جمعہ کے بعد آپ علیہ السلام اپنے اصحاب کے همراہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے بیت مبارک پر تشریف لے گئے جہاں جشن غدیر منانے کا انتظام کیاگیا تھا اور مفصل طور پر پذیرائی بھی کی گئی تھی۔[30]

۲۳۔حضرت علی علیہ السلام کی ظاہری خلافت کے دور میں آپ علیہ السلام کے حکم سے مسجد کوفہ اور دارالامارہ کے سامنے کے وسیع میدان میں ایک اجتماع ہوا جس میں عظیم مجمع جمع ہوا تھا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بھی موجود تھے آپ علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے منبر سے قسم دے کر فرمایا جو شخص غدیر خم میں حاضر تھا وہ کھڑا ہو جائے اور جو کچھ اس نے غدیر خم میں دیکھا ہے اس کی گواہی دے ۔آپ علیہ السلام کی درخواست پر مجمع سے تقریباً تیس آدمی اٹھے اور جو کچھ انھوں نے غدیر خم میں مشاہدہ کیا تھا اس کی شھادت دی ۔لیکن غدیر میں حاضر آٹھ آدمیوں نے جان بوجھ کر گواہی دینے سے انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے اس انکار کی علت دریافت کی تو انھوں نے کہا ہم بھول گئے ہیں !!!

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :"اگر تم یہ بھانہ کرکے جھوٹ بول رہے ہو اور جان بوجھ کر گواھی نہیں دے رہے ہو تو تم میں سے ہر ایک بلا و مصیبت میں گرفتار ہو"اور آپ علیہ السلام نے ہر ایک کےلئے ایک خاص بلا ومصیبت بیان فرمائی ۔

یہ تمام کے تمام آٹھ آدمی آپ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق آشکار مصیبت میں گرفتار ہوئے اور لوگوں کے درمیان اسی بلا کے ذریعہ پہچانے جاتے تھے ۔اور لوگوں کے درمیان مشہور تھا کہ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نفرین شدہ ہیں ۔[31]

۲۴۔حضرت علی علیہ السلام نے جنگ نھروان کے بعد اپنے سن مبارک کے آخری مھینوں میں ایک مفصل نوشتہ ایک کتابچہ کی شکل میں املا فرمایا اور مولا کے کاتب نے اس کو تحریر کیا اور یہ طے پایا کہ جمعہ کے دن آپ علیہ السلام کے خاص دس اصحاب کی موجودگی میں آپ کایہ کتابچہ لوگوں کے سامنے پیش کیاجائے اس کتابچہ کے کچھ جملے یہ ہیں :ولایت کے سلسلہ میں میری دلیل یہ ہے کہ لوگوں کا صاحب اختیار صرف میں ہونقریش نہیں ۔۔۔چونکہ اس امت کی ولایت کے تمام اختیارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کا صاحب اختیار میں ہوں ۔۔۔اسلئے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں فرمایا تھا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ " [32]

۲۵۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے امتیازات کے سلسلہ میں جو آپ علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کئے گئے فرمایا ہے :خداوند عالم نے میری ولایت کے ذریعہ اس امت کے دین کو کامل کیا اور ان پر نعمتیں تمام کیں ۔۔۔جس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوم الولایۃ"غدیر خم کے دن "فرمایا :اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو خبر دیدیجئے :(اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً) [33]

۲۶۔حضرت علی علیہ السلام نے اس حدیث "ھم اہل بیت علیھم السلام کا امر لوگوں کے لئے بہت دشوار ہے انبیائے مرسل،ملائکہ مقرب اور جن مومنین کے قلوب کا پروردگار عالم نے امتحان لیا ہے ان کے علاوہ کو ئی اس(امر)کو برداشت نہیں کرسکتا ہے "کو بیان کرتے ہو ئے فرمایا ہے :۔۔۔آنحضرت ﷺ نے غدیر خم کے دن میرھاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑکر فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "کیا مومنوں نے اسے قبول کیاان لوگوں کے علاوہ جنہیں اللہ نے لغزش اور گمراھی سے بچالیا تھا؟(34)

۲۷۔حضرت علی علیہ السلام سے یہ درخواست کی گئی کہ آپ اپنے متعلق حضرت رسول ﷺ خدا کی سب سے بڑی منقبت بیان فرمائیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا :آنحضرت ﷺ کا غدیر خم کے میدان میں خدا کے حکم سے میری ولایت کا اعلان فرمانا "(35)

۲۸۔ایک دن حضرت علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ایک دوسرے کے سامنے اپنے فضائل بیان کررہے تھے تاکہ یہ فضائل ہمارے یاد رہیں ۔منجملہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ ہوں کہ جس کے سلسلہ میں خداوند عالم نے فرمایا ہے :

(اَلْیَوْ مَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنا ً)میں وہ نبا عظیم ہوں کہ خداوند عالم نے غدیر خم کے میدان میں میرے ذریعہ دین کا مل فرمایا ۔میں وہ ہوں کہ جس کے سلسلہ میں پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا ہے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"(36)

۲۹۔ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا یا علی علیہ السلام میرے لئے ایمان کی اس طرح کامل تعریف کیجئے کہ کسی دوسرے سے سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے ۔تو آپ نے چند مطالب بیان فرمائے منجملہ یہ بیان فرمایا کہ گمراہ ہونے کا سب سے کم سبب حجت خدا کی معرفت حاصل نہ کرنا ہے اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے حجج الٰہی سے روشناس کیجئے ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا :جسکو پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں اپنا جانشین معین فرمایا اور یہ خبر دی کہ میرا یہ جانشین تم پر تمھارے نفسوں سے زیادہ حق رکھتا ہے ۔(37)

۳۰۔ایک روز حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :میرے ستّر فضائل ایسے ہیں جن میں سے کسی ایک میں بھی پیغمبر ﷺ کا کوئی صحابی میرے ساتھ شریک نہیں ہے ۔اس کے بعد ان میں سے اکیاون وے مقام کو اس طرح بیان فرمایا :پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں مجھ کو سب کا مو لا مقرر کرتے ہوئے فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "ظالمین رحمت الٰہی سے دور رہیں اور ان پر خداوند عالم کا عذاب نازل ہو ۔(38)

۳۱۔امیر المومنین علیہ السلام نے اس سلسلہ میں کہ وہ غدیر خم کی بیعت کے بعدلوگوں کی طرفسے ہو نے والی ہر قسم کی کوتاہی کے وہ خود ذمہ دار ہیں فرمایا :پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وصیت کر تے ہوئے فرمایا:اے علی اگر تمہیں کو ئی ایسا گروہ مل جائے کہ دشمنوں سے جنگ کرسکوتو اپنے حق کا مطالبہ کرنا ورنہ خا نہ نشین ہو جانا چونکہ میں نے غدیر خم کے میدان میں تمھارے سلسلہ میں یہ پیمان لے لیا ہے کہ تم میرے اور لوگوں کے خودان کے نفسوں سے زیادہ صاحب اختیار ہو ۔(39)

۳۲۔ایک دن حضرت علی علی علیہ السلام نے لوگوں کی طرف نظریں اٹھا تے ہو ئے فرمایا :تم نے خودمشاھدہ کیا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم کے روز کس طرح کھڑے ہوئے اور مجھے اپنے پاس کھڑا کیا اورمیرا ہاتھ پکڑکر میرا تعارف کرایا۔(40)

۴۔غدیر کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا کااتمام حجت کرنا

۱۔حضرت ام کلثوم نے اپنے تین سال کے سن مبارک میں اپنی والدہ گرا می کو یہ حدیث فرماتے سنا ہے کہ جن لوگوں نے صاحب غدیر کو چھوڑ دیا تھا اور سقیفہ کی سخت حمایت کررہے تھے آپ علیہا السلام نے ان سے خطاب کرتے ہو ئے فر مایاتھا :کیا تم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غدیر خم کے اس پیغام کو فراموش کردیا ہے : ”مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ “۔(41)

۲۔حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت فا طمہ زھرا سلام اللہ علیھا احد کے شھیدوں کی قبروں کے پاس تشریف لے جاتیں اور گریہ فرماتی تھیں ۔محمود بن لبید نے آپ سے سوال کیا :کیا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے صاف طور پر حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کے با رے میںکچھ فر مایا تھا ؟!

حضرت زھرا سلام اللہ علیھا نے فرمایا :وا عجبا ،کیا تم نے غدیر خم کے دن کو بھلا دیا ہے ؟!(42)

۳۔جس وقت اہل سقیفہ نے بیعت کےلئے حضرت علی علیہ السلام کے بیت الشرف پر دھاوا بولا تو حضرت زھرا علیھا السلام پشت در آئیں اور فرمایا :”گو یا تم کو یہ نہیں معلوم کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن کیا فرمایا تھا ؟!خدا کی قسم اس دن علی بن ابی طالب کی ولایت کا عہد لیاتھا تاکہ اس(ولایت) سے تمھاری امیدیں منقطع ہو جا ئیں۔ لیکن تم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا رابطہ منقطع کرلیا! خدا وند عالم تمھارے اور ہمارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا “(43)

۴۔حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا کے سن مبارک کے آخری ایام میں مھاجر و انصار کی کچھ عورتیں آپ کی عیادت کے لیۓ آئیں ۔اس موقع پر آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی امامت کے سلسلہ میں مطالب بیان فر مائے، عورتوں نے وہ مطالب ا پنے

مردوں سے بیان کئے ، اسکے بعد انصار و مھا جرین کے کچھ سرکردہ افراد عذر خوا ہی کے عنوان سے آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے :اے سیدۃ النسا ء اگر ابو الحسن نے یہ مطالب اہل سقیفہ کی بیعت سے پہلے بیان فرما ئے ہو تے تو ہم ہر گز ان کی جگہ پر دوسروں کی بیعت نہ کرتے !!

آپ علیہا السلام نے فرمایا :مجھ سے دور ہو جا ؤ تمھارا عذر قابل قبول نہیں ہے ۔۔۔خدا وند عالم نے غدیر خم کے بعد کسی کے لئے کسی عذر کی کو ئی گنجائش باقی نہیں رکھی ہے ۔(44)

۵۔ غدیر کے سلسلہ میں امام حسن علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی شہادت اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے صلح کے بعد معا ویہ کو فہ پہنچا اور یہ طے پایا کہ امام حسن علیہ السلام اور معا ویہ منبر پر جائیں اور لوگوں کے لئے صلح کا مسئلہ بیان فر ما ئیں جب معا ویہ اپنی باتیں کہہ چکا تو حضرت امام حسن علیہ السلام نے منبر سے حضرت علی علیہ السلام کی مظلومیت کے سلسلہ میں مطالب بیان کر تے ہو ئے فرمایا :اس امت نے میرے پدر بزر گوار کو چھو ڑ کر دو سروں کی بیعت کرلی حالانکہ خود انھوں نے اس چیز کا مشا ھدہ کیاتھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں میرے پدر بزرگوار کو اپنا خلیفہ و جا نشین مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ حاضرین غا ئبین تک یہ پیغام پہنچا دیں "(45)

۲۔ایک دن معا ویہ نے اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جلسہ کیا جس میںامام حسن علیہ السلام کو بھی دعوت دی اس (معاویہ) کے اصحاب نے ہر طرح سے آپ (امام حسن علیہ السلام)کی شان اقدس میں جسارت کی اور آپ علیہ السلام کے پدر بزرگوار حضرت امیر المو منین علیہ السلام کو ناسزا جملے کہے ۔

امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے سلسلہ میں مفصل استدلال کیا منجملہ آپ علیہ السلام نے فرمایا :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبرپر حضرت علی علیہ السلام کو بلا یا اس کے بعد آپ علیہ السلام کے ھاتھوں کو پکڑکر فرمایا: "اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ "(46)

٦۔غدیر کے سلسلہ میں امام حسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

مرگ معاویہ اور واقعہ عا شوراسے ایک سال پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام نے موسم حج میں منیٰ کے مقام پر سات سو افراد کو اپنے خیمہ میں دعوت دی جس میں پیغمبر اسلام ﷺ کے دو سواصحاب تھے ان کے درمیان آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا،جس میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے خلاف معا ویہ کے اقدامات کی مذمت کی آپ علیہ السلام کے فضائل و مناقب بیان فرمائے اور ان سے اقرار لیا منجملہ آ پ علیہ السلام نے فرمایا: میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم جا نتے ہو کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کو منصوب کیا آپ علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا اور فرمایا :حاضرین غا ئبین تک یہ پیغام پہنچادیں ؟ مجمع نے کہا :ھاں خدا کی قسم (رسول ﷺ نے یھی فرمایا تھا)۔[47]

٧۔غدیر کے سلسلہ میں امام زین العا بدین علیہ السلام کااتمام حجت کرنا

ایک شخص نے حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام سے سوال کیا :پیغمبر اسلام ﷺ کے اس فرمان"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"کا کیا مطلب ہے ؟آپ نے فرمایا :پیغمبر اکرم ﷺ نے لوگوںکو خبر دی کہ میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام امام ہیں ۔[48]

٨۔غدیر کے سلسلہ میں امام باقر علیہ السلام کا احتجاج

١۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان خاص حالات میں جو بنی امیہ کے دور کا اختتام کا تھا واقعہ غدیر کی تفصیلی داستان خطبہ غدیر کے مکمل متن کے ساتھ بیان فر ما ئی جو اس تاریخی خطبہ کےلئے امام معصوم علیہ السلام کی محکم سند ہے ۔[49]

٢۔بصرہ کے ایک شخص نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا :حسن بصری آیت (یَااَ یُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکْ۔) کو پڑھتا ہے اور کہتا ہے :ایک شخص کی شان میں نا زل ہو ئی ہے لیکن اس شخص کا نام بیان نہیں کرتا ہے ۔حضرت امام باقر علیہ السلام نے فر مایا :اس کو کیا ہو گیا ہے ؟وہ اگر چا ہتا تو یہ بتا دیتا کہ کس شخص کے سلسلہ میں نا زل ہو ئی ہے !جبرئیل نے پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت با برکت میں حاضر ہو کر عرض کیا : خدا وند عالم نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ

امت کےلئے یہ بیان فرمادیں کہ آپ کے بعد ان کا ولی کون ہے اور یہ آیت نازل فرما ئی پیغمبر اسلام ﷺ بھی کھڑے ہوئے اور حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اوربلند کرکے فرمایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ''(50)

۳۔ابو بصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا :لوگ کہتے ہیں : پر وردگار عالم نے قرآن کریم میں صاف طور پر اہل بیت علیہم السلام کے ناموں کا تذکرہ کیوں نہیں فرمایاہے ؟ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا :خدا وند عالم نے نماز نازل فرما ئی ہے لیکن نماز کی رکعتوں کی تعداد پیغمبر اسلام ﷺ نے بیان فر ما ئی ہیں اسی طرح زکات اور حج ہیں ،اور آیت (اَطِیْعُوْااللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِمِنْکُمْ) نازل فرما ئی جو حضرت علی ،حسن اور حسین علیہم السلام کی سلسلہ میں ہے ، کلمہ "اولوالامر "کو بیان کرتے ہو ئے پیغمبر اسلام ﷺ نے بیان فرمایا :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ''اگر آنحضرت ﷺ سکوت فرماتے اور آیہ اولوالامر کے اہل کا تعارف نہ کراتے تو آل عباس ،آل عقیل اور دوسرے افراد اس کا دعویٰ کر بیٹھتے ۔جب حضر ت رسول خدا نے اس دنیا سے رحلت کی تو لوگوں کے صاحب اختیار حضرت علی علیہ السلام تھے ،چونکہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کالوگوں کے لئے اعلان کیا تھااور آپ کو اپنا خلیفہ و جا نشین مقرر فرمایا تھا۔(51)

۴۔ابان بن تغلب نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا :پیغمبر اسلام ﷺ کے اس فرمان :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ''کا کیا مطلب ہے ؟حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فر مایا : کیا اس طرح کے مطلب میں بھی کو ئی سوال کی گنجا ئش باقی رہ جا تی ہے ؟!ان کو سمجھا یا کہ وہ آپ کے جا نشین و خلیفہ ہو ں گے ۔(52)

۵۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے امت کی طرف سے حقیقت ِ غدیر کے انکار کے سلسلہ میں تعجب سے فرمایا: کیا یہ امت اس فرمان و عہد کا انکار کرتی ہے جس کو پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کےلئے اس دن لیا تھا جس دن آنحضرت ﷺ نے ان کو ان ہی لوگوں کا خلیفہ و امام معین فرما یا تھا اور اپنے دور حیات ہی میں لوگونکو ولایت و اطاعت کی طرف دعوت دی تھی اور ان کو اس مطلب کا گوا ہ بنایا تھا ۔ (53)

۶۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حدیث غدیر کے ذریعہ ولایت و برائت کو بیان کرتے ہوئے فر مایا :یہ امت جب حضرت علی علیہ السلام کی خد مت میں پہنچتی ہے تو کہتی ہے : ہم علی علیہ السلام کے دو ستوں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان کے دشمنو ں سے بیزاری نہیں کر تے ،بلکہ ان کو بھی دوست رکھتے ہیں !ان کا یہ دعویٰ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے جبکہ پیغمبر اسلام

ﷺ کا فر مان ہے : ''اللَّهُمَّ وَال مَنْ وَا لَاهُ وَعَادِمَنْ عَادَاهُ ''لیکن اس کے با وجود وہ ان کے دشمنوں سے دشمنی نہیں کـر تے ہیں اور ان کو ذلیل و خوار کرنے والے کو ذلیل و خوار نہیں کرتے ہیں ۔یہ انصاف نہیں ہے !!!(54)

۹۔غدیر کے سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فر مایا :لوگوں نے غدیر کے سلسلہ میں خود کوغفلت میں ڈال دیا ہے ۔(55)

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے واقعہ غدیر نقل فرمانے کے بعد اس آیت (يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا) کی تلاوت فر ما ئی ، یعنی خدوند عالم کی نعمتوں کی معرفت ہو جا نے کے بعد ان کا انکار کر تے ہیں "اور فر مایا :غدیر کے دن ان کو پہچا نتے ہیں اور سقیفہ کے دن ان کا انکار کر تے ہیں ۔(56)

۳۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امیر المو منین علیہ السلام کے رنج و محن کے سلسلہ میں تعجب سے فر مایا :غـدیر کے دن آپ علیہ السلام کے اتنے شاہد و گواہ تھے لیکن پھر بھی آپ علیہ السلام اپنا حق نہ لے سکے حالانکہ لوگ دو گوا ہوں کے ذریعہ اپنا حـق لے لیتے ہیں !!(57)

۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غدیرپر ثابت قدم رہنے کے سلسلہ میں فرمایا :پیغمبـر اکـرم ﷺ نے غـدیر خـم مـیں حضرت علی علیہ السلام کےلئے حا ضرین سے عہد وپیمان لیا اور ان سے آپ علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کرایا ۔بڑے خو ش نصیب ہیں وہ لوگ جو آپ علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم رہے اور وائے ہو ان لوگوں پر جنھوں نے آپ علیہ السلام کی ولایت کو چھوڑدیا "۔(58)

۵۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غدیر کیلئے قـرآن سے اسـتناد کـر تے ہـو ئے فرمایـا :خـدا ونـر عـالم کا فرمـان ہے :(يَاأيُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاأُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکْ) اور یہیں پر پیغمبر اسلام نے حضرت علی علیہ السلام سے فـر مایـا :''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ''(59)

۶۔غدیر پیغمبر اسلام کی رسالت کا آخری پیغام تھا اس سلسلہ میں آپ علیہ السلام نے فر مایا :خداوند عالم قر آن کریم میں ارشـاد فـر ماتـا ہے :(فَإذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإلىٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ) یعنی "جب آپ رسالت سے فارغ ہو جائیں تو اپنے علَم اور نشانی کو منصـوب فرمادیں اپنے وصی کا تعارف کرائیں اور اس کی فضیلت بیان فر ما دیں ۔۔۔''پیغمبر اکرم ﷺ نے بھی حجۃ الو داع سے واپسی پـر نـدا دی تا کہ لوگ جمع ہوجائیں اور فرمایا :''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ''(60)

۷۔حضرت اما م جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بکر ،عمر اور عثمان کے کفر کے سلسلہ میں فرمایا:جب ان کے سامنے ولایت پیش کی گئی اور پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔ "تو انھو ں نے اس کا انکار کیا بعدمیں (ظاہری طور پر اقرار کیا)لیکن جب پیغمبر اکرم ﷺ نے اس دنیا سے کوچ کیا تو یہ کا فر ہوگئے ۔۔اس کے بعد انھوں نے اپنے کفر میناور شدت اختیار کی کہ جن لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی تھی ان سے اپنے لئے بیعت لی یہ ایسے لوگ تھے جن کے لئے ایمان نام کی کو ئی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی ۔[61]

۸۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جس سفر میں مدینہ سے مکہ تشریف لے جا رہے تھے راستے میں مسجد غدیر سے گزرے تو آپ علیہ السلام نے مسجد غدیر کے بائیں طرف نظر ڈالتے ہو ئے فرمایا :یہ پیغمبر اکرم ﷺ کے پائے اقدس کاوہ مقام ہے جھاں پر آپ نے کھڑے ہوکر یہ فرمایا تھا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔"[62]

۹۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے :روز غدیر وہ دن ہے کہ جس میں امیر المو منین علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین بنایاگیا پیغمبر اکرم ﷺ نے آپ علیہ السلام کےلئے پیمان ولایت کو مردوں اور عورتوں سب کی گردن میں ڈال دیا۔[63]

۱۰۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غدیر خم کی عظمت کو اس طرح یاد فرمایا :روز غدیر بہت اہم دن ہے ،خداوند عالم نے اس کی حرمت کو مو منین کے لئے عظیم قرار دیا اس دن دین کامل کیا اور ان پر نعمتیں تمام کیں اور (عالم ذر)میں جو عہد و پیمان ان سے لیا گیا تھا وہ دوبارہ لیا گیا ۔[64]

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس زمانہ میں فوری طور پر شھروں میں غدیر کی خبر منتشرہو نے کے سلسلہ میں فرمایا :جس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا اور فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "،یہ خبر شھروں میں منتشر ہو ئی ۔پیغمبر اسلام ﷺ نے اس سلسلہ میں فرمایا :"اس خدا کی قسم جس کے علاوہ کو ئی خدا نہیں ہے یہ مسئلہ خدا کی طرف سے ہے "[65]

۱۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا :پیغمبر اسلام ﷺ کے اس فرمان "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔"کا کیا مطلب ہے ؟امام جعفر صادق علیہ السلام نے پیغمبر اسلام ﷺ کی یہ حدیث نقل فر ما ئی :"جس شخص کا میں صاحب اختیار ہوں اور اس کے نفس پرخود اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں یہ علی بن ابی طالب اس کے صاحب اختیار ہیں اور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں اسے کوئی اختیار نہیں ہے "[66]

۱۰۔غدیر کے سلسلہ میں امام کاظم علیہ السلام کااتمام حجت کرنا

۱۔حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ایک حدیث میں واقعہ غدیر کو اس طرح نقل فرمایا: پیغمبر ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا مشہور و معروف واقعہ غدیر میں تعارف کرایا اور لوگوں سے سوال کیا :کیا میں تمھا رے نفسوںپر تم سے زیادہ حاکم نہیں ہوں ؟سب نے کہا : ؟ھاں، یا رسول اللہ۔آنحضرت ﷺ نے آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھا تے ہو ئے فر مایا :خدایا ،تو گواہ رہنا "،اور اس عمل کی آپ نے تین مرتبہ تکرار فرما ئی ۔اس کے بعد فرمایا :جا ن لو جس شخص کا میں مو لا ہوںاور اس کے نفس پر اس سے زیادہ حاکم ہوں یہ علی اس کے مو لا اور صاحب اختیار ہیں "۔(67)

۲۔ حضرت امام مو سیٰ کاظم علیہ السلام نے غدیر میں منافقوں کی فریب کاریوں کے سلسلہ میں فرمایا :جس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت و خلافت کا اعلان فر مایا اور مہا جرین و انصارکے بزرگوں کو ان کی بیعت کرنے کا حکم صادر فرمایا تو انھوں نے ظاہری طور پر تو بیعت کی لیکن اپنے درمیان دو منصوبے بنا ئے :ایک پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے خلافت چھین لیں ،دوسرے اگر ممکن ہو تو ان دونوں شخصیتوں کو قتل کر ڈالیں۔(68)

۳۔جن ایام میں حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام قید میں تھے تو ایک دن ھارون رشید نے آپ علیہ السلام کو بلا بھیجا اور کچھ مسائل دریافت کئے منجملہ لوگوں پر اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کے سلسلہ میں تھے ۔ سلسلہ میں تھے ۔حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فر مایا : تمام خلائق پر ہماری ولایت ہے اور اس دعوے کےلئے ہمارے پاس پیغمبر اسلام ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ نے غدیر خم کے میدان میں فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔ "(69)

۱۱۔غدیر کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔حضرت امام رضا علیہ السلام کے زمانہ کے مخصوص حالات اور خراسان کا علاقہ جومخالفوں کا علمی مرکزتھااور اس بات کا متقاضی تھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ سے مستند حدیثیں نقل کی جا ئیں لہذا حضرت امام رضا علیہ السلام نے حدیث غدیر کی سند کا سلسلہ ا پنے آباء و اجداد حضرت مو سیٰ بن جعفر علیہ السلام امام صادق علیہ السلام ،امام باقر علیہ السلام ، امام سجاد علیہ السلام ،امام حسین علیہ السلام ،امیر

المو منین علیہ السلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے نقل فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔"(70)

۲۔جب حضرت امام رضا علیہ السلام خراسان کے شہر مرو پہنچے تو آپ کی تشریف آوری کے پہلے ایام میںلوگ امامت کے سلسلہ میں بہت زیادہ گفتگو کیا کر تے تھے خاص طور سے جمعہ کے روز شہر کی جامع مسجد میں جمع ہو کر اس سلسلہ میں محو گفتگو رہے ۔جب یہ خبرحضرت امام رضا علیہ السلام تک پہنچی تو آپ علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا: ۔۔۔خدا وند عالم نے پیغمبر اکرم ﷺ کے سن مبارک کے آخری حج حجۃ الوداع میں آیت : (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً) نازل فرمائی۔ پیغمبر اکرم ﷺ اس دنیا سے نہیں گئے مگر یہ کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کا خلیفہ و امام منصوب فرمایا۔(71)

۱۲۔غدیر کے سلسلہ میں امام علی نقی علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔جس سال معتصم عباسی نے حضرت امام ھا دی علیہ السلام کو مدینہ سے سا مرا ء بلایا تو آپ علیہ السلام اس سال غدیر کے دن کوفہ تشریف لائے اور امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت کےلئے نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں پر آپ نے غدیر کی ثقافت کے سلسلہ میں مکمل اعتقادی زیارت کی قرائت فرمائی اور اس کے ضمن میں واقعہ غدیر کو اس طرح بیان فرمایا :پیغمبر اکرم ﷺ سفر کی سختیاں طے کیں اور گرمی کی شدت میں ظہر کے وقت ایک خطبہ ارشاد کیا اور ۔۔۔فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"لیکن کچھ لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہیں لا یا ۔ (72)

۲۔اہواز کے لوگوں نے حضرت امام ھادی علیہ السلام کی خد مت اقدس میں ایک خط لکھا جس میں کچھ سوالات تحریر کئے ۔حضرت امام ھادی علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں سوالات کے جوابات تحریر فرمائے ۔منجملہ تحریر فرمایا :ھم قرآن کریم میں اس آیت (اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا۔۔) کا مشا ھدہ کرتے ہیں ،اور تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نا زل ہو ئی ہے ۔ھم یہ بھی مشا ھدہ کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے اصحاب سے جدا کیا اور فر مایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔" ان دونوں کے رابطہ سے ہم یہ مطلب اخذ کرتے ہیں کہ قرآن ان روایات کے صحیح ہو نے اور ان شواھد کی حقانیت کی گواھی دیتا ہے ۔(73)

۱۳۔غدیر کے سلسلہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

۱۔اسحاق بن اسماعیل نے نیشاپور سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کےلئے ایک خط تحریر کیا جس میں کچھ مسائل تحریر کےئے ۔آپ علیہ السلام نے ان کے خط کا جواب اپنے نمایندوں کے ذریعہ بھیجا جس کا ایک حصہ یہ ہے :

جب خداوند عالم نے اپنے آخری پیغمبر کے بعد اپنے اولیا ء کو منصوب کرکے تمھارے اوپر احسان کیا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب فرمایا :

(اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً) [74]

۲۔حسن بن ظریف نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت با برکت میں ایک خط تحریر کیا جس میں 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔۔۔" کے معنی دریافت کئے ۔حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اس کا اس طرح جواب تحریر فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد تھا کہ ان (علی علیہ السلام)کو علامت اور نشانی قرار دے دیں کہ اختلاف کے وقت خدا وند عالم کے گروہ کی ان کے ذریعہ شناخت ہو جا ئے ۔[75]

۲ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المو منین علیہ السلام کے دوستوں کا غدیرکے ذریعہ اتمام حجت کرنا

۱۔ابن عباس کے جلسہ میں جناب ابوذر نے کھڑے ہو کر عرض کیا :میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاری ہوں ۔میں تم کو خدا اور اس کے رسول کے حق کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں :کیا تم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے : زمین وآسمان میں ابوذر سب سے سچے ہیں ؟سب نے کہا : ھاں جناب ابوذر نے کہا : کیا تم اس بات کو قبول کرتے ہو کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں ہم سب کو جمع کر کے فرمایا : "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔۔؟سب نے کہا :ھاں ،خدا کی قسم ۔ [76]

۲۔غدیر کے ذریعہ جناب عماریاسر کا اتمام حجت کرنا

جنگ صفین میں عمار یاسر اور عمرو عاص کے مابین مناظرہ ہوا اور کچھ مطالب ردوبدل ہوئے منجملہ جناب عما ر نے کہا :اے ابتر ،کیا تجھ کو پیغمبر اکرم ﷺ کا یہ فرمان "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"یاد ہے ؟اس بنا پر میرے مو لا و صاحب اختیار خدا وند عالم اس کا رسول ﷺاور ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام ہیں لیکن تیرا کو ئی مو لااور صاحب اختیار نہیں ہے !![77]

۳۔غدیر کے ذریعہ مالک بن نویرہ کا اتمام حجت کرنا

قبیلہ بنی حنیفہ کے سردار مالک بن نویرہ مدینہ کے نزدیک کے رہنے والے غدیر خم میں مو جود تھے ۔ آپ (مالک بن نویرہ)پیغمبر کی رحلت کے بعد مدینہ آئے اور تعجب سے ابوبکر کو پیغمبر اکرم ﷺ کے منبر پر دیکھا تو اس سے مخا طب ہو کر کہا :"اے ابو بکر کیا تم نے غدیر خم کے دن حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کو بھلا دیا ہے ؟یہ منبر تمھاری جگہ نہیں ہے جس پر تم بیٹھ کر خطاب کر رہے ہو "!یہ کہہ کر آپ اپنے قبیلہ میں واپس پلٹ آئے ۔

ابو بکر نے مالک سے انتقام کی خا طر خالد بن ولید کو لشکر کے ساتھ روانہ کیا تو لشکر نے مالک بن نویرہ اور ان کے اصحاب کو قتل کر دیا اور ان کی عورتو ں کو اسیر کر کے مدینہ لے آئے !امیر المو منین علیہ السلام نے اس سلسلہ میں اہل سقیفہ سے مقابلہ کیا۔[78]

۴۔غدیر کے ذریعہ حذیفہ بن یمان کا اتمام حجت کرنا

۱۔حذیفہ غدیر خم میں حاضر تھے اور ان افراد میں سے تھے جنھو ں نے خطبہ غدیر کے کامل اور مفصل متن کو حفظ کیا اور وہاں پر غیر مو جود افراد تک پہنچایا ۔[79]

۲۔ایک مو قع پر حذیفہ داستان غدیر کو اس طرح نقل کر تے ہیں :خدا کی قسم میں غدیر خم میں رسول خدا ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور مھا جرین و انصار اس مجلس میں مو جود تھے ۔رسول اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو ا پنے دائیں طرف کھڑے ہو نے کا حکم دیا اس کے بعد فر مایا:

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"[80]

۳۔جناب حذیفہ قتل عثمان کے بعد حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ظاہری حکو مت کے دور میں شہر مدائن کے گور نر تھے ۔آپ نے لوگوں سے امیر المو منین علیہ السلام کےلئے بیعت لینے کی خاطر منبر پر جا کر اس طرح خطبہ دیا : اس وقت تمھا را حقیقی صاحب اختیار امیر المو منین اور وہ ہے جو اس نام کا حقیقت میں حق دار ہے "!بیعت کا پروگرام تمام ہو جا نے کے بعد ایران کے ایک مسلم نامی جوان نے جناب حذیفہ کے پاس آکر سوال کیا آپ نے جو یہ "امیرالمو منین حقیقی "کھکر اس سے پہلے خلفاء کی طرف اشارہ کیا ہے ۔اگر پہلے تین خلفاء حقیقی نہیں تھے تو اس مطلب کی میرے لئے وضاحت کیجئے !

جناب حذیفہ نے اس کےلئے تاریخ کے مفصل مطالب بیان کئے یھاں تک کہ غدیر کے واقعہ تک پہنچ گئے آپ نے واقعہ غدیر کو مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا کہ کسی روایت میں اتنی تفصیل کے ساتھ بیان نہیں ہوا ہے ۔آپ نے غدیر کے اصلی حصہ کو اس طرح بیان کیا :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے میدان میں بلند آواز سے علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان فرمایا اور ان کی اطاعت لوگوں پر واجب فرمائی ۔۔۔اور فرمایا : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"۔اس کے بعد سب کو حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر نے کا حکم دیا ،اور سب نے آپ علیہ السلام کی بیعت کی ۔[81]

۵۔غدیر کے ذریعہ بلال حبشی کا اتمام حجت کرنا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن جناب بلال ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے ابو بکر کی بیعت نہیں کی تھی ،حالانکہ ابو بکر نے ہی اپنے پیسوں سے جناب بلال کو غلامی سے نجات دلا ئی تھی اور آپ (بلال)کو آزاد کر دیا تھا ۔ایک دن عمر نے جناب بلال کا گریبان پکڑ کر کہا :کیا ابو بکر کی تجھے آزاد کرانے کی یھی جزا ہے ؟کیا اب بھی تم ان(ابوبکر)کی بیعت نہیں کروگے ؟

جناب بلال نے کہا :اگر اس نے مجھے خدا کےلئے آزاد کرا یا تھا توخدا کے لئے مجھے میرے حال پر چھوڑدے ،اور اگر غیر خدا کے لئے آزاد کرایا تھا تو تمھاری بات پر عمل کرنا چا ہئے !!لیکن رہا ابو بکر کی بیعت کر نے کا مسئلہ ،تو جس شخص کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا اور اس کو مقدم نہیں رکھا تو میں اس کی بیعت نہیں کرونگا ۔۔۔اے عمر تم اچھی طرح جا نتے ہو کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے لئے عہد لیا اور قیامت کے دن تک کے لئے ہماری گردنوں پر ان کو غدیر خم کے میدان میں ہمارا مو لا و صاحب اختیار قرار دیا ۔کس شخص میں ھمت ہو سکتی ہے کہ وہ اپنا صاحب اختیار رکھتے ہوئے کسی دوسرے کی بیعت کرے ؟!

اس کے بعد ان لوگوں نے جناب بلال کو مدینہ سے باھر جا کر کسی دوسری جگہ زند گی بسر کرنے پر مجبور کیا (82)

۶۔ غدیر کے ذریعہ اصبغ بن نباتہ کااتمام حجت کرنا

جنگ صفین میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے اصبغ بن نباتہ کے ذریعہ معاویہ کےلئے ایک خط ارسال فرمایا ۔اصبغ بن نباتہ نے معاویہ کے پہلو میں بیٹھے ہو ئے ابو ھریرہ سے خطاب کرتے ہو ئے فرمایا :میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں۔۔ کیا تم غدیر خم میں حا ضر تھے ؟

ابو ھریرہ نے کہا :ھاں ۔اصبغ بن نباتہ نے سوال کیا :پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں کیا فرمایاتھا ؟

ابو ھریرہ نے کہا :میں نے رسول اسلام ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"۔اصبغ نے کہا :اگر ایسا ہے تو تم نے ان کے دشمن کی ولایت تسلیم کی اور ان سے دشمنی کی ہے !!

ابوھریرہ نے ایک گھری سانس لی اور کہا :اِنَّاللّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔(83)

۷۔غدیر کے ذریعہ ابو الھیثم بن تیھان کا اتمام حجت کرنا

بارہ آدمیوں نے حضرت امیر المو منین علی علیہ السلام کی اجازت سے جمعہ کے دن ابوبکر کے منبر کے سامنے کھڑےہو کر اس پر اعتراض کرنے اور اتمام حجت کے عنوان سے مطالب بیان کرنے کا ارادہ کیا ۔ان میں سے ایک ابو الھیثم بن تیّھان تھے جنھوں نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر کہا :میں گوا ہی دیتا ہوں کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے دن حضرت علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جا نشین مقرر فرمایا انصار کے ایک گروہ نے رسول خدا ﷺ کی خدمت با برکت میں ایک شخص کو "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔' کے مطلب کے سلسلہ میں سوال کرنے کی غرض سے بھیجا ۔تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان سے کہنا کہ :علی علیہ السلام میرے بعد مو منوں کے صاحب اختیار اور میری امت کےلئے سب سے زیادہ ھمدردو خیر خواہ ہیں ۔(84)

۸۔غدیر کے ذریعہ ابو ایوب انصاری کا اتمام حجت کرنا

ایک مسافر نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے میرے مولا اور صاحب اختیار آپ پر میرا سلام!حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا یہ کو ن ہے ؟

تو عرض کیا گیا :یہ ابو ایوب انصاری ہیں ۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا : اس کے راستہ سے ہٹ جا و !لوگ راستہ سے ہٹے اور انھوں نے آگے آکر عرض کیا :میں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔،[85]

۹۔غدیر کے ذریعہ قیس بن سعد بن عبادہ کا اتمام حجت کرنا

۱۔ قیس اور ان کے باپ جوانصار کے سردار اور ابو بکر کے مخالف تھے ۔ایک دن ابو بکر نے قیس سے کہا :خدا کی قسم تم وہ کام انجام نہیں دو گے جس سے تمھا رے امام اور دوست ابو الحسن علیھما السلام نا راض ہو تے ہوں ۔قیس نے غضبناک ہوکر کہا :اے ابو قحافہ کےبیٹے ،۔۔۔خدا کی قسم اگر چہ میرے ھاتھوں نے تیری بیعت کر لی ہے لیکن میرے دل اور زبان نے تو تیری بیعت نہیں کی ہے ۔حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں میرے لئے غدیر سے بلند و بالا کو ئی حجت نہیں ہے ۔ھم کو ہمارے حال پر چھوڑ دے کہ ہم تیرے راستہ میں اندہے ہوکر غرق ہو جا ئیں اور تیرے سلسلہ میں گمرا ہی میں مبتلاہو جا ئیں حالانکہ ہمیں معلوم ہوکہ ہم نے حق کا راستہ چھوڑ دیا ہے اور با طل کے راستہ کو اپنا لیا ہے !![86]

۲۔حضرت امام مجتبیٰ علیہ السلام سے صلح ہو جا نے کے بعد معاویہ سفر حج کے ارادے سے مدینہ پہنچا تو انصار نے اس کی کو ئی پروا نہ کی تومعاویہ نے اس سلسلہ میں قیس سے اعتراض کیا ۔ قیس نے اس کے جواب میں امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور ان کی مظلومیت کی یاد دلا ئی تو معاویہ نے سوال کیا :ان مطالب کی آپ کو کس نے تعلیم دی ہے ؟ قیس نے کہا : امیر المو منین حضرت علی علیہ السلام سے تعلیم حاصل کی ہے ۔۔۔جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (علی علیہ السلام)کو غدیر خم کے میدان میں اپنا خلیفہ و جانشین بناکر فرمایا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"[87]

۱۰۔غدیر کے ذریعہ ابو سعید خدری کا اتمام حجت کرنا

۱۔ابو سعید خدری ان افراد میں سے ہیں جنھوں نے واقعہ غدیر کو مفصل طور پر نقل کیا ہے انھوں نے اپنی گفتگو کے ایک حصہ میں اس طرح کہا ہے :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے روز لوگوں کو دعوت دی ۔۔۔حضرت علی علیہ السلام کے بازو پکڑ کر بلند کئے ۔۔۔اور فرمایا : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہ۔"۔اس کے بعد آیہ (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ ۔۔۔) نازل ہوئی ۔اس کے بعد حسان بن ثابت نے اشعار پڑھے ۔[88]

۲۔عبد اللہ بن علقمہ وہ شخص تھا جو بنی امیہ کے پروپگنڈے سے بہت متا ثر تھااور امیر المو منین علیہ السلام کو نا سزا الفاظ کہتا تھا ۔ایک دن ابو سعید خدری سے اس نے پوچھا :کیا تم نے حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں کو ئی منقبت سنی ہے ؟ابو سعید نے کہا :پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے روز ان کے سلسلہ میں تبلیغ کامل فر مائی اور ۔۔۔اور ان کے دونوں ھاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"اور آپ نے اس جملہ کی تین مرتبہ تکرارفرمائی۔

عبد اللہ بن علقمہ نے تعجب سے سوال کیا :کیا تم نے پیغمبر اسلام ﷺ کے اس فرمان کو خود سنا ہے ؟ابو سعید نے اپنے کانوں اور سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہو ئے کہا :پیغمبر اکرم ﷺ کے اس فرمان کو میرے دونوں کا نوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اس کو اپنے اندر جگہ دی ہے ۔اسی مقام پر عبد اللہ نے کہا :میں حضرت علی علیہ السلام کو اپنے نا سزا الفاظ کہنے سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں ۔[89]

۱۱۔غدیر کے ذریعہ اُبیّ بن کعب کا اتمام حجت کرنا

معروف صحابی ابی بن کعب نماز جمعہ میں ابو بکر پر اعتراض کے عنوان سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں سے مخاطب ہوکر کہنے لگے :اے مہا جرین و انصار کیا تم نے خود کو فراموشی میں ڈالدیا ہے یا تم کو بفراموش کردیا گیا ہے یا تم تحریف کا قصد رکھتے ہو یا حقیقتوں میں رد و بدل کرتے ہو یا ذلیل و خوار کرنے کا قصد رکھتے ہو یا عاجز ہو گئے ہو ؟!کیا تمہیں نہیں معلوم کہ پیغمبر اکرم

ﷺ نے ایک اہم مو قع پر قیام فرمایا اور حضرت علی علیہ السلام کو ہمارا مو لا وآقا بنا کر فرمایا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"[90]

۲۔غدیر کے ذریعہ جابر بن عبد اللہ انصاری کا اتمام حجت کرنا

۱۔جناب جابر غدیر کا واقعہ اس طرح نقل کرتے ہیں :خداوند عالم نے پیغمبر اکرم ﷺ کوحکم دیا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کا خلیفہ و امام معین فر ما دیں اور لوگوں کو ان (علی علیہ السلام)کی ولایت کی خبر دیدیں ۔اس حکم کے بعد حضرت رسول اکرم ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں تشریف فر ماکر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان فر مایا ۔[91]

۲۔حضرت امام زین العا بدین علیہ السلام کی موجود گی میں ایک عراقی نے جناب جابر کے گھر میں داخل ہوکر کہا :اے جا بر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو کچھ تم نے پیغمبر اسلام ﷺ سے دیکھا اور سنا ہے وہ میرے لئے بیان کریں۔جناب جابر نے کہا: ہم جحفہ کے علاقہ میں غدیر خم کے میدان میں تھے اور وھاںپر مختلف قبیلوں کے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے تو آنحضرت ﷺ اپنے خیمہ سے باھر تشریف لائے ،آپ نے اپنے دست مبارک سے تین مرتبہ اشارہ فر مایا اور حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر فر مایا : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"[92]

۳۔غدیر کے ذریعہ زید بن صوحان کا اتمام حجت کرنا

زید پیغمبر اسلام ﷺ کے بہترین اصحاب میں سے تھے جو جنگ جمل میں شھید ہو ئے تھے جب وہ میدان جنگ میں زمین پر گرے تو حضرت امیرالمو منین علیہ السلام ان کے سرھانے تشریف لے گئے اور فرمایا :اے زید خدا تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے ۔تم سبک بار تھے یقیناتمھاری مدد بہت اہمیت کی حا مل تھی زید نے اپنے سر کو امیر المو منین علیہ السلام کی طرف بلند کر تے ہو ئے عرض کیا :۔۔۔خدا کی قسم میں آپ علیہ السلام کے لشکر میں جھالت کی حالت میں قتل نہیں ہوںگا ،بلکہ میں نے رسول اسلا م ﷺ کی زوجہ ام سلمہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فر مایا تھا:"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ

وَالَاهُ وَعَادِمَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ"۔خدا کی قسم میںنے ہر گز آپ کو خوار کرنا نہیں چاھاچونکہ میں نے یہ دیکھا کہ اگر میں آپ علیہ السلام کو خوار کروں تو خدا مجھ کو ذلیل و خوار کرے گا ۔ (93)

۱۴۔غدیر کے ذریعہ حذیفہ بن اسید غفاری کا اتمام حجت کرنا

حذیفہ بن اسید واقعہ غدیر کو اس طرح نقل کر تے ہیں :پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپس پلٹتے وقت فرمایا :خداوند عالم میرا صاحب اختیار ہے اور میں ہر مسلمان کا صاحب اختیار ہوں اور میں مومنین کے نفوس پرخود ان کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا ہوں ۔آگاہ ہو جاو !"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "(94)

۱۵۔غدیر کے ذریعہ عبد اللہ بن جعفر کا اتمام حجت کرنا

معاویہ اپنی حکومت کے پہلے سال مدینہ آیا اور اس نے وہاں پر ایک جلسہ کیا جس میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام ،عبد اللہ بن جعفر ،ابن عباس اور دوسرے افراد کو دعوت دی ۔اس جلسہ میں معا ویہ کے خلاف بہت زیادہ آوازیں بلند ہوئیںمنجملہ جناب عبد اللہ بن جعفر نے کہا :"اے معا ویہ ،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور میں ،عمر بن ابی سلمہ ،اسامہ بن زید،سعد بن ابی وقاص ، سلمان ،ابوذر ، مقداد، اور زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :کیا میں مو منوں کے نفوس پر خود ان کی نسبت زیادہ اختیار نہیں رکھتا؟ ہم سب نے عرض کیا : ھاں (کیوں نہیں) یا رسول اللہ ۔تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "۔

معاویہ نے اس سلسلہ میں حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما لسلام اور ابن عباس سے سوال کیا تو ابن عباس نے کہا :تو جوکچھ کہہ رہا ہے اس پر ایمان کیوں نہیں لاتا ۔اب جن اشخاص کے اس نے نام لئے ہیں ان کو بلاکر ان سے سوال کر ۔معاویہ نے عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ کو بلا بھیجا اور ان سے سوال کیا انھوںنے گواھی دی کہ جو کچھ عبد اللہ نے کہا ہے وہ با لکل صحیح ہے اور ہم نے اسی طرح پیغمبرا سلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فر ماتے سنا ہے ۔(95)

۱۶۔غدیر کے ذریعہ ابن عباس کا اتمام حجت کرنا

۱۔مدینہ میں معاویہ کی اسی نشست میں ابن عباس نے معا ویہ پر احتجاج کر تے ہو ئے کھا: پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم میں لوگوں میں سب سے افضل ،ان میں سب سے سزاواراور ان میں سب سے بہترین شخص کو امت کےلئے منصوب فرمایا اور حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ اس امت پر حجت تمام فرمائی اور ان کو حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کرنے کا حکم صادر فرمایا ۔۔۔اور ان کو با خبر فرمایا کہ جس کا صاحب اختیار پیغمبر اکرم ﷺ ہے علی علیہ السلا م بھی اس کا صاحب اختیار ہے ۔(اور ایک روایت میں آیا ہے اے معا ویہ کیا تجھ کو اس بات پر تعجب ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں اور دوسرے متعدد مقامات پر اماموں کے نا م بیان فر مائے ، ان (لوگوں) پرحجت تمام کی اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم صادر فر مایا ۔(96)

۲۔ابن عباس نے ایک مقام پر غدیر کو اس طرح نقل کیا ہے :خداوند عالم نے پیغمبر اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کا امام معین فر ما دیں اور ان کو ان(علی علیہ السلام) کی ولایت کی خبر سے آگاہ فر ما دیں ۔اس لئے آنحضرت ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں آپ علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کرنے کے لئے قیام فر مایا ۔(97)

۳۔ایک دوسرے مقام پر ابن عباس واقعہ غدیر کو یوں نقل کرتے ہیں :پیغمبر اکر م ﷺ نے لوگوں کے حضور میں حضرت علی علیہ السلام کے بازو پکڑ کر فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔" اس کے بعد ابن عباس نے کہا : خدا کی قسم اس اقرار سے لوگوں پر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت واجب ہو ئی ۔(98)

۱۷۔غدیر کے ذریعہ اسامہ بن زید کا اتمام حجت کرنا

پیغمبر اسلام ﷺ کے سن مبارک کے آخری ایام میں اسامہ نے آنحضرت ﷺ کے کمانڈر کے عنوان سے ایک فوج تیار کی اور رومیوں سے جنگ کرنے کے لئے حرکت کی ۔اسی دوران ابوبکر نے خلافت غصب کرلی اور اس نے اسامہ کو ایک خط تحریر کیا جس میں اسامہ کو اپنی بیعت کرنے کی دعوت دی، اسامہ نے خط کا جواب اس طرح تحریر کیا :۔۔۔تم حق کو صاحب حق تک واپس پہنچا نے کی فکر کرو اور ان کے حوالہ کردو اس لئے کہ وہ تم سے کہیں زیادہ سزاوار ہیں ۔تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ پیغمبر اکرم

ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کےلئے کیا فر ما یا ہے آتنا زیادہ عرصہ بھی تو نہیں ہوا جو تم بھول گئے ہو![99]

۱۸۔غدیر کے ذریعہ محمد بن عبد اللہ حِمیری کا اتمام حجت کرنا

ایک دن معاویہ کے پاس تین شاعر موجود تھے جن میں سے ایک محمد حمیری تھے ۔معاویہ نے سونے کی ایک تھیلی باھر نکالتے ہو ئے کہا :میں تم میں سے یہ تھیلی اس شخص کو دونگا جو حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں حق کے علاوہ اور کچھ نہ کہے دو شاعروں نے اٹھ کر حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نا سزا اشعار پڑھے ۔اس کے بعد محمد بن عبد اللہ حمیری نے اٹھ کر امیر المو منین علی علیہ السلام کی مدح میں اشعار پڑھے جس کی ایک بیت غدیر خم سے متعلق تھی :

تَنَاسُوْا نَصْبَهُ فِيْ يَوْمِ خُمٌّ مِنَ الْبَارِيْ وَمِنْ خَيْرِالأَنَامِ

یعنی :غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ وامام و جانشین رسول معین ہو نے کو بھلا دیا جو خدا وند عالم اور لوگوں میں سب سے بہترین شخص کے ذریعہ منصوب ہوئے تھے !

معاویہ نے کہا :تم نے ان سب میں سب سے صحیح اور سچ کہا !!یہ مال وزر کی تھیلی تم لے لو![100]

۱۹۔غدیر کے ذریعہ عمرو بن میمون اودی کا اتمام حجت کرنا

عمرو بن میمون اودی کہتے تھے :حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت بد گوئی کرنے والے جہنم کی لکڑیاں ہیں ۔میں نے پیغمبر اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کہ یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کو وہ صفات عطا کئے گئے ہیں جو کسی اور کو نہیں دئے گئے ہیں ۔منجملہ یہ کہ وہ صاحب غدیر خم ہیں پیغمبر اکرم ﷺ نے صاف طور پر ان کے نام کا اعلان فر مایا ،ان کی ولایت کو امت پر واجب قرار دیا ،ان کے بلند و بالا مقام کا تعارف کرایا ، ان کی منزلت کو روشن کیا ۔۔۔اور فرمایا :"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "[101]

۲۰۔غدیر کے ذریعہ بَرد ھمدانی کا اتمام حجت کرنا

قبیلہ ھمدان کا ایک (بَرد)نامی شخص معاویہ کے پاس آیاحالانکہ عمرو عاص امیر المو منین علیہ السلام کی شان میں بدگوئی کر رہا تھا ۔برد نے کہا :اے عمر و عاص ہمارے بزرگوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فر ما تے سنا ہے :''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ''کیا یہ حق ہے یا باطل ہے ؟عمرو عاص نے کہا حق ہے ، اس سے بڑھکر میں یہ کہتا ہوں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ا صحاب میں کو ئی بھی علی علیہ السلام جیسے منا قب نہیں رکھتا ہے !!

اس مر د نے اپنے قبیلہ کے پاس واپس آکر کہا :ھم اس قوم کے پاس سے آئے کہ جن سے ہم نے خود ان کے ا پنے خلاف اقرار لے لیاہے !آگاہ ہوجاؤکہ علی علیہ السلام حق پر ہیں اور ان کے پیرو کار بنو ![102]

۲۱۔غدیر کے ذریعہ زید بن علی بن الحسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا

زید بن علی علیہ السلام کے پاس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فر مان''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ''کا تذکرہ ہوا تو زید نے کہا :پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اس علامت کے طور پر معین فرمایا کہ جس سے اختلاف کے وقت خدا وند عالم کے حزب و گروہ کی شناخت ہو جا ئے [103]

۲۲۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیس اصحاب کا غدیرکے ذریعہ اتمام حجت کرنا

سقیفہ کے واقعہ کے بعد ،اصحاب میں سے چا لیس افراد نے امیر المو منین علی علیہ السلام کی خدمت با بر کت میں آکر عرض کیا :خدا کی قسم ہم آپ کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کریں گے حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :کس طرح ؟انھوں نے عرض کیا : ہم نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے میدان میں آپ علیہ السلام کے سلسلہ میں ان مطالب کو بیان فرماتے ہو ئے سنا ہے ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا :کیا تم اپنے عہد و پیمان پر باقی ہو؟ انھوں نے کہا :ھاں ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا :کل تم اپنے سر کے بال منڈاکر آنا (تا کہ ہم ان سے جنگ کرنے کےلئے جا ئیں)۔[104]

۲۳۔انصا ر کے ایک گروہ کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا

انصار کے کچھ افراد نے کوفہ میں امیر المو منین علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضر ہوکر عرض کیا :اے ہمارے مولا آپ علیہ السلام پر ہمارا سلام !۔۔۔حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا :میں تمھارا مو لا کیسے ہوسکتا ہو ں جبکہ تم ئی قوم ہو؟انھوں نے عرض کیا :ھم نے غدیر خم میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ علیہ السلام کے بازو پکڑکر یہ فر ما تے سنا ہے :خدا وند عالم میرا صاحب اختیار ہے اور میں مو منوں کا مو لا ہوں اور جس شخص کا میںصاحب اختیار ہوں یہ علی علیہ السلام اس کے صاحب اختیار ہیں "(105)

۲۴۔پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار اصحاب کے ذریعہ غدیر کے سلسلہ میں اتمام حجت

چار آدمیوں نے کو فہ میں حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضرہو کر عرض کیا :السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔حضرت علی علیہ السلام نے فر مایا : علیکم السلام کھاں سے آئے ہو ؟ انھوں نے عرض کیا : ہم فلاں شھر سے آپ علیہ السلام کے موالی ہیں ۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا :تم کھاں سے ہما رے موالی ہو ؟

انھوں نے عرض کیا :ھم نے غدیر خم کے میدا ن میںپیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فر ماتے سنا ہے "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"(106)

۲۵۔غدیر کے ذریعہ عبد الر حمن بن ابی لیلیٰ کااتمام حجت کرنا

۱۔عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حدیث غدیر کو اس طرح نقل کیا ہے :پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم کے میدان میں سب کے سامنے پیش کیا اور ان کااس طرح تعارف فرمایاکہ وہ ہر مومن مرد و عورت کے صاحب اختیار ہیں ۔(107)

۲۔ایک دن عبد الرحمن نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کھڑے ہو کر عرض کیا : ہم آپ سے خلافت کی باگ ڈور اپنے ھاتھوں میںلینے والوں کو کیسے خلافت کے آپ کی نسبت زیادہ سزوار کہہ سکتے ہیں ؟اگر ایسا کہیں تو پھرکیوں پیغمبر اسلام

ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں حجۃ الوداع کے بعد آپ علیہ السلام کو خلیفہ منصوب کرتے ہوئے فرمایا: "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ ۔۔۔"۔[108]

۲۶۔غدیر کے ذریعہ عمران بن حصین کا اتمام حجت کرنا

عمران بن حصین نے واقعہ غدیر کو اس طرح نقل کیا ہے :پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا :تم نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میرے بعد تمھارا صاحب اختیار کون ہے اور میں نے تم کو اس کی خبر دیدی ہے ۔اس کے بعد غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ ۔۔۔"[109]

۲۷۔غدیر کے ذریعہ زید بن ارقم کا اتمام حجت کرنا

۱۔زید بن ارقم وہ شخص ہیں جنھوں نے غدیر خم کے دن پیغمبر اکرم ﷺ کے سر کے اوپر سے درختوں کی شاخوں کو پکڑرکھا تھا کہ خطبہ ارشاد فرماتے وہ آنحضرت ﷺ کے سر مبارک سے نہ ٹکرائیں ۔ فطری طور پر وہ پیغمبر اکرم ﷺ کے ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کے بلند کئے جانے اور ان کا تعارف کراتے وقت آنحضرت ﷺ کا سب سے زیادہ نزدیک سے مشاہدہ کر رہے تھے ۔یہ وہی شخص ہے جس نے آنحضرت ﷺ کے خطبہ غدیر کو مفصل طورپر حفظ کیا اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے نقل کیا ہے ۔[110]

۲۔حساس مواقع پرزید بن ارقم جیسے شخص کی گواہی کی ضرورت تھی جس نے غدیر میں پیغمبر اکرم ﷺ کا اتنے نزدیک سے مشاہدہ کیاتھا ۔کوفہ میں حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایاکہ وہ لوگوں کے سامنے غدیر کے ماجرے کی گواہی دے لیکن اس نے اٹھ کر گواہی نہیں دی اور کہا کہ میں بھول گیا ہوں !!!

اس وقت مو لا ئے کا ئنات علیہ السلام نے فرمایا :اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو خدا وندعالم تمھاری آنکھوں کو اندھا کرے وہ ابھی اس جلسہ سے باہر بھی نہیں گیا تھا کہ اندھا ہو گیا اور لوگوں کے درمیان امیر المومنین علیہ السلام کے نفرین شدہ کے

عنوان سے اس کی شناخت کی جا نے لگی ۔اس نے یہ معجز ہ دیکھنے کے بعد یہ قسم کہا ئی کہ اس کے بعد جو بھی اس سے غـدیر کے سلسلہ میں سوال کرے گاتو جو کچھ سنا اور دیکھا ہے اس کوضرور بتا وں گا ۔[111]

۳۔زید بن ارقم کے بھا ئی کا کہنا ہے :ایک دن ہم زید کے ساتھ بیٹھے ہو ئے تھے ایک گھوڑا سوار اپنا سفر طے کـر کے آیـا اور اس نے سلام کرنے کے بعد زید کے بارے میں پوچھااور اس سے یوں عرض کیا: میں مصر کی فسطاط نامی جگہ سے آپ کے پـاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی اس حدیث غدیر کے بارے میں سوال کروںجو حضـرت علـی بـن ابـی طالب علیہ السلام کی ولایت پر دلالت کرتی ہے ۔زید نے غدیر کے واقعہ کو مفصل طور پر بیـان کـرنے کے دوران کہـا :پیغمبـر اسـلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر میں منبر پر فرمایا : لوگو! کون شخص تمھارے نفسوں پر تم سے زیادہ حق رکھتا ہے ؟مجمع نے کہـا :خـدا اور اس کا رسول ہما رے صاحب اختیار ہیں ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر مایا :"خدایا گواہ رہنا اور اے جبرئیل تو بھی گواہ رہنا ' اور اس جملہ کـی آپ نے اپنی زبان اقدس سے تین مرتبہ تکرار فرمائی ۔اس کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھ کو تھام کر اور اپنی طرف بلند کـرتے ہو ئے فر مایا :

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"

اور اس جملہ کی آپ نے اپنی زبان اقدس سے تین مرتبہ تکرار فر مائی ۔[112]

۴۔عطیہ عو فی نے زید بن ارقم سے کہا :میں واقعہ غدیر کو آپ سے سننے کا متمنی ہوں ۔زید نے کھا:پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر میں ظہر کے وقت اپنے خیمہ سے باھر تشریف لائے اور حضرت علی علیہ السلام کے بازو تھام کر فر مایا :اے لوگو!کیا تـم اس بـات کـو تسـلیم کرتے ہو کہ میں تمھا رے نفسوں کا تم سے زیادہ صاحب اختیار ہوں ؟ لوگوں نے جواب دیا :ھاں ۔تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایـا :

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ ۔۔۔"[113]

۲۸۔غدیر کے ذریعہ برا ء بن عازب کااتمام حجت کرنا

براء بن عازب بھی وہ شخص تھے جو زید بن ارقم کی مدد کرنے کے لئے غدیر خم میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراقدس کے اوپـر سے درختوں کی شاخیں اٹھا ئے ہو ئے تھے تا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل آرام و سکون کے ساتھ خطبہ ارشاد فر ما سـکیں ۔وہ غـدیر

خم میں آنحضرت ﷺ کے سب سے نزدیک تھے جب کوفہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام نے لوگوں کے مجمع میں اس سے غدیر کے سلسلہ میں گو اھی دینے کےلئے فرمایا تو اس نے انکار کیا اور وہ آپ علیہ السلام کی نفرین میں گرفتار ہوا۔

وہ اس کے بعد اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہوا اور واقعہ غدیر کو اس طرح نقل کیا کرتا تھا :میں حجۃ الوداع میں پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ تھا کہ جب آنحضرت ﷺ غدیر خم میں اترے نماز جماعت کا حکم صادر ہوا اور پیغمبر اکرم ﷺ کے لئے درختوں کے درمیان جگہ صاف کی گئی آنحضرت ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی اور حضرت علی علیہ السلام کے بازو تھام کر فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"(114)

۲۹۔غدیر کے ذریعہ شریک کااتمام حجت کرنا

شریک نخعی قاضی سے سوال کیا گیا :جو شخص ابو بکر کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلاجائے اس کا کیا حشر ہو گا ؟شریک نخعی نے جواب دیا : کچھ نہیں ،اس کے ذمہ کو ئی چیز نہیں ہے ۔سوال کیا گیا :اگر حضرت علی علیہ السلام کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلا جائے تو اس کا کیا حشر ہوگا؟ جواب دیا : اس کا ٹھکانا جہنم ہے ،اس لئے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے میدان میں حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کے درمیان راہنما کے طور پر منصوب فرمایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"(115)

۳۰۔غدیر کے ذریعہ ام سلمہ کااتمام حجت کرنا

رسول اسلام ﷺ کی زوجہ ام سلمہ غدیر خم میں موجود تھیں ، وہ حدیث غدیر کو اس طرح نقل فرماتی ہیں :پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا :

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"(116)

۳۱۔غدیر کے ذریعہ خولہ حنفیہ کااتمام حجت کرنا

جب قبیلہ حنیفہ کے سردار مالک بن نویرہ نے غدیر کے ذریعہ استدلال کرتے ہوئے ابو بکر کی ابوبکر کی بیعت کرنے سے انکار کردیا تو خالد بن ولید کے لشکر نے ان کے قبیلہ کے مردوں کو قتل کردیا اور عورتو ں کو قیدی بنا کرمدینہ لے آئے ۔ان ہی قیدیوں میں سے ایک خو لہ حنفیّہ نا می لڑکی کو مسجد میں لایا گیا وہاں پر اس نے امیر المو منین علیہ السلام سے عر ض کیا : آپ کون ہیں ؟آپ علیہ السلام نے فر مایا :میں علی بن ابی طالب ہوں؟ حنفیّہ نے عرض کیا : آپ علیہ السلام وھی شخص ہیں جن کو پیغمبر اسلام نے غدیر خم کے میدان میں لوگوں کا راہنما بنایا ؟آپ علیہ السلام نے فرمایا :ھاں، میں وھی ہوں ۔حنفیّہ نے عرض کیا : آپ علیہ السلام ہی کی وجہ سے ہم نے غصب کیا اور آپ علیہ السلام ہی کی وجہ سے ہم پر دھاوا بولا گیا اور ہم کو قیدی بنا لیا گیا ،چونکہ ہما رے مردوں نے کہا تھا :ھم ا پنے اموال کے صدقات (زکات و فطرہ وخمس وغیرہ)اور اپنی اطاعت ہر کسی کے اختیار میں قرار نہیں دیں گے مگر یہ کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہمارا اور تمھارا امام و خلیفہ معین فر مایا ہو ۔(117)

۳۲۔غدیر کے ذریعہ دارمیہ حجونیہ کااتمام حجت کرنا

(دارمیہ) نا م کی ایک سیاہ فام خاتون امیر المو منین علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھی ،معا ویہ جب حج کی غرض سے مکہ آیا تو اس نے اس خاتون کو بلا بھیجا اور اس سے سوال کیا :تم علی علیہ السلام کو کیوں دوست رکھتی ہو اور مجھ کو کیوں دشمن رکھتی ہو ؟اور ان کی ولایت کو کیوں قبول کرتی ہو اور مجھ سے کیوں دشمنی رکھتی ہو ؟ دارمیّہ نے کہا : میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو اس عہد و پیمان کی بنا پر قبول کر تی ہوں جو پیغمبر اسلام علیہ السلام نے ہوں جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے روز ان(علی علیہ السلام)کی ولایت کےلئے لیا تھا اور تو بھی اس وقت مو جود تھا ۔! (118)

یہ غدیر کے سلسلہ میں منا ظروں اور استدلالات کے بعض نمو نے تھے ۔تاریخ میں ہزاروں ایسے مواقع ہیں جن میں غدیر کے سلسلہ میں شیعہ اور ان کے مخا لفوں کے ما بین بحثیںاورمنا ظرئے ہو ئے ہیں اورحدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں اتمام حجت کےلئے بہت سے مطالب بیان ہو ئے ہیں جن کو ایک مستقل کتاب میں بیان کر نے کی ضرورت ہے ۔

۳ غدیر کے سلسلہ میں دشمنوں کے اقرار

تاریخ میں بہت سے ایسے مواقع آئے ہیں جھاں پرخود دشمنان غدیر نے غدیر کی حجت کا اقرار کیا ہے یہ بات خود ان کے خلاف ایک حجت ہے ،ھم ذیل میں اس کے کچھ نمونے بیان کر رہے ہیں ۔

۱۔ غدیر کے سلسلہ میں ابلیس کا اقرار

جناب سلمان جن کی چشم بصیرت امیر المو منین علیہ السلام کی ولایت کی روشنی کے پر تو میں ظاہر کے علاوہ باطن کا بھی نظارہ کرتی تھی وہ اس طرح نقل کرتے ہیں : ایک دن ابلیس (آدمی کی شکل میں)کا ایسی جگہ سے گذر ہوا جھاں پر کچھ لوگ امیر المو منین علیہ السلام کو کچھ نا سزا جملے کہہ رہے تھے ابلیس نے ان سے کہا :تم لوگوں کا برا ہو جو اپنے مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رہے ہو! انھوں نے کہا : یہ کھاں سے معلوم ہو گیا کہ وہ ہما رے مو لا ہیں ؟ابلیس نے کہا :تمھارے پیغمبر کے اس فر مان کے ذریعہ :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"[119]

۲۔غدیر کے سلسلہ میں ابو بکر کا اقرار

ایک دن ابوبکر خلافت غصب کر نے کی تاویل کر نے کےلئے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضر ہوا اور کہا :پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں ایام ولایت کے بعد کسی چیز میں کو ئی تغیر و تبدل نہیں فرمایا اور میں گواھی دیتا ہوں کہ آپ علیہ السلام میرے مو لا ہیں اور میں ان تمام مطالب کا اقرار کرتا ہوں اور میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ علیہ السلام کو امیر المو منین علیہ السلام کہہ کر سلام کیا ہے ۔[120]

۳۔ غدیر کے سلسلہ میں عمر کا اقرار

عمر بن خطاب نے بھی حدیث غدیر کو اس طرح نقل کیا ہے :پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا اعلان کر تے ہوئے فر مایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔"خدایا تو ان کا گواہ رہنا!

حضرت عمر کا کہنا ہے :میں نے غدیر خم میں ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے :خدا کی قسم پیغمبر اسلام ﷺ نے تم سے وہ عہد لیا جس کو منافق کے علاوہ اور کوئی توڑنہیں سکتا ہے ۔۔۔اے عمر تو بھی اس پیمان کو توڑنے یا اس کی مخالفت کرنے سے پرھیز کرنا !![121]

۴۔ غدیر کے سلسلہ میں ابو ھریرہ کا اقرار

ا۔سقیفہ کے قوی بازو ابو ھریرہ داستان غدیر کی اس طرح توصیف کرتے ہیں :غدیر خم میں پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا بازو تھام کر فر مایا :کیا میں مو منوں کا صاحب اختیار نہیں ہوں؟ جواب ملا :ھاں ،یا رسو ل اللہ۔ آنحضرت ﷺ نے فر مایا "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ۔۔۔"اور یہ آیت :(اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ) نا زل ہو ئی ۔[122]

۲۔جنگ صفین میں اصبغ بن نباتہ حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا ایک خط لیکر معاویہ کے پاس آئے۔وھاں پر آپ(اصبغ بن نباتہ)نے ابو ھریرہ کو دیکھ کر کہا :میںتجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں ۔۔۔کیا تم روز غدیر، غدیر خم کے میدان میں مو جو د تھے ؟اس نے کہا : ھاں ۔سوال کیا :تم نے حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کا کیا فر مان سنا ہے : ابو ھریرہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے فر مایا ہے "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ،اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"[123]

۳۔حضرت امام حسن علیہ السلام سے صلح کر نے کے بعد معاویہ کو فہ پہنچا ۔تو ہر رات ابوھریرہ مسجد کوفہ میںمعاویہ کے پہلو میں بیٹھتا تھا ۔ایک رات ایک جوان نے اس سے کہا :میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں یہ بتا کیا تو نے پیغمبر اسلام ﷺ کو حضرت علی علیہ السلام کے با رے میں یہ فر ما تے سنا ہے :اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ"؟ابو ھریرہ نے معا ویہ کی مو جو د گی میں کہا :ھاں ۔اس جوان نے کہا :میںخدا وند عالم کو گواہ بنا کر کہتا ہوںکہ تو نے ان کے دشمن (معا ویہ) کی ولایت تسلیم کی ہے اور ان (علی علیہ السلام)کے دوستوں سے دشمنی کی ہے ![124]

۵۔ غدیر کے سلسلہ میں سعد بن ابی وقاص کا اقرار

۱۔سعد بن ابی وقاص سقیفہ کے لشکریو ں کا سردار ہے اور اس نے ان کی بڑی خد مات انجام دی ہیں ۔وہ امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل کا اقرار کر تے ہو ئے کہتا ہے :حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں ان کےلئے سب سے افضل غدیر خم ہے ۔پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے دو نوں با زوو ں کو تھام کر بلند کیااور میں یہ سب کچھ دیکھ رھاتھا اور فرمایا: کیا میں تم پر تمھا رے نفسوں سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا ہوں ؟انھوں نے کہا :ھاں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"۔[125]

۲۔سعد (جس نے قتل عثمان کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی بیعت نہیں کی تھی)کی مکہ کے سفر میں دوعراقیوں سے ملاقات ہو ئی اس نے ان سے امیر المو منین علیہ السلام کی پانچ بڑی فضیلتوں میں سے غدیر کی ایک فضیلت کی اس طرح توصیف کی ہے :ھم حجۃ الوداع میں پیغمبر اسلام ﷺ کے ھمراہ تھے ۔ حج سے واپسی پر پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم میں قیام فرمایا اور منادی کو ندا دی کہ وہ مردوں کے درمیان یہ اعلان کرے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔۔"[126]

٦۔ غدیر کے سلسلہ میں انس بن مالک کا اقرار

انس بن مالک پیغمبر اسلام ﷺ کے خدمت گذار اور غدیر خم میں مو جو د تھے ۔اس نے سب سے حساس مو قع (جب حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ میں سب لوگوں کی مو جو د گی میں اس سے غدیر کے سلسلہ میں گوا ہی دینے کےلئے فرمایا)پر آپ علیہ السلام کی گوا ہی دینے سے انکار کیا اور آپ علیہ السلام کی نفرین سے مرض برص میں اس طرح مبتلا ہوا کہ اس کی پیشانی پر سفید داغ ہو گیا جس کا سب مشاہدہ کر تے تھے اور سب اس کی وجہ سے واقف تھے ۔

اس نے اس مرض میں مبتلا ہو جا نے کے بعد سے غدیر کو مخفی نہ کرنے کا ارادہ کیا اس کا ایک نمونہ کچھ یوں ہے :میں نے غدیر خم کے میدان میں پیغمبر اسلام ﷺ کو اس وقت جب آپ حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ تھا مے ہو ئے تھے یہ فرماتے سنا ہے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔۔[127]

۷۔ غدیر کے سلسلہ میں عمرو عاص کا اقرار

معاویہ نے عمرو عاص کو ایک خط لکھا جس میں حضرت علی علیہ السلام کو نا سزا الفاظ لکھتے ہو ئے اس کو اپنی مدد کےلئے طلب کیا۔ ۔عمرو عاص نے معاویہ کے خط کا جواب دیا اوراس کی باتوں کو رد کر تے ہو ئے مو لا ئے کا ئنات کے فضا ئل و مناقب شمار کئے منجملہ یہ تحریر کیا :پیغمبر اکرم ﷺ نے ان کے سلسلہ میں فر ما یا ہے :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اللَّھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"[128]

۸۔ غدیر کے سلسلہ میں حسن بصری کا اقرار

حسن بصری حدیث غدیر کو یوں نقل کر تے ہیں :پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم کے میدان میں امام مقرر کرتے ہو ئے فر مایا :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"[129]

۹۔ غدیر کے سلسلہ میں عمر بن عبد العزیز کا اقرار

ایک شخص نے ملک شام میں عمر بن عبد العزیز سے کہا :میں علی علیہ السلام کے مو الیوں میں سے ہوں اس نے بھی ا پنے سینہ پر ہاتھ مارکر کہا :خدا کی قسم میں بھی موالیان علی علیہ السلام میں سے ہوں ۔ اس کے بعد کہا: کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم نے پیغمبر اسلام ﷺ کو یہ فر ما تے سنا ہے : "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"[130]

۱۰۔ غدیر کے سلسلہ میں ابو حنیفہ کا اقرار

ابو حنیفہ ایک ایسی مجلس میں پہنچے جس میں غدیر کے سلسلہ میں گفتگو ہو رہی تھی تو اس نے کہا: میں نے اپنے اصحاب سے کہہ دیا ہے کہ شیعوں کے سامنے حدیث غدیر کا اقرار نہ کریں کہ وہ تمھاری مذمت کر یں !!اس مجلس میں موجود صیرفی نے نا راضگی کا

اظھار کر تے ہو ئے کہا :اس کا اقرار کیوں نہ کریں؟کیا یہ مطلب تمھارے نزدیک ثابت نہیں ہے ؟ابو حنیفہ نے کہا: ثابت ہے اورخود میں نے ہی اس کو نقل کیا ہے ۔(131)

۱۱۔غدیر کے سلسلہ میں مامون عباسی کا اقرار

مامو ن نے بنی ھاشم کو ایک خط لکھا جس میں امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل رقم کئے تھے منجملہ اس نے یہ تحریر کیا تھا: "حدیث غدیر خم میں وہ(علی علیہ السلام)صاحب ولا یت تھے "۔(132)

۲۔مامون نے خراسان میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں اسلام کی چالیس بڑی بڑی ھستیوں کواپنے ساتھ مناظرہ کے لئے دعوت دی ۔اس جلسہ میں اس نے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے سلسلہ میں حدیث غدیر کے بارے میں استدلال کیا اور انھوں نے قبول کیا ۔(133)

۱۲۔ غدیر کے سلسلہ میں طبری کا اقرار

اھل سنت کے مشہور و معروف مورخ طبری کے دور میں ابو بکر بن داود نے حدیث غدیر خم کے سلسلہ میں کچھ نادرست باتیں بیان کر دی تھیں ۔جب یہ خبر طبری تک پہنچی تو اس نے ابو بکر بن داود کے جواب میںحدیث غدیر کے متعلق ایک مستقل کتاب تحریر کی اور اس میں حدیث غدیر کے اسناد کو صحیح ثابت کیااور ضروری منابع و مدارک بھی تحریر کئے ۔(134)

یہ سب سقیفہ کے طرفداروں کے حدیث غدیر کے سلسلہ میں اقرار کے بعض نمونے تھے ۔ان چودہ صدیوں میں اہل سنت کے بہت بڑے بڑے بزگوں نے اپنی کتابوں اور تقریروں میں حدیث غدیر کا اعتراف کیا ہے یھاں تک کہ انھوں نے اس سلسلہ میں کتا بیں بھی لکھی ہیں ۔

۴ غدیر سقیفہ کے مد مقابل

حالا نکہ غدیر ایک بہت بڑا وسیع بیابان تھا جو پیغمبر اسلام ﷺ کی تقریر کے لئے آمادہ و تیار کیا گیا تھا ،لیکن جس دن رسول اسلام ﷺ نے اس میں خطبہ غدیر ارشاد فرمایا تھا اسی دن سے وہ سقیفہ اور غدیر کامیدان جنگ قرارپایا ۔سقیفہ کے لشکر کے سردار منبر غدیر کے سامنے بیٹھنے کے با وجود اپنے تیز و طرار دانتوں کو پیس پیس کر غدیر اور غدیریوں کو ڈرا رہے تھے ،ان کے کمانڈر اور ان کے وفادار ساتھیوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا چیلنج کر رہے تھے یھاں تک کہ صاحب غدیر کو برا بھلا کہہ رہے تھے ۔

سقیفہ کے لشکر کی تشکیل

ماجر ا ئے غدیر کے واقع ہو نے کے ساتھ ہی سقیفہ کی بنیاد رکھنے والوں نے فوجی ،سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی عہد نامہ پر دستخط کئے اور اپنا لشکر تیار کر نے میں جٹ گئے ۔

انھوں نے اس کام کو عملی جا مہ پہنا نے میں اتنی جلدی کی کہ ستر دن گزر نے کے بعد ایک بڑا لشکر لیکر صاحب غدیر کے گھر پر دھا وا بول دیا اور گھر کو آگ لگا دی ۔وہ بڑی ضرب و شتم کے ساتھ گھر میں گھس گئے اور غدیر کا دفاع کرنے والوں میں پیش قدمی کرنے والوں یعنی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا اور محسن علیہ السلام کو شھید کر دیا ،صاحب غدیر کی گردن میں رسی کا پھندا ڈالا اور غدیریوں پر اس وحشیانہ حملہ سے انھوں نے اپنے خیال خام میں غدیر کافا تحہ پڑھ دیا۔

سقیفہ کے با لمقابل غدیر کی مقا ومت

اھل سقیفہ اس بات سے غافل تھے کہ خدا وند عالم ،پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ معصومین علیھم السلام غدیر کے محا فظ ہیں اور اس جنگ کے فاتح بھی وھی ہیں ۔ غدیرکے حا می بھی صاحبان غدیر کے انتخاب کے ساتھ اپنے اندر لشکر غدیر کاممبر ہو نے کی صلاحیت پیدا کرلیں گے ۔

غدیرکے سلسلہ مینسب سے پہلی بارہونے والی جنگ یعنی سقیفہ میں حقیقتاً دونوں(یعنی غدیریوں اور اہل سقیفہ) کا پلّہ برابر نہیں تھا ؛غدیری اگرچہ مغلوب ہو گئے لیکن صاحب غدیر کی موجودگی میں صحیح طور پر حقا ئق کو واضح کرنے اور آنے والی نسلوں کے لئے

حجت تمام کر نے میں کا میاب و کامران رہے ۔غدیر یوں کی صف میں پہلے توتین آدمی تھے لیکن آہستہ آہستہ اس حسن تدبیر سے سات آدمی ہو ئے اسی طرح آج ان کی تعداد کروڑوںاور اربوں افراد تک پہنچ گئی ہے ۔

غدیر،جنگ جمل ،صفین اور نھر وان میں

اگر وھی پہلے دن والی ہی سقیفہ ہو تی توھر گز یہ نوبت نہیں آسکتی تھی کہ پچیس سال کے بعدلوگ حضرت امیر المو منین علیہ السلام سے خلافت قبول کرنے کےلئے التماس کریںیہ ان ہی کا موں کا اثر تھا جو غدیریوں نے سقیفہ کے دن انجام دئے تھے ۔ان ہی ایام میں جمل ،صفین اور نھروان جیسی جنگو ں کےلئے صف آرائی ہوئی

اگرچہ سقیفہ میں صف آرائی کی نو بت نہیں آئی اور غدیری بظاہر جلدی ہی خاموش ہو گئے اور غدیریوں کی تعداد چالیس افراد تک نہ پہنچ سکی لیکن امیر المو منین علیہ السلام کے ساتھ ہو نے والی ان تینوں جنگوں میں بہت سے صاحبانِ شمشیر (ایمان کے مختلف درجات کے ساتھ) آپ علیہ السلام کے ھمراہ تھے جن میں صرف پانچ ہزار افراد شرطة الخمیس [135]یعنی فدائیان غدیر تھے کہ جنھوں نے مولیٰ ،امیر المو منین کا صاحب اختیار ہونے اور مقام ولایت مطلقہ کی مطلق اطاعت کا عملی نمونہ پیش کیا۔

ان میں سے ایک اصبغ بن نباتہ تھے کہ جس وقت ان سے سوال کیا گیا :تمھا رے نزدیک امیر المو منین علیہ السلام کی منزلت کس حد تک ہے ؟انھوں نے کھاھم نے تلواروں کو اپنے کند ھوں پر رکھ لیا ہے اور جس پر وہ اشارہ کر دیں گے اس پر چلا دیں گے [136]۔

غدیر کے مقابلہ میں سقیفائی چھرے

اھل سقیفہ جن کا پہلے دن صرف ایک ہی چھرہ تھالیکن بعد میں تین خاص اور سیکڑوںعام چھرے ہوگئے کہ جن کا خلاصہ یھی تین چھرے تھے اور غدیر یوں کے ساتھ جنگ کر نے کےلئے آمادہ ہوگئے ۔یہ وہ افراد تھے جو پہلے دن اپنے باطن کو چھپا ئے ہو ئے تھے صرف غا صبوں کی پیٹھ پیچھے ہی ان کے حق میں باتیں کیا کر تے تھے لیکن اب انھوں نے یہ بتلا دیا کہ وہ اصحاب سقیفہ کا کس لئے دم بھر رہے تھے ۔

ایسے ایسے گروہ مو جود تھے جن کی پیشانیوں پر عبادت کی وجہ سے گھٹے پڑے ہو ئے تھے اور وہ ظاہری طور پر زاھد معلوم ہو تے تھے لیکن اس کے با وجود وہ حضرت علی علیہ السلام کے مد مقابل آرہے تھے کچھ لوگ ریاست طلبی کے عنوان سے حضرت علی علیہ السلام کے مد مقابل آرہے تھے ، کچھ گروہ مال و دولت کے لالچ میں آپ علیہ السلام سے جنگ کر نے آئے تھے ، کچھ گروہ عیاش تھے وہ اپنی عیاشی کے چکر میں حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کر رہے تھے ، کچھ گروہ اسلام اورپیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت شدید محبت کا اظہار کر نے کے با وجود صاحب غدیر کے مد مقابل ہو رہے تھے !!کچھ گروہ پیغمبر کی نسبت اپنے کفر و عناد کا مظاہرہ کر رہے تھے ، کچھ افراد صاف طور پر پیغمبر اور قر آن کے مخالف عقائد کا دم بھر نے کے با وجود اپنے کو اسلام کے وفادار سمجھتے تھے اور اسی نظریہ کے مد نظر امیر المو منین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کر نے کےلئے آئے تھے ۔

غدیر کے مد مقابل سقیفہ کی پُرفریب صورتیں

دوسری طرف سقیفہ میں کچھ ظاہر فریب چھرے نمایاں طورپر نظر آئے کہ جنھو ں نے اپنے مدمقابل معاشرہ کی کمر توڑکر رکھ دی ہے ۔

پھلی مر تبہ جنگ میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت علی علیہ السلام کے مد مقابل آئیں حالانکہ پیغمبر اسلام کے دو صحابی طلحہ و زبیر بھی اس کے ساتھ تھے ۔

ایک طرف عورت کا میدان جنگ میں آنا اور دوسری طرف پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زو جہ ہو نا عوام کو دھوکہ د ینے کا نرالا طریقہ تھا جس کا بظاہر اثر بھی ہوا لیکن سقیفہ کے بانی کی بیٹی ہو نے اور اپنے پدر بزر گوار کےلئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دورحیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جا سوسی جیسے کارنامے اس کے نامہ اعمال میں درج تھے جس کی بنا پر اس کو غدیر کے مد مقابل سقیفہ کابہترین نمائندہ تصور کیا جاسکتاتھا

دوسری مرتبہ قتل عثمان کے بھانے سے جو سقیفہ کا تام الاختیار آخری لیڈر تھا جس کو سقیفہ میں بنائے گئے منصوبے کے تحت منتخب کیا گیا تھا ،معاویہ اور سقیفہ کے بقیہ دوسرے افراد نے مل کر ایک گروہ تیار کیا اور سقیفہ کے مقتول خلیفہ کا انتقام لینے کی غرض سے قیام کیا ۔سقیفہ کے کُرتے کو دمشق کے اس منبر پر لٹکایا جس کی بنیاد سقیفہ میں محکم کی گئی تھی ،خال المو منین اور کاتب وحی جیسے زیور سے آراستہ کیا اور غدیر سے جنگ کے لئے نکل آئے ۔

غدیروالوں نے بھی عمار یاسر ،اویس قرنی اور مالک اشتر جیسے فدا کاروں کے ساتھ جتنا ہو سکتا تھا فدا کاری کا مظاہرہ کیا اور ایسے حالات پیدا کردئے کہ غدیر کا سنھرا نقش آسمان پر ابھر آیا ۔

تیسری مرتبہ نھروان کے کج فکر افراد جودرحقیقت سقیفہ کی پیدا وار تھے خود خواھی اور پروردگار عالم کی طرف سے منصوب امام کی اطاعت نہ کرنے کا سقیفہ والوں کی طرح عہد کرچکے تھے وہ بھی غدیر کے میدان میں آئے ۔

اس کے بعدصاحب غدیر کی اس شمشیر سے شھادت کہ جس پر انھوں نے اسلام کے نام کا سنھرا پا نی چڑھا رکھا تھا اورا سے خالص سقیفہ کے زھر میں بجھا ئے ہو ئے تھے یہ سقیفہ وا لوں کوطرف سے غدیر کو ذبح کرنے کا راستہ صاف نظر آرھا تھا ۔

مقتل غدیر!!

معا ویہ نے بیس سال کی طویل مدت میں غدیر کےلئے ایک بہت بڑا مقتل تیار کیاتھا اور اس میں ہزاروں غدیریوں کے سر کا ٹ کر ان کے خون سے لشکر سقیفہ کو سیراب کیا تاکہ کربلا کےلئے قوی ہو جا ئیں مرگ معاویہ اور یزیدکے بر سر اقتدار آجا نے کے بعد یہ بڑا مقتل غدیر کا سر کا ٹنے کےلئے تیار تھا اور یھی غدیر کو کر بلا تک کھینچ کر لایا تا کہ سقیفہ کے لیڈروں کے خواب کی صحیح تعبیر ہو جا ئے ۔

غدیر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام

اس مرتبہ غدیر اپنی پوری طاقت اور چندفداکار ساتھیوں کے ساتھ کر بلا کے میدان میں پہنچی،یہ حسین علیہ السلام تھے جو اپنے ایسے با وفاساتھیوں کے ساتھ آئے تھے جو شھادت اور ٹکڑے ٹکڑے ہو نے کےلئے اپنی کمر با ندھے ہو ئے تھے اورجس کا دوسرا گروہ اسیر ہو نے ،سر بریدہ غدیر کےلئے آنسو بھانے اور شام کے بے خبروں کو غدیر کی خبر سے با خبر کر نے کےلئے تیار تھے ۔

اس مقام پر حضرت امام صادق علیہ السلام کے فرمان کے عملی نمونہ کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے :

”اِذَاکُتِبَ الْکِتَابُ قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السلامُ “

جس وقت غدیر کے با لمقابل سقیفہ کا عہد نا مہ لکھا گیا تھا حضرت امام حسین علیہ السلام شھید ہو گئے تھے "!

ھاں !غدیر کا اس کے با وفا ساتھیوں سمیت سر قلم کردیا ،اس کے با عظمت خیموں کو غارت کر دیا ، ان میں آگ لگا دی ،غدیر کے عزیز و اقربا کو قید ی بنا لیا تا کہ سقیفہ کے دوسرے شھر والے اس پر فخر و مباھات کریں اور یہ اعلان کریں کہ غدیر کا کام تمام ہو گیا ہے ،لیکن۔۔۔!

غدیر کی حقیقی زندگی

غدیر نے اپنی واقعی اور حقیقی زندگی کا آغاز کر بلا کے دن سے کیا اور پچاس سال سقیفہ کے اوباش افراد کے ھاتھوں میںگرفتار ر ہنے کے بعد پھر سے نئی زندگی کا آغاز کیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شھادت کے بعد دو بارہ غدیر کی آواز دنیا کے آخری گو شہ تک پہنچی یھاں تک کہ کفار اور مشرکین نے اہل سقیفہ پر لعنت کی اور غدیر کی سر افرازی کو مبارکباد پیش کی ہے ۔

اس مر تبہ پھرسقیفہ اور غدیر کی جنگ کے شعلے بھڑکے اور اہل سقیفہ کے کینہ و حسد کے شعلے اتنے بھڑکے کہ انھوں نے سقیفہ کا جا نشین حجاج جیسے خو نخوار ونکو بنا دیا ۔وہ بھی چراغ لیکر آئے اور غدیر کے فدا ئیوں کو چُن چُن کرمقتل سقیفہ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ قنبرجیسوں نے بذات خود اپنے کو غدیر میں شھید ہو نے کےلئے اپنا تعارف کرایا ۔اگرچہ ان کی زبان کاٹ دی گئی یا ان کی زبان گُدّی سے نکال لی گئی لیکن یہ سب غدیر کی وہ بیش بھا قیمت تھی جو وہ اپنے جان و دل سے ادا کر رہے تھے ۔

گو یا سقیفا ئی پارٹی کو بخو بی اس بات کا پتہ تھا کہ ابھی غدیر زندہ و جا وید ہے اورھر دن اس کو نئی زندگی مل رہی ہے ۔غدیر ان نسلوں کی منتظر ہے جو اپنی کسی چیز کے کھو جا نے کے بعد اپنے ھاتھو ں کو پھیلا ئے ہو ئے اس کے استقبال کے لئے کھڑی رہیں اوردل کے پیروں سے صحرائے غدیر میںحا ضرہوں اور صاحب غدیر کی بیعت کریں ۔

غدیر اور سقیفہ تا ریخ کے آئینہ میں

اموی حکو مت کے ختم ہو نے کے ساتھ ہی سقیفہ کا دفتر بند ہو گیا لیکن پھر دو سری مرتبہ حکو مت عباسی کے آنے کے بعد اس دفتر کو غدیر سے مقابلہ کر نے کے لئے کھول دیا گیا ۔گو یا سقیفہ نے مختلف طریقو ں سے مختلف زمانوں میں اپنے جلوے دکھلا

ئے ۔پا نچ سو سال برسر اقتدارعباسیوں نے غدیریوں کے لئے کو ئی خو شی کامو قع نہیں آنے دیا ان کو قتل کیا ،تختہ دار پر چڑھا یا اور قید خا نوں میں ڈال دیا اور غدیر کے اماموں کو یکے بعد دیگرے شھید کردیا ۔

لیکن زمانے نے جو چھوٹا سا راستہ تشیع کےلئے چھوڑ رکھا تھا اس میں غدیر کو ہر دن دو سروں کی توقعات کے خلاف کا میابی ملتی رہی اور اسلامی سرحدوں کے باھر سے اپنے عا شقوں کو جذب کرنے لگی اور صراط مستقیم ڈھونڈھنے والوں کی کشتی نجات، سقیفہ کے فتنوں کے دریا کی مو جو ں سے ٹکرا تی ہو ئی رواں دواں ہو ئی ۔

اگرچہ خلافت کو غصب کرنے کے دن صاحب غدیر کے ساتھ صرف تین افراد باقی رہ گئے تھے اور کربلا میں کو ئی باقی نہیں رہا !!سقیفہ کے غا صبین آج آئیں اور اپنی آنکھیں کھول کر پوری دنیا میں ان چو دہ صد یوںمیں کروڑوں غدیریوں کا مشاہدہ کریں ۔ا تنے غدیری کہ غا صبوں کے وھم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

۵ غدیر سے متعلق کتب کی وا قعیت

پھلی صدی ہجری سے غدیر کی روایت کے سینہ بہ سینہ منتقل ہو نے کے ساتھ ساتھ کتاب نے بھی مسلمانو ں کی نسلوں تک غدیر کا پیغام پہنچا نے میں اپنا کر دار ادا کیا ہے اور غدیر کا دفتر اسی طرح کھلاہوا ہے اور دوسری صدی ہجری سے کتاب اور کتاب نویس نے جدیت کے ساتھ اس با رے میں بڑا کردار اداکیا ہے ۔

اس کے با وجود کہ رسول اسلام ﷺ کے ایک لاکھ بیس ہزار مخا طب افراد (جو غدیر خم میں مو جود تھے)کو اس عظیم وا قعہ کے لکھنے کےلئے اقدام کر نا چا ہئے تھا لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا حالانکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر کے پیغام کو آئندہ آنے والی نسلوں کےلئے پہنچانے کی بہت تا کید فر ما ئی تھی لیکن حکو متوں کے ڈر نے اس میں رکا وٹ ڈالی لیکن ان تمام حیلوں اور بھانوں کے با وجود اسلام کی ثقافت غدیر کے نام سے پر ہے اوراسلام کی اعتقادی تا ریخی اور حدیثی کتا بوں (وہ کہیں پر اور کسی زمانہ میں بھی تا لیف ہو ئی ہوں) میں نور غدیر قابل کتمان نہیں تھا ۔

مو ضوع غدیر سے متعلق سب سے پہلی کتابیں

سب سے پہلے تین کتابوں کا نام لیاجا سکتا ہے جن میں واقعہ غدیر کو نقل کیا گیا :

۱۔"کتاب علی علیہ السلام "جس کو حضرت علیہ السلام نے پیغمبر اسلام ﷺ کے املا ء کے ذریعہ تحریر فر مایا ۔"معروف "نام کے ایک شخص نے حضرت امام محمد با قر علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حا ضر ہو کر واقعہ غدیر کو ابو الطفیل کے نقل کے مطابق بیان کیا ۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کی تا ئید کر تے ہو ئے فر مایا :اس مطلب کامیں نے کتاب علی علیہ السلام میں مشاہدہ کیا ہے اور ہمارے نزدیک یہ مطلب صحیح ہے ۔"[137]یہ کتاب ودایع امامت میں سے ہے اور امام کے علا وہ کسی اور کی اس تک رسائی نہیں ہے ۔

۲۔تا لیفات بشری میں سب سے پہلی ی کتاب جس میں مسئلہ غدیر نقل کیا گیا ہے "کتاب سلیم بن قیس ھلالی "ہے ۔یہ پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد کے سا لوں میں تا لیف ہو ئی اور اس کتاب کے مو لف نے ۷۶ھجری میں وفات پائی ،غا صبان خلافت کی نظروں سے دور رہ کر اس کتاب میں غدیر سے متعلق مختلف مسائل کا تذکرہ کیا ہے یھاں تک کہ مستقل طور پر حدیث میں غدیر کے پورے واقعہ کو تحریر کیا ہے یہ چودہ سو سالہ یاد گارآج بھی اسی طرح باقی ہے اورمتعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے ۔

۳۔غدیر کے مو ضوع سے متعلق مستقل طور پر تالیف ہو نے والی کتاب پہلی کتاب " خطبۃالنبی ﷺ ہے جس کو ادبیات عرب کے بڑے عالم خلیل بن احمد فرا ھیدی نے تحریر کیا ہے جنھوں نے ۱۷۵ ھ میں وفات پائی اور اس کتاب میں غدیر خم میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے خطبہ کو مفصل طور پر تحریر کیا ہے ۔

چودہ صدیوں میں غدیر کے قلمی آثار

دین کے مختلف پھلووں میں غدیر اتنی راسخ ہو چکی ہے کہ یہ متعدد مو ضو عات میںزیربحث قرار پائی ہے ۔کتب حدیث میں سند اور متن کے اعتبار سے ،کتب تا ریخ میں اسلام کے سب سے اہم واقعہ کے عنوان سے ،کتب کلام میں سب سے اہم اعتقادی عنوان سے جو یھی خلافت وولایت ہے ،کتب تفسیر میں خلافت کے متعلق آیات کی تفسیر کے عنوان سے ،کتب لغت میں کلمہ"مو لی "کے معنی کے اعتبار سے اور کتب ادب و شعر میں تا ریخ اسلام کے زیبا قطعہ کے عنوان سے نظم و نثر میں بیان کیا گیا ہے ۔

پھلی صدی ہجری میں افراد کے امین سینے اورقوی حا فظے تھے انھوں نے کتاب کی طرح عمل کیا اور سو سال کے را ستے کواچھی طرح طے کیا اورآل محمد ﷺ کی امانت کو محفوظ رکھا بہت سے صحابہ اور تا بعین واقعہ غدیر کو محفلوں میں بیان کر تے تھے اور

اس کو اپنے بعد آنے والی نسلوں تک منتقل کر تے تھے اگر چہ کتاب سلیم کے مانند کتابیں بھی مخفی طور پر تا لیف ہو رہی تھی اور ان میں غدیر کو ثبت(لکھا) جا رہا تھا ۔

دو سری ہجری کے آغاز میں جس میں نسبتاً معا رف دینی کو تد وین کر نے کی آزا دی تھی تبلیغ غدیر کو بھی نئی زندگی ملی اور آہستہ آہستہ روایت سے تالیف کی شکل میں نقل کی جا نے لگی ۔

چو تھی ہجری میں حدیث غدیر کے متن کے سلسلہ میں تحقیق اور بحث کا آغاز ہوا اور خطبہ غدیر کا اصلی فقرہ "مَنْ کُنْتُ مَوْ لَاہُ فَہٰذا عَلِیٌ مَوْ لَاہُ"شیعہ اور اس کے مخا لفوں کے درمیان منا ظروں میں بیان کیا جا نے لگا رجال اسناد اور حدیث غدیر کے ناقلین کے بارے میں بھی اس سلسلہ میں بڑی تحقیق و جستجو کر نے لگے ۔

یہ تحقیقات چو تھی ،پا نچویں اور چھٹی ہجری میں اوج پر پہنچ گئیں اور ہزارسال تک اسی طرح جا ری و ساری رہیں کہ ان صدیوں کے بر جستہ آثار آج بھی موجود ہیں ۔

گیا رہویں ہجری کے آغاز سے لیکر آج تک میدان علمی کوباز رکھتے ہوئے محققین اور اسلامی دانشمندوں نے غدیر کے سلسلہ میں مفصل اور مطالب سے پُراور اہم کتابیں تا لیف کی ہیں اور بڑے اچھے طریقہ سے ہزار سالہ زحمتوںسے نتیجے اخذ کئے ہیں ۔بڑی بڑی تحقیقات کر نے والے جیسے قاضی شوستری، علامہ مجلسی ،شیخ حر عا ملی ،سید ھاشم بحرانی ،میر حا مد حسین ہندی ،علامہ امینی اور دو سرے علماء اس مد عا کے بہترین شا ھد ہیں ۔

کتب غدیر کی تعداد

غدیر کے سلسلہ میں زیادہ تر کتا بیں عربی ،فارسی اور اردو زبانوں میں لکھی گئی ہیں ،کچھ کتا بیں انگریزی زبان میںبھی ہیں اور کچھ کتابیں تر کی، آذری ،استا نبولی ، بنگا لی اور نو رو زی زبان میں بھی لکھی گئی ہیں ان میں سے بعض تالیفات اوربعض تر جمہ و تلخیص کی صورت میں ہیں ۔

علمی تقسیم بندی کے اعتبار سے ان میں سے بعض کتا بوں میں مکمل طور پروا قعہ غدیر کو نقل کیا گیا ہے اور کچھ کتابوں میں صرف خطبہ غدیر کا مکمل متن تحریر کیا گیا ہے ۔بہت سی کتا بوں میں حدیث غدیر کی اسناد کی جمع آوری اور رجا لی بحث کی گئی ہے ۔

زبر دست علمی تحقیقات مخا لفوں کے جواب میں ہیں جو کلمہ "مو لی "کے معنی،سند کی تحقیق اور دلالت کے سلسلہ میں کی گئی ہیں بچوں اور نو جوانوںکے شعر و ادبیات بھی غدیر سے متعلق تا لیفات کاایک جلوہ ہیں ۔

غدیر سے متعلق کتا بیں

علا مہ سید عبد العزیز طبا طبا ئی قدس سرہ نے کتاب "الغدیرفی التراث الاسلامی "میں غدیر سے متعلق مستقل ۱۸۴ مستقل کتابو ں کی فھر ست تحریر کی ہے اور ان کے مو لفین کی حالات زند گا نی پر رو شنی بھی ڈالی ہے ۔

اسی طرح دانشمند بزرگ محمد انصاری نے کتاب "غدیر در آئینہ کتاب "میں غدیر سے متعلق ۴۱۴ مستقل کتا بوں کے نام درج کئے ہیں اور ان میں مکمل طور پر کتا بوں کا تعارف اور ان کی تعداد کو بڑے خو بصورت انداز میں تحریر کیا ہے ۔

کتا بوں کے ذریعہ غدیر کی وسیع تبلیغ

غدیر کے قلمی آثار پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے مختلف جلووں کا نظارہ ہوتاہے چھو ٹی بڑی کتابیں ،رسالے ،بروشر ،مقالات،مجلے،اخبار،کامپیوٹری علمی پرو گرام،خوبصورت خطاطی، اعلانات ،کارڈ اور پو سٹر کی شکل میں مشاہدہ کر تے ہیں ۔

یہ طریقہ ہر سال اوج پر ہے اور حضرت بقیة اللہ الاعظم کے زیر سایہ پیغام غدیر کے ابلاغ میں موثر کرداراادا کرا رہا ہے ۔

۶ شعرا ور ادبیات غدیر

اسلام کے واقعات میں سے صرف غدیر ایسا واقعہ ہے کہ جس کے رونما ہو نے کے وقت سے شعر کی سند بھی اپنے ساتھ لئے ہو ئے ہے ۔شعر اپنے وزن و قافیہ کے ساتھ غدیر کے دفتر میں ہمیشہ باقی رہنے والی سند ہے جو یکے بعد دیگرے سینوں میں حفظ ہوتی رہی اور ادبی اہمیت کے مد نظر کتا بوں میں لکھی جاتی رہی ہے ۔بعد میں آنے والی نسلیں جو دشمنوں کے غلط پروپگنڈے کے پیچ میںاپنے معا رف سے بہت زیادہ دور ہو گئی ہیں نے غدیر کے متعلق حسان اور اس کے ما نند افرادکے ا شعار سے اسے دوبارہ درک کیا ہے ۔

طول تاریخ میں حدیثی اور تا ریخی اسناد و مدارک کے ساتھ ساتھ مختلف صدیوں میں مختلف شعرا ء کے اشعار نے بھی اس واقعہ کی حفاظت کر نے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے ۔

شعر میں ایک دو سری بات یہ پا ئی جا تی ہے کہ اس نے غدیر کو کتا بوں اور محفلوں میں اس طرح پیش کیا جو دو سرے طریقوں سے ممکن نہیں ہے یا کم از کم آسان نہیں ہے بہت سی ادبی کتا بو ں میں یھاں تک کہ اہل بیت علیھم السلام کے مخالفوں نے اپنی کتابوں میں غدیر کے سلسلہ میںایک بڑے شاعر کے شعرکو ادبی شہ پارے کے طورپر نقل کیا ہے اسی طرح وہ بہت سے افراد جن کے پاس مطالعہ اور علمی متون کو سننے کا وقت نہیں ہیں وہ بھی ا شعارکے ایک قطعہ سے ہی معارف غدیر سے سر شار ہو جا تے ہیں ۔

غدیرعربی ،فارسی ،اردو اور تر کی اشعار کے آئینہ میں

چو دہ صدیوں کے عر صہ میںمسئلہ غدیر عربی ،فارسی ،اردو،تر کی اور دو سری زبانوں میں اشعار میں نظم ہو تا رہا ہے ۔اس سلسلہ میں سب سے پہلا زبردست شاعرقدم حسان بن ثابت نے اٹھایا اور نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقاعدہ اجازت سے غدیر خُم ہی میں واقعہ غدیر کے متعلق کہے ہو ئے اشعار پڑھے ۔

خود حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے غدیر خم کے متعلق اشعار کہے ہیں چند اصحاب پیغمبر نیز ائمہ علیھم السلام کے بعض اصحاب نے بھی غدیر کے سلسلہ میں اشعار کہے ہیں منجملہ قیس بن سعد بن عبادہ ،سید حمیری ،کمیت اسدی ،دعبل خزا عی اور ابو تمام وغیرہ ہیں ۔

اشعار سے دلچسپي رکھنے والے بڑے بڑے علماء نے بھی غدیر کے سلسلہ میں اشعار کہے ہیں منجملہ شریف رضی ،سید مر تضی ،قطب راوندی ، حا فظ بر سی ، شیخ کفعمی ، شیخ بھا ئی ، شیخ کر کی ، شیخ حر عا ملی ، سید علی خان مدنی ،اور آیت اللہ شیخ محمد حسین غر وی اصفھا نی (کمپانی) ہیں ۔

اپنے وقت کے بڑے بڑے عرب شعرا ء جیسے ابن رو می ، وا مق نصرانی ، حما نی، تنو خی ، ابو فراس حمدانی، بشنوی کردی ، کشا جم ، نا شی صغیر ،صا حب بن عباد ، مھیار دیلمی ، ابو العلا معر ی ، اقساسی ، ابن عرندس ، ابن عو دی، ابن داغر حلی ، بولس سلامہ مسیحی نے غدیر کے سلسلہ میں اشعار کہے ہیں ۔

شعرائے عرب کے علاوہ فارسی ،اردو اور ترکی زبان کے شعراء نے بھی غدیر کے مطالب کو شعر میں ڈھال کر غدیر کے پیغام کی حفاظت اور اس کو نشر کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔

اس بات کی یاد دھانی ضروری ہے کہ بعض شعراء نے داستان غدیر کو بطور مفصل یا مختصر طور پر اشعار میں نظم کیا ہے ان میں سب سے پہلے شاعر حسان بن ثابت ہیں ۔دوسرے بعض شعراء نے غدیر کے فقط حساس مطلب "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ "کو شعر میں نظم کر کے غدیر کے پیغام کی حفا ظت کی ہے ایک گروہ نے غدیر کے ادبی اور اعتقادی پہلو کو شعر میں نظم کیا ہے اور جھا ں تک ان سے ممکن ہوا انھوں نے غدیر کے معنوی پہلو کو اشعار میں ڈھال کر ایک شیعہ شخص کی زندگی کو نشاط بخشی ہے کہ جب بھی وہ اشعار پڑھے جا تے ہیں تو ان سے ان کے جسم و روح میں ولایت کی خنکی کا احساس ہو تا ہے ۔

غدیر کے اشعارسے متعلق کتا بوں کی تد وین

بعض مو لفین نے غدیر سے متعلق اشعار کو کتابوں میں جمع کیا ہے اور غدیر کی اس ادبی اسناد کو منظم اور مرتب مجموعوں کی شکل میں پیش کیا ہے ۔ان میں سے بعض کتا بیں صرف اشعار غدیر سے متعلق ہیں جن میں سے کچھ کتا بوں کے نام ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں :

۱۔الغدیر فی الکتاب والسنۃ والا دب ،علامہ امینی ۔

۲۔شعراء الغدیر ،مو سسۃ الغدیر بیروت ۔

۳۔الغدیر فی الادب الشعبی ،حسین بن حسن بھبھانی ۔

۴۔غدیر یات علا مہ امینی ،بر گزیدہ الغدیر ۔

۵۔الغدیریۃ ،شیخ ابراھیم کفعمی ۔

۶۔غدیریات ھا دفۃ ،سید طالب خر سان ۔

۷۔غدیر در شعر فا رسی ،سید مصطفی مو سوی گر ما رودی ۔

۸۔سرود غدیر ،علا مہ سید احمد اشکو ری ،۲ جلد ۔

۹۔شعراء غدیر از گزشتہ تا امروز ،محمد ھا دی امینی ،۱۰جلد ۔

۱۰۔غدیر در شعر فا رسی از کسا ئی مروزی تا شھر یار تبریزی ،محمد صحتی سر درودی ۔

۱۱۔پا سداران حما سہ غدیر ،پرویز عبا سی ۔

۱۲۔بیعت با خو رشید ،ادارہ ارشاد خر اسان ۔

۱۳۔در سا حل غدیر ،احمد احمدی بیر جندی ۔

۱۴۔گلبانگ غدیر ،محمد مھدی بھداروند ۔

۱۵۔دریا در غدیر ،ثابت محمو دی ۔

۱۶۔خطبۃ الغدیر محمد حسین صغیر اصفھا نی ۔

۱۷۔خطبہ غدیر خم ،عباس جبروتی قمی ۔

۱۸۔خطبہ غدیریہ ،عا صی محمد میرزا ۔

۱۹۔غدیریہ ملا مسیحا ۔

۲۰۔غدیریہ ،ملا محمد جعفر ۔

۲۱۔مھر آب خم ،سید علی رضوی ۔

۲۲۔یک جر عہ از غدیر ،شعرائے قم ۔

۲۳۔صھبا ئے غدیر ،شعرا ئے ہند ۔

۲۴۔ترانہ غدیر سید محمد رضا سا جد زید پوری ۔

عصر حا ضر میں شعر غدیر

ہما رے دور میں شعر غدیر نے ادبی پہلو وں سے بڑھکر مخصوص تبلیغی شکل اختیار کر لی ہے اور اس کا مشاہدہ بہت سی کتابوں ،رسالوں ، اخباروں ،ریڈیو ،ٹیلیویزن اور کمپیوٹر کے پروگراموں میں کیا جا سکتا ہے محفلوں میں مدح کی صورت، آڈیواور ویڈیو کیسٹ اور کمپیو ٹر سی ڈی یھاں تک کہ انٹر نیٹ کے ذریعہ نشر کئۓ جا نے والے پرو گراموں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے جن سے غدیر ی اشعار کو ایک نئ زندگی ملی ہے ۔

ھم کتاب کے اس حصہ میں آپ کی خدمت میں عربی ،فارسی ،اردو اور ترکی ادب میں اعتقاد، ولایت اور ادبی اعتبار سے خاص اہمیت کے حامل اشعارچار حصوں میں پیش کرتے ہیں :

شعر اور ادب عربی

سب سے پہلے پیغمبر اکرم ﷺ کی اجازت خود آپ ہی کے حضور حسان بن ثابت کے اشعار پڑھے گئے ان میں سے حسان کے اشعار مندرجہ ذیل ہیں :[138]

الم تعلمو ا انَّ النَّبیَّ محمَّداً لدیٰ دَوح خم حین قام منادیاً
فقال لھم من کنت مولاہ منکم وکان لقولی حافظاً لیس ناسیاً
فمولاہ من بعدی علیٌّ وانَّنی بہ لکم دون البر یَّۃ راضیاً

ترجمہ :"کیا تم کونہیں معلوم کہ پیغمبر اکرم ﷺ جب مقام خم کے درختوں کےنیچے قیام پذیر ہوئے
تو مسلمانوں سے کہا کہ میں تم میںسے جس کا مولا ہوں اور اسکو میر ی بات یاد بھی رہے
تو اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ میرے بعد علی مولا ہیں اور میں مولاکے عنوان سے فقط انہیں سے راضی ہوں کسی اور سے نہیں

معاویہ نے ایک خط میں علی علیہ السلام کے مقابلے میں اپنے افتخارات کا دعوی کیا تو مولائے کائنات نے اس خط کے جواب میں اشعار تحریر فرمائے جس میں بعض اشعار غدیر کے بارے میں تھے :[139]

مُحَّد النبی اخی وصنوی وحمزۃ سید الشھداء عمّی
واوجب لی ولایتہ علیکم رسول اللہ یوم غدیر خم

واوصانی النبی علی اختیار لامّتہ رضیً منکم بحکمی
الا من شاء فلیومن بھذا والا فلیمُتْ کَمَداً بغمّ

فویل ثم ویل ثم ویل لمن یلقی الاله غداً بظلمی

ترجمہ :"محمد نبی میرے بھائی ہیں اورحمزہ سیدا الشھداء میرے چچا ہیں ۔

غدیر خم کے مقام پر ۱۸ ذی الحجہ کو رسول خدا نے تم پر مجھ کو اپنی جانب سے حاکم قرار دیا ہے ۔

اور نبی نے مجھ کو اپنی امت کے سلسلہ میں منتخب ہونے کی وصیت کی کیونکہ تم میرے حاکم ہونے پر راضی تھے ۔

آگاہ رہو کہ جس کا دل چاہے وہ اس مطلب پر ایمان لائے ورنہ حسد اور غم کے مارے مرجائے

تو افسوس ہے افسوس ہے اس شخص پر جو بروز قیامت خدا سے اس حال میں ملاقات کرے کہ مجھ پر ظلم کـرچکا ہـو

۔

ہناد بن سری کہتا ہے کہ: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک شب خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا :میرے لئے کمیت کے وہ اشعار پڑھو جس میں اس نے کہا ہے کہ :"ویوم الدوح دوح غدیرخم "

میں نے آپ کی خدمت اقدس میں وہ اشعار پڑھے تو آپ نے فرمایا :میرا یہ شعر بھی اس میں اضافہ کرلو :[140]

ولم ارَ مثل ذلک الیوم یوماً ولم ارَ مثله حقاً اضیعا

ترجمہ :"میں نے اس دن کی طرح کسی دن کونہیں پایا اور نہ مولائے علی کے حق جیساضائع ہونے والا حق دیکھا۔

جنگ صفین میں امیر المو منین علیہ السلام کے لشکر کے کمانڈرقیس بن سعد بن عبادہ نے آپ کے لئے یہ اشعار پڑھے :[141]

قلت لما بغی العدوّعلینا حسبنا ربنا و نعم الو کیل
وعلیٌّ امامنا وامام لِسِوانا اتی به التنزیل

ومن قال النبی:من کنت مولاه فهذا مولاه خطب جلیل

ترجمہ :"جب ہم پر دشمن نے حملہ کیا تو میں نے کہا کہ ہمارے لئے ہمارا پروردگار کافی ہے ۔اور وہ بہتر ین ضامن ہے ۔

علی علیہ السلام ہمارے امام ہیں اور ہمارے غیروں کے بھی امام ہیں اس سلسلہ میں قرآن کی آیت گواہ ہے ۔

اس سلسلہ میں نبی کا یہ قول بھی اہمیت رکھتا ہے ہے کہ جس کا میں مولا ہو ں اس کے علی بھی مولا ہیں سید باقر رضوی ہندی متوفی (۱۳۲۹ ء) کہتے ہیں :

میں نے شب عید غدیر امام زمانہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ بڑے غمگین اور گریہ کررہے تھے ۔میں آپ کی خدمت بابرکت میں پہونچا ،سلام کیا ھاتھوں کا بوسہ لیا لیکن میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ متفکر ہیں میں نے عرض کیا میرے مولا یہ ایام تو خو ش ہونے اور عید غدیر کا جشن منانے کے ایام ہیں لیکن میں آپ کو ملول، رنجیدہ خاطر اور گریاں دیکھ رہا ہوں ؟فرمایا :مجھے اپنی جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا غم یاد آگیا ہے ۔اس کے بعد آپ علیہ السلام نے یہ شعر پڑھا :

لا ترانی اتّخذتُ لا و عُلا ھا بعد بیت الا حزان بیت سرور!

ترجمہ :"جناب فاطمہ کے عظیم مرتبہ کی قسم بیت الا حزان کے بعد تم مجھ کو کوئی خوشی کا گھر انتخاب کرتے ہوئے نہیں دیکھوگے ۔

سید باقر کہتے ہیں میںنیند سے بیدار ہوا، غدیر اور مصائب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میںچند اشعار لکھے جن کا کچھ حصہ مندرجہ ذیل ہے :

كلُّ غدر وقول افک وزور هو فرع عن جحد نص الغدير
يوم اوحى الجليل يامرطه وهوسارً ان مُر بترک المسير

حطَّ رحل السرى على غير ماء وكِلا ،فى الفلا بحرَّ الهجير
ثمَّ بلَّغهم والاّ فما بلَّغت وحياً عن اللطيف الخبير

اقِم المرتضى اماماًعلى الخل ق و نور اًيجلودجى الديجور
فرقى آخذاً بكفَّ عليَّ منبراً كان من حدوج وكور

ودعا والملا حضور جميعاً غَيَّبَ الله رشد هم من حضور
انَّ هذا امیر کم وولیّ ال امربعدی ووارثی ووزیری

هو مولی لکل من کنت مولا هُ من الله فی جمیع الامور
افصبراً یاصاحب الامر والخط ب جلیل یذیب قلب الصبور

وکانّی به یقول ویبکی بسلوَّ نزر و دمع غزیر
لا ترانی اتّخذتُ لا وعُلا ها بعد بیت الا حزان بیت سرور!

فمتیٰ یابن احمد تنشرالطاغوت والجبت قبل یوم النشور

ترجمہ :"ھر طرح کی غداری اور بہتان ،اور جھوٹ روایت غدیر کا انکار کرنے کی وجہ سے ہے ۔
جس دن خداوند جلیل نے رسول گرامی کو وحی کے ذریعہ یہ حکم دیا کہ
بے آب دانہ مقام پر جنگل مےں تپتی دھوپ مےں قافلہ روک دیا جائے یہ اس حال مےں تھا کہ رسول مکہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے
پھر رسول کو حکم ملا کہ لوگوں تک پیغام الٰہی پہنچا دیجئے ورنہ آپ نے خدا وند لطیف وخبیر کی جانب سے کوئی حکم نہیں پہنچایا ۔
علی مرتضیٰ کو مخلوقات کا امام اور ایسا نور قرار دید یجئے جو تاریکیوں کے اند ھیرے کو ختم کردے اسی وقت رسول کجاوﺅں کے منبر پر مولا ئے کائنات کے ہاتھ کو پکڑ کر تشریف لے گئے
اور دعا کی جبکہ تمام لوک موجود تھے وہ لوک اس طرح کے تھے کہ ہدایت الٰہی سے فیض اٹھا نے سے قاصر تھے ۔
رسول نے فرمایا یہ تمھارے امیر اور میرے بعد تمھارے امور کے ذمہ داروارث اور وزیر ہیں ۔
تمام امور مےں خدا کی جناب سے ہر اس شخص کے مولا ہیں جس کا مےں مولاہوں۔
لہٰذا اے امام زمانہ آپ صبر کیجئے حالانکہ مصیبت اتنی عظیم ہے کہ صابر شخص کے دل کو پگھلادیتی ہے ۔

اس وقت مجھ کو محسوس ہوا گویا امام زمانہ شدت سے روتے ہوئے فرمارہے ہیں :

جناب فاطمہ کے عظیم مرتبہ کی قسم بیت الا حزان کے بعد تم مجھ کو کوئی خوشی کا گھر انتخاب کرتے ہوئے نہیں دیکھوگے ۔

اے فرزند رسول قیامت سے پہلے آپ کب سرکشوں کو سزا دیں گے ۔

اب آپ کے بعد مختلف شعراء کے اشعار ملا حظہ فرمائیں

سید حمیری

وکم قد سمعنا من المصطفی وصایا مخصَّصة فی علیّ

وفی یوم خم رقی منبراً یبلغ الرکب و الرکب لم یرحل

فبَخبَخَ شیخک لما رآی عری عقد حیدر لم تحلل

ترجمہ: "ھم نے مولا ئے کا ئنات کے سلسلہ مےں رسول گرامی سے کتنی زیادہ خصوصی سفارشیں سُنی ہیں

اور غدیر خم کے میدان مےں آپ منبر پر تشریف لے گئے اور وہاں جاکر موجود افراد تک حکم الٰہی پہنچا یا ۔

اس وقت جب تمھارے بزرگ نے دیکھا کہ مولا ئے کائنات کے عقدوں کو کھلتے ہو ئے نہیں دیکھا تو مبارک بادپیش کی ۔

ابن رومی

قال النبی له مقالاًلم یکن یوم الغدیر لسامعیه مُجمجماً

من کنت مولاه فهذا مولی له مثلی واصبح بالفخار متوّجاً

ترجمہ :"نبی ﷺ نے غدیر کے میدان مےں علی علیہ السلام کے متعلق ایک ایسی بات کھی جو سامعین کےلئے مبھم نہ تھی ۔

آپ نے فرمایا جس جس کا مےں مولاہو ں اس کے علی بھی مولا ہیں چنانچہ آپ کے سرپر فخر کا تاج پہنا دیا گیا ۔

شریف رضی

غدر السرور بنا وکان وفاوه یوم الغدیر
یوم اطاف به الوصی وقد تلقّب بالامیر
فتسلّ فیه وردَّعا ریة الغرام الی المعیر

ترجمہ :"خوشی نے ہم سے بے رخی کی اور وفاداری غدیر کے دن کی ۔
جس دن میدان غدیر مےں رسول ﷺ کے وصی علی علیہ السلام پہنچے
لہذا غدیر کے دن اپنا غم دور کرو اور آسودہ خاطر ہوکر رہو ۔

سید مرتضیٰ

لله درّ یوم ما اشرفا ودرّ ما کان به اعرفا
ساق الینا فیه ربّ العلی ماامرض الاعداء او اتلفا

ترجمہ :"اور غدیر کا کیا کہنا اس کے شرف کا کیا کہنا اور اس مےں پہچنوائی جانے والی ھستی کا کیا کہنا۔
اس دن پروردگار عالم نے ہم کو ایسی خوشی تحفہ مےں دی جس کی وجہ سے دشمن یا بیمار پڑگئے یا نابود ہوگئے ۔

مھیار دیلمی

واسا لهم یوم خم بعد ما عقدوا له الو لایة لِمَ خانوا ولِمَ خَلَعوا
قول صحیح ونیّات بها نَفَل لاینفع السیف صقل تحته طبع
انکار هم یاامیرالمومنین لها بعد اعترافهم عاربه ادّر عوا

ترجمہ :"ذرا ان سے پوچھو توکہ جب وہ غدیرمےں علی سے ولایت کاعھد کرچکے تھے توکیوں خیانت کی اور علی کو منصب خلافت سے کیوں دور کردیا ۔

اے مولا ئے کائنات اقرار کے بعد منکر ولایت ہوجانا باعث ننگ دعارہے جسکو انھوں نے سپر قرار دے رکھاہے ۔

فنجکر دی

لا تنکرنَّ غدیر خمّ انّه کا لشمس فی اشراقها بل اظهر
ماکان معروفاً باسناد الی خیر البر ایا احمد لا یُنکر
فیه امامة حیدر وکماله وجلاله حتی القیامة یذکر

ترجمہ :"خبر دار کبھی غدیر خم کا انکار نہ کرنا کیو نکہ غدیر خم درخشند گی مےنسورج کے مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ رو شن ہے ۔

جو واقعہ بہترین مخلوق محمد مصطفٰے کی جانب بہت سی اسناد کے ذریعہ مشہور ہواس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ۔

اس مےں مولا ئے کائنات کی امامت مستقر ہوگی اور قیامت تک آپ کے کمال اور جلال کا ذکر کیا جائیگا

ابو محمد حلّی

واذا نظرت الی خطاب مُحَّد یوم الغدیر اذاستقرالمنزل
من کنت مولاه فهذاحیدر مولاه لایر تاب فیه محصّل
لعرفتَ نصّ المصطفی بخلافة من بعده غرّاء لایتاوّل

ترجمہ :"جب کا روا ن ٹھہر نے کے وقت غدیر میں رسول کے اس خطاب کی طرف آپ توجہ کریں گے کہ میں جس کا میں مـو لا ہوں اس کے یہ علی بھی مو لا ہیں ۔

تو آپ کو معلوم ہوجا ئیگا کہ رسول نے جو اپنے بعد علی کی خلافت کی بات کھی ہے وہ بہت روشن ہے اور اس کی تاوےل نہےں کی جا سکتی ہے ۔

ابو عبداللہ خصیبی

انَّ یوم الغدیریوم سرور بیَّن اللہ فیه فضل الغدیر

وحباخمّ با لجلالة والتف ضيل والتحفة التی فی الحبور

یوم نادی مُحَّد فی جمیع ال خلق اذقال مفصح التخییر
قائلا للجمیع من فوق دوح جمعوه لامره المقدور

فصدد تم عنه ولم تستجیبوا وتعرَّضتم لافک وزور
ثم قلتم قد قال :من کنت مولاه فهذا مولاه غیر نکیر

ترجمہ :"غدیر کا دن یقیناً خوشی کا دن ہے اس میں خدوند عالم نے غدیر کی فضیلت کا تذکرہ فرمایا ہے
اور غدیر خم کو جلالت ،فضیلت اور تحفہ بخشا ہے جو دانشمندوں سے مخصوص ہے ۔
جس دن رسول نے تمام مخلوقات کو مخاطب کیا اور آپ نے یہ خطاب بڑے بڑے درختوں کے نیچے سے کیا ۔
لیکن تم نے ان کی بات نہ مانی اور جھوٹ و بہتان کا سہارا لیا ۔
پھر تم نے کہا کہ رسول نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی بھی مولا ہیں ۔

ناشی صغیر

وصارمه کبیعته بخمٍّ معاقدها من القوم الرقاب
علیّ الدّر والذهب المصفّی وباقی الناس کلهم تراب

ترجمہ :"غدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کی تلوار آپ کی بیعت کی طرح ہے کہ جس طرح تلوار گردنوں پر پڑتی تھی اسی ط-رح یہ بیعت ان کی گردنوں میں آگئی ۔
علی علیہ السلام موتی اور خالص سونا ہیں اور باقی لوگ مٹی کی طرح بے حیثیت ہیں ۔

بولس سلامه مسیحی

عاد من حجة الو داع الخطير ولفيف الحجيج موج بحور
لجة خلف كا نتشار الغيم صبحاً فى الفدفد المغمور

بلغ العائدون بطحاء خمَّ فكانَّ الركبان فى التنور
عرفوه غدير خم و ليس الغ ور الاّ ثمالة من غدير

جاء جبريل قائلاً :يا نبى الله بلَّغ كلام ربّ مجير
انت فى عصمة من الناس فانثر بينات السماء للجمهور

واذِعها رسالة الله وحياً سر مدياً و حجة للعصور
مادعاهم طه لامريسير وصعيد البطحا ء وهج حرور

وارتقى منبرالحدا ئج طه يشهرالسمع للكلام الكبير
ايهاالناس انما الله مو لاكم و مو لا ى نا صرى و مجيرى

ثم انى وليُّكم منذ كان الدهر طفلاًحتى زوال الدهور
ياالهى من كنت مو لاه حقاً فعلىٌ مو لاه غير نكير

ياالهى والِ الذين يوالوان ابن عمى وانصرحليف نصيرى
كن عدوّاً لمن يعا ديه واخذل كل نكس وخاذل شرير

قالهاآخذاًبضبع على رافعاًساعد الهمام الهصور
لاح شَعر الابطين عند اغتناق الزند للزند فى المقام الشهير

بثَّ طه مقاله فى على واضحاًكالنهار دون ستور
لامجازولاغموض ولبس يستحثّ الا فهام للتفسير

فا تاه المهنَّؤ ن عيون القوم يبدون آية التو قير
جاءِ ھ الصا حبان يبتدران القول طلاّ على حقاق العبير

بتَّ مولی للمو منين هنيئاً للميامين بالامام الجدير
هنّا ته ازواج احمد يتلوهنَّ رتل من الجميع الغفير

عيدک العيد يا علی فان يص مت حسود اوطا مس للبدور

ترجمہ :"عظیم المرتبت رسول ﷺ حجة الوداع سے واپس ہوئے جبکہ حاجیوں کا مجمع ٹھاٹھیں مار رھاتھا ۔

مجمع بہت زیادہ پانی کی طرح تھا لگ رھاتھا جیسے صبح کے وقت

حج سے لوٹنے والے وادی خم میں پہونچے لگ رھاتھا گویا وہ لوگ تنور میں پہونچ گئے ہیں ۔

انھوں نے اس جگہ کو غدیر خم کے نام سے پہچانا

جبرئیل نے آکر نبی سے کہا اے نبی خدا ،خدا کا پیغام پہونچا دیجئے

آپ لوگوں کے شر سے محفوظ رہیں گے لہذا آسمانی پیغام لوگوں تک پہونچا دیجئے ۔

اس پیغام کو پہونچا دیجئے تاکہ یہ پیغام آنے والے زمانوں کیلئے حمیت رہے ۔

پیغمبر نے ان کو ایک آسان امر کیلئے دعوت نہیں دی جبکہ سر زمین غدیر دھوپ سے تپ رہی تھی ۔

رسول کجاووں کے منبر پر تشریف لے گئے تاکہ پورا مجمع ان کا کلام سن سکے۔

لوگو! بیشک اللہ تمھارا اور میرا مولا و مددگار ہے اور مجھے پناہ دینے والا ہے ۔

پھر اس کے بعد میں بچپن سے لیکر قیامت تک تمھارا ولی ہوں ۔

بار الہا جس کا میں حقیقی مو لا ہوں یقیناً علی بھی اس کے مو لا ہیں ۔

بار الہا جو میرے چچا زاد بھا ئی سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو ان کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر ۔

جو ان سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی رکھ اور ہر رسوا کرنے والے کو رسوا کردے ۔

آپ نے مولائے کائنات کا بازو پکڑ کر اس حال میں کہا کہ آپ کی سفیدی بغل نمودار تھی۔

آپ نے مولائے کائنات کے سلسلہ میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح طور پر کھی۔

مجاز گوئی اور پیچید گی کا استعمال نہیں کیا کہ سمجھنے والوں کو دشواری کا سامنا ہوتا ۔

اس وقت مبارکباد پیش کرنے والے قوم کے نمایاں افراد آپ کے پاس تہنیت پیش کرنے آئے ۔

ابو بکر اور عمر بھی تیزی سے آپ کے پاس مبارکباد پیش کرنے کے لئے آئے ۔

مو لائے کائنات مو منین کے مولا ہو گئے لائق امام کے ذریعہ برکت پانے والوں کا کیا کہنا

آپ کو ازواج نبی نے بھی مبارکباد پیش کی اس کے بعد جم غفیر نے بھی مبارکباد پیش کی

اے علی علیہ السلام آپ کی عید عید ہے اس مو قع پر حسد رکھنے والا ہی خا موش ہوگا یا چاند کو بے نور سمجھنے والا ہی آپ کی ولایت کا انکار کرے گا ۔

معرو ف عبد الجید مصری

وُلّیتَ فی یوم الغدیر بآ یة شهدالحجیج بها ،فکیف توؤّل؟
انت الو لیُّ،ومن سواک معطّل عنها ،واجماع السقیفةبا طل

فا ذا اتی یوم الغدیر تنزّلت آیات ربّک کا لنجوم اللمّعِ
قم یامُحَمّد انّها لرسا لة ان لم تبلّغها فلست بصادعِ

وقف الرسول مبلّغاًومنادیاً فی حجة التودیع بین الاربُعِ
و ا بو تراب فی جوارالمصطفیٰ طلق المحیّا کا لهلال الطالعِ

رفع النبیّ ید الوصیّ وقال فی مرا یٰ من الجمع الغفیر و مسمعِ
"من کُنت مولاه فهٰذا المر تضیٰ مولی له "فبخٍ بخٍ لسمیدعِ!

وسَعَت جموعُ الناس نحواميرها مابين مقطوعِ الرجا ،و مبا يعِ!

وصیّ بها مو سی، و هذا احمدٌ وصیّ اخا ه،فذلَّ من لم یبخعِ !!

ترجمہ :"غدیر کے دن آپ ایسے عھدے کے ذمہ دار قرار دئے گئے جس کا حجاج نے مشاہدہ کیا تو بھلا اس کی کیسے تاوی-ل ممک-ن ہے ؟!

آپ ولی ہیں آپ کے علاوہ سب ولایت سے در کنار ہیں اور سقیفہ کا اجماع باطل ہے ۔

تو جب غدیر کا دن آیا تو آپ کے پروردگار کی آیات درخشاں ستاروں کی طرح نازل ہوئیں ۔

اے محمد آپ کھڑے ہو جائیے کیونکہ یہ ایسا پیغام ہے کہ اگر آپ نے اس کو نہیں پہونچایا تو گویا رسالت کا کو ئی کام ہی انج-ام نہیں دیا ۔

اس وقت رسول حجۃ الوداع کے مو قع پر اس حالت میں حکم الٰہی کی تبلیغ کے لئے کھڑے ہوئے آ پ کے پہلو میں م-و لائے کا ئنات تھے ۔

آپ نے مو لائے کائنات کا ہاتھ اٹھاکر مجمع کے سامنے کہا

جس جس کا میں مو لا ہوں اس کے یہ علی مو لا ہیں اس سردار کو ولایت مبارک ہو ۔

لوگوں کا مجمع اپنے امیر کی طرف بڑھنے لگا کچھ لوگوں کی اس ولایت کے ذریعہ امیدیں ٹوٹ گئی تھیں اور کچھ نے دل سے بیعت کی تھی ۔

اس ولایت کے سلسلہ میں مو سیٰ نے بھی وصیت کی تھی اور یہاں پیغمبر نے اپنے بھائی کو وصیت کی ت-و اس کا ا-کار ک-رنے والا ذلیل ہے ۔

معروف عبد المجید مصری کا ایک ادبی شہ پارہ :

واختزنت ذاكرةُ العالمِ

احداثَ الیوم الموعودِ

لتشهدهاالاجیالُ
و یفطنَ مغزاهاالحکماء

و تد لَّت من اغصان الغرقَد
حبّاتُ ند یً فضّیً

و قفت تقطفهاالزهراء
ھی ذی اودیۃ سالت لعلیً

بالوحی علی البطحا ء
فاندثرت ا حلام قریشٍ

وتلاشت محضَ ھبائ
ویقال بانّک الماموربتبلیغ التنزیل

افترش الصحراء
وجمع وفودالرحمٰن

عن شطآن غدیرالوعی
وآخذبیدک ونادی :

من کنت انامولاہ فھذامولاہ

ذیل میں ایک ادبی قطعہ معروف عبد المجید مصری سے ملا حظہ فر مائیے :

دنیا کے ذہن میں اس یوم موعود کے واقعہ محفوظ ہیں تا کہ نسلیں اس کی گواہ رہیں اور حکماء اس کے مفہوم کی طرف متوجہ رہیں ۔

درخت کی شاخوں پر چاندی جیسی شبنم کے قطرے آویزاں تھے

جن کو جناب فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا کھڑی ہو کر چُن رہی تھیں

یہ شبنم کے قطرے ایسی وادی رکھتے تھے

جو علی کے لئے غدیر کے مقام پر وحی کے ذریعہ جاری ہوئیں ۔

اس وقت قریش کے خواب ٹوٹ گئے

اور بکھرے ہوئے ذروں کی طرح پھیل گئے ۔

اس وقت رسول سے کہا جا رہا تھا کہ آپ کی ذمہ داری پیغام الٰہی کو پہونچانا ہے

بیابان لوگوں سے پُر ہو گیا

خدا وند عالم کے وفد اکٹھا ہو گئے ۔

تاکہ غدیر کا پیغام سنیں

رسول نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آواز دی

جس کا میں مو لا ہوں اس کے یہ علی بھی مو لا ہیں ۔

سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کے حضور میں جو اشعار پڑھے گئے وہ حسان بن ثابت کے اشعار ہیں کہ جن کی حساس بیت یہ ہے :(142)

شعروادب فارسی

نظیری نیشاپوری

قسم بہ جان تو ای عشق ای تمامِ ھست

کہ ھست ھستیِ ماز خمِ غدیرِ تومست

در آن خجستہ غدیرتودیددشمن ودوست

کہ آ فتاب بودآفتاب برسرِدست

فرازمنبر یوم الغدیراین رمزاست

کہ سرزجیب محمدعلی برآوردہ

حدیث لحمک لحمی بیان این معناست

کہ برلسان مبارک پیمبرآوردہ

"اے وجود کامل اے عشق تیری جان کی قسم کہ ہماری ھستی تیرے غدیر کے خم سے مست ہے ۔
تیرے اس خجستہ اور مبارک غدیر میں دشمن اور دوست نے دیکھاکہ ایک آفتاب دوسرے آفتاب کے ھاتھوں پرتھا۔
یوم الغدیر کے منبر کے اوپر یہ راز ہے کہ محمد کے وجود سے علی نکلے ۔
حدیث" لحمک لحمی" اس معنی کی بیان گر ہے کہ جس کو نبی ﷺ نے اپنی زبان پر جاری کیا"

محمدجوادغفورزادہ(شفق)

جلوہ گرشدباردیگرطورسینادرغدیر

ریخت از خم ولایت می بہ مینادرغدیر

رودھایکدگرپیوست کم کم سیل شد

موج می زدسیل مردم مثل دریادرغدیر

هدیه جبریل بود<الیوم اَکمَلْتُ لَکُم>

وحی آ مددرمبارک بادمولی درغدیر

باوجودفیض<اَتْمَمتُ عَلَیکم نعمَتی>

ازنزول وحی غوغابودغوغادرغدیر

برسردست نبی هر کس علی رادید گفت

آفتاب وماه زیبابودزیبادرغدیر

برلبش گلواژه<مَنْ کُنْتُ مَولا>نشست

گلبن پاک ولایت شدشکوفادرغدیر

(برکه خور شید)درتاریخ نامی آشناست

شیعه جو شیده ست ازآن تاریخ آنجادرغدیر

گرچه درآن لحظه شیرین کسی باورنداشت

می توان انکاردر یاکرد حتی درغدیر

باغبان وحی می دانست ازروزنخست

عمرکوتاهی ست درلبخندگلهادرغدیر

دیدہ ھادرحسرت یک قطرہ از آن چشمہ ماند

این زلال معرفت خشکید آیادرغدیر؟

دل درون سینہ ھا در تاب وتب بود ای دریغ

کس نمی داند چہ حالی داشت زھرا درغدیر

" غدیر میں ایک بار پھر طور سینا متجلی ہوگیاغدیر مینخم ولایت سے مینا میں شراب گری

دریا ایک دوسرے سے مل گئے اور رفتہ رفتہ سیلاب بن گئے غدیر میں لوگوں کا سیلاب دریا کی طرح مو جیں مار رھاتھا۔

غدیر میں جبرئیل کا ھدیہ "الیوم اکملت لکم دینکم "تھاغدیر میں مولائے کائنات کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے وحی نازل ہوئی۔

"اتممت علیکم نعمتی "نبی کے فیضِ وجود کی بناپرغدیر میں بہت شور وغل تھا۔

نبی کے ھاتھوں پرجس نے بھی علی کو دیکھا اس نے کھاغدیر میں آفتاب و ماہتاب نھایت ہی خوبصورت تھے ۔

حضور لب مبارک پر جیسے ہی "من کنت مو لاہ "آیاغدیر میں ولایت کا چمن کھل اٹھا۔

تاریخ میں خورشید کا تالاب آشنا نام ہے وہاں غدیر میں اس سے شیعہ وجود میں آئے ہیں ۔

اگرچہ اس شیرین لمحہ میں کسی کو یقین نہیں تھا کہ غدیر میں بھی دریا کا انکار کیا جا سکتا ہے ۔

غدیر میں وحی کا باغبان پہلے دن سے ہی جانتا تھا کہ غدیر میں پھولوں کی مسکراہٹ کی عمر مختصر ہے

اس چشمہ کی ایک بوند کی حسرت میںآنکھیں کھلی رہیں کیا غدیرمیں یہ معرفت کا چشمہ زلال خشک ہوگیا۔

بیشک سینوں کے اندر دل بے چین تھے کہ کسی کو نہیں معلوم کہ غدیرمیںجناب فاطمہ ﷺ کی کیا حالت تھی ؟"

سید رضا موید :

از ولا یتعھدی حیدرخدا تاج شرف

باردیگر بر سر زهرا ی اطهر می زند

در حریم ناز و عصمت زین همایون افتخار
فاطمه لبخندبرسیمای شوهر میزند

این بشارت دوستان راجان دیگر می دهد
دشمنان را این خبر ،بر قلب خنجر می زند

باز تابید از افق روز درخشانِ غدیر
شد فضا سر شار عطرِ گل زبستان غدیر

موج زددریای رحمت در بیابان غدیر
چشمه های نو رجاری شد زدامان غدیر

شد غدیر خم تجلیگاه انوار خدا
تا در آنجا جلوه گر شد نور مِصباحُ الهدا

آفرینش را بُوَد بر سوی آن سامان نگاه
ماسوی اللّه منتظر تا چیست فرمان اِله

ناگهان خَتمِ رُسُل آن آفتاب دین پناه

بر فراز دست می گیرد علی را همچو ماه

تا شناساند به مردم آن ولی الله را

والِ مَن والا ه خواند ،عادِمَن عاده را

ای غدیر خم که هستی روز بیعت باامام

بر تو ای روز امامت از همه امت سلام

از تو مُحکم شد شریعت ،وز تو نعمت شد تمام

مابه یاد آن مبارک روز و آن زیبا پیام

ازوِلای مُرتضی دل را چراغان می کنیم

بار علی بار دگر تجدید پیمان می کنیم

خط سُرخی کز غدیر خم پیمبر باز کرد

باب رحمت را از اول تا آخر باز کرد

بر جهان ما سوی حق را ه دیگر باز کرد

از بهشت آرزوها بر بشر در باز کرد

از غدیر خم کمالِ شرع پیغمبر شده است

مُھر این فرمان بہ خون مُحسن و اصغر شدہ است

این خدائی روز ،بر شیر خدا تبریک باد

بر تمام انبیا واولیا تبریک باد

یا امام العصر این شادی تو را تبریک باد

چھاردہ قرن امامت بر شما تبریک باد

سینہ ھا از داغ ھِجران داغدارت تابہ کِی

چون(موید) شیعیان در انتظارت تابہ کِی

"خدا نے حیدر کی ولایت عھدی کاتاج شرف دوسری مرتبہ زھرائے اطھر کے سر پر رکھا

اس قابل فخر کی ھستی کی بنا پرحریم عصمت میںفاطمہ ﷺ اپنے شوھر نامدار کے چھرے کو دیکھ کر مسکراتی ہیں

یہ بشارت دوستوں کا حو صلہ بڑھا تی ہے اور اس خبر سے دشمنوں کے دل پرخنجر لگتا ہے ۔

زمین سے دوبارہ غدیر کا چمکتا ہوا دن نکلابوستان غدیرکے پھول سے فضا معطر ہو گئی

صحرائے غدیر میں دریائے رحمت موج مارنے لگاغدیر کے دامن سے نورکے چشمے بہنے لگے

غدیر خم انوار خدا کی تجلی گاہ بن گیایھاں تک کہ وہاں سے مصباح الھدی کا نور جلوہ گر ہو گیا

خدا کے علاوہ خلقت کی نگاہ اس طرف تھی سب منتظر تھے کہ خدا کا فرمان کیا ہے ؟ناگھاں خاتم الانبیاء چاند کس طرح علی کو ھاتھوں پر اٹھایا۔

تاکہ لوگوں کو اس ولی اللہ کا تعارف کرائیں اور وال من والاہ اور عاد من عاداہ کہیں

اے غدیر خم امام کی بیعت کے دن تیرا کیا کہنااے روز امامت ساری امت کا تجھے سلام

تیری بنا پر شریعت محکم ہوئی اور نعمت کا مل ہوئی ھم

اس مبارک دن اورنیک پیام کی یاد میں

علی مرتضی کی محبت کی بنا پردل کو چراغاں کرتے ہیں

علی کے ساتھ دوبارہ تجدید عہد کرتے ہیں ۔

"غدیر خم سے پیغمبر ﷺ نے جو سرخ راستہ کھولاتو گویا ابتدا سے انتھا تک باب رحمت کھول دیا

ھمارے دنیا کے لئے حق کی جانب ایک اور راستہ کھول دیا

لوگوں کے لئے جنت کی امیدوں کا ایک اور راستہ کھول دیا

غدیر خم سے پیغمبر کی شریعت کا مل ہوئی ہے

اس دستاویز کی مھر جناب محسن اور علی اصغر علیہ السلام کے خون سے لگی ہے

یہ خدائی دن شیر خدا کو مبارک ہو

اے امامت کی چودہ صدیوں تم کو مبارک ہو

تمھارے سینے کب تک داغ حجراں سے داغدار رہیں گے

موید کی طرح شیعہ تیرے انتظار میں کب تک رہیں گے "

مصطفی محدّثی خراسانی

ملتھب درکنار برکہ روح تاریخ پیر منتظر است

دست خور شید تانھد دردست آسمان در غدیر منتظر است

برسر آسمانی آن ظھر آیہ ھای شکوہ نازل شد

مژدہ دادند آیہ ھای شکوہ دین احمد تمام کامل شد

ایک حوض کے کنارے تاریخ کی بے چین روح منتظر ہے تاکہ آسمان غدیر ہاتھ میں خورشید کا ہاتھ رکھ دے

پس دور پھر میں با شکوہ آیات نازل ہوئیں

باعظمت آیات نے خو شخبری دی کہ دین کامل ہوگیا

حاج غلام رضا ساز گار

غدیر عیدھمہ عُمرباعلی بودن غدیر آینہ دارعلی ولی اللہ ست

غدیر حاصل تبلیغ انبیا ھمہ عمر غدیر نقش ولای علی بہ سینہ ماست

غدیر یک سند زندہ یک حقیقت محض غدیر ازدل تنگ رسول عقدہ گشاست

غدیر صفحہ تاریخ وال من والاہ غدیر آیہ توبیخ عاد من عادست

ھنوز لالہ (اکملت دینکم)روید ھنوز طوطی (اتممت نعمتی)گویاست

ھنوز خواجہ لولاک رانِداست بلند کہ ھرکہ راکہ پیمبر منم علی مولاست

بگوکہ خصم شودمنکر غدیرچہ باک کہ آفتاب بہ ھرسو نظرکنی پیداست

چوعمر صاعقہ کوتاہ باد دورانش خلافتی کہ دوامش بہ کشتن زھراست

"غدیر ساری زندگی علی کے ساتھ رہنے کی عید ہے غدیر علی ولی اللہ کی آئینہ دار ہے

غدیر انبیاء کی ساری عمر تبلیغ کا نتیجہ ہے غدیر ہمارے سینوں پر علی کی ولایت کا نقش ہے

غدیر ایک زندہ سنداور ایک خالص حقیقت ہے غدیر رسول کے پریشان دل کا عقدہ کھولتی ہے

غدیر وال من والاہ کی تاریخ کا صفحہ ہے غدیر عاد من عاداہ کی مذمت کی آیت ہے

ابھی" اکملت دینکم "کا پھول اگتا ہے ابھی "اتممت نعمتی" کی صدا بلند ہے

ابھی سید لولاک کی صدا بلند ہے کہ جس کا میں پیغمبر ہوں علی اس کے مولا ہیں

کھدو اگر دشمن غدیر کا انکار کردے تو کیا ڈر کیونکہ ہر طرف آفتاب نظر آئے گا

اس خلافت کا زمانہ بجلی کی مدت کی طرح مختصر ہو جائے جس کی بقا سید ہ کونین کو شھید کرنے کے ذریعہ ہے

دکتر یحیی حدّادی ابیانہ

ستارہ سحر از صبح انتظار دمید
غدیر از نفس رحمت بھار چکید

گرفت دست قدر،رایت شفق بر دوش
زمین بہ حکم قضا آب زندگی نوشید

برآسمان سعادت ز مشرق ھستی
سپیدہ داد نویدِ تولدِ خورشید

بہ باغ ،بلبل شوریدہ رفت بر منبر چو از نسیم صبا بوی عشق یار شنید
زخویش رفتہ ،نواخوان عشق بود وسرود

بہ بانگ زیر وبم،اسرار خطبہ توحید
فتاد غلغلہ در باغ و شورشی انگیخت

کہ خیل غنچہ شکفت وبہ روی او خندید

ھوا زعطر گلاب محمدی مشحون

زمین بہ عترت وآل رسول بست امید

رسول،سدرہ نشین شد ،علی بہ صدر نشست

پیِ تکامل دینش خدای کعبہ گزید

گرفت پرچم اسلام را علی در دست

از این گزیدہ زمین وزمان بہ خود بالید

بہ یُمنِ فیضِ ولایت شراب خمّ الَست

بہ عشق آل علی از غدیر خم جوشید

"صبح انتظار سے ستارہ چمکا غدیر رحمت بھار کے سانس سے ظاہر ہوئی

شفق کے پرچم کو قدر کے ھاتھوں نے دوش پر اٹھایا زمین نے قضا کے حکم سے آب حیات پیا

آسمان سعادت پرمشرق وجود سے خورشید کے طلوع ہونے کی خبر سپیدہ صبح نے دی

بلبل باغ میں منبر پر اس وقت گئ جب اس نے نسیم صبا کے عشق یار کی خوشبو سونگھی

عشق کا نوا خواں بے ہوش ہو گیا تھا اور اس نے با آواز بلند خطبہ تو حید کے اسرار پڑھ کر سنائے

باغ میں شور مچ گیاکلیاں کھل کھلاکر مسکرا اٹھیں

فضا گلاب محمدی کے عطر سے معطر ہو گئ زمین نے آل محمد سے امید لگا ئی

رسول سدرۃ المنتھیٰ پر بیٹھ گئے علی صدر نشین ہو گئے

خدائے کعبہ نے اپنا دین کامل کر لیا

علی نے پرچم اسلام کو ہاتھ میں پکڑ لیا اس انتخاب سے زمین و زمان پھولے نہ سمائے

فیض ولایت کی برکت سے "اَلَسْتُ "کے خم کی شراب آل علی کے عشق میںجوش مارنے لگی "

محمد علی سالاری

سر زد از دوش پیمبر ،ماه در شام غدیر

تا که جبرائیل او را داد پیغام غدیر

مژده داد او را ز ذات حق که بافرمان خویش

نخل هستی بارو بر آرد در ایام غدیر

دین خود را کن مکمّل با ولا ی مرتضیٰ

خوف تاکی باید از فرمان و اعلا م غدیر

می شود مست ولای مرتضیٰ،از خود جدا

هرکه نوشد جرعه ای از باده جام غدیر

شد بپا هنگامه ای درآسمان ودر زمین

تا ولایت شد علی را ثبت ،هنگام غدیر

شور شوقی شد در آن صحرای سوزان حجاز

مرغ اقبال آمد وبنشست بر بام غدیر

عشق مولا در دلم از زاد روز من نشست

جبینم حک بود تا مرگ خود نام غدیر

" دوش پیغمبر ﷺ سے شام غدیر میںچاند چمکا یھاں تک کہ جبرئیل نے حضور کوپیغام غدیر پہونچایا
خدا کی جانب سے حضور کے لئے خوشخبری دی کہ اپنے حکم سے کہ تم میوہ دار درخت خرما ہو جس کے پھل ایام غدیر میں نکلیں گے

ولائے مرتضیٰ سے اپنا دین مکمل کرو اعلان غدیر کرنے سے کب تک ڈرتے رہوگے

ولائے مرتضیٰ میں مست انسان خود سے بے خود ہو جاتا ہے جو بھی جام غدیر کا ایک گھونٹ پی لیتا ہے

آسمان و زمین میں ایک ہنگامہ ہو گیا یھاں تک کہ غدیر کے وقت علی کی ولایت ثبت ہو گئی

حجاز کے اس تپتے صحرا میں ایک جوش و ولولہ پیدا ہو گیا قسمت کا پرندہ بام غدیر پر آکر بیٹھ گیا

میرے دل میں مو لائے کا ئنات کا عشق میری ولادت کے دن سے ہی بیٹھ گیامیری پیشا نی پر مرتے دم تک غدیر کا نام کندہ رہے گا "

محمود شاهرخی

به کا م دهر چشاندی مِي ز خم غدیر

که شورو جوشش آن در رگ زمان جاری است

زچشمه سارو لای تو ای خلا صه لطف

به جو یبار زمان فیض جاودان جاری است

"تم نے زمانہ کو غدیر خم کی شراب چکھا دی جس کا جوش زمانہ کی رگ میں جاری ہے

اے خلاصہ لطف تیری ولایت کے چشمہ سے زمانہ کی نھر کی جا نب ھمیشگی فیض جا ری ہے "

حکیم ناصر خسرو

بیا ویزد آن کس بہ غدر خدا ی کہ بگریزد از عہد روز غدیر

چہ گوئی بہ محشر اگر پرسدت از آن عہد محکم شبر یا شبیر

"جو شخص عہد غدیر سے فرار اختیار کرے گا وہ خداکے عذاب میں مبتلا ہو گا

اگر تم سے اس شبیر و شبر کے محکم عہد کے بارے میں سوال کیا جائے تو تم کیا جواب دوگے "

طائی شمیرانی

سائباں با ور نکردم مہ شود بر آفتاب تا ندیدم بر فراز دست احمد بو تراب

آری آری ماہ بر خو رشید گردد سا ئباں مصطفٰے گر آفتاب آید علی گر ما ھتاب

"مجھے یقین نہیں آیا کہ سورج کے اوپرچاند کا سایہ ہو سکتا ہے جب تک میں نے احمد کے ھاتھوں پرابو تراب کو نہیں دیکھا تھا ۔

ھاں ،ھاں چاند خورشید کے لئے سائبان بن سکتا ہے اگر مصطفٰے آفتاب ہوں اور علی ما ہتاب"

طاھرہ مو سوی گرما رودی

ای شرف اہل ولایت ،غدیر بر کہ سر شار ہدایت ،غدیر

زمزم و کو ثر زتو کی بہتر ند آبرو ی خویش زتو می خرند

ایں کہ کند زندہ ھمہ چیز آب ز آب غدیر است نہ از ہر سراب

از ازل ایں بر کہ بجا بودہ است آینہ لطف خدا بودہ است

"اے اہل ولایت کے شرف غدیر ہدایت کے سرشار حوض غدیر

زمزم و کوثر تجھ سے کب بہتر ہیں اپنی آبرو تجھ سے خریدتے ہیں

یہ جو کہتے ہیں کہ پانی تمام چیزوں کو زندہ کرتا ہے اس سے مراد آب غدیر ہے نہ ہر سراب

یہ حوض ازل سے قائم تھاآئینہ لطف خدا تھا "

مکرم اصفھانی

اندیشہ مکن زانکہ کند و سوسہ خناس

در باب علی یعصمک اللہ من الناس

باید بشناسانیش امرو ز بہ نشناس

بازار خزَف بشکنی از حُقّہ الماس

حق را کنی آنگو نہ کہ حق گفت مد لّل

"خیال بد مت کروکیونکہ خناس وسوسہ کرتا ہے

علی کے سلسلہ میں خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا

آج تم ان کا نا جاننے والوں کے سامنے تعارف کرادو

اینٹ پتھر اور الماس میں فرق ڈالو

جس طرح خدا نے کہا ہے حق کو دلیل کے ساتھ ثابت کرو

خو شدل کرما نشاھی

در غدیر خم نبی خشت از سر خم بر گرفت

خشت از خم ولا ی ساقی کو ثر گرفت

از خم خمر خلافت در غدیر خم بلی

ساقی کو ثر ز دست مصطفی ساغر گرفت

غدیر خم میں نبی نے خم سے اینٹ لی

ساقی کو ثر کی ولایت کے لئے خم سے اینٹ لی

بلی کے غدیر خم میںخلافت کی شرافت کے خم سے

ساقی کو ثر نے مصطفےٰ کے ہاتھ سے ساغر لیا

یو سف علی میر شکاک

ماہ صد آئینہ دارد نیمہ شبھا در غدیر

روز ھا می گسترد خورشید ،خود را بر غدیر

پیش چشم آسمان ،پیشانی باز علی

آفتاب روی زهرا در پس معجر غدیر

"غدیر میں آدھی رات کے وقت چاند کے سو آئینے ہوتے ہیں

خورشید خود کو پورے دن غدیر کے اوپرتاباں رکھتاہے

آسمان کی نگاہوں کے سامنے علی کی کھلی ہو ئی پیشا نی

غدیر کے بعد گویا جناب فاطمہ زہرا کے چہرے کا آفتاب ہے "

سید مصطفی مو سوی گرما رودی

گلِ ہمیشه بهار غدیر آمده است شراب کهنه ما در خم جهان باقی است خدا گفت که (اکملت دینکم) آنک نوای گرم نبی در رگ زمان باقی است

قسم به خون گل سرخ در بهارو خزان ولایت علی و آل جاودان باقی است

گل همیشه بهارم بیا که آیه عشق به نام پاک تو در ذهن مردمان باقی است

"میری بہار کا پھول ہمیشہ غدیر ہواہے دنیا کے خم میں ہماری کہنہ شراب باقی ہے

خدا نے اس کے لئے اکملت کہا کیونکہ نبی کی گرم آواز زمانہ کی رگ میں باقی ہے

بہار و خزاں کے سرخ پھولوں کے خون کی قسم علی وآل کی ولایت ہمیشہ باقی رہے گی

میرے ہمیشہ بہاری رہنے والے پھول آ کیونکہ آیہ عشق تیرے پاک نام کی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں باقی ہے

در روز غدیر ،عقل اوّل آن مظہر حق نبیؐ مرسل

چو ن عرش تو را کشید بر دوش آنگاه گشود لعل خاموش

فرمود که این خجسته منظر بر خلق پس از من است رهبر

بر دامن او هر آن که زد دست چون ذره به آفتاب پیوست

"غدیر میں عقل اول اور مظہر حق نبی مرسل نے جب آسمان کو دوش پراٹھایا اس وقت گویا ہوئے یہ مبارک شخص میرے بعد لوگوں کا رہبر ہے ۔

اس کے دامن سے متمسک رہووہ ذرہ کی طرح آفتاب سے جا ملا"

علی رضا سپاھی لائین

دشت غوغا بود غوغا بود غوغا در غدیر

موج می زند سیل مردم مثل دریا در غدیر

در شکوه کاروان آن روز باآھنگ زنگ

بی گمان باری رقم می خورد فردا در غدیر

ای فراموشان باطل سر به باطل افکنید

چون پیمبر دست حق را برد بالا در غدیر

حیف اما کاروان منزل به منزل می گذشت

کاروان می رفت وحق می ماند تنھا در غدیر !!

"دشت غدیر میں بے حد شور و غل تھا

غدیر میں دریا کی طرح لوگوں کا سیلاب موجیں مار رہا تھا

اس وفا کے کاروان کی عظمت میں غدیر میں مستقبل کے سلسلہ میں گفتگو کی جا رہی تھی

اے باطل پرستوں سر جھکالو

جب غدیر میں پیغمبر اپنے دست مبارک کو اٹھائیں

افسوس لیکن کاروان منزل بہ منزل گذر رہا تھا

کاروان جا رہا تھااور حق غدیر میں تنھارھا جا رہا تھا "

محمد علی صفری (زرافشان)

آن روز کہ با پر تو خورشید ولایت

رہ را بہ شب از چار طرف بست محمد

صحرائے غدیر است زیارتگہ دلھا

از شوق علی داد دل از دست محمد

تا جلوہ حق را بہ تماشا بشینند

بگرفت علی را بہ سر دست محمد

"جس دن خورشید ولایت کے پرتو کی بنا پر

محمد نے رات کے لئے چاروں طرف سے راستہ بند کردیا

صحرائے غدیر دلو کی زیارت گاہ ہے

علی کی محبت میں محمد سر شار ہوگئے

تاکہ لوگ جلوۂ حق کا نظارہ کریںکہ محمد نے علی کا ہاتھ پکڑلیا"

یحی سا قی ای قدت طو بی ای لبت کو ثر

کوثری میم امروز از غدیر خم آور

آور از غدیر خم ،خم خُمَم مِی کوثر

من منم بده ساغر ،خم خمم بده صھبا

بادہ در غدیرم دہ ،از غدیر خم ،خم خم

ھمچون زاھدان شھر ،در غدیر خم شو گم

می زخم وصلم دہ ،تا کف آورم بر لب

خم دل کنم دجلہ ،دجلہ را کنم دریا

"ساقی جس کا قد طوبی کی طرح ہے تیرا لب کو ثر ہے

تو کوثر ہے آج میرے لئے غدیر خم کی شراب لے کر آ

غدیر میں مجھ کو بادہ دے غدیر کا مجھ کو خم دے

شھر کے زاھدوں کی طرح غدیر میں کھوجا

تاکہ میرے لب پرجھاگ آجائیں

خم دل کو دجلہ کروں اوردجلہ کو دریا کروں "

ناصر شعار بوذری

گفت بر خیز کہ از یار سفیر آمدہ است

بہ چرا غانی صحرا ئے غدیر آمدہ است

مو ج یک حا دثہ در جان غدیر است امروز

و علی چھرهٔ تابان غدیر است امروز

بیعت شیشه ای و آهن پیمان شکنی

داد از بیعت آبستن پیمان شکنی

پس از آن بیعت پر شور علی تنها ماند

و وصایای نبی در دل صحرا جا ماند

مو ج آن حا دثہ در جان غدیر است ھنوز

و علی چھرۂ تابان غدیر است ھنوز

"اس نے کا کہ اٹھ یار کا سفیر صحرائے غدیر کی چراغانی لے کر آیاہے

آج غدیر کی جان میں ایک واقعہ کی مو ج ہے

آج علی غدیر کے چھرۂ تاباں ہیں

شیشہ کی بیعت اور پیمان شکنی کا لوہے نے بیعت سے پیمان شکنی کا درس دیا

اس ولولہ انگیز بیعت کے بعد علی تنھا رہ گئے ہیں

نبی کی وصیتیں صحرا میں رہ گئیں

ابھی غدیر کی جان میں اسی واقعہ کی مو جیں ہیں اور ابھی بھی علی غدیر کے رخ تاباں ہیں "

محمد تقی بھار

ای نگار رو حانی ،خیز و پردہ بالا زن

در سرادق لا هوت ،کوس "لا "و"الا زن

در ترانه معنی ،دم ز سرّ مو لا زن

و انگه از غدیر خم با ده تو لا زن

تا زخود شوی بیرون ،زین شراب رو حا نی

در خم غدیر امروز ،باده ای بجوش آمد

کز صفای اورو شن ،جان باده نوش آمد

وان مبشّر رحمت ،بازدر خروش آمد

کان صنم که از عشاق برده عقل وهوش آمد

با هیولی تو حیدور لباس انسانی

او ست کز خم لاهوت ،نشئا ۀ صفا دارد

در خریطه تجرید ،گوهر وفادارد

در جبین جان پاک ، نور کبر یا دارد

در تجلی ادراک جلو ۀ خدا دارد

در رُخَش بود روشن ،راز های رحمانی

"اے روحانی نقش اٹھ اور پردہ کو اوپر اٹھا

لاہوت کے ماحول میں لا اور اِلا کا طبل بجا

معنی کے ترانہ میں مولا کا راز بتا

پھر غدیر خم سے مولا کا جام لا

تا کہ اس روحا نی شراب کی وجہ سے خود سے بھار آجائے

آج خم غدیر میں ایک لاکھ بادہ جوش میں آئے

جس کی صفا سے بادہ نوش کی جان روشن ہو گئی

وہ مبشر رحمت پھر جو ش میں آیا

وہ صنم جو عشاق سے لے گیا تھاہوش میں آیا

توحید کی شکل میں انسان کے لباس میں

وہ ہے جو خم لاہوت سے صفا کی ابتدا رکھتا ہے

تجرید سے گوھر وفا رکھتا ہے

جان پاک کی پیشا نی میں نور کبریا رکھتا ہے

تجلی ادراک میں جلوۂ خدا رکھتا ہے

اس کے رُ خ میں روحا نی راز روشن ہوتے ہیں "

آیۃ اللہ کمپانی

ولا یتش کہ در غدیر شد فریضہ امم

حد یثی ازقدیم بود ثبت دفتر قدم

کہ زد قلم بہ لوح قلب سیّد امم رقم

مکمل شریعت آمد و متمّم نعم

شد اختیار دین به دست صاحب اختیار من

باد ہ بدہ ساقیا ،ولی زخمّ غدیر چنگ بزن مطربا، ولی به یاد امیر

وادی خمّ غدیر منطقه نور شد باز کف عقل پیر ، تجلّی طور شد

"ان کی ولایت جو غدیر میں اقوام پر واجب ہو گئی

یہ ازل سے دفترِ قدِم میں ثبت تھی

قلم نے حضور کے قلب پر لکھاکہ شریعت کامل ہوگئی اور نعمت تمام ہو گئی صاحب اختیار کے ذریعہ میں نے دین کو اختیار کیا

اے ساقی غدیر خم کا بادہ دے اے مطرب مو لائے کا ئنات کی یاد میں طرب کی باتیں کر

وادی غدیر خم منور ہو گئی دوبارہ عقل تجلی طور ہو گئی

ناظم زادہ کرمانی :

عارفان راشب قدر است شب عید غدیر بلکه قدر است ازاین عید مبارک تعبیر

کرد ہ تقدیر بدینسان چو خداوند قدیر ای علی ،ای که تویی بر همئہ خلق امیر

بهترین شاہد این قصه بود خمِّ غدیر کرد تقدیر چنین لطف خداوند قدیر

"شب غدیر عارفوں کی شب قدر ہے بلکہ اس عید کوقدر کہنا زیادہ بہتر ہے خدانے یوں فیصلہ کیا کہ اے علی تم تمام مخلوق کے امیر ہو

اس قصه کا بہترین شاھدغدیر خم تھاخدا کے لطف سے یہ فیصلہ ہوا "

احمد عزیزی

غدیر خم از غیرت بہ جوش است ببین قرآن ناطق را خموش است

خمّ غدیر از کف این می ترَسَت زانکہ علی ساقی این کوثر است

"غدیر خم غیرت کے جوش میں ہے دیکھو کہ قرآن ناطق خاموش ہے

شراب کی وجہ سے ہاتھ سے خم غدیر تر ہے چونکہ اس کوثر کے ساقی علی ہیں

حالی اردبیلی

صبح سعادت دمید ،عید ولایت رسید فیض ازل یار شد، نوبت دولت رسید

از کرمش برگدا ،داد ھمی جان فزا گفت بخور زین ھلا ،کز خُم جنت رسید

"صبح سعادت نمودار ہوئی کہ ولایت اب پہونچی فیض ازل یار ہوادولت کی نوبت آئی

اس کے کرم سے فقیر کے لئے حوصلہ افزا بات ہوگی اس نے کہا اسے کھاؤ کیونکہ یہ جنت کے خم سے آیا ہے

فرصت شیرازی

این خم نہ خم عصیر باشد این خم ،خم غدیر باشد

از خم غدیر می کنم نوش تا چون خم برآورم جوش

"یہ خم انگور کا خم نہیں ہے یہ خم ،خمِ غدیر ہے

میں خم غدیر پیتا ہوں تاکہ خم کی طرح جوش میں آجاؤں"

آیۃ اللہ میرزا حبیب خراسانی

امروز بگو ،مگو چہ روز است؟ تا گویمت این سخن بہ اکرام

موجود شد از برای امروز آغاز وجود تا بہ انجام

امروز زروی نص قرآن بگرفت کمال ،دین اسلام

امروز بہ امر حضرت حق شد نعمت حق بہ خلق اتمام

امروز وجود پردہ برداشت رخسارۂ خویش جلوہ گر داشت

امروز کہ روز دار وگیراست می دہ کہ پیالہ دلپذیر است

از جام وسبو گذشت کارم وقت خم ونوبت غدیر است

امروز بہ امر حضرت حق بر خلق جھان علی امیراست

امروز بہ خلق گردد اظھار آن سرّ نھان کہ در ضمیر است

عالم ھمہ ہر چہ بود وھستند امروز بہ یک پیالہ مستند

"آج کہو ،نہ کہو کونسا دن ہے تاکہ میں تمہیں یہ بات اچھے انداز میں بتاؤں

آج کے لئے وجود کا آغاز انجام تک موجود ہو گیا

آج قرآن کی نص کے اعتبار سے دین اسلام کامل ہو گیا

آج خدا کے حکم سے نعمت حق مخلوق پر کامل ہو گئی

آج وجود کا پردہ ہٹا اور رخسارہ جلوہ گر ہو گیا

آج جو پریشانیوں کا دن ہے مجھے شراب دے چونکہ پیالہ دل کو لبھانے والاہے

میرا کام جام و صبو سے گذر گیاخم کا وقت اور غدیر کی باری ہے

آج خدا کے حکم سے علی تمام مخلوقات عالم کے امیر ہیں

آج لوگوں پرضمیروں کا پوشیدہ راز آشکار ہوجا ئے گا

دنیا جو بھی تھی اور ہے آج ایک پیالہ میں مست ہے "

فارسی ادبیات میں نثر لکھنے والوں نے غدیر کے سلسلہ میں زبر دست قطعے لکھے ہیں جس کے ہم دو نمونہ ذیل میں پیش کررہے ہیں :

غدیر میں گو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فکر فر ما رہے تھے :حضرت علی علیہ السلام کے بغیر کیسے کام کا انجام ہو گا ؟

اور حضرت علی علیہ السلام یہ فکر کر رہے تھے کہ :حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کیسے زندگی بسر ہو گی ؟

لوگ اسی آنے اور جا نے کے پس و پیش میں ہیں ایک مشکل میں گرفتار ہیں :

یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ اگر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی تو باقی رہ جائینگے ۔

یہ علی علیہ السلام ہیں اگر ان کی بیعت توڑ لی تو ہاتھ سے نکل جا ئیں گے !!

لوگوں کے گروہ کس طرح حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں فکر کرتے ہیں اور ان کے قائد بیعت کو توڑنے کی سازش کرتے ہیں ۔۔۔!!؟

اسماعیل نوری علاء

آری ۔۔۔خم ! ھاں ،خم

شربدار ولایت کی شراب کی جگہ

غدیر حا دثات غدیر واقعات

ومیان منزل افشای راز ھا ست ۔ رازوں کے افشا کے درمیان ہے

بنگریدش اس کو دیکھو

کہ بر اوج دست و بازو دست و بازو کی بلندی پر

در چنگ چنگا لی از نور نور کے پنجہ میں

ایستا دہ است کھڑا ہے

بہ ابر ھا نزدیکتر تا بہ ما ہمارے مقابلہ میں بادلوں سے زیادہ نزدیک ہے

و نگاہ نمی کند نہ در چشمان مشتاق اور مشتاق آنکھوں کو نہیں دیکھتا ہے

نہ در دیدگان دریدہ از حسد ۔ نہ حسد سے پھٹی ہو ئی آنکھوں کو

بہ این ترانہ گو ش کنید اس ترانہ کو سنو

کہ در ھفت آسمان می طپد : جو ساتوں آسمانوں میں گونج رہا ہے

"جو مجھ کو اپنا مو لا سمجھتا ہواس کو معلوم ہوتا ہے کہ میرے برابر میں کھڑا ہو ا شخص بھی اس کا مو لا ہے "

آری ھاں

امروز ھمہ چیز کا مل است آج تمام چیزیں کامل ہو گئیں

معیاری بہ دنیا آمدہ دنیا کو ایک معیار مل گیا

کہ در سایہ اش جس کے سایہ میں

نیک و بد از ہم مشخصند۔ نیک و بد ایک دوسرے سے ممتاز ہیں ۔

شعر اور اردو ادب

پیمبروں نے جو مانگی ہے وہ دعا ہے غدیر

جو گو نجتی رہے تا حشر وہ صدا ہے غدیر

جو رک سکے نہ وہ اعلان مصطفےٰ ہے غدیر

کہ ابتداء ذو العشیرہ ہے انتھا ہے غدیر

غدیر منزل انعام جا ودانی ہے
غدیر مذ ھب اسلام کی جوانی ہے

غدیر دامن صدق و صفا کی دولت ہے
غدیر کعبہ و قر آن کی ضما نت ہے

غدیر سر حد معراج آدمیت ہے
غدیر دین کی سب سے بڑی ضرورت ہے

غدیر منزل مقصود ہے رسولوں کی
غدیر فتح ہے اسلام کے اصولوں کی

متاع کون و مکاں کو غدیر کہتے ہیں
چراغ خا نہ جاں کو غدیر کہتے ہیں

صدا قتوں کی زباں کو غدیر کہتے ہیں
عمل کی روح رواں کو غدیر کہتے ہیں

غدیر منزل تکمیل ہے سفر نہ کہو
نبی کی صبح تمنا ہے دو پھر نہ کہو

ستم کئے ہیں بہت وقت کے شریروں نے

مٹائے نقش وفا خنجروں نے تیروں نے

حدیثیں ڈھالی ہیں دنیا کے بے ضمیروں نے

فسانے لکھے ہیں دربار کے اسیروں نے

علی کے لال کا جب ہاتھ تھام لے گی غدیر

ستمگروں سے ضرور انتقام لے گی غدیر

کوہ فاراں سے چلا وہ کاروان انقلاب آگے آگے مصطفٰی ہیں پیچھے پیچھے بو تراب

فکر کے ظلمت کدے میں نور برساتا ہوا ذہن کی بنجر زمیں پر پھول برساتا ہوا

قافلہ تھا اپنی منزل کی طرف یوں گامزن جیسے دریا کی روانی جیسے سورج کی کرن

خُلق پیغمبر بھی تیغ فاتح خیبر بھی ہے یعنی مرہم بھی پئے انسانیت نشتر بھی ہے

ذہن کی دیوار ٹوٹی باب خیبر کی طرح دل میں دروازے کھلے اللہ کے گھر کی طرح

موج نفرت میں محبت کے کنول کھلنے لگے خون کے پیاسے بھی آپس میں گلے ملنے لگے

ذو العشیرہ میں ہوا پہلے پھل اعلان حق یعنی یہ آغاز تھا آئینہ انجام حق

بن گئی ہجرت کی شب دین الٰہی کی سحر بستر احمد پہ سوئے شیر داور رات بھر

بزم پیغمبر میں دیکھو آدمیت کا جلال یعنی سرداروں کے پہلو میں نظر آئے بلال

آخرش بدر و احد کے معر کے سر ہو گئے جب اٹھی تیغ علی پسپاستم گر ہو گئے

غدیر نام ہے اللہ کی عبادت کا غدیر نام ہے انسان کی شرافت کا

غدیر نام ہے نوع بشر کی عظمت کا غدیر نام ہے ربط کتاب و عترت کا

جھاں میں جو ہے اسی اک سفر کا صدقہ ہے

ھر ایک صبح اسی دو پھر کا صدقہ ہے

کہیں سکوں کہیں جھنکار بن گئی ہے غدیر کبھی صدائے سرِدار بن گئی ہے غدیر

کہیں قلم کہیں تلوار بن گئی ہے غدیر کہیں دعا کہیں انکار بن گئی ہے غدیر

یہ سب اثاثہ علم و یقین مٹ جاتا

اگر غدیر نہ ہوتی تو دین مٹ جاتا

دل پیمبر اعظم کا چین بھی ہے غدیر نمود قوت بدر و حنین بھی ہے غدیر

لب بتول پہ فریاد و شین بھی ہے غدیر حسن کی صلح بھی جنگ حسین بھی ہے غدیر

کبھی صدائے جرس بن کے راہ میں آئی

کفن پہن کے کبھی قتل گاہ میں آئی

نبی کے بعد صف اشقیاء جب آئی تھی عداوت آل پیمبر کی رنگ لائی تھی

ستم پر ستوں نے کب آستیں چڑھائی تھی جمل کی اور نہ صفین کی لڑائی تھی

نہ سمجھو تھا وہ شہ قلعہ گیر پر حملہ

کیا تھا اہل ہوس نے غدیر پر حملہ

یہ آرزو تھی مٹا دیں گے نقش پائے غدیر سمجھ رہے تھے کہ مقتل ہے انتھائے غدیر

مگر نہ رک سکی تیغوں سے بھی ہوائے غدیر سنانکی نوک پہ بھی گونج اٹھی صدائے غدیر

لہو میں غرق ہر اک حق پسند ہو کے رہا

مگر غدیر کا پرچم بلند ہو کے رہا

نفاق و کفر کے گھیروں نے راستہ رو کا جفا و ظلم کے ڈیروں نے راستہ رو کا

جھالتوں کے اندھیروں نے راستہ رو کا قدم قدم پہ لٹیروں نے راستہ رو کا

جو سدّ راہ بصد نخوت و غرور ہوئے

وہ سب غدیر سے ٹکرا کے چورچور ہوئے

جو حق پرست تھے وہ دار پر چڑھائے گئے نہ جانے کتنے غریبوں کے گھر جلا گئے

نقوش حق و صداقت تھے جو مٹائے گئے زبانیں کاٹی گئیں اور لہو بھائے گئے

جو ایک مریض کو بیڑی پہنانے آئے تھے

وہ سب غدیر کو قیدی بنانے آئے تھے

ستم گروں سے کہو قتل عام کر تے رہیں نبی کے قول کی تا ویل خام کر تے رہیں
جو کر گئے ہیں اب و جد وہ کام کر تے رہیں ہزار ظلم صبح و شام کر تے رہیں

مگر غدیر کا اعلان رک نہیں سکتا
اٹھا تھا خم سے جو طوفان رک نہیں سکتا

لئے ہے تیغ علی قلعہ گیر کا وا رث نمو د قوت نان شعیر کا وارث
نبی کے لال جناب امیر کا وارث نکل کے آئے گا جس دن غدیر کا وارث

زبان تیغ بتا ئے گی عزّ و شان غدیر
کہیں پناہ نہ پا ئیں گے دشمنان غدیر

جب شکست فاش با طل کو ہو ئی جنگاہ میں بد دعا دینے کو آ پہونچے نصا ری راہ میں
تب نبی و فا طمہ حسنین و حیدر آگئے اپنے اہل بیت کو لیکر پیمبر آگئے

منزل خندق پہ پہنچا جب غدیری کا رواں کل ایماں بن کے نکلے تب امام انس و جاں
سورہ تو بہ حرم میں لے کے جا ئیگا وھی جس نے چو سی ہے زباں قرآں سنا ئے گا وھی

فتح مکہ میں جھا لت کے صنم تو ڑے گئے پتھروں کے بت روایت کے صنم تو ڑے گئے
آچکا ہے اب وہاں پر کا روان انقلاب انبیاء نے مد توں دیکھا تھا جس منزل کا خواب

ہو گیا اعلان جب مو لا علی کے نام کا چھرہ رو شن ہو گیا مستقبل اسلام کا

مصطفٰے کو تا ابد محمود حق نے کر دیا حد پہ جو آئے تو لا محدود حق نے کر دیا

ذمہ دار دین حق پڑھ کر ولا یت ہو گئ دو سرے لفظوں میں تو سیع نبوت ہو گئ

بزم ھستی میں جلا ل کبریا ئی ہے غدیر

بھر امت امر حق کی رو نما ئی ہے غدیر

اے مسلماں دیکھ یہ دو لت کہیں گم ہونہ جا ئے

مصطفٰے کی زندگی بھر کی کما ئی ہے غدیر

دا من تا ریخ انسان کی دو لت ہے غدیر

بیکسوں کی شان کمزوروں کی طاقت ہے غدیر

اک ذرا سا ذکر آیا اور چھرے فق ہو ئے

دشمنوں کے واسطے روز قیامت ہے غدیر

عظمت دین الٰہی کا منا رہ ہے غدیر

دو پھر میں جو تھا روشن وہ ستارہ ہے غدیر

تھام کر با زوئے حیدر مصطفٰے بتلا گئے

ایک کیا سا رے رسولوں کا سھارا ہے غدیر

پیچ و خم کو ئی نہ کہا ئی نہ کہا نچہ ہے غدیر

جس میں ڈھلتی ہے صداقت ایسا سا نچہ ہے غدیر

پھر گیا رخ دشمنان مذ ھب اسلام کا

کفر کے رخسار پر حق کا طما نچہ ہے غدیر

منزل تکمیل دین کبریا ئی کی عید ہے

نقطہ معراج کار انبیاء کی عید ہے

آدمی کیا عترت و قرآن ملتے ہیں گلے

عید سب بندوں کی یہ دین خدا کی عید ہے

شعر و ادب تر کی

یو سف شھاب

امامی حضرتِ باری گرگَ ایدہ تعیین

محوّل ہر کسہ او لماز امور ربانی

منا دی آیہ قرآنیدور،علیدی ولی

علینی رد ایلین ،رد ایدو بدی قرآنی

منه وصی ،سیزه اولی بخفسدوربو علی

مباد ترک ایلیه سیز بو وصایانی

بو امرِ امر الهیدی ،نه مینم رایم

امین وحیدِی نا زل ایدن بو فرمانی

دو توب گو گه یوزین عرض ایتدی اول حبیب خدا

که ای خدائ روؤف و رحیم و رحما نی

عم او غلو می دو تا دشمن او کس که ،دشمن دوت

محب و نا صر ینه ،نصرت ایله هر آنی

بو ما جرانی گو رنده تمام دشمن و دو ست

غریو و غلغله دن دو لدی چرخ دا ما نی

او کی محبیدی مسرور او لوب ،عدو غمگین

نه او لدی حدی سرور ونه غصه پایا نی

"امام کو خداوند عالم معین کرتا ہے یہ امر ربانی ہر شخص کے حوالے نہیں کیا جاسکتاہے

علی آیہ قرآن کے منادی اور خدا کے ولی ہیں ،جس شخص نے علی کا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کردیاہے

یہ علی میرے وصی اور تم میں سب سے اولیٰ ہیں ہر گز ان سفارشات کو ترک نہ کرنا

یہ امر ،امر الٰہی ہے میری اور تمھاری رائے نہیں ہے امین وحی نے یہ فرمان نازل کیا ہے

حبیب خدا نے اپنی صورت آسمان کی طرف کرکے کہااے خداوند رؤوف و رحیم و رحمان جو شخص میرے چچازاد بھائی کا دشمن ہے

تو اس کو دشمن رکھ جو اس کو دوست رکھے تو ہمیشہ اس کی مدد کر

تمام دوست اور دشمنوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو دنیا میں خو شی کر لھر دوڑ گئی

دوست خوشحال ہوگئے اور دشمن رنجیدہ ہوگئے غصہ کافور ہوگیا اور خو شی و شادمانی کے حالات فراہو ہوگئے "

قمری

حکم خطاب آیہ یا ایھا الرسول

تبلیغنہ وصایتوہ مد عا علی

حکم غدیر ہ منزلی حج الوداعدہ

قیلدی سنی یرندہ وصی ،مصطفیٰ علی

"یا ایھا الرسول ۔۔۔کا حکم خطاب ،اے علی تیری وصایت و خلافت کا مدعا ہے

حجۃ الوداع میں حکم غدیر کے اقتضا کے مطابق پیغمبر اکرم نے تجھے اپنا جانشین منتخب فرمایا"

یوسف معزی اردبیلی

پروردگار عالم ایدو بدور حمایتین

بیلد یر دی یر یو زندہ پیمبر رسالتین

گلدی غدیر خُمَیده رجعتده ناگهان

روح الامین گتور دی پیام و بشارتین

بعد از سلام عرض ایلدی امر ایدور خدا

امّت لرَه یتور سون علی نون ولا یتین

فرمان و یروب رسول امین کا روان دو شوب

فرمانیون گور و بدور اولارد ا طاعتین

منبر دو زَلدی پچدی همان منبر او ستنه

اوّل پشیتدی امتی قرآن تلاوتین

خیر البشر علی کمرین دو تدی قالِخزوب

حضار تا گور و بدور او صاحب شجاعتین

مولا یم هر کیمه دیدی من هر زمانده

مولا سی دور عم او غلوی همان با دیانتین

جبریل گتدی آیه اکملت دینکم

اسلامون آرترو بدو بو گون حق جلالتین

"پرورد گار عالم نے اپنی حمایت کا اعلان کیا جب رسالت پیغمبر کا زمین پر اعلان فرمایا

ناگھاں غدیر خم آئی روح الامین ان کے لئے پیغام اوربشارت لے کر آئے

سلام کے بعد عرض کیاخداوند عالم کا امر ہے :ولایت علی کا پیغام امت تک پہونچا دیجئے رسول امین کے فرمان سے تمام قافلے ٹھہر گئے انھوں نے بھی رسول کے فرمان کی اطاعت کی

منبر بنایا گیا اور رسول منبر پر تشریف لے گئے پہلے قرآن کی آیت لوگونکو پڑھ کر سنا ئی

پیغمبر خیر البشر نے علی کو اپنے ھاتھوں پر بلند کیااور حاضرین نے اس صاحب شجاعت شخص کا مشاہدہ کیا ۔

فرمایا :جس شخص کا میں ہر زمانہ میں مو لاہو ں یہ علی بھی اس کے مولا ہیں

جبرئیل آیہ اکملت لکم دینکم لیکر آئے آج اللہ نے اسلام کی جلالت و عظمت بڑھا دی ہے "

۷ غدیر کی یا دیں

غدیر کی یاد کو زندہ رکھنااس کے مطالب و محتوا کو زندہ رکھنے کا سب سے موثر سبب ہے ،طول تا ریخ میں غدیر کی یاد گا ری کے طور پر مختلف چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں چو نکہ مسلمانونکی مختلف اقوام و ملل نے اپنے حالات کے مطابق اپنے معا شرہ میں غدیر کی یادگا ریں بپا کی ہیں ۔

مسجد غدیر ،غدیر کے بیا بان میں مسلمانوں کی زیا رتگاہ کے عنوان سے ایک متبرک جگہ تھی۔غدیر کی یاد میں منا ئی جا نے والی سالانہ محفلیں دو سرے مختلف قسم کے پروگرام ،غدیر کو زندہ کر نے کے دو سرے جلوے ہیں ،غدیرمیں زیارت امیر المو منین علیہ السلام پڑھنا صاحب غدیر سے تجدید بیعت اور غدیر کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہے ۔ یہ تمام مظا ھرے غدیرکے معتقدروں معاشروں میں غدیر کی حفا ظت اور اس کے مخا لفوں کے با لمقابل اس کے دفاع کے لئے ہیں ۔ان ہی یادوں کے سایہ میں چو دہ صدیوں سے غدیر تا ریخ اسلام میں درخشاں و تا بندہ ہے اور غدیر کی نا بودی کی ہزاروں سازشیں ناکام ہو چکی ہیں ۔

۱ مسجد غدیر

غدیر وہ سر زمین مقدس ہے جس نے دسویں ہجری میں پیغمبر اکرم ﷺ کے حجۃ الوداع میں ایک اہم کر دار ادا کیا اور "و صایت و ولایت "امیر المو منین علی بن ابی طالب اس مقام پر انجام پا ئی آج اس کی کیا حا لت ہے ؟

کیا تا ریخ کا یہ اہم نقطہ دشمنی و لجا جت کے گرد و غبار میں فر ا موشی کے سپرد کر دیا گیا ہے ؟کیا اس مقدس وا دی کو شیعہ بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی زیا رتگاہ نہیں ہو نا چا ہئے ؟ کیا چودہ صدیاں گزر نے کے با وجود اس معطر خاک نے رسالت و وصایت کی شمیم روح پرور کی نگھداری نہیں کی ہے ؟کیا ابھی بھی اس مقدس و پا کیزہ سر زمین پر پیغمبر اکرم ﷺ اور حضرت علی علیہ السلام کے مقدس قدموں کے نشانات نقش نہیں ہوئے؟کیا یہی خاک و بالو اس عظیم منظر کے وا قعہ کے شاہد و گواہ نہیں ہیں ؟کیا غدیر کی اس پگھلا دینے والی گرم ہوا کی امواج میں پیغمبر اکرم ﷺ کی نجات دینے والی صدا نہیں آ رہی ہے ؟

کیابیت اللہ الحرام کے زا ئروں کو اس سر زمین پاک سے گزر نے اور اپنے روح و جسم کو اس فضا میں تا زگی اور شا دابی سے معطر کر نے کی اجا زت ہے جس ۱۸ ذی الحجہ کوپیغمبر اکرم ﷺ ملکوتی صدا بلند ہو ئی تھی ؟

مسجد غدیر کی تا ریخ

جس دن سے پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم کے میدا ن میں امامت کے منصب پرمتعا رف فر مایایہ وہ وادی اور مقدس ہو گئی ۔دو نورانی ھستیوں حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیہ السلام کے ذریعہ اس مقام پر تین دن کے پروگرام نے اس وادی کو ایسی رو حانی کیفیت عطا کر دی کہ چودہ سو سال سے لیکر آج تک (غدیر میں پیغمبر اکرم ﷺ کی مسجد)کا نام زبان زد عام ہے اور لاکھوں حا جی خا نہ کعبہ جا تے اور آتے وقت اس کی زیارت کر تے ہیں اور اس میں نماز پڑھ کر خدا وندعالم سے لو لگا تے ہیں ۔

ائمہ علیھم السلام نے اپنے اصحاب کو غدیر خم کی مسجد کی زیارت کر نے کی تا کید فر ما ئی تھی اوریہ کہ

۱۔بحا رالا نوار جلد ۸ قدیم صفحہ ۲۲۵،جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۱،جلد ۵۲ صفحہ ۵ حدیث ۴،جلد ۱۰۰ صفحہ ۲۲۵۔اثبات الھداۃجلد ۲ صفحہ ۱۷ حدیث ٦۷ ،صفحہ ۲۱ حدیث ۸۷ ،صفحہ ۱۹۹ حدیث ۱۰۰۴ ۔معجم البلدان جلد ۲ صفحہ ۳۸۹،مصباح المتھجد صفحہ ۷۰۹،الوسیلہ (ابن حمزہ) صفحہ ۱۹٦ ۔الغیبہ(شیخ طو سی)صفحہ ۱۵۵۔الدروس صفحہ ۱۵٦۔مزارات اہل البیت علیھم السلام و تا ریخھامولف سید جلا لی صفحہ ۴۲۔

مسجد کی زیارت کر نے سے با لکل غافل نہ ہونا ۔حضرت امام حسین علیہ السلام جب مکہ سے کربلاکی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے غدیر میں توقف فر مایا ۔حضرت امام باقر اور حضرت اما م صادق علیھما السلام مسجد غدیر میں تشریف فر ما ہو ئے اور انھوں نے اپنے اصحاب کےلئے غدیر میں ہو نے والے پرو گرام کی انہیں نشاندھی کی اور اس کی تشریح فر ما ئی ۔

محدثین اور بڑے علمائے کرام بھی غدیر خم میں آتے اور اس وا دی کا احترام کر تے تھے ۔تیسری صدی ہجری میں علی بن مہز یار اہوا زی اپنے سفر حج کے دوران وہاں پر آئے تھے ۔شیخ طو سی چھٹی ہجری ابن حمزہ ساتویں ھجر ی اور شھید اول اور علامہ حلی آٹھویں صدی ہجری کے کلا م میں ہم مسجد غدیر کا اسم مبارک اور اس کے با قی رہنے کے آثار کے متعلق پڑھتے ہیں ۔

سید حیدر کا ظمی نے ۱۲۵۰ ہجری میں مسجد غدیر کے وجود مبارک کی خبر دی ہے اور اس زمانہ میں اگرچہ سڑک غدیر سے بہت دور تھی لیکن غدیر کی مسجد مشہور و معروف تھی ۔محدث نوری نے بھی ۱۳۰۰ھجری میں اس کے وجودکی خبر دی ہے وہ بنزات خود مسجد غدیر میں گئے اور وہاں کے اعمال بجا لائے ۔

مسجد غدیر کا دشمنوں کے ھا تھوں خراب ہو نا[143]

جس طرح تاریخ میں غدیر کا پرچم بلند و بالا ہے اور اس سے "علی ولی اللہ "کا نور در خشاں ہے اسی طرح مسجد غدیر بھی دشمنان و لا یت کی آنکھوں میں خار تھی کہ جس کی مٹی اور اینٹوں کی بنیادیں زندہ سند کے عنوان سے صحرا ئے غدیر کے دل پر درخشاں ہے ۔اسی وجہ سے مو لا ئے کا ئنات سے بغض و عناد رکھنے والے جنھوں نے آپ علیہ السلام کے گھر کوبھی جلا دیا تھا اوران کی اتباع کر نے والوں میں اس طرح کی اعتقاداتی اور تا ریخی عمارت کو دیکھنے کی ھمت نہیں تھی ۔

مسجد غدیر کے آثار جن کی پیغمبر اکر م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب نے بنیاد رکھی تھی سب سے پہلی مر تبہ عمر بن خطاب کے ذریعہ سے نیست و نابود کئے گئے اور ان کی نشانیوں کو مٹا دیا گیا ۔

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے زمانہ میں اسے دوبارہ زندہ کیا گیا لیکن آپ علیہ السلام کی شھا دت کے بعد معاویہ نے دو سو آدمیوں کو بھیج کر پھر مسجد غدیر کو خاک میں ملادیا !

بعد کے زمانوں میں پھر مسجد غدیر کو بنا یا گیا اور وہ حجاج کے راستہ کے نزدیک قرار پا نے کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور و معروف تھی یھاں تک کہ سنی تا ریخ نو یسوں اور جغرافیہ دانوںنے بھی اس کا نام لیا اور اس جگہ کی نشاندھی کی ہے ۔

سو سال پہلے تک مسجد غدیر اپنی جگہ پر قا ئم تھی اگر چہ مسجد مخالفین کے علاقہ میں تھی لیکن باقاعدہ طورپر محل عبادت اور مسجد غدیر کے نام سے مشہو ر و معروف تھی یھاںتک کہ اس کو آخر ی ضربہ وھا بیوں نے لگایا ۔انھوں نے مسجد غدیر کو بر باد کر نے میں بغض و حسد سے بھرے ہو ئے دو اقدام کئے: ایک طرف تو انھوں نے مسجد کو منھدم کیا اور اس کے آثار نیست و نا بود کئے اور دو سری طرف انھوں نے راستہ بدل کراسے مسجد غدیر سے بہت دورکر دیاہے ۔

اسوقت مسجد غدیر کا مقام [144]

غدیر اس وقت بھی بیابان کی صورت میں ہے جس میں ایک تالاب اور پانی کا چشمہ ہے اور مسجد جس کا اب نام و نشان نہیں ہے چشمہ اور تالاب کے درمیان تھی ۔یہ علا قہ مکہ سے دو سو کیلو میٹر کے فاصلہ پر شہر رابغ کے نزدیک جحفہ نامی دیھات کے پاس ہے جو حا جیوں کا میقات ہے اور اب بھی یہ علاقہ غدیر کے نام سے ہی جانا پہچانا جاتا ہے اور وہاں کے باشندے اس کے نام سے بخوبی آگاہ ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ شیعہ حضرات اس کی تلاش و جستجو میں وہاں پر آیا کرتے ہیں ۔

اس وقت وادی غدیر تک پہنچنے کے دو راستے ہیں :

۱۔راہ جحفہ

رابغ کے ہو ائی اڈے سے لیکر جحفہ نامی دیھات کے شروع ہونے تک ،اس کے بعدپانچ کلو شمال کی طرف ریگستان میں قصر علیا تک ریت کے ٹیلوں سے گزر کر ،اس کے بعد چھو ٹے سے بیابان سے گزر کر دائیں طرف غدیر کا راستہ ہے ۔مشرق کی طرف سے غدیر کا فاصلہ میقات جحفہ سے آٹھ کیلو میٹر ہے

۲۔راہ رابغ

مکہ "مدینہ "رابغ روڈ کے چو راہے سے مکہ کی طرف سڑک کے بائیں جانب دس کیلو میٹر اس کے بعد دائیں جانب غدیر کی طرف ایک چھو ٹا راستہ ہے کہ جس کا فا صلہ جنوب مشرق سے رابغ تک ۲۶ کیلو میٹر ہے ۔

اس آرزو و امید کے ساتھ کہ صاحب غدیر کے ظہور کے ساتھ خو شگوار اور روح انگیز علاقہ دوبارہ زندہ ہو اور تالاب اور اس کے چشمہ کے درمیان بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر ہواور پیغمبر اکرم ﷺ کے منبر اور خیمہ کی جگہ مکمل طور پر بنا ئی جا ئے اور پھر سے اس عظیم واقعہ کی یاد تازہ ہو اور پوری دنیا کے افراد کی زیارت گاہ بن جا ئے ۔

۲ غدیر کے دن حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت

ھر شیعہ انسان کی یہ دلی آرزو و تمنا ہے کہ اے کاش زمانہ پیچھے پلٹ جاتا اور ہم غدیر میں حا ضر ہو تے اور ا پنے مو لا کے ہاتھ پر بیعت کرتے اور ان کو مبارکباد دیتے ۔اے کاش حضرت امیر المو منین علیہ السلام اب زندہ ہو تے اور ہم ہر سال غدیر خم میں آپ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حا ضر ہو تے اور ان سے تجدید بیعت کرتے اور پھر انہیں تبریک و تہنیت پیش کرتے ۔

اس آرزو کا محقق ہو نا کو ئی مشکل نہیں ہے ۔نجف اشرف میں آپ علیہ السلام کے حرم مطہر میں حاضر ہو نا اور صمیم دل سے آپ علیہ السلام کی ساحت مقدس میں دلی آرزو کے ساتھ آپ علیہ السلام سے گفتگو کرنا شیعہ نظریہ کے مطابق حقیقی بیعت کی تجدید اور واقعی طور پر تبریک و تہنیت کہنا ہے ۔غدیر کا عالم ھستی کے اس دوسرے نمبر کے شخص پرسلام جو ہماری آواز کو سنتا ہے ہمارا جواب دیتا ہے غدیر میں حا ضر ہو نے اور ان کے دست مبارک پر بیعت کر نے کا حکم انہیں کے حو الہ ہے ۔

حضرت امام صادق اور حضر ت امام رضا علیہما لسلام نے سفارش فر ما ئی ہے کہ جس حد تک ممکن ہو ہمیں غدیر کے روز حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس حا ضر ہو نا چا ہئے اور غدیر کی اس عظیم یاد کو صاحب غدیر کے حرم میں منا ئیں ۔یھاں تک کہ اگر ہم ان کے حرم مبارک میں حا ضر نہیں ہو سکتے تو ہم کہیں پر بھی ہوں ہما رے لئے یھی کا فی ہے کہ ان کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کر یں ان پر سلام بھیجیں اور اپنے دل کو حرم مطہر میں حا ضر کریں اور اپنے مو لا سے گفتگو کریں۔(145)

غدیر کی یہ سالانہ یاد غدیر کے واقعہ کو دو بارہ زندہ کرنا اور صاحب غدیر سے تجدید بیعت کر نا ہے اور یہ یاد ائمہ علیھم السلام کے زمانہ سے لیکر آج تک اسی طرح بر قرار ہے ۔سالانہ غدیر کے دن ہزاروں افراد حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے حرم مطہر میں

جمع ہو تے ہیں اور ان کی غلا می کے ھار کو اپنی گردن میں ان کے مبارک ھاتھوں سے ڈالتے ہیں اور اپنے نفوس کے مطلق طور پر ان کے با اختیار ہو نے پر فخر کر تے ہیں اور اسے ان کے فرزند حضرت قائم عجل اللہ تعا لی فر جہ الشریف سے بیعت سمجھتے ہیں ،وہ ہما رے سلام کا جواب دیتے ہیں اور ہما رے ہاتھ کو اپنے دست ید الٰھی سے دبا تے ہیں ۔

حضرت امام ھادی علیہ السلام جس سال معتصم عباسی نے آپ علیہ السلام کو مدینہ سے سا مرا شہر بدر کیا غدیر کے دن نجف اشرف تشریف لا ئے اور اپنے جد محترم حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے حرم مطہر میں حاضر ہو ئے اور ایک مفصل زیارت میں آپ علیہ السلام (حضرت علی علیہ السلام) سے مخاطب ہوکر فر مایا[146] یہ زیارت مطالب و محتوا کے اعتبار سے شیعوں کے حضرت امیر المو منین علیہ السلام کے بارے میں عقائداور آپ علیہ السلام کے فضائل اور محنت و مشقت کاایک مکمل مجموعہ ہے ۔اس مقام پر ہم اپنے تجدید عہد کے لئے اس زیارت کے چند جملے بیان کر تے ہیں نیزان دعاؤں کا بھی تذکرہ کریں گے جن میں مسئلہ غدیر بیان کیا گیا ہے ۔

۱۔دعائے ندبہ میں آیا ہے :

فَلَمَّاانْقَضَتْ اَیَّامُہُ اَقَامَ وَلِیَّہُ عَلِیَّ بْنَ طَالِبٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْھِمَاوَآلِھِمَا ھَادِیاًاِذْکَانَ ھُوَالْمُنْذِرُوَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍفَقَالَ وَالْمَلَأُاَمَامَہُ"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ،اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ"

"پھر جب آپ علیہ السلام کی رسالت کے دن تمام ہو گئے تو انھوں نے اپنے ولی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو قوم کا ھا دی مقرر کر دیا اس لئے کہ خود عذاب الٰہی سے ڈرا نے والے تھے اور ہر قوم کے لئے ھا دی کی ضرورت ہے آپ نے مجمع عام میں اعلا ن کر دیا جس کا میں صاحب اختیار ہوں اس کے یہ علی علیہ السلام صاحب اختیار ہیں خدا یا جو اسے دو ست رکھے اسے دوست رکھ اورجو اس سے دشمنی کرے اسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے چھوڑ دے اسے ذلیل و رسوا کر "

۲۔دعا ئے عدیلہ میں آیا ہے :

آمَنَّابِوَصِیِّہِ الَّذِیْ نَصَبَہُ یَوْمَ الْغَدِیْرِوَاَشَارَبِقَوْلِہِ "ھٰذَا عَلِیٌّ"اِلَیْہِ "

"ھم ایمان لا ئے ان کے وصی پر جن کو غدیر کے دن منصوب کیا اور اپنے اس قول کے ذریعہ اشارہ فر مایا کہ علی میرے جا نشین ہیں "

۳زیارت غدیر میں آیا ہے :

اَلسَّلا مُ عَلَیْکَ یٰا مَوْلاٰیَ وَمَوْ لَی الْمُوْ مِنینَ

السّلاٰمُ عَلَیْکَ یٰا دینَ اللهِ الْقَو یمَ وَصِراٰطَهُ الْمُسْتَقیمَ

اَشْهَدُ اَنَّکَ اَخُورَسُولِ اللهِ صلی الله علیه آله وَاَنّهُ قَدْ بَلَّغَ عَنِ اللهِ مٰا اَنْزَلَهُ فیکَ،فَصَدَعَ بِامْرِهِ وَاَوْجَبَ عَلیٰ اُمَّتِهِ فَرْضَ طٰاعَتِکَ وَوِلاٰیَتِکَ وَعَقَدَ عَلَیْهِمُ الْبَیْعَةَ لَکَ وَجَعَلَکَ اَوْلیٰ بِالْمُوْمِنینَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کَمٰاجَعَلَهُ اللهُ کَذٰلِکَ ثُمَّ اَشْهَدَاللهَ تَعٰالیٰ عَلَیهم فَقٰالَ اَلَسْتُ قَدْ بَلَّغْتُ ؟فَقٰا لُواالّلهم بلیٰ فقال: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَکَفٰی بِکَ شَهیداًوَحَاکِماً بَیْنَ الْعِبٰادِ فَلَعَنَ اللهُ جٰاحِدَ وِلاٰیَتِکَ بَعْدَ الاِقْرٰارِوَنٰاکِثَ عَهْدِکَ بَعْدَ الْمیثٰاقِ

"سلام ہو آپ پر اے میرے مو لا اور مومنوں کے مولا۔

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے دین محکم اور اس کے صراط مستقیم

میں گو اہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خدا ﷺ کے بھا ئی ہیں ۔۔۔اور میں گو اہی دیتا ہوں کہ انھوں نے آپ کے سلسلہ میں اللہ کی طرف سے جو نا زل ہوااسے پہنچا دیا اور خدا کے امر کو اجرا کیا اور انھوں نے اپنی امت پر آپ کی اطاعت اور ولا یت کوواجب کیا اور انھوں نے امت سے آ پ کے لئے بیعت لی اور آپ کو مو منین پر ان کے نفسوں کے مقابلہ میں اولی قرار دیا جیسا کہ انہیں اللہ نے ایسا ہی بنایا تھا۔ پھر اللہ کو ان پر گواہ بنایا اور کہا کیا میں نے پہنچا دیا ؟ان لوگوں نے کہا ھاں پہنچا دیا پھر فر مایا خدا یا گواہ رہنا کیونکہ تیری گو اہی کا فی ہے اور تیرا حکم بندوں کے درمیان کا فی ہے پس خدا کی لعنت ہو تیری و لایت کا اقرارکر نے کے بعد انکار کر نے والے پر اور عہد کے بعد عہد شکنی کر نے والے پر"

۴ غدیر کی زیارت کے دوسرے حصہ میں یوں آیاہے :

اَشْهَدُ اَنَّکَ اَمیرُ الْمُوْ مِنین الْحَقُّ الَذِی نَطَقَ بِوِلاٰیَتِکَ التَّنْز یلُ وَاَ خَذَ لَکَ الْعَهْدَ عَلَی الْاُ مَّةِ بِذٰ لِکَ الرَّ سُولُ

اَ شْهَدُ یٰااَمیرَالْمُوْمِنینَ اَنَّ الشٰاکَّ فیکَ مٰاآمَنَ بِالرَّسُولِ الْاَمینِ وَاَ نَّ الْعٰادِلَ بِکَ غَیْرَکَ عٰانَدَ عَنِ الدینِ القویم الَّذِیْ ارْتَضَاهُ لَنَارَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَاَکْمَلَهُ بِوِلَاَیَتِکَ یَوْمَ الْغَدِیْرِضَلَّ وَاللهِ وَاَضلَّ مَنِ اتَّبَعَ سِوٰ اکَ وَعَنَدَ عَنِ الْحَقِّ مَنْ عٰاداٰکَ

میں گوا ہی دیتا ہوں کہ آپ برحق امیر المو منین ہیں آ پ کی ولایت پر قرآن نا طق ہے اور رسول نے اس کا عہد اپنی امت سے آپ کے با رے میں لے لیا ہے ۔

اے امیر المو منین آپ کے با رے میں شک کرنے والا پیغمبرامین پر ایمان نہیں لایا اور جس نے آپ کوکسی غیر کے برابر قرار دیاوہ دین محکم کا دشمن ہے جس کو خدا وند عالم نے ہما رے لئے پسند کیا ہے اور جس کو آپ کی ولایت کے ذریعہ روز غدیر مکمل کیا ہے ۔

خدا کی قسم وہ گمراہ ہوا اور دوسروں کو گمراہ کیا جس نے تیرے علا وہ کسی اور کا اتباع کیا "

۵۔زیارت غدیر کے ایک اور مقام پر آیا ہے :

اَ شْهَدُ اَنَّکَ مَااتَّقَیْتَ ضٰارِعاًوَلاٰاَمْسکْتَ عَنْ حَقِّکَ جٰازِعاًوَلاٰ اَحْجَمْتَ عَنْ مُجاهَدةِ غٰاصِبیکَ نٰاکِلاًوَلاٰاَظْهَرْتَ الرِّضٰابِخِلاٰفِ مٰایُرْضِی اللّٰهَ مُدٰاهِناًوَلاٰوَهَنْتَ لِماٰاَصٰابَکَ فی سَبیلِ اللّٰهِ وَلاٰضَعُفْتَ وَلاَاسْتَکَنْتَ عَنْ طَلَبِ حَقِّکَ مُرَاقِباً مَعَاذَاللّٰهِ اَنْ تَکُوْ نَ کَذَالِکَ، بَلْ اِذْظُلِمتَ احْتَسَبْتَ رَبَّکَ وَفَوَضْتَ اِلَیْهِ اَمْرَکَ وَذَکَّرْتَهُمْ فَمَاادَّکَرُوْاوَوَعَظْتَهُمْ فَمَااتَّعَظُوْاوَخَوَّفْتَهُمْ فَمَا تَخَوَّفُوْا

اور میں گو ہی دیتا ہوں کہ آپ نے ذلت کی وجہ سے تقیہ نہیں کیا اور نہ آپ اپنے حق سے عاجزی کی وجہ سے رکے اور نہ آپ نے اپنے غاصبوں کے مقابلہ میںعقب نشینی کرتے ہوئے صبر کیا اور نہ آپ نے کسی سازش کے تحت خدا کی مر ضی کے خلاف مطلب کا اظہار کیا اور جو آپ کو راہ خدامیں تکلیف ہو ئی تو اس کو کمزوری اور سستی کی وجہ سے قبول نہیں کیا اور خوف کی وجہ سے اپنے حق کے مطالبہ میں کو ئی کو تا ہی نہیں کی ۔

معاذ اللہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بلکہ جب آپ پر ظلم کیا گیا تو آپ نے رضائے خدا کو نگاہ میں رکھا اور اپنا امر اللہ کے حوالہ کر دیا اور آپ نے ظالموں کو نصیحت کی لیکن انھوں نے قبول نہیں کیا آپ نے ان کو مو عظہ کیا انھوں نے نہیں مانا آپ نے انہیں خدا سے ڈرایا لیکن وہ خائف نہیں ہوئے ۔

۶زیارت غدیرکے ایک اور مقام پر آیا ہے :

لَعَنَ اللّٰهُ مُسْتَحِلّیْ الْحُرْمَةِ مِنْکَ وَذَائِدیِ الْحَقِّ عَنْکَ وَاَشْهَدُ اَنَّهُمْ الاَخْسَرُوْنَ الَّذِیْنَ تَلْفَحُ وَجوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا کَالِحُوْنَ

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سٰاوَاکَ بِمَنْ نَاوَاکَ

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَدَلَ بِکَ مَنْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وِلَایَتَکَ

"پس خدا کی لعنت ہو آپ کی حرمت ختم کر نے والے پر اور آپ کے حق کو آپ سے دور کر نے والے پر اور میں گو اہی دیتا ہوں کہ وہ لوگ گھاٹا اٹھانے والوں میں ہیں ان کے چہرے جہنم میں جھونک دئے جا ئیں گے اور وہ اسی میں پڑے جلتے رہیں گے ۔

پس اس پر خدا کی لعنت ہو جو آپ کے دشمن کو آپ کے برابر کرے ۔

خدا کی لعنت ہو اس پر جو اسے آپ کے برابر قرار دے جس پر اللہ نے آپ کی اطاعت فرض کی ہے "

۷زیارت غدیر میں ایک اور مقام پر آیا ہے :

اِنَّ اللهَ تَعالیٰ اسْتَجَابَ لِنَبِیّہِ صلی اللہ علیہ وآلہ فِیْکَ دَعْوَتَہُ،ثُمَّ اَمَرَہُ بِاِظْھَارِمَااَوْلَاکَ لِاُمَّتِہِ اِعْلَاءً لِشَانِکَ وَاِعْلَانالِّبُرْھَانِکَ وَدَحْضاً لِلاَبَاطِیْلِ وَقَطْعاً لِلْمَعَا ذِیْرِ

فَلَمَّااَشْفَقَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَاسِقِیْنَ وَاتَّقیٰ فِیْکَ الْمُنَافِقِیْنَ اَوْحیٰ اِلَیْہِ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ<یَااَیُّھَاالرَّسُوْلُ بَلّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکْ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَابَلَّغْتَ رَسَالَتَہُ وَاللهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ >فَوَضَعَ عَلیٰ نَفْسِہِ اَوْزَارَالْمَسِیْرِوَنَھَضَ فِیْ رَمْضَاءِ الْھَجِیْرِفَخَطَبَ وَاَسْمَعَ وَنَادیٰ فَاَبْلَغَ ،ثُمَّ سَالَھُمْ اَجْمَعَ فَقَالَ:ھَلْ بَلَّغْتُ؟ فَقَالُوْا:اَللّٰھُمَّ بَلیٰ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اشْھَدْثُمَّ قَالَ:اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ؟ فَقَا لُوْا:بلیٰ فَاَخَذَ بِیَدِکَ وَقَالَ:مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھَذَا عَلِیٌّ مَوْلَا ھُ،اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہ"فَمَا آمَنَ بِمَااَنْزَلَ اللهُ فِیْکَ عَلیٰ نَبِیَّہِ اِلَّا قَلِیْلٌ وَلَازَادَاَکْثَرَھُمْ غَیْرَتَخْسِیْرٍ

۔

خداوند عالم نے آپ کے سلسلہ میں اپنے نبی کی دعا قبول فر ما ئی پھر ان کوحکم دیا آپ کی ولا یت کوظاہر کر نے ،آپ کی شان کو بلند کر نے ،آپ کی دلیل کا اعلان کرنے ،اور با طلوں کو کچلنے اور معذرتوں کو قطع کر نے کےلئے ۔

تو جب منافقین کے فتنہ سے ڈرے اور آپ کے با رے میں انہیں منافقین کی طرف سے خوف پیدا ہواتو عالمین کے پرور دگار نے وحی کی" اے رسول آپ اس پیغام کو پہنچا دیجئے جس کا ہم آپ کو حکم دے چکے ہیں اگر آپ نے وہ پیغام نہیں پہنچایا تو گو یا رسالت کا کو ئی کام ہی انجام نہیں دیا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفو ظ رکھے گا" تو انھوں نے سفر کی زحمتوں کو اٹھایا اورظھر کے وقت کی سخت گرمی میں غدیر خم میں ٹھہر کر خطبہ دیا اور سنا یا اور آواز دی پھر پہو نچا دیا پھر ان سب سے پو چھا کیا میں نے پہنچا دیا تو سب نے کہا ھاں خدا کی قسم آپ نے پہنچا دیا پھر کہا کہ خدا یا گو اہ رہنا پھر کہا کیا میں مو منوں کی جان پر خود ان کی نسبت اولی نہیں ہوں انھوں نے کہا ھاں پھر آپ نے علی علیہ السلام کے ہاتھ کو پکڑا اور فر مایا جس کا میں مو لا ہوں اس

کے یہ علی مو لا ہیں خدا یا اس کو دو ست رکھنا جو انہیں دو ست رکھے اور اسے دشمن رکھنا جو انہیں دشمن رکھے اس کی مدد کرنا جو ان کی مدد کرے اس کو ذلیل کرجو انہیں رسواکرے تو آپ کے با رے میں جو خدا نے اپنے نبی پر نا زل کیا ہے اس پر چند لوگوں کے علاوہ اور کو ئی ایمان نہیں لایا اور زیادہ تر لوگوں نے گھا ٹے کے علا وہ کچھ بھی نہیں پایا۔

۸زیارت غدیر میں ایک اور مقام پر آیا ہے :

اَللّٰھُمَّ اِنَّانَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاھُوَالْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَفَالْعَنْ مَنْ عٰارَضَہُ وَاسْتَکْبَرَوَکَذبَّ بِہِ وَکَفَرَوَسَیَعْلَمُ الَّذینَ ظَلَمُوااَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُونَ

لَعْنَۃُ اللہِ وَلَعْنَۃُ مَلاٰ ئِکَتِہِ وَرُسُلِہِ اَجْمَعِینَ عَلیٰ مَنْ سَلَّ سَیْفَہُ عَلَیْکَ وَسَلَلْتَ سَیْفَکَ عَلَیْہِ یٰااَمیرَالمومِنینَ مِن الْمُشْرِکینَ وَالْمُنٰافِقِینَ اِلیٰ یَوْمِ الدّ ینِ وَعَلیٰ مَنْ رَضِیَ بِمٰاسٰائَکَ وَلَمْ یُکْرِھْہُ وَاَغْمَضَ عَیْنَہُ وَلَمْ یُنْکِرْاَوْاَعٰانَ عَلَیْکَ بِیَدٍ اَوْ لِسٰانٍ اَوْقَعَدَعَنْ نَصْرِکَ اَوْخَذَلَ عَنِ الْجِہٰادِ مَعَکَ اَوْغَمَطَ فَضْلَکَ وَجَحَدَ حَقَّکَ اَوْعَدَلَ بِکَ مَنْ جَعَلَکَ اللہُ اَوْلیٰ بِہِ مِنْ نَفْسِہِ

"خدایا میں جانتا ہوں بیشک یہ حق تیری طرف سے ہے تو تو لعنت کر اس پر جو علی سے ٹکرائے، سر کشی کرے تکذیب کرے اور کفر کرے اور عنقریب ظلم کرنے والے جان لیں گے کھاں جا ئیں گے۔

اللہ اس کے ملائکہ اور تمام رسولوں کی لعنت ہو اور ان سب پر جنھوں نے اپنی تلوار کو آپ کے مقابلہ میں کھینچا اورجن پر آپ نے اپنی تلوار کھینچی اے امیر المو منین چا ہے وہ مشرکوں میں سے ہوں یا منافقین میں سے روز قیامت تک ،اور ان سب پر جو آپ کی برا ئی سے راضی ہو ئے اور اس کو نا پسند نہ کیا اور چشم پوشی کی اور انکار نہ کیا یا آپ کے خلاف مدد کی ہاتھ یا زبان سے یا آپ کی نصرت سے بیٹھارھا یا آپ کے ساتھ جھاد سے باز رہا یا آپ کے فضل کو کم کیا اور آپ کے حق کا انکار کیا یااس کو آپ کے برابر کیا جس سے خدا نے آپ کو اولی بنایا تھا ۔

۹زیارت غدیر کے ایک اور حصہ میں ہم پڑھتے ہیں :

وَالْاَمْرُالْاَعْجَبُ وَالْخَطْبُ الْاَفْزَعُ بَعْدَجَحْدِکَ حَقَّکَ غَصْبُ الصَّدّ یقَۃِ الطّٰاھِرَۃِ الزَّھْرٰاءِ سَیِّدَۃِ النِّسٰاءِ فَدَکاًوَرَدُّشَھٰادَتِکَ وَشَھٰادَۃُ السَّیِّدَ یْنِ سُلاٰلَتِکَ وَعِتْرَۃِ الْمُصْطَفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْکُمْوَقَدْاَعْلَی اللہُ تَعٰالیٰ عَلَی الْاُمَّۃِ دَرَجَتَکُمْ وَرَفَعَ مَنْزِلَتَکُمْ وَاَبٰانَ فَضْلَکُمْ وَشَرَّفَکُمْ عَلَی الْعٰالَمینَ

اور عجیب ترین امر اور سب سے نا گوار واقعہ آپ کے حق کے انکار کے بعد جناب صدیقہ طاھرہ فا طمہ زھرا علیہا السلام سیدۃ النساء علیھا السلام کے حق فدک کا غصب کرنا ہے اور آپ کی گو اھی اور سردار جوانان جنت امام حسن اور امام حسین علیھما السلام کی گو اھی

(جو آپ کی نسل اور عترت مصطفےٰ سے ہیں) کا رد کرنا ہے جبکہ خدا وند عالم نے آپ علیہ السلام کے مرتبہ کو امت پر بلند کیا ہے اور آپ کی منزلت کو رفعت دی ہے اور آپ کے فضل کو ظاہر کیا ہے اور تمام عالم پر آپ کو شرف دیا ہے ۔

۰ ازیارت غدیر میں آیا ہے :

مٰااَعْمَہَ مَنْ ظَلَمَکَ عَنِ الْحَقِّ

فَاَشْبَھَتْ مِحْنَتُکَ بِھِمٰا مِحَنَ الْاَنْبِیٰاءِ عِنْدَ الْوَحْدَةِ وَعَدَمِ الْاَنْصٰارِ

مٰا یُحیطُ الْمٰادِحُ وَصْفَکَ وَلاٰیُحْبِطُ الْطٰاعِنُ فَضْلَکَ

تُخْمِدُ لَھَبَ الْحُرُوبِ بِبَنٰانِکَ وَتَھْتِکُ سُتُورَ الشُّبَہِ بِبَیٰانِکَ وَتَکْشِفُ لَبْسَ الْباطِلِ عَنْ صَریحِ الْحَقَّ

تو وہ کتنا سرگشتہ اور اندھا ہے جس نے آپ کے حق پر ظلم کیا ۔

تنھائی اور ناصرو مددگار نہ ہو نے کی صورت میں آپ کی مظلومی انبیاء علیھم السلام کی مظلومی سے کتنی مشابہ ہے ۔

پس آپ کی مدح کر نے والا آپ کی صفت کا احاطہ نہیں کر سکتا اور نہ کو ئی طعنہ دینے والا آپ کے فضل کا احاطہ کر سکتا ہے ۔

آپ نے اپنی انگلیوں (اپنی قدرت)سے جنگ کے شعلوں کو خاموش کیا اوراپنے بیان سے شبہ کے پردوں کوچاک کیا اور باطل کے اشتباہ کوحق کی وضاحت سے کھول دیا ۔

ازیارت غدیر میں آیا ہے :

اللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَنْبِیٰا ئِکَ وَاَوْصِیٰاءِ اَنْبِیٰائِکَ بِجَمیعِ لَعَنٰا تِکَ وَاَصْلِھِمْ حَرَّنٰارِکَ وَالْعَنْ مَنْ غَصَبَ وَلِیَّکَ حَقَّہُ وَاَنْکَرَعَھْدَہُ وَجَحَدَہُ بَعْدَ الْیَقینِ وَالْاِقْرَارِ بِالْوِلاٰیَةِ لَہُ یَوْمَ اَکْمَلْتَ لَہُ الدّ ینَ

اللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمیرالْمُوْمِنِیْنَ وَمَنْ ظَلَمَہُ وَاَشْیٰاعَھُمْ وَاَنصٰارَھُمْ

اللّٰھُمَّ الْعَنْ ظٰالِمِی الْحُسَیْنِ وَقٰاتِلیہِ وَالْمُتٰابِعینَ عَدُوَّہُ وَنٰاصِریہِ وَالرّٰاضینَ بِقَتْلِہِ وَخٰاذِلیہِ لَعْناًوَبیلاً

خدایا لعنت کر اپنے انبیاء کے قا تلوں پر اور ان کے اوصیا کے قاتلوں پر مکمل لعنت اور ان کو جہنم کی گرمی میں ڈال دے اور لعنت کراس پر جس نے تیرے ولی کا حق غصب کیا اور اس کے عہد کا انکار کیا اور یقین اور اقرار و لایت کے بعد ان سے منحرف ہوا جس روز تو نے دین کو مکمل کیا ۔

خدایا لعنت کر امیر المو منین کے قاتلوں پر اور اس پر جس نے ان پر ظلم کیا اوران (ظلم کرنے والوں) کے ماننے والوں اور ناصروں پر ۔

خدایالعنت کرحسین کے ظالموں اور قا تلوں اور ان کے دشمنوں کا اتباع کرنے والوں اور مدد گاروں پر اور ان کے قتل پرراضی رہنے والوں پر اور انہیں چھوڑنے والوں پر سخت عذاب و لعنت کر "

۱۲۔زیارت غدیر میں ہم پڑھتے ہیں :

اللّهمّ العن اولّ ظالم ظلم آل محمّد ومانعيهم حقوقهم

اللّهمّ خُصَّ اوّل ظالم وغاصب لآل محمّد باللعن وكل مستنّ بما سنّ الى يوم القيامة

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلىٰ عَلِيٍّ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وآلهِ الطّاهرين واجْعَلْنَابِهِمْ مُتَمَسِّكِيْنَ وَبِوِلَايَتِهِمْ مِنَ الْفَائِزِيْنَ الآمِنِيْنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ

خدا یا آل محمد پر سب سے پہلے ظلم کرنے والے پرلعنت کر اور ان کے حقوق کے رو کنے والوں پر

خدایا آل محمد پر پہلے ظالم اور غاصب پر مخصوص لعنت کر اور اس پر بھی جو اس کے طریقہ پر چلے روز قیامت تک ۔

خدایا درود نا زل فرما محمد پر جو خا تم النبیین ہیں اور علی پر جو سید الو صیین ہیں اور ان کی آل پاک پر اور ہم کو ان سے اور ان کی ولا یت سے متمسک قرار دے کر کا میاب فرمااور ان صاحبان امان میں سے قرار دے جن کےلئے کو ئی خوف اور حزن نہیں ہے ۔

۱۳ھم روز غدیر کی دعا میں پڑھتے ہیں :

اللَّهُمَّ صَدَّقْنَاوَاَجَبْنَادَاعِيَ اللّٰهِ وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ فِيْ مُوَالَاةِ مَوْلَانَاوَمَوْلَى الْمُومِنِيْنَ اَمِيْرِالْمُومِنِيْنَ عَلِيِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍاللَّهُمَّ رَبَّنَااِنَّنَاسَمِعْنَامُنَادِياًيُنَادِىْ لِلاِيْمَانِ اَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا فَاِنَّايَارَبَّنَا بِمَنِّکَ وَلُطْفِکَ اَجَبْنَادَاعِيْکَ وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاهُ وَصَدَّقْنَامَوْلَى الْمُوْمِنِيْنَ وَكَفَرْنَابِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ،فَوَلِّنَامَاتَوَلَّيْنَا

"بار الٰھاھم نے تصدیق کی اللہ کی جانب بلانے والے کی دعوت پر لبیک کہا اور ہم نے رسول کا اتباع کیا اپنے اور مومنین کے مولا امیر المومنین علی بن ابی طالب کی دوستی میں ۔۔۔اے خدا اے ہمارے پروردگار ہم نے ایمان کے لئے آواز دینے والے کی آواز کو سناکہ ایمان لاو اپنے رب پر تو ہم ایمان لے آئے ۔

بیشک اے ہمارے پروردگار ہم نے تیرے لطف و احسان کی وجہ سے تیری طرف بلانے والے کی دعوت پر لبیک کھی اور رسول کا اتباع کیا اور اس کی تصدیق کی اور اسی طرح ہم نے مومنین کے مولا کی تصدیق کی اور جبت و طاغوت کا انکار کیا لہذا تو ہماری ولایت اور ایمان کی حفاظت فرما "

۱۴۔ھم دعائے روز غدیر میں ایک اور مقام پر پڑھتے ہیں :

اللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ فِیْ ھَذَالْیَوْمِ الَّذِیْ عَقَدْتَ فِیْهِ لِوَلِیِّکَ الْعَھْدَ فِیْ اَعْنَاقِ خَلْقِکَ وَاَکْمَلْتَ لَھُمُ الدِّ یْنَ، مِنَ الْعَارِفِیْنَ بِحُرْمَتِهِ وَالْمُقَرِّیْنَ بِفَضْلِهِ اللّٰھُمَّ فَکَماجَعَلْتَهُ عَیْدَکَ الاَکْبَرَوَسَمَّیْتَهُ فِی السَّمَاءِ یَوْمَ الْعَھْدِ الْمِعْھُوْدوَفِی الاَرْضِ یَوْمَ الْمِیْثَاقِ الْمَاخُوْذِ وَالْجَمْعِ الْمَسْوؤلِ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْرِرْبِهِ عُیُوْنَنَا وَاجْمَعْ بِهِ شَمْلَنَاوَلَاتُضِلَّنَابَعْدَ اِذْھَدَیْتَنَاوَاجعَلْنٰا لِاَنْعُمِکَ مِنَ الشاکِرِینَ یااَرْحَمَ الرّٰاحِمینَ۔

اے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ۔۔۔مجھ کو اس روزمیں قرار دیدے جس دن تو نے اپنے ولی کےلئے اپنی مخلوق کی گردن میں عہد ڈالا ہے اوران کے دین کو مکمل کیا ہے کہ مجھے اس کی حرمت کو پہچاننے والوں اور اس کی فضیلت کا اقرار کرنے والوں میںقرار دے۔۔۔اے خدا جس طرح تو نے اس کو عید اکبر قرار دیا ہے اس کا نام آسمان میں عہد معہود اور زمین میں روز میثاق ماخوذ اور جمع مسؤل قرار دیا ہے درود نازل کر محمد وآل محمد پر اور اس سے ہماری آنکھوں کو روشن کر اور ہماری پراگندگی کو جمع کر اور ہماری ھدایت کے بعد ہم کو گمراہ نہ کرنا اور ہم کو اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں قرار دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۔

۱۵۔ھم دعائے روز غدیر میں ایک اور مقام پر پڑھتے ہیں :

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذی عَرَّفَنٰافضلَ ھٰذَاالیَوْمِ وَبَصَّرَنٰاحُرْمَتَهُ وَکَرَّمَنٰابِهِ وَشَرَّفَنٰابِمَعْرِفَتِهِ وَھَدانٰابِنُورِهِ اللّٰھُمَّ اِنیّ اَساَلُکَاَنْ تَلْعَنَ مَنْ جَحَدَ حَقَّ ھٰذَاالْیَوْمَ وَانْکَرَحُرْمَتَهُ فَصَدَّ عَنْ سَبیلِکَ لِاطْفَا ءِ نُوْرِکَ۔

خدا کی حمد ہے جس نے ہم کو اس دن کی فضیلت پہچنوا ئی اور اس کی حرمت کی بصیرت عطاکی، اور اس کے ذریعہ ہم کو عـزت دی اور اس کی معرفت سے ہم کوشرف بخشا اور اس کے نور سے ہماری ہدایت کی ۔۔۔اے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہـوں ۔۔۔اور ان پر لعنت کر جس نے اس روز کے حق کا انکار کیا اور اس کی حرمت کا انکار کیااور جس نے تیرے نور کو بجھا نے کےلئے تیـری راہ بند کر دی ہے ۔

۲۔عید غدیر کی دعا میں ایک اور مقام پر آیا ہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلَّذِیْ جَعَلَ کَمَالَ دِیْنِهِ وَتَمَامَ نِعْمَتِهِ بِوِلَایَةِ اَمِیْرَالْمُومِنِیْن عَلی بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السلام۔

حمد ہے اس خدا کےلئے جس نے اپنے دین کو مکمل اور اپنی نعمت کو تمام کیا امیر المو منین علی بن ابی طالب علیہ السـلام کـی ولایت کے ذریعہ ۔

۳ غدیر کی محفلیں(147)

ھر سال غدیر کے سلسلہ میں۱۸/ذی الحجہ کوجو پوری دنیا میں محفلیں منا ئی جا تی ہیں وہ غدیر کی یاد کاسب سے مشخص و معـین آئینہ ہیں اور غدیر کے مطالب کو محفوظ کر نے میں اس کا معا شرتی اثر لوگوں کے اذھان میں غیرمعمولی ہے ۔

جس طرح غدیر کی یاد گا ر محفل ہر سال آسمان پر ملائکہ کے در میان منا ئی جا تی ہے اسی طرح زمین پربھی شـیعہ حضـرات اس دن غدیر کی یاد میں محفلیں برپا کر تے ہیں ۔

سب سے پہلی محفل غدیر اسی بیابان غدیر میں منا ئی گئی اور پیغمبر اکرم ﷺ اور حضرت امیرالمو منین علیہ السلام کومبارکباد پـیش کـر نے والوں کا ایک سیلاب ا مڈ آیا اور اس دن اتنے زور شور سے محفل ہو ئی کہ اس جیسی محفل آج تک اس بیابان میں نہ ہو سکی ۔

اس کے بعدپچیس سال تک غدیر حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فا طمہ زھرا سلام اللہ علیھا کے جلے ہو ئے دروازے کے پـیچھے رو تی رہی یھاں تک مو لا ئے کا ئنات نے سلطنت کی باگ ڈور سنبھا لی اور غدیر کی پہلی محفل مسجد کو فہ میں آپ کی مو جـود گـی میں بپا ہو ئی ۔عید غدیر جمعہ کے دن سے مقارن ہوئی اور حضرت امیر المو منین علیہ السلام نے نماز جمعہ کے خطبوں میں مفصل طور

پر غدیر کی عظمت بیان فر ما ئی نماز جمعہ کے بعد تمام افراد حضرت علی علیہ السلام کے همراہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے دو لت کدہ پر غدیر کا مخصوص طعام کھانے کےلئے گئے ۔

اس کے بعد غدیر کی مفصل محفل منا نے کے لئے حالات ساز گار نہ ہوئے یھاں تک کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ا پنے دور میں خراسان میں اپنے مخصوص اصحاب کے ایک گروہ کو عید غدیر کا روزہ افطار کر نے کی دعوت فر ما ئی اور ان کے گھروں میں تحفے تحا ئف اور عیدی بھیجی اور ان کے لئے غدیر کے فضائل کے سلسلہ میں مفصل خطبہ بیان فر مایا۔

آل بویہ کے زمانہ میں ایران اور عراق میں اور فا طمی حکو مت کے دور میں شام ، مصر اور یمن میں مفصل طور پر غدیر کی محفلیں منائی جا تی رہیں اور ان محفلوں کو خا ص اہمیت دی جا تی تھی ۔[148]صفوی دور سے لیکر ہما رے دور تک غدیر کی محفلیں بڑے ہی زور و شور سے منائی جا تی ہیں اور ایران ،عراق ،لبنان ، پاکستان اور ہند و ستان میں بڑے وسیع پیمانہ پر غدیر کاجشن منا یا جا تا ہے ۔

متعدد بر سوں سے علما ء و بزرگان ،اور بلند عھدوں پر فائز افراد اور مختلف طبقوں کے لوگ غدیر کے دن ایک دو سرے کو مبارکباد ی پیغام بھیجتے ہیں اور اس کی بڑی عزت و توقیر کرتے ہیں ۔غدیر کی محفلیں بڑے بڑے شھروں سے لیکر چھو ٹے سے چھوٹے گا وں میں بھی برپا ہو تی ہیں یھاں تک پوری دنیا میں جھاں جھاں بھی شیعہ آباد ہیں چا ہے وہ کتنی ہی کم تعداد میں کیوں نہ ہوں ایک دو سرے کے پاس جا تے ہیں اور غدیر کے دن محفل کر تے ہیں ۔

۱۴۱۰ ھ میں غدیر کی چودہویں صدی کی منا سبت سے لندن میں ایک عظیم الشان سیمینار منعقدکیا گیاجو کئی دن تک جاری اور اس کی رپورٹ بھی طبع ہوچکی ہے اس کے بعد ایک مرتبہ پھر غدیر کی عظمت کی بین الاقوامی سطح پر نما ئش ہو ئی ۔

اب ہم چودہ سو گیارہ سالہ کا جشن غدیر منا رہے ہیں اور غدیر کو سورج کی طرح روشن و منور دیکھ رہے ہیں ہم اس پر فخر کرتے ہیں اور غدیر کی کامیابی کی خو شی منا ئیں گے اور سقیفہ کی مایو سی کو دیکھیں گے ۔

غدیر کی محفلوں میں غدیر کے سلسلہ میں تقریروں اورقصیدوںکے علاوہ غدیر میں پیغمبر اکرم ﷺ کے خطبہ کی حفا ظت اور ا سے حفظ کر نے والوں کو تحفے تحا ئف عطا کرنا برسوں سے رائج ہے اور اس کے مثبت آثار دیکھنے کوملتے ہیں ۔

آخر میں ہم یہ پیشکش کر تے ہیں :

ھر سال غدیر سے متعلق ہو نے والی محفلوں اور پروگراموں میں "خطبہ غدیر "اور واقعہ غدیرکو مفصل طور پر بیان کیاجا ئے تا کہ ۔ اس طرح ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے اس کے ابلاغ کے بارے میںدئے ہو ئے حکم کی تعمیل کر سکیں اور صاحبان ولایت مطلقہ الٰھیہ ۔ کی پیغمبر اکرم ﷺ ،حضرت امیر المو منین علیہ السلام ،فا طمہ زہرا سلام اللہ علیھا اور ائمہ معصو مین علیھم السلام سے تجدید عہد و پیمان کر سکیں ۔

---

[1] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۳۔بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۶۷،۱۶۲،۱۳۶۔عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۵۶، ۵۷، ۱۲۹، ۱۴۴۔ اس واقعہ کی تفصیل اسی کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم میں ملا حظہ کیجئے ۔

[2] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۶۱،۱۲۰۔عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۱۳۶،۸۵۔اس واقعہ کی تفصیل اسی کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم میں ملا حظہ کیجئے ۔

[3] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳۔

[4] بحا رالانوار جلد ۴۱صفحہ ۲۲۸۔

[5] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۵۴حدیث ۸۹۔

[6] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۵۴حدیث ۸۹۔

[7] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۰۹حدیث ۲۔

[8] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱حدیث ۴۶۵۔

[9] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶حدیث ۵۳۵۔

[10] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸حدیث ۷۲۔

[11] بحا الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۲۴۸۔

[12] بحا الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۶،اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵۔

[13] بحار الانوار جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۳۔

[14] بحا الانوار جلد ۲۹ صفحہ ۳۔۱۸۔

[15] بحا الانوار جلد ۴۱ صفحہ ۲۲۸۔

[16] بحا الانوار جلد ۲۹ صفحہ۵ ۳۔۳۷۔

[17] بحا الانوار جلد ۲۹ صفحہ ۴۶۔۶۲۔

[18] کتاب سلیم حدیث ۱۴۔

[19] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۳۸۱،۳۷۳،۳۵۱،۳۳۲۔

[20] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۳۶۱۔

[21] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۱۰۔۴۱۲۔

[22] بحا الانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۱۷،۴۱۶۔

[23] کتاب سلیم حدیث۱۱۔

[24] الغدیر جلد ۱صفحہ ۱۸۶۔

[25] بحا رالا نوار جلد ۳۲صفحہ ۳۸۸۔

[26] کتاب سلیم حدیث ۲۵۔

[27] کتاب سلیم حدیث ۲۵۔

[28] بحا ر الانوار جلد ۳۸صفحہ ۲۳۸حدیث ۳۹۔

[29] مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳صفحہ ۸۰۔

[30] بحارالانوار جلد ۹۴صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵۔

[31] بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۴۷،جلد ۳۷صفحہ ۱۹۹۔ عوالم ۱۵/۳صفحہ ۸۹۔۴۹۰۔الغدیر جلد ۱صفحہ ۹۳۔

[32] بحا رالانوار جلد ۳۰صفحہ ۱۴۔

[33] بحا رالانوار جلد ۳۹صفحہ ۳۳۶حدیث/۵۔

[34] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۲۳۴۔

[35] کتاب سلیم حدیث/ ۶۰۔

[36] فضائل شاذان صفحہ ۸۴۔

[37] کتاب سلیم حدیث /۸۔

[38] بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۴۳۔

[39] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۱۱۱حدیث/۴۶۵۔

[40] بحا رالانوار جلد ۳۸صفحہ ۲۴۰۔

[41] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۷۔

[42] بحارالانوار جلد ۳۶صفحہ ۳۵۲،الغدیرجلد ۱صفحہ ۱۹۷،اثبات الھدات جلد ۲صفحہ ۱۱۲۔

[43] بحارالانوار جلد ۲۸صفحہ۲۰۵۔

[44] بحار الانوار جلد ۴۳صفحہ ۱۶۱۔

[45] بحار الانوار جلد ۱۰صفحہ۳۹ ۱۔

[46] بحار الانوار جلد ۴۴صفحہ ۷۵۔

[47] کتا ب سلیم حدیث ۲۶۔

[48] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۳۴ حدیث ۱۳۹۔

[49] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۲۰۱حدیث ۸۶۔

[50] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۰حدیث ۳۴۔

[51] بحار الانوار جلد ۳۵صفحہ ۳۱۱۔

[52] اثبات الهدات جلد ۲ صفحہ ۳۴ حدیث ۱۴۰۔

[53] اثبات الهدات جلد ۲ صفحہ ۳۴ احدیث ۵۸۴۔

[54] بحار الانوار جلد ۲۱صفحہ ۳۳۹۔

[55] اثبات الهدات جلد ۱صفحہ ۵۲۶حدیث ۲۸۵۔

[56] اثبات الهدات جلد ۲ صفحہ ۶۴ احدیث ۳۶۷۔

[57] بحا رالا نوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۴۰ حدیث ۳۳۔

[58] بحا رالا نوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۸ ۔

[59] بحا رالا نوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۳ ۔

[60] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۴حدیث ۷۔

[61] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۷حدیث ۱۸۔

[62] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۱۶حدیث ۶۷،صفحہ ۲۱حدیث۸۷۔

[63] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ۸ ۷حدیث ۳۲۷۔

[64] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۹۱۔

[65] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ ۱۲۲حدیث ۵۰۵۔

[66] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ۱۲۶حدیث ۵۳۵۔

[67] بحا ر الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۲۔

[68] بحا رالانوار جلد ۶ صفحہ ۵۳۔

[69] بحا رالانوار جلد ۴۸صفحہ ۱۴۷۔

[70] اثبات الهداة جلد ۲ صفحہ۱۰۳حدیث ۴۲۵۔

[71] غیبت نعمانی صفحہ ۲۱۸حدیث۶۔

[72] بحا رالانوار جلد ۹۷صفحہ ۳۶۰۔

[73] بحا رالانوار جلد ۲صفحہ۲۲۶حدیث ۳۔

[74] بحا رالانوار جلد ۵۰صفحہ ۳۲۱۔

[75] اثبات الھداۃ جلد ۲صفحہ ۱۳۹حدیث۶۰۶۔

[76] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۹۳حدیث۷۶۔

[77] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۳۳حدیث۳۰۔

[78] نز ھۃ الکرام (رازی):جلد ۱صفحہ ۳۰۱۔۳۰۲۔۳۰۳۔ قبیلہ مالک کی بیٹیوں میںسے حنفیہ کی داستان جو قید کر لی گئیں تھیں اسی اتمام حجت کے چوالیسویں(۴۴) نمبر پر میں بیان کی جا ئے گی ۔

[79] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۱،۱۲۷۔

[80] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۹۴،۱۹۳۔

[81] بحا رالانوار جلد ۲۸صفحہ ۹۸۔اثبات الھداۃجلد ۲ صفحہ ۱۵۹حدیث۷۰۱۔

[82] مثالب النواصب (ابن شھر آشوب)خطی نسخہ صفحہ ۱۳۴۔

[83] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۰۳۔

[84] بحا ر الانوار جلد ۲۸صفحہ ۲۰۰۔

[85] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۸۔

[86] بحا رالانوار جلد ۲۹صفحہ ۱۲۶۔

[87] کتاب سلیم حدیث ۲۶۔

[88] کتاب سلیم حدیث ۳۹۔

[89] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۴،۱۲۳۔

[90] بحا رالا نوار جلد ۲۸صفحہ ۲۲۳۔

[91] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰حدیث ۴۹۸۔

[92] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۵۔

[93] بحار الانوار جلد ۳۲صفحہ ۱۸۸حدیث ۱۳۸۔

[94] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۷۱حدیث ۳۰۹۔

[95] بحا ر الانوار جلد ۳۳صفحہ ۲۶۶۔

[96] کتاب سلیم حدیث ۴۲۔

[97] اثبات الھداۃ جلد ۲صفحہ ۱۲۰ حدیث۴۹۸۔

[98] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ۶۳۔

[99] بحار الانوار جلد ۲۹صفحہ ۹۲۔

[100] بحا رالانوار جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۹۔

[101] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۶۸حدیث۱۰۴۔

[102] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۱۔

[103] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۳۴۔

[104] بحا رالانوار جلد ۲۸صفحہ ۲۵۹حدیث۴۲۔

[105] الغدیرجلد۱ صفحہ۱۸۷۔۱۹۱۔

[106] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۵۷حدیث۳۶۴۔

[107] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴حدیث ۴۲۸۔

[108] بحار الانوار جلد ۲۹صفحہ ۵۸۲حدیث۱۶۔

[109] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷احدیث ۸۰۳۔

[110] العدد القویہ صفحہ ۱۶۹،التحصین صفحہ ۵۷۸،الصراط المستقیم جلد ۱ صفحہ ۳۰۱۔

[111] بحا رالانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۴۷،جلد ۳۷صفحہ ۱۹۹۔الغدیر جلد ۱ صفحہ ۹۳۔

[112] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۵۲۔

[113] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۹۔

[114] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۴۹۔

[115] المسترشد صفحہ ۲۷۰حدیث۸۱۔

[116] اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹احدیث ۶۵۲۔ اثبات الھداۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹احدیث ۶۵۲۔

[117] ۔اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۳۲حدیث ۱۷۰۔

[118] بحا رالانوار جلد ۳۳صفحہ ۲۶۰حدیث۵۳۲۔

[119] بحا رالانوار جلد ۳۹صفحہ ۱۶۲احدیث۱۔

[120] بحا رالانوار جلد ۴۱صفحہ ۲۲۸۔

[121] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ۲۰ حدیث ۱۰۱۵۔

[122] بحا رالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۰۸احدیث۱۔

[123] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۰۳۔

[124] بحا رالانوار جلد ۱ ۳۷صفحہ ۱۹۹۔

[125] کتاب سلیم حدیث ۵۵۔

[126] بحا رالانوار جلد ۴۰صفحہ ۴۱۔

[127] ثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۳۵حدیث ۱۴۷،صفحہ ۴۴حدیث۱۷۹۔

[128] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۰۳۔

[129] اثبات الھدات جلد ۲ صفحہ ۱۸۵۔

[130] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۱۰۔

[131] کشف المھم صفحہ ۱۸۸۔

[132] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۱۲۔

[133] الغدیر جلد ۱صفحہ ۲۱۰۔

[134] تاریخ الاسلام (ذھبی)جلد ۲۳صفحہ ۲۸۳۔

[135] حا رالانوار جلد ۴۲صفحہ ۱۵۱۔

[136] بحا رالانوار جلد ۴۲صفحہ ۱۵۰ حدیث ۱۶۔

[137] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۲۱حدیث ۱۵۔عوا لم جلد ۱۵/۳صفحہ ۴۴۔

[138] اس کا تفصیلی واقعہ کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم میں بیان ہوا ہے ۔

[139] بحارالانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۳۱حدیث ۱۴۷،جلد ۳۸ صفحہ ۲۳۸حدیث۳۹۔

[140] بحارالانوار جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۳ جلد ۲۶صفحہ۲۳۰۔

[141] بحارالانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۴۸۔

[142] اس کا مفصل واقعہ اسی کتاب کے تیسرے حصہ کے دو سرے بخش میں آیا ہے ۔

[143] مثالب النواصب (ابن شھر آشوب)خطی نسخہ صفحہ /۶۳۔

[144] مجلہ تراثنا شمارہ ۲۱ صفحہ ۵ سے ۲۲ تک۔

[145] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۲۰۔

[146] ا رالانوار جلد ۹۷ صفحہ ۳٦۰۔

[147] عوالم جلد ۱۵/۳صفحہ ۲۰۸،۲۲۲۱،۲۲۔

[148] کتاب ”عید الغدیر فی عہد الفاطمیین “میں رجوع کیجئے ۔

واقعہ غدیر کے منابع

اکتب شیعہ

ا۔اثبات الهداة جلد ۳ صفحہ ۱۱،۵۸۴،۴۷۶،۴۳،۳،۶۰۱۔جلد ۴ صفحہ ۱۶۶،۲۷۴۔

۲۔الا حتجاج:ج ا صفحہ ۶۶،۸۴ ۔

۳۔ احقاق الحق :ج ۲ صفحہ ۴۱۵ ۔۵۰۱ ج ۳صفحہ ۳۲۰ ج ۶ صفحہ ۲۲۵ ،۳۶۸ ج ۱۲ ،صفحہ ا ۔۹۳ ج ۱۴ صـفحہ ۲۸۹ ۔۲۹۲ ج ۲۱ صـفحہ ۹۴ ۔۱۲۱،ج ۳۰ صفحہ ۷۷ ۔۷۹ ۔

۴۔الا ختصاص :صفحہ ۷۴ ۔

۵۔ الا ربعین(ابی الفوارس):صفحہ ۳۹ ۔

۶۔الاربعین (منتجب الدین):ح ۳۹۔

۷۔الا مالی (صدوق):صفحہ ۱۲ ، ۱۰۶ ،۱۰۷،۲۸۴۔

۸۔الا مالی (طوسی):ج ا صفحہ ۲۴۳ ،۲۷۸،۲۵۳،ج ۲ صفحہ ۱۵۹ ،۱۷۴۔

۹۔ اقبال الا عمال :صفحہ ۴۵۳،۴۴۴ ۔۴۵۹، ۴۶۶، ۶۷۳۔

۱۰۔بحار الا نوار ۔ج ۳۷،اوردیگر تمام جلدیں۔

۱۱۔البرهان فی تفسیر القرآن :ج اصفحہ ۱۷،ج ۲ صفحہ ۱۴۵۔

۱۲۔بشارة المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ:صفحہ ۵۱ ،۱۰۳،۱۴۸،۱۵۰،۱۶۶۔

۱۳۔تاویل الا یات الظاهرة:ج ا صفحہ ۱۶۰ ج ۲ صفحہ ۴۷۳، ۷۳۳،۶۲۳، ۸۱۲۔

۱۴۔البتیان :ج اصفحہ ۱۱۳۔

۱۵۔تفسیر الامام العسکری علیہ السلام :صفحہ ۱۱۱۔۱۱۹۔

۱۶۔تفسیر العیاشی :ج ا صفحہ ۲۹۲ ،۲۹۳،۳۳۲۔۳۳۴

۱۷۔تفسیر القمی :صفحہ ۱۵۰،۵۳۸،۱۷۴،۲۷۷۔

۱۸۔تفسیر فرات :صفحہ ۸۷،۱۳۶،۱۸۹۔

۱۹۔التنزیہ :صفحہ ۱۲۰۔

۲۰۔تہذیب الا حکام : ج ۳صفحہ ۳۱۴ج ۴ صفحہ ۳۰۵۔

۲۱۔جامع الا خبار :صفحہ ۱۱۔

۲۲۔الجنۃالواقیۃ:صفحہ ۷۰ ۔

۲۳۔الجواھر السنیۃ:صفحہ ۲۲۷۔

۲۴ ۔الخصال :صفحہ ۹،۱۶۵،۵۵۰،۴۶۶،۲۶۴،۲۔

۲۵۔رجال الکشی :صفحہ ۶۶۔

۲۶ ۔روضۃالواعظین:صفحہ ۱۰۹ ،۱۲۴۔

۲۷۔الشافی:ج ۲ صفحہ ۲۵۸۔۳۲۵۔

۲۸۔صحیفۃ الرضا علیہ السلام :صفحہ ۱۷۲۔

۲۹۔الصراط المستقیم ج ۲ صفحہ ۱۷۹،۲۳۔

۳۰۔الطرائف :صفحہ ۱۵۱،۱۲۱۔

۳۱۔عبقات الا نوار :ج ۱ ۔۱۰۔

۳۲۔العمدۃ (ابن البطریق):صفحہ ۹۰ ۔۱۰۳ ،۴۴۸۔

۳۳۔علل الشرائع :صفحہ ۱۴۳۔

۳۴۔عوالم العلوم :ج ۱۵/۳۔

۳۵۔عیون اخبار الرضا علیہ السلام :ج ۲ ۔صفحہ / ۴۷ ۔

۳۶ ۔غا یۃ المر ام :ج ۱ صفحہ / ۲۳۵ ۔۳۳۴۔۳۳۵۔۳۵۲ ۔۳۹۲ ۔

۳۷ ۔الغدیر :ج ۱ ۔۱۱۔

۳۸ ۔فرحۃ الغری :صفحہ / ۴۶ ۔

۳۹ ۔فضائل الخمسۃ ۔ج ۱ صفحہ / ۳۶۱ ۔۳۸۳ ۔

۴۰ ـقرب الا سنا د ـصفحہ / ۷ـ ۲۷ ـ۲۹ ـ

۴۱ ـالکافی ـ ج ۱ صفحہ / ۲۹۴ ـ۴۲۲ ـج ۴ ـصفحہ / ۱۴۸ ـ۵۶۶ ـ

۴۲ ـکتاب سلیم ـصفحہ / ۴۷ ـ۱۸۵ ـ۱۹ـ ۲۰۶ ـ

۴۳ ـکشف الغمۃ ـج ۱ صفحہ ۳۱۸ ـ۳۲۳ ـج۲ صفحہ / ۲۱۳ ـ۲۲۲ ـج ۳ صفحہ / ۴۷ـ

۴۴ـ کشف المھم ـمکمل ایک جلد ـ

۴۵ ـکشف الیقین ـصفحہ /۳۴ ـ۴۶ ـ۱۱۳ ـ

۴۶ ـکمال الدین ـج ۲ صفحہ /۱۵۹ ـ۱۷۴ ـ

۴۷ ـکنز الفو ائد ـصفحہ /۱۹۰ ـ

۴۸ ـ مجمع البیان ـج ۱۰صفحہ/ ۳۵۲ ـ

۴۹ ـالمحتضر ـصفحہ /۴۵ ـ۱۱۱ـ

۵۰ ـمدینۃ المعا جز ـصفحہ/ ۱۰ ـ۳۱ ـ

۵۱ ـالمزار الکبیر ـصفحہ /۱۹۰ ـ

۵۲ ـمستدر ک الو سائل ـج ۳ صفحہ/ ۲۵۰ ـج ۶ صفحہ/ ۲۷۷ ـج ۷ـصفحہ/ ۱۲۰ ـ

۵۳ ـمصباح الزائر ـصفحہ /۲۲۹ـ

۵۴ ـمصباح المتھجد ـصفحہ/ ۲۷ ـ۵۱۳ ـ۵۲۱ ـ۵۲۵ ـ۵۲۶ ـ

۵۵ ـمعانی الا خبار ـصفحہ/ ۶۲ ـ

۵۶ ـالمنا قب ـ(ابن شھر آشوب)ـج ۲ صفحہ /۲۲۴ـ۲۲۶ـ ۲۲۷ ـ۲۲۸ ـ۲۳۶ ـج ۳ ـ صفحہ /۳۸ ـ۴۲ ـ۴۳ ـ

۵۷ ـمن لا یحضر ہ الفقیۃ ـج ۲ ـصفحہ /۹۰ ـ۵۵۹ ـ

۵۸ ـالمھذب ـ(ابن فھد)ـج ۱ ـصفحہ/۱۹۴ ـ

۵۹ ـوسائل الشیعۃ ـج ۳ صفحہ/ ۵۴۸ ـج ۷ ـصفحہ / ۳۲۳ ـ۳۲۴ ـ

۲ کتب اہل سنت

۶۰ ۔اخبار اصفہان ۔ج ا ۔صفحہ /۱۰۷ ۔۲۳۵ ۔ج ۲ ۔صفحہ/ ۲۲۷ ۔

۶۱ ۔اخبار الد ول وآثار الا ول ۔صفحہ/ ۱۰۲ ۔

۶۲ ۔ اربعین الھروی ۔صفحہ / ۱۲ ۔

۶۳ ۔ار جح المطالب ۔صفحہ/ ۳۶ ۔۵۶ ۔۵۸ ۔۶۷ ۔۳ ۲۰ ۔۳۳۸ ۔۳۳۹ ۔۳۸۹ ۔۵۸۱ ۔ ۵۴۵ ۔۶۸۱ ۔

۶۴ ۔الا ر شاد صفحہ / ۴۲۰۔

۶۵ ۔ اسباب النزول صفحہ ۱۳۵ ۔

۶۶۔ الا ستیعاب ج ۲ صفحہ ۴۶۰ ۔

۶۷ ۔اسد الغا بۃ ج ا صفحہ ۳۰۸ ،۳۶۷ ،ج ۲ صفحہ ۲۳۳ ،ج ۳ صفحہ ۹۲ ، ۹۳ ،۲۷۴ ، ۳۰۷ ، ۳۲۱ ، ج ۴ صفحہ ۲۸ ، ج ۵ صفحہ ۶ ، ۲۰۵ ، ۲۰۸ ۔

۶۸ ۔اسعاف الراغبین صفحہ ۱۷۴ ،۱۷۸ ۔

۶۹ ۔اسنی المطالب صفحہ ۴ ،۲۲۱ ۔

۷۰ ۔اشعۃ اللمعات فی شرح المشکا ۃ ج ۴ صفحہ ۸۹ ۔۶۶۵ ،۶۷۶ ۔

۷۱ ۔الاصا بۃ ۔ج اصفحہ۵۵۰،۲۷۳،جلد ۲ صفحہ ۵۰۹،۴۰۸،۳۸۲،۲۵۷،جلد ۳ ص ۵۱۲،جلد۴ صفحہ ۸۰۔

۷۲۔الاعتقاد (بیھقی) ۱۸۲۔

۷۳۔الاغانی: ج۸ص۳۰۷۔

۷۴۔الامامۃ والسیاسہ: ج اص۱۰۹۔

۷۵۔امالی الشجری: ج اص۱۷۸،۱۷۴۔

۷۶۔انساب الاشراف: ج اص۱۵۶۔

۷۷۔انسان العیون: ج۳ص۲۷۴۔

۷۸۔الانوار المحمدیۃ: ص۲۵۱۔

۷۹۔بدائع المنن:ج۲ص۵۰۳۔

۸۰۔البدا یۃوالنہایۃ:ج۵ص۲۲۸،۲۲۷،۲۱۰،۲۱۳،۲۱۲،۲۱۱،۲۰۹،۲۰۸،ج۷ص

۳۴۹،۳۴۸،۳۴۷،۳۴۶،۳۴۴،۳۳۸۔

۸۱۔البریقۃالمحمدیۃ:ج۱ص۲۱۴۔

۸۲۔بلاغات النساء :ص۲۷۔

۸۳۔بلوغ الامانی:ج۱ص۲۱۳۔

۸۴۔البیان والتعریف:ج۲ص۳۶۔

۸۵۔التاج الجامع:ج۳ص۲۹۶۔

۸۶۔تاریخ الاسلام:ج۲صفحہ ۱۹۷،۱۹۶۔

۸۷۔ تلخیص المستدرک:ج۳صفحہ۱۱۰۔

۸۸۔تاریخ بغداد :ج۸صفحہ۲۹۰،ج۷صفحہ۳۷۷،ج ۱۲ صفحہ۳۴۳ ج۱۴ صفحہ۲۳۶۔

۸۹۔تاریخ الخلفاء :ص۱۷۹،۱۵۸،۱۱۴۔

۹۰۔تاریخ الخمیس :ج۲ص۱۹۰۔

۹۱۔تاریخ دمشق:ج۱ص۳۰۷،ج۲ص۳۴۵،۸۵،۵،ج ۵ ص۳۲۱۔

۹۲۔التاریخ الکبیر :ج۱ص۳۷۵،ج۲قسم ۲نمبر۱۹۴۔

۹۳۔ تجہیزالجیش :صفحہ ۲۹۲،۱۳۵۔

۹۴۔التحفۃ العلیۃ:صفحہ ۱۰۔

۹۵۔تذکرۃالحفاظ:ج۱ص۱۰۔

۹۶۔تذکرۃالخواص :ص۳۳،۳۰۔

۹۷۔تفریح الاحباب :ص۳۶۷،۳۱۹،۳۰۷،۳۲،۳۱۔

۹۸۔تفسیر الثعلبی :ص۳۲۵،۱۸۱،۱۰۴،۷۸۔

۹۹۔ تفسیر الطبری :ج۳ص۴۲۸۔

۱۰۰۔ تفسیر فخر الرازی:ج۳ص۶۳۶۔

۱۰۱۔التمهید (باقلانی):ص۱۷۱۔

۱۰۲۔التنبیه والاشراف :ص۲۲۱۔

۱۰۳۔التمهید والبیان (اشعری):ص۲۳۷۔

۱۰۴۔ تهذیب التهذیب:ج۱ص۳۳۷،ج۲ص۵۷،ج۷ص۴۹۸، ۲۸۳۔

۱۰۵۔تیسیر الوصول:ج۲ص۱۴۷،ج۳ص۲۳۷۔

۱۰۶۔ثمارالقلوب(ثعالبی):ص۵۱۱۔

۱۰۷۔الجامع الصغیر :ح۵۵۹۸،۹۰۰۔

۱۰۸۔الجرح والتعدیل:ج۴ص۴۳۱۔

۱۰۹۔الجمع بین الصحاح:ص۴۵۸۔

۱۱۰۔الحاوی للفتاوی:ج۱ص۱۲۲،۷۹۔

۱۱۱۔الحبائک فی اخبار الملائک:ص۱۳۱۔

۱۱۲۔حبیب السیر:ج۱ص۱۴۴،ج۲ص۱۲۔

۱۱۳۔حلیۃالاولیاء :ج۵ص۳۶۳،۲۶،ج۶ص۲۹۴۔

۱۱۴۔حلی الایام :ص۱۹۷۔

۱۱۵۔حیاۃالصحابۃ:ج۲ص۷۶۹۔

۱۱۶۔الخصائص:ص۵۱،۴۹، ۴۔

۱۱۷۔خصائص النسائی:ص۱۲۴، ۱۰۴،۱۰۰، ۹۵، ۹۴، ۹۳،۸۸،۸۶،۴۰،۲۱۔

۱۱۸۔الخصائص (السیوطی):ص۱۸۔

۱۱۹۔الخطط والاثار(مقریزی):۲۲۰۔

۱۲۰۔الدرالمنثور: ج۲ص۲۹۸،۲۵۹۔

۱۲۱۔دول الاسلام (ذھبی): ج۱ص۲۰۔

۱۲۲۔ذخائر العقبی: ص۶۸،۶۷۔

۱۲۳۔ذخائر المواریث: ج۱ص۲۱۳،۵۷۔

۱۲۴۔الرصف :ص۳۷۰۔

۱۲۵۔روح المعانی: ج۶ص۵۵۔

۱۲۶۔روضات الجنات (زمجی): ص۱۵۸۔

۱۲۷۔الروض الازھر: ص۳۶۶،۳۵۷،۹۴۔

۱۲۸۔روضۃالاحباب: ص۵۷۶۔

۱۲۹۔الریاض النضرۃ: ج۲ ص۳۴۸، ۲۴۴، ۲۱۷،۱۷۰،۱۶۹۔

۱۳۰۔سرالعالمین(غزالی): ص۱۶۔

۱۳۱۔سعد الشموس والاقمار: ص۲۰۹۔

۱۳۲۔السمط المجید: ص۹۹۔

۱۳۳۔سنن الترمذی: ج۵ص۵۹۱۔

۱۳۴۔سنن ابن ماجۃ: ج۱ص۴۳۔

۱۳۵۔سنن النسائی :جلد ۵ صفحہ ۴۵۔

۱۳۶۔سنن المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ :جلد ۱ صفحہ ۴۵۔

۱۳۷۔السیرۃ الحلبیۃ :جلد ۳صفحہ ۲۷۴ ،۲۸۳، ۳۶۹ ۔

۱۳۸۔السیرۃ النبویۃ (زینی):جلد ۳صفحہ ۳۔

۱۳۹۔الشذرات الذھبیۃ :صفحہ ۵۴۔

۱۴۰۔شرح مشکاۃ المصابیح : جلد ۱۱صفحہ ۳۴۰۔

۱۴۱ـشرح المقاصد :جلد ۲صفحہ ۲۱۹ـ

۱۴۲ـشرح نہج البلا غۃ (ابن ا بی الحدید):جلد ۱صفحہ ۳۱۷ ،۳۶۲ ،جلد ۲صفحہ ۲۸۸ ،جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ ،جلد ۴صفحہ ۲۲۱ :جلد ۹ صفحہ ۲۱۷ـ

۱۴۳ـالشرف المو بد (نبھا نی)):صفحہ ۵۸ ،۱۱۳ ـ

۱۴۴ـالشفاء ((قاضی عیاض):جلد ۲صفحہ ۴۱ـ

۱۴۵ـشواھد التنزیل :جلد ۱صفحہ ۱۵۸ ،۱۹۰ـ

۱۴۶ـ صحیح الترمذی :جلد ۱صفحہ ۳۲ ،جلد ۲صفحہ ۲۹۸ ،جلد ۵صفحہ ۶۳۳ ـ

۱۴۷ـ صحیح مسلم :جلد ۴صفحہ ۱۸۷۳ـ

۱۴۸ـصفوۃ الصفوۃ :جلد ۱صفحہ ۱۲۱ـ

۱۴۹ـالصفین (ابن دیز یل):صفحہ ۹۷ ـ

۱۵۰ـ صلح الا خوان :صفحہ ۱۱۷ـ

۱۵۱ـالصواعق المحرقۃ :صفحہ ۲۶ ،۲۹، ۷۳، ۷۴ـ

۱۵۲ـطبقات ابن سعد :جلد ۳ صفحہ ۳۳۵ـ

۱۵۳ـالعثمانیۃ:صفحہ ۱۴۵ـ

۱۵۴ـالعقد الفرید :جلد ۵صفحہ ۳۱۷ـ

۱۵۵ـالعلل المتنا ھیۃ :جلد ۱صفحہ ۲۲۶ ـ

۱۵۶ـعمدۃ الا خبار :صفحہ ۱۹۱ـ

۱۵۷ـفتح الباری :جلد ۶صفحہ ۶۱ـ

۱۵۸ـفتح البیان :جلد ۳صفحہ ۸۹ ،جلد ۷صفحہ ۲۵۱ ـ

۱۱۵۹ـفتح القدیر :جلد ۳صفحہ ۵۷ـ

۱۶۰ـالفتح الکبیر :جلد ۲صفحہ ۲۴۲ ،جلد ۳صفحہ ۸۸ـ

۱۶۱۔الفتوح (ابن الا عثم):جلد ۳صفحہ ۱۲۱ ۔

۱۶۲۔فرائد السمطین :جلد ۱صفحہ ۵۶،۶۴ ،۶۵، ۶۷، ۶۸، ۶۹،۷۲،۷۵،۷۶،۷۷۔

۱۶۳۔الفصول المہمۃ :صفحہ ۲۳ ،۲۴ ،۲۵،۲۶،۲۷،۷۴۔

۱۶۴۔الفضائل(ابن حنبل):جلد ۱صفحہ ۴۵ ،۵۹،۷۷،۱۱۱،جلد ۲صفحہ۵۶۰،۵۶۳،۵۶۹، ۵۹۲،۵۹۹،جلد ۳صفحہ ۲۷،۳۵۔

۱۶۵۔فضائل الصحابۃ :جلد ۲صفحہ ۶۱۰ ،۶۸۲ ۔

۱۶۶۔فیض القدیر :جلد ۱صفحہ ۵۷،جلد ۶ صفحہ ۲۱۷ ۔

۱۶۷۔القول الفصل :جلد ۲ صفحہ ۱۵۔

۱۶۸۔قضاء قرطبۃ :صفحہ ۲۵۹۔

۱۶۹۔الکافی الشافی :صفحہ ۹۵ ،۹۶۔

۱۷۰۔کتاب اہل البدر :صفحہ ۶۳۔

۱۷۱۔الکفا یۃ :صفحہ ۱۵۱۔

۱۷۲۔کفایۃ الطالب :صفحہ ۱۳ ،۱۷ ،۵۸،۶۲،۱۵۳،۲۸۵،۲۸۶۔

۱۷۳۔کنز العمال :جلد ۱صفحہ ۴۸،جلد۶صفحہ ۳۹۷،۴۰۵،جلد ۸صفحہ ۶۰ ،جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۰ ،جلد

۱۵ صفحہ ۲۰۹۔

۱۷۴۔کنوز الحقائق :صفحہ ۴۱،۹۸۔

۱۷۵۔کنوز الد قائق :صفحہ ۹۸۔

۱۷۶۔الکنی والا سماء :جلد ۱صفحہ ۱۶۰ ،جلد ۲صفحہ ۸۸۔

۱۷۷۔الکوکب الدری :جلد ۱صفحہ ۳۹۔

۱۷۸۔لسان المیزان :جلد ۱صفحہ ۴۲۔

۱۷۹۔مجمع الفوائد :جلد ۹صفحہ ۱۰۳ ۔۱۰۸،۱۶۳۔

۱۸۰۔المختار :صفحہ ۳۔

۱۸۱۔مختصر تاریخ دمشق :جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۸۔

۱۸۲۔مختلف الحدیث (ابن قتیبۃ):صفحہ ۲۷۶،۵۲۔

۱۸۳۔مرقاۃ المفاتیح :جلد ۱صفحہ ۳۴۹ ،جلد ۱۱صفحہ ۳۴۱ ،۳۴۹۔

۱۸۴۔مروج الذھب :جلد ۲صفحہ ۱۱۔

۱۸۵۔مستدرک الحاکم :جلد ۳صفحہ ۱۰۹ ،۱۳۱،۶۳۱،۳۷۱،۱۱۸،۱۱۰۔

۱۸۶۔مسند ابن حنبل :جلد ۱صفحہ ۱۸۰،۱۱۹،۸۴،جلد ۴صفحہ ۳۷۰،۳۶۸،۲۸۱،۲۴۱ ،۳۷۲، جلد ۵صفحہ ۴۱۹،۳۷۰،۳۶۶،۳۴۷۔۴۹۴،جلد ۶صفحہ

۴۷۶۔

۱۸۷۔مسند الطیا لسی :صفحہ ۱۱۱۔

۱۸۸۔مشکل الا ثار :جلد ۲صفحہ ۳۰۸۔

۱۸۹۔مصابیح السنۃ :جلد ۲صفحہ ۲۷۵،۲۰۲۔

۱۹۰۔مطالب السؤول :صفحہ ۱۶۔

۱۹۱۔المطالب العالیۃ :صفحہ ۴۵۶۔

۱۹۲۔معارج النبوۃ :جلد ۱صفحہ ۳۲۹۔

۱۹۳۔المعارف (ابن قتیبۃ):صفحہ ۵۸۔

۱۹۴۔معا لم الا یمان (دبا غ):ج ۲ صفحہ ۲۹۹۔

۱۹۵ ۔المعتصر من المختصر :ج ۲ صفحہ ۳۳۲،۳۰۱۔

۱۹۶۔ معجم البلدان :ج ۲ صفحہ۳۸۹۔

۱۹۷ ۔المعجم اصغیر :ج ۱صفحہ ۱۷،۶۴۔

۱۹۸۔المعجم الکبیر (طبرا نی):ج ۱ صفحہ ۳۹۰،۱۵۷،۱۴۹،ج ۵ صفحہ ۱۹۶۔

۱۹۹۔ معجم ما استعجم : ج ۲ صفحہ ۳۶۸۔

۲۰۰۔مفتاح النجا : صفحہ ۴۱، ۵۸ ۔

۲۰۱مقا صد الطا لب : صفحہ ۱۱۔

۲۰۲مقتل الحسین علیہ السلام (خوا رزمی):صفحہ ۴۷ ۔

۲۰۳مقصد الر ا غب :صفحہ ۳۹۔

۲۰۴المنار :ج ۱ صفحہ ۴۶۳۔

۲۰۵منا قب الا ئمہ (با قلا نی):صفحہ ۹۸ ۔

۲۰۶المنا قب (ابن جو زی): صفحہ ۲۹۔

۲۰۷المنا قب (ابن مغا زلی):صفحہ ۲۲۹،۲۲۴،۲۵،۲۴،۲۳،۲۲،۲۰،۱۸،۱۶۔

۲۰۸المنا قب (خوا رز می):صفحہ ۱۳۴،۱۲۹،۱۱۵،۹۵،۹۴،۹۲،۸۰،۷۹،۲۳۔

۲۰۹المنا قب (عبدا للہشا فعی): صفحہ ۱۲۲،۱۰۷،۱۰۶۔

۲۱۰المنا قب العشرۃ: صفحہ ۱۵ ۔

۲۱۱منال الطا لب : صفحہ ۳۷۔

۲۱۲منتخب کنز العما ل :ج ۵ صفحہ ۵۱،۳۲،۳۰۔

۲۱۳المو ا قف : ج ۲ صفحہ ۶۱۱۔

۲۱۴الموا ھب اللد نیۃ: ج ۵ صفحہ ۱۰۔

۲۱۵مو دۃ القر بی : صفحہ ۵۰۔

۲۱۶المو رود فی شرح سنن ابی دا ود : ج ۱ صفحہ ۲۱۴۔

۲۱۷مو ضح او ھا م الجمع والتفریق : ج ۱ صفحہ ۹۱۔

۲۱۸نز ل الابرار :صفحہ ۲۰۔

۲۱۹نز ھۃ النا ظرین : صفحہ ۳۹۔

۲۲۰نظم درر السمطین :صفحہ ۷۹ ،۱۱۲،۱۰۹۔

۲۲۱النھا یۃ (ابن الا ثیر) : ج ۴صفحہ ۳۴۶۔

۲۲۲نھا یۃ العقول :صفحہ ۱۹۹۔

۲۲۳وفا ء الو فا ء : ج ۲ صفحہ ۱۷۳۔

۲۲۴وسیلۃ المآل : صفحہ ۱۱۷۔

۲۲۵الوفیات(ابن خلکان):ج۱صفحہ ۶۰،ج۲صفحہ ۲۲۳۔

۲۲۶۔ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۔۴۰ ، ۵۳ ۔۸۱،۵۵ ،۱۷۹،۱۵۵،۱۵۴،۱۳۴،۱۲۹،۱۲۰۔۱۸۷

۔۲۰۶،۲۳۴،۲۸۴

فہرست

مقدمہ ناشر....................4
غدیر حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی سب سے بڑی فضیلت....................4
اہداء....................4
حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے حدیث غدیر کی سند....................4
مقد مہ....................5
غدیر ہمارا پاک و پا کیزہ عقیدہ....................5
اے صاحب غدیر....................7
اس کتاب کو تحریر کرنے کی وجہ....................7
کتاب کے اغراض و مقاصد....................8
کتاب کے منابع و مصادر....................10
واقعہ غدیر کاپیش خیمہ....................12
۱.ہجرت کے پہلے عشرہ میں اسلامی معا شرے کی تشکیل....................12
دین اسلام کی تبلیغ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت(1)....................12
ہجرت سے پہلے مسلمان(2)....................13
ہجرت کے بعد مسلمان (3)....................13
فتح مکہ کے بعد مسلمان (4)....................14
حجۃالوداع کے سال اسلامی معاشرہ (5)....................14
مسلم معا شرے میں منا فقین(6)....................14
غدیر ،سازشوں کی ناکامی کی بنیاد....................15
غدیر عرصہ دراز کےلئے اتمام حجت....................17

۲.خطبہ غدیر کی اہمیت کے پھلو 18

آنحضرت ﷺ کا غدیر خم میں لوگوں سے اقرار لینا ۔ 19

خطبہ غدیر میں آنحضرت ﷺ کے بلند و بالا مقاصد 20

غدیر خم کے تین روز کی رسومات 22

ا خطبہ سے پہلے کے پروگرام 22

حجۃ الوداع کی اہمیت[1] 22

سفر حج کا اعلان[2] 23

مدینہ سے مکہ تک سفر کا راستہ 23

حضرت امیر المو منین علیہ السلام کا مدینہ سے یمن اور یمن سے مکہ کا سفر 24

غدیر سے پہلے خطبے[4] 25

منی کی مسجد خیف میں دوسرا خطبہ[5] 26

غدیر سے پہلے انبیاء علیھم السلام کی میراث کا حوالہ کرنا[7] 26

لقب امیر المو منین علیہ السلام 27

غدیرمیں حاضرہونے کےلئے قانونی اعلان[9] 28

۲ خطبہ کی کیفیت اور اس کے جزئیات 29

غدیر میں لوگوں کا اجتماع [12] 29

خطبہ اور منبر کی جگہ کی تیاری[15] 29

پیغمبراکرم ﷺ اور امیر المومنین علیہ السلام منبر پر [16] 30

پیغمبر اسلام ﷺ کاخطبہ[17] 31

منبر پر دو عملی اقدام 33

۲۔دلوں اور زبانوں کے ذریعہ بیعت[19] 34

۳ خطبہ کے بعد کے مراسم..35
مبارکباد ی[20] 35
لوگوں سےبیعت[21] 36
عورتوں کی بیعت [22] 37
عما مہ " سحاب"[23] 37
غدیر کے موقع پر اشعار[25] 38
غدیر میں جبرئیل کا ظا ہر ہو نا [26] 39
معجزۂ غدیرہتائید الٰھی[27] 40
تین دن کے پروگرام میں پیغمبر اسلام ﷺ کے دیگر فرامین[29] 41
اپنے انتقال کی خبر..42
رسالت کے پہنچا نے پر اقرا ر..42
دوسرے انداز سے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا بیان..42
قیامت کے دن ولایت کا سوال 44
غدیر کے پروگرام کا اختتام[31] 45
غدیر میں شیاطین و منافقین..49
ا غدیر میں ابلیس اورشیاطین 50
غدیر میں شیطان کی فریاد 50
منافقین کے شیطان کے ساتھ وعدے..50
مسلمانوں کے مرتد اور کافر ہو جانے سے شیطان خوش 51
شیعو ں کو گنا ہ میں ملوث کر نے کی شیطان کی کو شش..52
غدیر میں شیطان کی پیغمبر اکرم ﷺ سے گفتگو..53

غدیر میں شیطان کا حزن اور سقیفہ میں خو شی..........53
۲ غدیر میں منافقین..........54
غدیر میں منا فقوں کی سازشیں..........54
پھلی سازش(9)..........54
پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کر نے کی سازش(10)..........55
پیغمبر اسلام ﷺ کے قتل کی سازش ناکام..........55
مدینہ میں دوسری سازش(11)..........57
اسامہ کا لشکر(12)..........57
غدیر کا نور ولایت کا محافظ..........58
غدیر میں منافقین کے اقوال..........59
خطبہ کے دوران ان کی گفتگوکے چند نمونے(15)..........59
خطبے کے بعد کی گفتگو کے چند نمونے(16)..........59
۳ غدیر مینمنافقین کے عکس العمل کے واضح نمونے..........60
کاش اس سوسمار کو۔۔۔؟..........61
خطبہ غدیر کا خلاصہ..........63
۱ خطبہ غدیر کے چند اہم نکات..........63
۲ خطبہ غدیر کے مطالب کی موضوعی تقسیم..........64
۱۔توحید..........65
۲۔پیغمبر اکرم ﷺ کی نبوت..........65
۳۔علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت..........66
۴۔ بارہ ائمہ معصومین علیھم السلام کا تذکرہ..........67

۵۔اہل بیت علیہم السلام کے فضائل 67
۶۔امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل 68
۷۔"امیر المو منین علیہ السلام "کے القاب 69
۸۔اہل بیت علیہم السلام کا علم 69
۹۔حضرت مھدی عج 69
۱۰۔اہل بیت علیہم السلام کے دوستدار اور شیعہ 70
۱۱۔اہل بیت علیہم السلام کے دشمن 71
۱۲۔گمرا ہ کر نے والے پیشوا 72
۱۳ ۔اتمام حجت 72
۱۴۔بیعت 73
۱۵۔قرآن 74
۱۶ ۔تفسیر قرآن 74
۱۷۔حلال اور حرام 74
۱۸۔نماز اور زکات 75
۱۹۔حج اور عمرہ 75
۲۰۔امر بالمعروف و نھی عن المنکر 76
۲۱۔قیامت اور معاد 76
حدیث غدیر کی سند اور متن کے سلسلہ میں تحقیق 76
۱ حدیث غدیر کی سند 77
حساس دور میں حدیث غدیر کی روایت 77
حدیث غدیر کی سند کے سلسلہ میں کتابوں کی شناخت 78

خطبہ غدیر کے مکمل متن کے مدارک...79
خطبہ غدیر کے متن کامل کی روایت کر نے والے اسناد و رجال..80
۲ حدیث غدیر کا متن...81
کلمہ "مو لیٰ" کے معنی کے متعلق بحث...81
کلمہ مولیٰ میں بحث کا منشا...83
پھلی تجلی...83
دوسری تجلی...84
تیسری تجلی...84
چوتھی تجلی...85
پانچویں تجلی...85
چھٹی تجلی...85
ساتویں تجلی...86
کلمہ مولیٰ کے معنی کا واضح ہونا...86
پھلا قرینہ...86
دوسرا قرینہ...86
تیسرا قرینہ...87
چو تھا قرینہ...87
پانچواں قرینہ...87
چھٹا قرینہ...88
ساتواں قرینہ...88
آٹھواں قرینہ...88

نواں قرینہ 88

دسواں قرینہ........ 89

گیار ہواں قرینہ 89

بارہواں قرینہ........ 89

تیرہواں قرینہ........ 90

معصومین علیہم السلام کے کلام میں مو لیٰ کا مطلب 90

۱۔اس چیز میں اطاعت کرنا جسکو دوست رکھتے ہو یا دوست نہیں رکھتے ہو........ 90

۲۔حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کےلئے نمونہ 90

۳۔ولایت یعنی امامت 91

۴۔یہ بھی سوال ہو سکتا ہے ؟! 91

۵۔حزب اللہ کی علا مت 91

۶ ۔علی علیہ السلام کے امر کے ہوتے ہوئے لوگوں کو اختیار نہیں ہے 91

حدیث غدیر کے متن کے سلسلہ میں کتابوں کا تعارف........ 92

۳ خطبہ غدیر کے کامل متن کو مھیا اور منظم کرنا........ 93

خطبہ غدیر کے مقابلہ کے نتائج........ 94

غدیر ےں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام فرامین کا جمع کرنا........ 95

خطبہ کے عربی متن کو منظم کرنا........ 96

۴ خطبہ غدیر کے ترجمے 98

غدیر کے خطبہ کو فارسی میں منظم و مرتب کیاجانا 100

خطبہ غدیر کا عربی متن........ 104

غدیر خم میں پیغمبر اکر م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کا مکمل عربی متن 104

خطبہ غدیر کااردو ترجمہ 126

غدیر خم میں پیغمبر اسلام ﷺ کے خطبہ کا کامل متن........ 126

خدا کی حمد و ثنا........ 126

۲ ایک اہم مطلب کے لئے خداوند عالم کا فرمان........ 128

۳ بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا قانونی اعلان 130

۴ پیغمبر اکرم ﷺ کے ھاتھوں پر امیرا لمومنین علیہ السلام کا تعارف........ 133

۵ مسئلہ امامت پر امت کی توجہ پر زور دینا........ 134

۶ منافقوں کی کار شکنیوں کی طرف اشارہ........ 135

۷ اہل بیت علیھم السلام کے پیرو کار اور ان کے دشمن 137

۸ حضرت مھدی عج۔ 139

۹ بیعت کی وضاحت 140

۱۰ حلال و حرام ،واجبات اور محرمات........ 141

۱۱ قانونی طور پر بیعت لینا........ 142

خطبہ غدیر کے اغراض و مقاصد کا جائزہ 153

خطبہ غدیر کے مطالب کی جمع بندی........ 154

خطبہ غدیر میں گفتگو کا محور........ 154

خطبہ غدیر میں بیان ہونے والے مو ضوعات اور کلمات کی تعداد........ 154

۱ خطبہ غدیر کا خلا صہ :"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ " 156

جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ "کا دقیق مطلب 157

"علی علیہ السلام "کے اسم مبارک کو بیان کرنے میں ایک اہم بات 158

کلمہ "مولیٰ "کے بارے میں اہم بات 158

بہترین مو لی کا انتخاب..159
جملہ "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ "سے نتیجہ اخذ کرنا..160
۲ "ولایت "کے سلسلہ میں غدیر کے اعتقادی ستون...161
پیغمبر اکرم ﷺ کا منصب..161
حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی ولا یت..163
امیر المو منین علیہ السلام کے فضائل..164
۱۔امیر المو منین علیہ السلام کی مطلق اور لا محدود فضیلت کا اثبات..164
۲۔امیر المو منین علیہ السلام کے بعض فضائل کا تذکرہ...165
ائمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت و امامت...167
حضرت مھدی علیہ السلام کی ولا یت و امامت..168
۱۔ان کے فضائل و مناقب...169
۲۔ان کا معاشرہ میں مقام و منصب...170
ھ:ان کا قیام..170
و: ان کا انتقام...171
ولایت کا حب وبغض سے رابطہ..171
شیعہ اور اہل بیت علیہم السلام کے محبین..172
اہل بیت علیہم السلام کے دشمن..173
الف: اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی کی نوعیت...174
ب:خداوند عالم کی بارگا ہ میںدشمنان اہل بیت (ع)..175
ج:قیامت کے دن اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں کی سزا...175
گمراہ اماموں کا تعارف...175

قرآن سے متعلق.......... 176
الف ۔قرآن کی منزلت.......... 176
ب:قرآن کا مطالعہ.......... 177
ج: قرآن کی تفسیر 177
د: قرآن کریم کااہل بیت علیہم السلام کے ساتھ رابطہ 177
امام علیہ السلام بشر کی علمی ضرورتوں کے جواب گو ہیں.......... 177
الف: ان کے علم کی کیفیت اور قدر و قیمت 178
ب:ان کے وسعت علم کا نتیجہ.......... 178
حلال و حرام کے سلسلہ میں کلی قوانین 178
امر بالمعروف اور تبلیغ کے سلسلہ میں کلیات.......... 179
نماز اور زکات کے سلسلہ میں اہم باتیں 181
حج اور عمرہ کے سلسلہ میں رہنمائی 181
۴ بیعت غدیر کا دقیق جائزہ.......... 182
عید اور جشن غدیر.......... 188
عید غدیر انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی زبانی.......... 188
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.......... 188
حضرت امیر المو منین علیہ السلام.......... 189
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام 189
حضرت امام رضا علیہ السلام.......... 190
حضرت امام ھادی علیہ السلام 190
۲ آسمانوں میں جشن غدیر 190

غدیر ،عھد معہود کا دن.......... 190
غدیر آسمان والوں پر ولایت پیش کر نے کا دن ہے 190
جشن غدیر میں ملا ئکہ.......... 191
جشن غدیر شہزادی کائنات کا نچھاور.......... 191
۳ غدیر کے دن متعدد واقعات کا رو نما ہونا 192
انبیاء علیھم السلام کی تاریخ کے حساس ایام 192
اہل بیت علیھم السلام کی ولایت کا تمام مخلوقات کے سامنے پیش کرنا.......... 193
ایک عجیب اتفاق.......... 194
۴ عید غدیر کس طرح منائیں؟ 194
عید اور جشن غدیر کی تاریخ اوربنیاد 194
جشن غدیر کی شان و شوکت کی رعایت کرنا.......... 195
عید اور جشن غدیر کے سلسلہ میں ائمہ علیھم السلام کے احکام.......... 195
عید غدیر میں اجتماعی امور 196
قلبی اور زبانی خو شی کا اظھار 196
مبارکباد دینا.......... 196
عمومی طورپر جشن منانا.......... 197
نیا لباس پہننا.......... 198
ھدیہ دینا.......... 198
مو منین کا دیدار کرنا.......... 198
اھل وعیال اور اپنے بھا ئیوں کے حالات میں بہتری پیدا کرنا.......... 198
عقد اُخوّت و برادری.......... 199

عید غدیر میں عبادی امور...200
صلوات ،لعنت اور برائت...200
شکر اور حمد الٰھی...200
زیارت حضرت امیرالمو منین علیہ السلام...201
نماز ،عبادت اور شب بیداری...201
روزہ رکھنا...202
دعا (عھد وپیمان اور بیعت کی تجدید)...202
غدیرقیامت تک کھلی کتاب...209
ا خدا و معصومین علیھم السلام کی غدیر کے ذریعہ اتمام حجت...210
۱۔خداوند عالم کا غدیر کے ذریعہ حجت تمام کرنا...211
۲۔پیغمبر اکرم ﷺ کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا...212
۳۔امیر المو منین علیہ السلام کاغدیرکے ذریعہ حجت تمام کرنا...213
۴۔غدیر کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا کااتمام حجت کرنا...221
۵۔ غدیر کے سلسلہ میں امام حسن علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا...222
۶۔غدیر کے سلسلہ میں امام حسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا...223
۷۔غدیر کے سلسلہ میں امام زین العا بدین علیہ السلام کااتمام حجت کرنا...223
۸۔غدیر کے سلسلہ میں امام باقر علیہ السلام کا احتجاج...223
۹۔غدیر کے سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا...225
۱۰۔غدیر کے سلسلہ میں امام کاظم علیہ السلام کااتمام حجت کرنا...227
۱۱۔غدیر کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا...227
۱۲۔غدیر کے سلسلہ میں امام علی نقی علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا...228

۱۳۔غدیر کے سلسلہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا.......... 229
۲ اصحاب پیغمبر ﷺ اور امیر المومنین علیہ السلام کے دوستوں کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا 229
۲۔غدیر کے ذریعہ جناب عمار یاسر کا اتمام حجت کرنا 229
۳۔غدیر کے ذریعہ مالک بن نویرہ کا اتمام حجت کرنا 230
۴۔غدیر کے ذریعہ حذیفہ بن یمان کا اتمام حجت کرنا.......... 230
۵۔غدیر کے ذریعہ بلال حبشی کا اتمام حجت کرنا.......... 231
۶۔ غدیر کے ذریعہ اصبغ بن نباتہ کا اتمام حجت کرنا.......... 232
۷۔غدیر کے ذریعہ ابو الھیثم بن تیھان کا اتمام حجت کرنا 232
۸۔غدیر کے ذریعہ ابو ایوب انصاری کا اتمام حجت کرنا 233
۹۔غدیر کے ذریعہ قیس بن سعد بن عبادہ کا اتمام حجت کرنا 233
۱۰۔غدیر کے ذریعہ ابو سعید خدری کا اتمام حجت کرنا.......... 234
۱۱۔غدیر کے ذریعہ اُبیّ بن کعب کا اتمام حجت کرنا.......... 234
۱۲۔غدیر کے ذریعہ جابر بن عبد اللہ انصاری کا اتمام حجت کرنا.......... 235
۱۳۔غدیر کے ذریعہ زید بن صوحان کا اتمام حجت کرنا 235
۱۴۔غدیر کے ذریعہ حذیفہ بن اسید غفاری کا اتمام حجت کرنا.......... 236
۱۵۔غدیر کے ذریعہ عبد اللہ بن جعفر کا اتمام حجت کرنا.......... 236
۱۶۔غدیر کے ذریعہ ابن عباس کا اتمام حجت کرنا.......... 237
۱۷۔غدیر کے ذریعہ اسامہ بن زید کا اتمام حجت کرنا.......... 237
۱۸۔غدیر کے ذریعہ محمد بن عبد اللہ حِمیری کا اتمام حجت کرنا 238
۱۹۔غدیر کے ذریعہ عمرِو بن میمون اودی کا اتمام حجت کرنا 238
۲۰۔غدیر کے ذریعہ برد ھمدانی کا اتمام حجت کرنا.......... 238

۲۱۔غدیر کے ذریعہ زید بن علی بن الحسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا.......... 239
۲۲۔پیغمبر اکرم ﷺ کے چالیس اصحاب کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا 239
۲۳۔انصا ر کے ایک گروہ کا غدیر کے ذریعہ اتمام حجت کرنا 239
۲۴۔پیغمبر اکرم ﷺ کے چار اصحاب کے ذریعہ غدیر کے سلسلہ میں اتمام حجت.......... 240
۲۵۔غدیر کے ذریعہ عبد الر حمن بن ابی لیلیٰ کااتمام حجت کرنا.......... 240
۲۶۔غدیر کے ذریعہ عمران بن حصین کا اتمام حجت کرنا.......... 241
۲۷۔غدیر کے ذریعہ زید بن ارقم کا اتمام حجت کرنا 241
۲۸۔غدیر کے ذریعہ براء بن عازب کااتمام حجت کرنا.......... 242
۲۹۔غدیر کے ذریعہ شریک کااتمام حجت کرنا 243
۳۰۔غدیر کے ذریعہ ام سلمہ کااتمام حجت کرنا 243
۳۱۔غدیر کے ذریعہ خو لہ حنفیہ کااتمام حجت کرنا.......... 243
۳۲۔غدیر کے ذریعہ دارمیہ حجونیہ کااتمام حجت کرنا.......... 244
۳ غدیر کے سلسلہ میں دشمنوں کے اقرار 244
۱۔ غدیر کے سلسلہ میں ابلیس کا اقرار 245
۲۔غدیر کے سلسلہ میں ابو بکر کا اقرار 245
۳۔ غدیر کے سلسلہ میں عمر کا اقرار.......... 245
۴۔ غدیر کے سلسلہ میں ابو ھریرہ کا اقرار.......... 246
۵۔ غدیر کے سلسلہ میں سعد بن ابی وقاص کا اقرار 246
۶۔ غدیر کے سلسلہ میں انس بن مالک کا اقرار.......... 247
۷۔ غدیر کے سلسلہ میں عمرو عاص کا اقرار.......... 248
۸۔ غدیر کے سلسلہ میں حسن بصری کا اقرار 248

۹۔ غدیر کے سلسلہ میں عمر بن عبد العزیز کا اقرار 248
۱۰۔ غدیر کے سلسلہ میں ابو حنیفہ کا اقرار 248
۱۱۔غدیر کے سلسلہ میں مامون عباسی کا اقرار.. 249
۱۲۔ غدیر کے سلسلہ میں طبری کا اقرار 249
۴ غدیر سقیفہ کے مد مقابل.. 250
سقیفہ کے لشکر کی تشکیل 250
سقیفہ کے بالمقابل غدیر کی مقاومت 250
غدیر،جنگ جمل ،صفین اور نھر وان میں 251
غدیر کے مقابلہ میں سقیفائی چھرے.. 251
غدیر کے مد مقابل سقیفہ کی پرفریب صورتیں.. 252
مقتل غدیر!! 253
غدیر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام.. 253
غدیر کی حقیقی زندگی 254
غدیر اور سقیفہ تاریخ کے آئینہ میں 254
۵ غدیر سے متعلق کتب کی واقعیت.. 255
موضوع غدیر سے متعلق سب سے پہلی کتابیں.. 255
چودہ صدیوں میں غدیر کے قلمی آثار.. 256
کتب غدیر کی تعداد.. 257
غدیر سے متعلق کتابیں 258
کتابوں کے ذریعہ غدیر کی وسیع تبلیغ 258
۶ شعرا ور ادبیات غدیر.. 258

غدیر عربی ،فارسی ،اردو اور ترکی اشعار کے آئینہ میں 259
غدیر کے اشعار سے متعلق کتابوں کی تدوین........ 260
عصر حاضر میں شعر غدیر 261
شعر اور ادب عربی 262
سید حمیری........ 266
ابن رومی........ 266
شریف رضی 267
سید مرتضیٰ........ 267
مھیار دیلمی 267
فنجکر دی........ 268
ابو محمد حلیّ........ 268
ابو عبداللہ خصیبی 268
ناشی صغیر 269
بولس سلامہ مسیحی........ 270
معروف عبد المجید مصری........ 272
معروف عبد المجید مصری کا ایک ادبی شہ پارہ :........ 273
شعروادب فارسی........ 275
نظیری نیشاپوری........ 275
محمدجوادغفورزادہ(شفق) 276
سید رضا موید :........ 278
مصطفیٰ محدّثی خراسانی 282

حاج غلامرضا سازگار 283
دکتر یحیی حداوی ایبانه 284
محمد علی سالاری 286
محمود شاهرخی 287
حکیم ناصر خسرو 288
طائی شمیرانی 288
طاهره موسوی گرما رودی 288
مکرم اصفهانی 289
خوشدل کرمانشاهی 290
یوسف علی میرشکاک 290
سید مصطفی موسوی گرما رودی 291
علی رضا سپاهی لائین 292
محمد علی صفری (زرافشان) 293
ناصر شعار بوذری 294
محمد تقی بهار 295
آیة الله کمپانی 297
ناظم زاده کرمانی : 298
احمد عزیزی 298
حالی اردبیلی 299
فرصت شیرازی 299
آیة الله میرزا حبیب خراسانی 300

اسماعیل نوری علاء........ 301
شعر اور اردو ادب........ 302
شعر و ادب تر کی........ 309
یو سف شھاب........ 309
قمری........ 311
یوسف معزی ارد بیلی........ 311
۷ غدیر کی یا دیں........ 313
ا مسجد غدیر........ 313
مسجد غدیرکی تا ریخ........ 314
مسجد غدیر کا دشمنوں کے ھا تھوں خراب ہو نا[143]........ 315
اسوقت مسجد غدیر کا مقام [144]........ 316
ا۔راہ جحفہ........ 316
۲۔راہ رابغ........ 316
۲ غدیر کے دن حضرت امیر المو منین علیہ السلام کی زیارت........ 317
۳ غدیرکی محفلیں[147]........ 326
وا قعہ غدیرکے منابع........ 337
ا کتب شیعہ........ 337
۲ کتب اہل سنت........ 340